https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار خطابت

جلد دوم

رجب المرجب تا ذی الحجہ

تالیف

مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی مجددی قادری

شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

ناشر

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، تاڑبن، X روڈ، حیدرآباد، الہند

www.ziaislamic.com

ph:9032857993-9032003473

zia.islamic@yahoo.co.in

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : انوار خطابت جلد دوم، رجب المرجب تا ذی الحجۃ الحرام

تالیف : مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی مجددی قادری، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ
وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

صفحات : جلد اول 648/ جلد دوم 644 ...... جملہ صفحات ﴿1292﴾

طبع سوم : شعبان المعظم 1436ھ م مئی 2015ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)

قیمت : 550 روپئے

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، تاڑبن، x روڈ، حیدرآباد دکن

مطبع : مطبعۃ ابوالوفاء الافغانی، جامعہ نظامیہ حیدرآباد

تزئین وکتابت : محمد عبدالقدیر قادری، اہل کار شعبہ تدریس جامعہ نظامیہ، حافظ احمد محی الدین رفیع، کامل الفقہ جامعہ نظامیہ

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، تاڑبن، x روڈ، حیدرآباد، دکن فون نمبر: 040-24469996

پروف ریڈنگ : مولانا حافظ محمد حنیف قادری صاحب، مولانا حافظ سید واحد علی قادری صاحب، مولانا حافظ محمد عارف اشرفی صاحب
مولانا حافظ سید احمد غوری نقشبندی صاحب، مولانا حافظ سید محمد مصباح الدین عمیر نقشبندی صاحب، مولانا حافظ سید محمد بہاء الدین زبیر نقشبندی صاحب

ملنے کے پتے:

- جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن
- ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد
- شیخ الاسلام لائبریری انڈ ریسرچ فاؤنڈیشن، شبلی گنج، حیدرآباد
- دکن ٹریڈرس، متصل GHMC آفس چارمینار، حیدرآباد ......
- عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- گیارہ سیڑھی بارگاہِ بندہ نواز، گلبرگہ شریف
- برانچ AHIRC جامع مسجد کیمپ، پونے
- دیگر تاجران کتب، شہر ومضافات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجمالی فہرست

حصہ ہفتم برائے رجب المرجب (649)

حضرت خواجہ غریب نواز' حیات وتعلیمات (649) نماز' تحفۂ معراج (665) سفر معراج اور برزخی احوال (688)
معجزۂ معراج' اسرار وحقائق (700) پردہ عصمت کی حفاضت کا ذریعہ (731)

حصہ ہشتم برائے شعبان المعظم (757)

ضرورت فقہ اور مقام امام اعظم (756) شب براءت' بخشش ومغفرت کی رات (784)
توبہ واستغفار' فضائل وآداب (811) ماہ رمضان' استقبال واہتمام (831)

حصہ نہم برائے رمضان المبارک (848)

روزہ' دنیوی و اخروی فوائد کا مظہر (849) زکوۃ ، اسلام کا رُکن ، قرب الٰہی کا ذریعہ (869) فتح مکہ' اسباب ونتائج
(890) حضرت مولائے کائنات' خصائص وکمالات، ارشادات وتعلیمات (913) شب قدر' عظمت وفضیلت (937)

حصہ دہم برائے شوال المکرّم (963)

عید کا آفاقی پیام انسانیت کے نام (964) رمضان کے بعد ہماری زندگی کیسی ہو؟ (983) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ
تعالی عنہ' فضائل ومناقب (997) عصر حاضر کے تناظر میں علم کی اہمیت وافادیت (1023) خوف وخشیت' تقرب الٰہی
کا ذریعہ (1044)

حصہ یازدہم برائے ذوالقعدہ (1060)

الکٹرانک میڈیا اور اس کی تباہ کاریاں (1061) حضرت خواجہ بندہ نوازؒ' شخصیت وتعلیمات (1080)
حج وعمرہ، فضائل وبرکات (1093) زیارت روضۂ اطہر، فضائل وآداب (1115)

حصہ دوازدہم برائے ذوالحجہ (1152)

حضرت ابراہیم علیہ السلام صبر واستقامت کے پیکر (1153) عشرۂ ذی الحجہ وقربانی، فضائل واحکام (1198)
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ، فضائل وکمالات (1222) تقاریب کو منکرات سے کس طرح بچائیں (1258)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

حصہ ہفتم

حضرت خواجہ غریب نواز' حیات وتعلیمات (649)

مبلغین وداعیان اسلام کے لئے حضرت غریب نواز کا اسلوب مشعل راہ	651
ولادت مبارک ونسب عالی	653
شکم مادر میں کرامت کا ظہور	654
جامع علوم ظاہری وباطنی	654
نور فراست اور علمی جلالت	655
دربار نبوی سے قطب المشائخ کا خطاب	656
معمولات شریفہ	657
تلاوت قرآن کریم	657
شان غریب نوازی	657
غریب لڑکے کے لئے اپنی خوشیاں قربان فرمادینا	657
غرباء کی امداد اور مفلسوں کی فریادرسی	658
خوف وخشیت	659
تعلیمات وملفوظات	659
صفات حمیدہ کیا ہیں؟	659
ادائی فرائض وسنن کی تلقین	660
طہارت وپاکیزگی کی اہمیت	660

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وصال مبارک	660
ازواج واولاد امجاد	661
کرامات	661
انا ساگر ایک کوزہ میں	661
لشکر اسلام کو ہند میں آنے کی اجازت	663
مشت خاک کی کرامت	664

نماز' تحفۂ معراج (665)

نماز' اسلام کا ایک اہم رکن	667
اولین پرسش نماز بود	668
نماز، ایمان کی علامت ونشانی	669
تاکید نماز، تربیت اولاد کا اہم عنصر	670
نماز' گناہوں کا کفارہ ہے	671
پانچ نمازوں کی مثال	672
نماز، گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ	673
بروز حشر نمازی کیلئے نور وبرہان	674
نماز، اللہ تعالی کے پاس سب سے محبوب عبادت	675
سجدہ قرب الہی کا اعلی درجہ	676
نماز یکسوئی اور اطمینان سے ادا کی جائے	677
نماز میں کوتاہی کرنے والوں کے لئے وعید	679

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز میں چوری	680
نماز ترک کرنے والوں کے لئے وعید	681
صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی نماز	682
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نماز	682
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نماز	684
حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کی نماز	684
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نماز	685
نماز کی اہمیت وفضیلت پر صحابہ کرام کے اقوال	686
سفر معراج اور برزخی احوال (688)	
احوال برزخ، امت کے لئے معراج کا اصلاحی گوشہ	689
مجاہدہ کرنے والوں کو سات سو گنا ثواب	691
غصہ پر قابو پانے اور معاف کرنے والوں کے لئے جنت میں محلات	692
نماز نہ پڑھنے والوں کے سر کچل دیئے جاتے ہیں	693
زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے شکم سیر نہ ہوں گے	694
سود خوروں کے پیٹ سانپوں سے بھرے ہونگے	695
قرض دینے والوں کے لئے زائد ثواب کا وعدہ	696
بے عمل واعظین وخطباء پر عذاب	697
غیبت کرنے والوں پر عذاب	698
معجزۂ معراج، اسرار وحقائق (700)	
آیت معراج میں ایک لطیف اشارہ	703

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بشریت کی اعجازی شان	703
نورانیت کی اعجازی شان	706
قلب اطہر کو غسل دیا گیا	707
سفر معراج کی حکمت	709
براق کے انتخاب کی حکمت	712
براق پر سواری شاہانہ شان کیلئے	713
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد اقصیٰ تشریف لے جانے کی حکمتیں	714
بیت المقدس کی آرزو	715
جبریل امین کا حسن ادب	715
آغاز سفر ام ہانی رضی اللہ عنہا کے مکان سے کیوں؟	718
حالت استراحت میں بارگاہ حق سے پیغام معراج	719
دیدار الٰہی کے ثبوت میں صحابہ کرام وتابعین عظام کے اقوال	721
شیخ الاسلام بانئ جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح	723
چشمان اقدس سے دیدار، ائمہ امت کے اقوال	725
حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول	726
علامہ ابن جوزی کا قول	726
امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا نقطۂ نظر	727
علامہ ابن شاھین رحمۃ اللہ علیہ کا قول	727
علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	728
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی صراحت	728

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا قول	729
امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نقطۂ نظر	729

پردہ عصمت کی حفاظت کا ذریعہ (731)

آزادئ نسواں کے حوالہ سے فریب	732
کیا عورت کی آزادی یہی ہے؟	732
حیاء ایمان کی عظیم شاخ ہے	733
پردہ کی ضرورت	736
بے پردگی کے نقصانات	736
مرد وعورت کا دائرۂ کار	737
نظر کی حفاظت	738
بدنظری شیطان کا زہریلا تیر	740
اجنبی عورت کی خوبصورتی بیان کرنے کی ممانعت	741
بدنظری سے پرہیز اور عبادت کی شیرینی	741
بے پردگی اور زنا	744
چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت	746
حجاب کے درجات	747
حجاب کا پہلا درجہ	747
حجاب کا دوسرا درجہ	750
حجاب کا تیسرا درجہ	751
برقع کے اوصاف	752

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے پردہ عورت کو شیطان تا کنے لگتا ہے 754

حصہ ہشتم

ضرورت فقہ اور مقامِ امام اعظم رضی اللہ عنہ ...... (757)

فقہ کی اصل قرآن کریم سے 758

فقہ کی اصل حدیث شریف سے 759

فقہ کتاب وسنت کا لب لباب 760

ضرورت فقہ، قرآن کریم کی روشنی میں 761

اولی الامر سے مراد فقہاء ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کی تفسیر 762

امام اعظم، آیتِ قرآنی وحدیث بخاری کی بشارت کا مصداق 764

امام اعظم کی تحقیقات کو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی توثیق 767

امام اعظم کے اخلاق کریمانہ 768

امام اعظم اور تعظیم قرآن 769

امام اعظم، تقوی وطہارت کے پیکر 770

چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر کی ادائیگی 772

ایک دن کے وقفہ سے تیس سال تک روزوں کا اہتمام 773

حقوق زوجیت کی ادائیگی اور حصول اولاد کے سلسلہ میں وارد شبہ کا ازالہ 774

علم حدیث شریف میں امام اعظم کا مقام 776

امام بخاری کی بیس ثلاثیات امام اعظم کے شاگرد ومقلد محدثین سے مروی صحیح بخاری کی سند میں 32 حنفی محدثین جنھوں نے امام اعظم سے تلمذ حاصل کیا 777

مرویاتِ امام اعظم کی اہمیت 778

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام اعظم کے ایک شاگرد محدث عبدالرزاق سے صحاح ستہ، مسند احمد و دارمی میں 2496 احادیث مروی 778
امام اعظم نے کتاب و سنت کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دیا' شیخ ابن حزم کی وضاحت 779
امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تراسی ہزار مسائل مستنبط کئے 781
امام بخاری کی توثیق کرنے والے محدثین نے بھی فقہ حنفی کو معتبر مانا ہے 782
﴿......شب براءت' بخشش و مغفرت کی رات......﴾ (784)
قرآن کریم میں شب براءت کا ذکر 786
برکت والی رات میں نزول قرآن کا صحیح مفہوم 787
شب براءت، موت و حیات اور تقسیم رزق کا فیصلہ 788
شب براءت میں قیام اور دن میں روزہ کا اہتمام 790
فضیلت شب براءت کی احادیث' ثقہ راویوں سے منقول 791
شب براءت رحمت کے تین سو دروازے کھول دئے جاتے ہیں 792
وہ لوگ جن کی شب براءت بخشش نہ ہوگی! 794
شب براءت' زیارت قبور کا اہتمام 797
خوشبوئے جانفزا وجود گرامی کا پتہ دیتی ہے 798
کیا ہر سال شب براءت کے موقع پر زیارت قبور سنت ہے؟ 799
شب براءت میں آتش بازی کی قباحت 802
شب براءت بطور خاص غیر شرعی امور سے باز رہیں! 803
چودہ 14 رکعات نماز کی خصوصی فضیلت 805
شب براءت کی مسنون دعائیں! 808
﴿......توبہ و استغفار' فضائل و آداب......﴾ (811)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟	813
گنہگار توبہ کرتے ہی پاک ہو جاتا ہے	816
طلب مغفرت کا طریقہ	817
توبہ صدق دل سے کی جائے	819
رنج وغم کا ازالہ، استغفار	819
''استغفار'' بدزبانی کے وبال سے بچنے کا ذریعہ	821
دورد شریف دعاء کی قبولیت کا آسان ذریعہ	822
نام مبارک کا وسیلہ، توبہ کی قبولیت کا ضامن	823
توبہ واستغفار کے بارے میں بزرگان دین کے اقوال	825
استغفار سے متعلق ایک وسوسہ کا ازالہ	827
سید الاستغفار کے بارے میں امام اعظم کی اپنے صاحبزادہ کو وصیت	829
﴿......ماہ رمضان، استقبال واہتمام......﴾	(831)
استقبال رمضان کا پہلا خطبہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت	833
استقبال رمضان کا دوسرا خطبہ، پہلی رات بخشش کا مژدہ	835
ماہ رمضان کی تیاری اور طریقۂ صحابہ	837
استقبال رمضان پر تیسرا طویل ترین خطبہ	838
ہم رمضان کی تیاری کیسے کریں؟	842
ماہ رمضان کا احترام نجات کا ذریعہ	843
ماہ رمضان کی ناقدری مغفرت سے محرومی	844
ماہ رمضان میں ثواب کی شرح میں اضافہ	845

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل ایمان کے رزق میں اضافہ 846
ماتحتوں کا بوجھ کم کرنے کی ہدایت 846

حصہ نہم

﴿...... روزہ' دنیوی واخروی فوائد کا مظہر ......﴾(849)

☆ ماہ رمضان کی برکتیں 850
☆ رحمۃللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کریمی 851
☆ روزوں کی فرضیت 852
☆ روزہ دار صفت الٰہی کا مظہر اور سنت نبوی کا پیکر 853
☆ روزہ دار کے حق میں خصوصی سرفرازی 854
☆ روزہ بے ریا عمل 855
☆ خشیت الٰہی کی برکت 856
☆ روزہ دار کے لئے رحمتوں کی سوغات 857
☆ روزہ عملی واخلاقی تربیت کا ضامن 859
☆ روزہ صحت کی برقراری کا باعث 859
☆ روزہ دخول جنت کا بہترین ذریعہ 859
☆ روزہ میں ہرگز شریعت کی خلاف ورزی نہ کریں! 860
☆ نمازِ تراویح کا حکم 861
☆ نمازِ تراویح کی فضیلت 862
☆ بیس رکعات تراویح 862
☆ بیس رکعات کا ثبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمل سے 865

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ بیس رکعات تراویح پر صحابۂ کرام کا عمل واجماع 866
☆ بیس رکعات پر مہاجرین وانصار کا اتفاق، علامہ ابن تیمیہ کی صراحت 867
﴾...... زکوۃ، اسلام کا رُکن، قربِ الٰہی کا ذریعہ......﴿ (869)
☆ عبادت کا مقصد قرب خداوندی اور خدمت خلق 870
☆ خدائے تعالی اُمراء کی طرح غرباء کونوازنے پر قادر 871
☆ زکوۃ غرباء کا حق؛ جوانہیں لوٹایا جاتا ہے 872
☆ زکوۃ کی سپردگی غریب پر ہرگز احسان نہیں! 873
☆ ادائی زکوۃ سے مال میں برکت اور اسکی حفاظت ہوتی ہے 874
☆ زکوۃ ادانہ کرنے پر آخرت میں جسم کوداغا جائے گا 876
☆ زکوۃ ادانہ کرنے پر مال زہریلا سانپ بن کر ڈسے گا 877
☆ مال زکوۃ کے سانپ بنائے جانے کی وجہ؟ 878
☆ زکوۃ کا نصاب مقرر کرنے سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کواختیار 879
☆ زکوۃ کس شخص پر فرض ہے؟ 881
☆ مالِ زکوۃ کیسے افراد تک پہنچایا جائے؟ 883
☆ کن افراد کوزکوۃ نہیں دی جاسکتی؟ 884
☆ صدقہ فطر' فضائل واحکام 885
☆ صدقۂ فطر کا حکم 885
☆ صدقۂ فطر کا وجوب 886
☆ صدقۂ فطر کی مقدار 887
☆ قیمت دینا افضل ہے 888

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت 888
☆ افرادِ خانہ کی طرف سے صدقۂ فطر دینے کا حکم 889
﴿...... فتح مکہ' اسباب ونتائج ......﴾ (890)
☆ بصیرت نبوی نے قریش کو روانہ کردہ خط روک لیا 893
☆ کاروانِ امن کی مکہ مکرمہ روانگی 895
☆ حملہ کے لئے پہل نہ کی جائے! شاہ زمن کا پیامِ امن 899
☆ عفوو درگذر کا عام اعلان 900
☆ شاہانِ دنیا کا طریقۂ کار 900
☆ گستاخ کے لئے امان نہیں 902
☆ حرم کعبہ بتوں کی آلائشوں سے پاک ہوا 904
☆ دستِ اقدس کی برکت سے محبت کا پیدا ہونا 905
☆ حضرت بلال کا کعبہ کی چھت سے اذان کہنا 907
☆ ابلیس لعین کی مایوسی 908
☆ اہل مکہ سے خطاب 909
﴿...... حضرت مولائے کائنات' خصائص وکمالات، ارشادات وتعلیمات ......﴾ (913)
☆ مولودِ کعبہ ہونے کا اعزاز 914
☆ ایمان میں سبقت 915
☆ اہل بیت کے فرد فرید اور عظیم صحابی 916
☆ عقد نکاح 916

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ کرم اللہ وجہہ کہنے کی وجہ	917
☆ آپ سے محبت درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت	918
☆ حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ محبوب خلائق	918
☆ محبوب خدا اور محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	920
☆ شجاعت و بہادری	921
☆ حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ' جامع کمالات	922
☆ دنیا ہی میں جنت کی بشارت	923
☆ حضرت مولائے کائنات ؓ کی شان میں آٹھ سو (800) آیات وارد	923
☆ حضرت مولائے کائنات ؓ اور قرآن کریم ہمیشہ ساتھ رہیں گے	924
☆ حضرت مولائے کائنات ؓ قرآن کریم جمع کرنے والوں میں شامل	925
☆ حضرت مولائے کائنات ؓ کی فیاضی بارگاہ الٰہی میں مقبول	925
☆ جنت حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کی آمد کی آرزومند	927
☆ دور خلافت	928
☆ شہادت کی بشارت	929
☆ شہادت مولائے کائنات	930
☆ غسل مبارک	931
☆ ارشادات وفرمودات' حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ	931
☆ شیریں کلامی	931
☆ نیکی کی برکت	932
☆ تقلیل کلام	932

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ غیبت سے پرہیز	932
☆ تقدیر اور تدبیر	932
☆ نادان اور دانا کی پہچان	932
☆ عفو و درگزر	933
☆ بخالت کا نقصان	933
☆ علم کا فائدہ اور جہالت کا نقصان	933
☆ تواضع و خاکساری	933
☆ مصیبت کے وقت صبر کا دامن تھامنے کی تلقین	934
☆ گوشہ نشینی و تنہائی	934
☆ مردم شناسی کا طریقہ	934
☆ دنیا کی بے ثباتی	935
﴿......شب قدر، عظمت وفضیلت......﴾	(937)
☆ شب قدر کی وجہ تسمیہ	939
☆ شب قدر کا تعین	941
☆ شب قدر کی علامتیں	942
☆ شب قدر، سمندر کا پانی شیریں ہو جاتا ہے	944
☆ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں	945
☆ ستائیسویں شب، شب قدر	946
☆ سورۂ قدر کے کلمات سے استدلال	946

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ لیلۃ القدر کے حروف سے ستائیسویں شب کی طرف اشارہ 947
☆ شب قدر اخیر عشرہ میں ہونے کی حکمت 948
☆ اخیر عشرہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام 948
☆ شب قدر کی خصوصیات 950
☆ شب قدر کی برکتوں سے محرومی سب سے بڑی محرومی ہے 950
☆ سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں 951
☆ شب قدر میں ملائکہ کا نزول اور دعائے مغفرت 952
☆ ستر ہزار فرشتوں کا نزول اور نورانی جھنڈوں کی تنصیب 952
☆ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل کیوں؟ 954
☆ شب قدر میں محروم کون؟ 956
☆ شب قدر کے معمولات 958
☆ شب قدر میں کی جانے والی دعا 958
☆ ''اعتکاف'' فضائل واحکام 959
☆ شب عید، لیلۃ الجائزہ (یعنی انعام والی رات) ہے 961

حصہ دہم

﴾ ...... عید کا آفاقی پیام انسانیت کے نام ...... ﴿ (964)

...... حقیقی عید کیا ہے؟ 970
...... عید منانے کا طریقہ 971
...... عید کی خصوصی دعاء 973
...... عید و برات وغیرہ کے موقع پر آتش بازی سے پرہیز کریں: 974

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

……عید کے دن بھی غیر شرعی امور سے باز رہیں! 975
……آنے والے گیارہ مہینوں کے لئے لائحہ عمل 976
……نماز عید کی تکبیرات 979
……نماز عید کا طریقہ 981
…… رمضان کے بعد ہماری زندگی کیسی ہو؟ ……(983)
……کیا رمضان کے بعد رحمت و برکت کا سلسلہ منقطع ہو گیا؟ 985
……حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی استقامت 986
……ماہ رمضان رخصت ہوا' فیضان خداوندی نہیں! 988
……دین پر ثابت قدم رہنے والے دارین میں سعادتمند 989
……استقامت فی الدین کی برکت 992
……ماہ رمضان میں کی گئی تربیت کا مقصود 993
……تربیت رمضان فکر و عمل کی حفاظت کا ذریعہ 994
…… حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ' فضائل و مناقب ……(997)
……حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت قرابت و رضاعت 1000
……سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع 1001
……اولاد امجاد 1002
……دعاء حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مشرف بہ اسلام 1003
……سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا سینہ نور سے معمور' قرآن کریم کی گواہی 1005
……القاب مبارکہ 1007
……محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کا نام بھی محبوب 1007

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

......سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کا دیدار کیا 1008

......ہدیۂ درود 'میزان میں سب سے وزنی عمل 1010

......جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز 1011

......آسمانوں میں آپ کا مبارک تذکرہ 1012

......غزوۂ احد 1013

......سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمیٰ 1014

...... نیکیاں کرنے والے اور مصیبتوں کو دور کرنے والے 1015

......عظمت وفضیلت 1016

......سید الشہداء ہونے کا شرف 1017

......لقب ''سید الشہداء'' سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ 1018

......شہداء احد کی فضیلت 1019

......شہداء احد کی زیارت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ کی مداومت 1020

...... عصر حاضر کے تناظر میں علم کی اہمیت وافادیت...... (1023)

...... پہلی وحی تحصیل علم سے متعلق 1024

...... قرآن کریم علوم اولین واخرین کا سرچشمہ ہے 1025

......قرآن کریم سیکھنے کی فضیلت 1026

......حافظ قرآن کی فضیلت 1027

......علم حدیث شریف حاصل کرنے کی برکت 1028

......چالیس احادیث یاد کرنے پر شفاعت کی بشارت 1030

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴾......علم فقہ سیکھنے کی برکت 1031

﴾......امام اعظم اور طلب علم کا اشتیاق 1032

﴾......فضیلت علم پر مشتمل جامع فرمان عالی شان 1034

﴾......تحصیل علم کا مقصد 1036

﴾......تعلیم نسواں اور اسلامی نظریہ 1040

﴾...... تعطیلات سے استفادہ کریں 1042

﴾...... خوف وخشیت' تقرب الٰہی کا ذریعہ......﴿ (1044)

﴾......وعیدوں کے ذریعہ خدائے ذوالجلال کی تنبیہ 1045

﴾......خوف خدا کی ایک عظیم مثال 1046

﴾......بروز حشر سات (7) افراد سایۂ رحمت میں 1048

﴾......صحابۂ کرام کے مجاہدات اور خشیت کا حال 1049

﴾......خوف الٰہی' عظیم نعمت اور شیوۂ صالحین 1050

﴾......امام زین العابدین پر غلبۂ خشیت 1050

﴾...... مسلمان ہمیشہ آخرت کی فکر کرے! 1051

﴾......حضرت امام اعظم اور خشیت الٰہی 1052

﴾......خوف خدا اور عمل صالح کی برکتیں 1052

﴾......نفس کا محاسبہ اور خوف خدا' وقت کا تقاضہ 1057

﴾......حضرت شیخ الاسلام کا جذبۂ دیانت اور خوف وخشیت 1057

حصہ یازدہم

......الکٹرانک میڈیا اور اس کی تباہ کاریاں...... (1061)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سائنس اور ٹکنالوجی میں انسان کی ترقی 1063
جدید ایجادات اور فوائد 1063
میڈیا کا استعمال، مقاصد پر موقوف 1064
الکٹرانک میڈیا کا دوسرا رخ 1064
ریڈیو کی تباہ کاری 1066
ٹی وی چیانلس کی تباہ کاری 1067
کارٹون چیانلس، کمسن بچوں کے لئے تباہ کن 1069
ٹی وی چیانلس گھریلو خواتین کے لئے تباہ کن 1070
نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ٹی وی چیانلس کی تباہ کاریاں 1072
بدنظری و بے حیائی سے اجتناب، حکم خداوندی 1072
نوجوانوں کو بے حیائی سے بچانا، ناگزیر 1074
انٹرنٹ کے فوائد 1074
انٹرنٹ کے نقصانات 1075
موبائل کی تباہ کاری 1076
الکٹرانک میڈیا اور والدین کی ذمہ داری 1078

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ، شخصیت و تعلیمات ...... (1080)

اتباع صالحین، حکم خداوندی 1080
اتباع صالحین کی برکت 1081
نام مبارک اور القابِ مبارکہ 1083
تعلیم اور بیعت 1083

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعمت خلافت سے سرفرازی 1084

خانوادۂ عالیہ 1085

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک' مسلکِ اہل سنت و جماعت 1086

خوف الٰہی، عبادت و طاعت' امتیاز اہل بیت 1087

اتباع سنت' راہ سلوک کی شرط اولین 1087

باطنی پاکیزگی کا مفہوم 1089

سونے سے پہلے دن بھر کے عمل کا جائزہ لینا چاہئے! 1090

وصال مبارک 1092

...... حج و عمرہ، فضائل و برکات ...... (1093)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ حج 1094

ندائے خلیل پر لبیک کہنے والے ہی حج کے سعادتمند 1095

حج کس پر فرض ہے؟ 1098

حج فرض ہونے کے باوجود تاخیر کرنا موجب غضب 1100

حج ظاہری و باطنی فوائد کا جامع 1101

حج کے اقسام 1102

اشہر حج (حج کے مہینے) 1103

حج کے ایام: حج کے چھ (6) دن ہیں: 1103

حج کے فرائض 1104

واجبات حج 1104

ادائی حج کے لئے عرفہ، مزدلفہ و منیٰ مقرر کرنے کی حکمتیں 1105

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عازمین حج کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت 1106
طواف خانۂ کعبہ، امت کے لئے خصوصی شرف 1108
حجاج ومعتمرین، اللہ تعالی کے مہمان 1109
سفر حج میں ہر قدم پر نیکی اور گناہوں سے پاک ہونے کی بشارت 1110
مقبول حج کا بدلہ جنت! 1111
یوم عرفہ کی فضیلت 1112
......زیارت روضۂ اطہر، فضائل وآداب...... (1115)
دربار اقدس میں حاضری، حکم قرآنی 1116
وصالِ مبارک کے تین دن بعد اعرابی کی حاضری 1117
روضۂ اطہر کی زیارت، علامہ ابن کثیر کی وضاحت 1119
روضۂ اقدس کی حاضری عین سعادت 1122
زائرین روضۂ اقدس کے لئے شفاعت کی ضمانت 1123
حدیث زیارت صحیح ومستند، محدثین کی صراحت 1124
خالص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر حاضر ہونے پر شفاعت اور مقبول حج کی بشارت 1127
زائرین روضۂ اقدس کو دو مقبول حج کا ثواب 1128
زیارت روضۂ اقدس کی نیت سے حاضر ہونے والوں کے لئے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت 1129
روضۂ مقدسہ مدینہ منورہ میں ہونے کی حکمت 1130
دربار اقدس میں حاضری سے گریز' باعث محرومی 1130
بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنے کے آداب 1132

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلام پیش کرتے اور دعا کرتے وقت کدھر رخ کریں؟	1133
علامہ ابن تیمیہ کی صراحت	1135
بارگاہ اقدس میں اس طرح سلام پیش کریں	1136
زائرین روضۂ اقدس سے سلام پیش کرنے کی درخواست کرنا	1138
مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت	1138
مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فضیلت	1139
ریاض الجنۃ کی فضیلت	1141
مسجد قباء میں دوگانہ ادا کرنا عمرہ کے برابر	1142
زائرین روضۂ اقدس کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی قیمتی نصیحت	1143
مسجد نبوی شریف سے نکلتے وقت ایک اہم ادب	1144
مسجد نبوی شریف میں آواز بلند کرنے کی ممانعت	1146
نعت شریف بحضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	1150

حصۂ دوازدہم

...... **حضرت ابراہیم علیہ السلام صبر واستقامت کے پیکر**	(1153)
راہِ خدا میں مال کی قربانی	1157
تسبیح سننے کے عوض تمام مال قربان کردینا	1158
قوم کے لئے دعوت حق	1159
آتش کدہ گلزار بن گیا	1159
فرزندِ دلبند کی خوشخبری	1172
حضرت ابراہیم کا مثالی خاندان	1173

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتماد وتوکل کی اعلیٰ مثال 1180

انبیاء کا خواب' وحی کے درجہ میں 1181

صاحبزادہ کی قربانی کا حکم 1182

شیطان کی جانب سے رخنہ ڈالنے کی ناکام کوشش 1184

کنکریوں کے ذریعہ شیطان پر ضرب نبوت 1186

...... عشرۂ ذی الحجہ وقربانی' فضائل واحکام ...... (1198)

معمولات ذی الحجہ 1200

قربانی' تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے 1202

قربانی اللہ تعالی کے پاس پسندیدہ عمل 1203

قربانی اللہ تعالی کی خوشنودی کا ذریعہ 1204

قربانی خوشدلی سے کی جائے 1204

جانور کے ہر بال کے بدلہ ایک عظیم نیکی 1206

بروز عید بہتر مال وہ ہے جو قربانی کے لئے خرچ کیا جائے 1207

زیادہ قیمت والے جانور، باعث فضیلت 1207

قربانی نہ کرنے پر وعید 1208

قربانی کے دن اور وقت 1209

صاحب قربانی اور چند ضروری مسائل 1209

قربانی کا نصاب کیا ہے؟ 1210

کیا قرض دار پر قربانی واجب ہے؟ 1212

تاجرین پر قربانی کا حکم 1213

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قربانی کا جانور کیسا ہو؟ 1213

جن عیوب کی وجہ قربانی درست نہیں 1214

ذبح کا طریقہ 1216

صاحب قربانی کا ذبح کرنا، مستحب 1217

قربانی کی ماثور دعائیں 1218

قربانی کی دعاء 1221

...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ، فضائل وکمالات ...... (1222)

نسب مبارک 1225

ولادت شریفہ 1225

ایمان میں سبقت 1226

اہل خانہ کے ساتھ ہجرت کا خصوصی اعزاز 1227

عقد نکاح 1228

لقب ''ذوالنورین'' کی وجہ تسمیہ 1228

ملاء اعلی میں آپ کا تذکرہ 1229

کمال درجہ صفت حیاء سے متصف 1230

آپ کی شان سخاوت 1233

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دفاع، صحابہ کی سنت 1240

بغیر محبوب کے طواف کعبہ بھی نہیں 1243

ایک شبہ کا ازالہ 1244

حضرت عثمان کی دیانت پر حضور کو کامل اعتماد 1244

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیبیہ میں آپ کو اسلامی سفیر مقرر کرنے کی حکمت 1245

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے بغض کا نتیجہ 1245

آپ کا تواضع اور سادگی 1246

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو شہادت کی بشارت 1246

خلافت اور جنت کی بشارت 1248

آپ نے دو مرتبہ حضور ﷺ سے جنت خرید لی 1250

جنت میں حضور کی رفاقت 1251

اولاد امجاد 1252

دور خلافت 1252

شہادت عظمی 1252

بروز حشر' شان عثمان کا ظہور 1254

نماز جنازہ میں فرشتوں کی شرکت 1255

ارشادات وفرمودات 1256

...... تقاریب کو منکرات سے کس طرح بچائیں ...... (1258)

بدنظری سے پرہیز اور عبادت کی شیرینی 1259

بدنظری پر روک کے ذریعہ بے حیائی کا خاتمہ 1260

منگیتر سے میل ملاپ 1261

سانچق میں دولہے کی انگلی پکڑنا' مذموم رواج 1262

عورتوں کی خوبصورتی بیان کرنے کی ممانعت 1263

گانا بجانا' غیر اسلامی طریقہ 1264

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گانا بجانا، سرپرستوں کی سرپرستی پر سوالیہ نشان	1266
اسکول اور کالج کے فنکشن میں گانا بجانا	1267
کالج میں اجنبی لڑکے سے تعلق رکھنا؟	1268
لَو میرج کا حکم	1269
دوستی (Friendship) کے نام پر جنسی تعلق؟	1271
نکاح سے قبل باہمی تعلق، مغربی دنیا اور اسلامی قانون	1272
ہم جنس پرستی بے حیائی کی انتہاء	1273
حیاء ایمان کی ایک عظیم شاخ	1275
خطبۂ ثانیہ برائے جمعہ وعیدین	1277
خطبۂ نکاح	1282
دعاء نکاح	1284
خطبۂ عیدالفطر	1286
خطبۂ عیدالاضحٰی	1289

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حیات وتعلیمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ، وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ .

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ : هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ . صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ .

دین اسلام حسن اخلاق اور پاکیزہ کردار کی تعلیم دیتا ہے، دوسروں کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آنے کی ہدایت دیتا ہے، اچھائی کا بدلہ اچھائی سے دینے اور اپنے محسنوں اور کرم نوازوں کا شکر ادا کرنے کا درس دیتا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ . کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا بھی کچھ ہوسکتا ہے؟۔(احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔)

(سورۃ الرحمن، آیت:60)

برادران اسلام! کوئی کسی مصیبت زدہ وتنگدست شخص کی اعانت کرکے احسان کرتا ہے تو کوئی کسی نادار وخستہ حال کی امداد کرکے احسان کرتا ہے، کوئی کسی غمزدہ کے ساتھ غمخواری کرکے احسان کرتا ہے تو کوئی کسی پریشان حال وشکستہ دل کے ساتھ ہمدردی کرکے احسان کرتا ہے، کوئی کسی بے سہارا کو سہارا دیکر احسان کرتا ہے تو کوئی کسی خوف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زدہ شخص کے لئے مونس بن کر احسان کرتا ہے اور کوئی کسی مریض کا علاج کروا کر احسان کرتا ہے تو کوئی کسی بیوہ ویتیم کا تعاون کر کے احسان کرتا ہے۔

اس طرح کے احسانات کرنے والا ہمارا محسن تو ہے لیکن اس کا یہ احسان سب سے بڑا احسان نہیں، کیونکہ مال ودولت خرچ کر کے کسی کی جان بچانا یہ اتنا عظیم احسان نہیں بلکہ اپنی انتھک محنتوں اور مخلصانہ کاوشوں کے ذریعہ کسی کا ایمان بچانا سب سے بڑا احسان ہے۔

حضرات! غور کرنا چاہئے کہ جب دین اسلام نے دنیوی احسان کرنے والے محسن کے احسان ماننے اور اس کی شکر گزاری کا اس طرح حکم دیا ہے تو پھر اس محسن کے احسان پر ہمیں کس درجہ شکر گزار رہنا چاہیئے جس نے ہمیں نہ صرف دنیوی زندگی کے اصول سکھائے بلکہ دین وایمان ہم تک پہنچایا، جس نے ہمیں زندگی کا سلیقہ اور بندگی کا طریقہ سکھایا، اصول معیشت سے آگہی بخشی اور آداب معاشرت سے روشناس فرمایا اور حسن اخلاق، پاکیزہ عادات، عالی اقدار اور بلندئ کردار کی تعلیم دی۔

وہ ذات عالی وقار محسن امت، غواص بحر معرفت، امام الاولیاء، قدوۃ الاصفیاء، سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین سجزی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، جنہوں نے ہندوستان کی سرزمین پر اسلام کی شمع کو روشن کیا، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مصطفوی اخلاق کا وہ نمونہ پیش کیا کہ آپ کے اخلاق کی پاکیزگی اور کردار کی بلندی دیکھ کر لوگ تنہا تنہا اور جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے باشندگانِ ہند کو دولت اسلام اور نعمت ہدایت دے کر جو احسان فرمایا، اس کی احسان مندی اور شکر گزاری کرتے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کا تذکرہ کرنا اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہمارے لئے ضروری ہے۔

جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ . جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ اللہ کا شکر گزار نہیں ہوتا۔

(جامع ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی الشکر لمن أحسن إلیك، حدیث نمبر:2082)

حضرات! سیدنا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے گراں قدر احسانات کا ہم کوئی بدلہ تو نہیں چکا سکتے بلکہ آپ کا ذکر خیر کرکے اور آپ کی تعلیمات سے واقفیت حاصل کرکے اپنی زندگیوں کو سنوارتے ہیں، اور یہ مبارک تذکرہ ہمارے گناہوں کا کفارہ قرار پاتا ہے، جیسا کہ جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں روایت ہے:

ذِکْرُ الْأَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَةُ الذُّنُوْبُ . انبیاء کرام کا ذکر کرنا عبادت ہے اور اولیاء وصالحین کا ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔

(جامع الأحادیث، حرف الذال، حدیث نمبر۔12503۔الجامع الکبیر للسیوطی، حرف الذال، حدیث نمبر۔ 12685 ۔کنز العمال، کتاب الفضائل من قسم الأفعال، حدیث نمبر:32247)

مبلغین وداعیان اسلام کے لئے حضرت غریب نواز کا اسلوب مشعل راہ

خواجۂ خواجگاں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیمات اسلامیہ کی ترویج واشاعت نہایت ہی خوش اسلوبی سے انجام دی، جنہیں آج تک کسی نے فراموش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا ہے نہ کوئی ان کی عالی خدمات کو نظر انداز کر سکتا ہے، جب آپ نے پرچم حق بلند کیا تو مخالفین نے مخالفت کی، دشمنوں نے عداوتوں کے مظاہرے کئے، ہر طرف مکر و فریب کے جال بچھائے جانے لگے، ایسے وقت اگر آپ چاہتے تو سختی کے ساتھ دشمنوں سے انتقام لے سکتے تھے اور انہیں دنداں شکن جواب دے سکتے تھے، لیکن آپ نے ہرگز ایسا نہیں کیا، بلکہ حکمت و نصیحت کے اسلوب کو اختیار کیا، جس کی برکت اسطرح ظاہر ہوئی کہ لوگ آپ کے صدق وصفا کو دیکھ کر صداقت شعار و باصفا ہوگئے، آپ کے حلم و بردباری، جود وسخاوت اور بلند اخلاق سے متاثر ہوکر لوگ عمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہوگئے، آپ کے محض دہلی سے اجمیر تک سفر کے دوران نو دلاکھ (90,00,000) افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

آج کے اس پرفتن دور میں تعلیمات اسلامیہ عام کرنے اور اشاعت دین کے لئے نصیحت و موعظت کا اسلوب اپنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اسلام کا پیام باہم محبت و الفت کا فروغ اور امن وسلامتی کی اشاعت ہے، ہمیں اسلاف کرام وصالحین عظام کے اسلوبِ تبلیغ کو اپنانا چاہیئے۔ خواجۂ ہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ہندوستان میں شمع اسلام کو روشن کیا اور اسلام کے پیغام کو عام کیا جب آپ ہندوستان تشریف لائے تو اپنے ساتھ لشکر جرار، تیر وتلوار لے کر نہیں آئے بلکہ اخلاقِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم، بلند کردار اور اسلامی اقدار لے کر آئے، حضرت سیدنا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نصیحت فرماتے تو آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور بزرگان دین کے اقوال واعمال کا ذکر فرما کر لوگوں کی اصلاح فرماتے، جس کا یہ اثر ہوتا کہ لوگ بے دینی سے توبہ کر کے آپ کے عقیدتمندوں میں شامل ہوجاتے، آپ کی مبارک مجالس میں شریعت وطریقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور حقیقت و معرفت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا جاتا اور فرائض و سنن کی ادائیگی، ریاضت و مجاہدہ، پاکیزگی و خلوص، طہارت و نفاست، صدق و صفا، خوف خدا اور مخلوق خدا کی خدمت کی تعلیم دی جاتی۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلفاء کو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اشاعت اسلام کی ذمہ داری دیکر روانہ فرمایا۔

آپ ہی کا احسان ہے کہ دیار ہند کے ہر گوشہ میں اسلام کا پیام عام ہو گیا۔ اس سنہرے انقلاب سے متعلق سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت سید محمد بن مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت کی کرامت یہ ہے کہ ہندوستان کی مملکت میں مشرق کے آخری سرے تک ہر طرف کفر و بت پرستی کا دور دَورہ تھا، لوگ دین اور شرائع دین سے غافل تھے، خدا اور رسولِ خدا سے بے خبر تھے، اہل یقین کے اس آفتاب عالمتاب کے قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین میں کفر کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور ہر سُو اسلام کا اجالا پھیل گیا، آپ واقعۃً دین کے معین ہیں' اس سرزمین پر جو شخص بھی مسلمان ہوا اور لوگ آئندہ مسلمان ہوتے رہیں گے تا قیامت ان کا ثواب شیخ الاسلام خواجہ حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچتا رہے گا۔

(سیر الاولیاء، ص: 57)

ولادت مبارک و نسب عالی

ایران کے صوبہ بجستان میں واقع مقام سجز میں 14 رجب المرجب 536ھ بروز دوشنبہ صبح صادق کے وقت آپ کی ولادت ہوئی، آپ بواسطۂ والد گرامی حسینی اور بذریعہ والدہ محترمہ حسنی سادات سے ہیں۔ سلسلہ پدری بارہ واسطوں اور سلسلہ مادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیارہ واسطوں سے حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

سادات گھرانے کے چشم و چراغ ہونے کی حیثیت سے آپ پر سعادت کے آثار نمایاں تھے، والدہ محترمہ کا نام ''ام الورع'' تھا، آپ کی والدۂ ماجدہ اپنے نام کے مطابق تقوی و پرہیزگاری کا سرچشمہ تھیں، والد ماجد کا نام ''سید غیاث الدین حسن الحسینی'' تھا، جو تہجد گزار، شب زندہ دار بزرگ تھے۔

(ملخص از اقتباس الانوار، ص 346)

﴿شکم مادر میں کرامت کا ظہور﴾

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی والدۂ محترمہ حضرت ام الورع رحمۃ اللہ تعالی علیہا بیان فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ زمانۂ حمل میں جس وقت سے معین الدین حسن کے جسم میں روح ڈالی گئی اس وقت سے ان کی ولادت تک میں ہر دن اپنے کانوں سے آواز سنا کرتی کہ وہ نصف شب سے دن چڑھنے تک کلمۂ طیبہ ''لا الـــہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا ورد کیا کرتے۔

(سیرت خواجہ غریب نواز، ص:168)

﴿جامع علوم ظاہری و باطنی﴾

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پندرہ سال کی عمر مبارک کو پہنچے یا آپ کی عمر اس سے بھی کم تھی کہ آپ کے والد ماجد کا وصال ہوگیا، دو سال بعد والدہ ماجدہ کا بھی وصال ہوگیا، ترکہ میں ایک باغ تھا، آپ عبادت واذکار میں مشغول رہتے ہوئے باغبانی کیا کرتے، لیکن جب حضرت ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ سے نعمت ملی تو آپ کو مزید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طلبِ علم وکمال کا اشتیاق ہوا، اور آپ علوم ظاہری میں کمال حاصل کرنے کے لئے نیشاپور تشریف لے گئے اور اعلیٰ علوم حاصل کر کے ایسے باکمال ہو گئے کہ وقت کے مشہور علماء آپ کی خدمت میں اپنے اشکالات وسوالات پیش کرتے اور آپ اُنہیں اشکالات کے حل بتلاتے اور سوالات کے تشفی بخش جوابات دیتے۔

(ملخص از مراۃ الاسرار: طبقہ 17، ص: 593)

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ارادت مند ہوئے، بیس (20) سال خدمت کی، سفر و حضر، جلوت وخلوت، آٹھوں پہر حضرت شیخ کی صحبت میں رہتے، آپ پر شیخ کی خصوصی توجہ رہی، باطنی کمال وروحانی مرتبہ ایسا حاصل کیا کہ خود پیر ومرشد کو آپ پر ناز تھا۔

نور فراست اور علمی جلالت

حضرت شیخ فیض الدین بلخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "مجھے چند مسائل درپیش ہوئے، جن کی وجہ سے میں سخت پریشان تھا، مجھے ان کا حل نہیں مل رہا تھا، میں ان سوالات کو ایک کاغذ پر لکھ کر حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، حاضرین کی کثرت کی وجہ سے میں اپنے سوالات پیش نہ کرسکا، میں مجلس میں خاموش بیٹھا رہا، کچھ دیر بعد حضرت نے مجھے قریب بلایا اور ایک کاغذ عنایت فرمایا، جب میں نے اس کاغذ کو کھولا تو اس پر میرے انہی دریافت طلب سوالات کے تشفی بخش جوابات تھے"۔

(سیرت غریب نواز، ص: 308)

دربار نبوی سے قطب المشائخ کا خطاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواجہ غریب نواز سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی قدس اللہ سرہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے ملفوظات مبارکہ 'انیس الارواح' میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''یہ دعا گو اضعف عباد اللہ معین الدین حسن سجزی شہر بغداد شریف میں گیا، حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو تلاش کیا، لوگوں نے کہا کہ حضرت خواجہ جنید بغدادی کی مسجد میں نماز کے لئے تشریف لے گئے ہیں، یہ سن کر میں حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ کی مسجد میں گیا اور مولائی و مرشدی حضرت عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ کی زیارت وقدم بوسی سے مشرف ہوا' اس وقت بہت سے مشائخ کبار خدمت اقدس میں حاضر تھے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھو! میں نے حکم کی تعمیل کی، آپ کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی جانب منہ کیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ الٰہی! میں ان کو تیرے سپرد کرتا ہوں، اسکے بعد بغداد شریف سے روانہ ہوکر مکہ معظّمہ تشریف لائے اور یہ درویش ہم رکاب تھا' آپ مجھے پاپیادہ کعبہ شریف لے گئے اور فقیر کے حق میں دعاءِ خیر کی، آواز آئی کہ ہم نے معین الدین حسن سجزی کو قبول کیا' وہاں سے روانہ ہوکر مدینہ منورہ حاضر ہوئے، میں بھی ہمراہ تھا' جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ سلام کرو! میں نے سلام عرض کیا! روضۂ مبارک سے آواز آئی ''وعلیکم السلام یاقطب المشائخ'' اس آواز کے آنے پر حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کا معاملہ درجۂ کمال کو پہنچا۔''

(حیات خواجہ ۔ص:21/20)

☆......معمولات شریفہ......☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿تلاوت قرآن کریم﴾

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا رمضان المبارک کے علاوہ عام دنوں میں یہ معمول تھا کہ ہرروز دن ورات میں دومرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرتے ،اور ہرمرتبہ آواز آتی: ''ہم نے تمہارے ختم کوقبول کیا ہے'' آپ نے حدیث شریف کی روشنی میں فرمایا کہ جوشخص کلام اللہ شریف کی طرف دیکھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے اللہ تعالی اسے دوثواب عطافرماتا ہے،ایک قرآن کریم پڑھنے کا اور دوسرا دیکھنے کا،اور ہرحرف کے بدلہ دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں اوردس برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔

﴿شان غریب نوازی﴾

برادران اسلام! حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ میں صفت کرم نوازی وشان غریب نوازی ابتداء ہی سے موجود تھی،چنانچہ آپ کی سیرت میں یہ بات ملتی ہے کہ ابھی آپ کی عمر مبارک تین (3) سال ہی تھی کہ آپ اکثر اپنے ہم عمر ساتھیوں کوگھر لاتے اور بڑی محبت کے ساتھ انہیں کھانا کھلاتے۔

(سیرت خواجہ غریب نواز،ص:170)

﴿غریب لڑکے کے لئے اپنی خوشیاں قربان فرمادینا﴾

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بچپن کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ نہایت عمدہ اورنفیس لباس زیب تن فرما کرعیدگاہ تشریف لے جارہے تھے،راستہ میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک نابینا لڑکا پھٹے پرانے کپڑے پہنے بیٹھا ہے،آپ سے اس کی غریبی ولاچاری،مفلسی واداسی دیکھی نہ گئی،فورا آپ اسے اپنے ساتھ گھر لے گئے،اپنا نیا اورقیمتی لباس اسے دے دیا اورخودسادہ لباس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیب تن فرمایا اور اس غریب کے ساتھ نماز عید ادا فرمائی۔

(ملخص از: سیرت خواجہ غریب نواز، ص: 171)

﴿غرباء کی امداد اور مفلسوں کی فریادرسی﴾

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ مفلسوں کی فریادرسی فرماتے، غریبوں ناداروں کی امداد فرماتے، بیواؤں اور یتیموں کی خبرگیری فرماتے، غرباء محتاجوں کا تعاون فرماتے چنانچہ آپ ہر روز نماز اشراق کے بعد اپنے محلّہ کی بیوگان اور عمر رسیدہ وضعیف خواتین کی خبرگیری فرماتے اور ان کی مدد فرماتے۔

آپ کے ملفوظات میں ہے: جو شخص بھوکوں کو سیر کرتا ہے تو اس کے اور دوزخ کے درمیان سات حجابات حائل ہو جاتے ہیں، اور ارشاد فرمایا کہ جو بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالی اس کی ہزار حاجتیں پوری کر دیتا ہے، اسے دوزخ سے چھٹکارا ملتا ہے اور جنت میں اس کے لئے ایک محل تیار ہوتا ہے۔

(دلیل العارفین)

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے پاس عاجزوں کی فریادرسی، حاجت مندوں کی حاجت برآری اور بھوکوں کو کھانا کھلانے سے بڑھکر کوئی اور طاعت نہیں۔ اسی لئے آپ کے مطبخ میں روزانہ اس قدر کھانا پکایا جاتا کہ شہر کے تمام غرباء ومساکین سیر ہو کر کھاتے، خانقاہ کے خرچ کے لئے خدام حاضر ہوتے، آپ اپنے مصلے کا گوشہ اٹھا کر فرماتے: جس قدر رقم درکار ہو یہاں سے لے لو!۔

آپ کی سخاوت وفیاضی سے متعلق حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی سائل یا فقیر کو آپ کے در سے محروم جاتے نہیں دیکھا۔

﴿خوف وخشیت﴾

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برادران اسلام! حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولایت کے عالی مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود آپ کے خوف وخشیت کا یہ عالم رہتا کہ آپ خوف الٰہی وخشیت خداوندی کے سبب کانپتے تھے اور ارشاد فرماتے: اے لوگو! اگر تم کو زیر خاک سوئے ہوئے لوگوں کا ذرا سا بھی حال معلوم ہو جائے تو تم (مارے خوف ودہشت کے) ٹھہرے ٹھہرے پگھل جاؤ گے اور نمک کی طرح گھل جاؤ گے۔

(مسالك السالكين)

﴿تعلیمات وملفوظات﴾

برادران اسلام! حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ گزاری، آپ نے انسانی اقدار کا کس درجہ پاس ولحاظ رکھا' مخلوق خدا کے ساتھ آپ نے کس طرح الفت ومحبت کا برتاؤ کیا؛ آپ کے ان ملفوظات اور تعلیمات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

﴿صفات حمیدہ کیا ہیں؟﴾

اللہ تعالیٰ کے پاس سب سے زیادہ محبوب کون سی صفات ہیں؟ اس کے جواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (1) غمگین افراد کی فریاد سننا (2) مسکینوں کی حاجت پوری کرنا اور (3) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ اور فرمایا: جس میں تین خصلتیں ہوں سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے: (1) دریا کی طرح سخاوت (2) سورج کے جیسی شفقت اور (3) زمین کی طرح انکسار وتواضع۔

(سیر الاولیاء۔56)

﴿ادائی فرائض وسنن کی تلقین﴾

آپ نے ادائی فرائض وسنن کی تاکید کرتے ہوئے فقیہ ابواللیث کی کتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حوالہ سے فرمایا کہ ”روزانہ ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے: جو شخص خدا کا فریضہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش سے دور ہو جاتا ہے، دوسرا فرشتہ کہتا ہے: جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کو ترک کرتا ہے وہ آپ کی شفاعت سے محروم ہو جاتا ہے“۔

(دلیل العارفین)

طہارت و پاکیزگی کی اہمیت

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”جو بندہ باوضو سوتا ہے فرشتے اس کی روح کو عرش الٰہی کے نیچے لیجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اسے نور کی خلعت پہناؤ اور جو شخص بے طہارت سوتا ہے اس کی روح فرشتے پہلے آسمان سے گرا دیتے ہیں“۔

وصال مبارک

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ اور احسانات کی برکت سے ظلمت کدۂ کفر، انوارِ توحید و رسالت سے جگمگانے لگا، آپ نے تمام مخلوق خدا پر شفقت و محبت، رأفت و رحمت کے پھول برسائے، آپ محبت خدا اور رسول کا درس دیتے رہے، جب سفر آخرت کا وقت آیا تو چند اولیاء اللہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرمارہے ہیں: ”اللہ کے دوست معین الدین سجزی آرہے ہیں، ہم ان کے استقبال کیلئے آئے ہیں“۔

وصال کے وقت آپ کی جبین اقدس پر یہ نورانی تحریر جگمگا رہی تھی: ’ھـــذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ‘ یعنی یہ اللہ کے محبوب ہیں جو محبت الٰہی میں وصال کر گئے۔

(سیر الاقطاب)

آپ کی ذات مبارکہ سے بلالحاظ مذہب وملت سبھی اکتساب فیوض و برکات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا کرتے ہیں، آپ کی سنہ ولادت اور سنہ وصال سے متعلق مختلف اقوال وارد ہیں،
آپ کا وصال مبارک 6/ رجب المرجب 633ھ بروز دوشنبہ ہوا۔ (خزینۃ الاصفیاء)

﴿ازواج واولاد امجاد﴾

"معین الارواح" میں مذکور ہے کہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو حضرت بی بی امۃ اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہا سے دو شہزادے: (1) حضرت خواجہ فخر الدین ابو الخیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور (2) حضرت خواجہ حسام الدین ابوصالح رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ایک شہزادی: حضرت بی بی حافظ جمال تاج المستورات رحمۃ اللہ تعالی علیہا ہیں۔

اور حضرت بی بی عصمت اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہا سے ایک شہزادہ: حضرت خواجہ ضیاء الدین ابوسعید رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں۔

﴿کرامات﴾

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی بے شمار کرامات ہیں، یہاں حصول سعادت کے لئے چند کرامتیں ذکر کی جاتی ہیں:

﴿اناساگر ایک کوزہ میں﴾

ایک مرتبہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم اناساگر سے وضو کے لئے پانی لینے گئے تو وہاں خلاف معمول راجہ کے سپاہی پہرہ دے رہے تھے، جب خادم نے کوزہ میں پانی بھرنا چاہا تو سپاہیوں نے سختی سے منع کر دیا اور کہا کہ اب تم اس کو نہیں چھو سکتے' تالاب کے پانی کو گندہ مت کرو۔ خادم نے کہا کہ پانی تو جانوروں پر بھی بند نہیں کیا جاتا' ہم تو انسان ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس پر سپاہیوں نے کہا کہ تم حیوانوں سے بھی بدتر ہو۔ خادم نے آ کر جب آپ کو سارا ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا کہ سپاہیوں سے کہو کہ اس مرتبہ ایک کوزہ پانی لے لینے دو پھر ہم اپنا کوئی اور انتظام کر لیں گے۔ آپ کے حکم پر جب خادم دوبارہ تالاب پر پانی لینے گیا تو سپاہیوں نے تمسخر کیا خادم نے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق انا ساگر سے فرمایا اے انا ساگر تجھے خواجہ نے بلایا ہے بس کیا تھا کہ انا ساگر اک کوزہ میں سمٹ آیا۔ راجپوت سپاہیوں کیساتھ ساتھ مسلمان خادم پر بھی حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے وہ یہ دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے کہ انا ساگر کا سارا پانی ایک چھوٹے سے برتن میں سمٹ کر آ گیا۔ جس تالاب پر سپاہی تکبر کر رہے تھے وہ پانی سے خالی ہو چکا تھا۔ اس قوم کے نزدیک یہ جادوگری کا ایک عظیم الشان مظاہرہ تھا۔ یہ دیکھ کر راجپوت سپاہی وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ کے خادم بھی حضرت کی خدمت میں واپس آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ پورے شہر اجمیر میں ہنگامہ برپا تھا انا ساگر کے خشک ہونے کی خبر سب کیلئے حیران کن تھی۔ پرتھوی راج مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کو ہر صورت میں روکنا چاہتا تھا' مشیروں نے اسے مشورہ دیا کہ اس مسلمان فقیر کا مقابلہ ہندو جادوگر ہی کر سکتے ہیں۔

لیکن اس سے پہلے شہر اجمیر کے چند معززین انا ساگر کی سابقہ پوزیشن بحال کرنے کی استدعا لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اگر تالاب کا پانی اسی طرح خشک رہا تو بہت سارے انسان پانی کے بغیر مر جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے اسلام کی رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ تو حق کے نافرمانوں کیلئے ایک چھوٹی سی جھلک ہے، ورنہ ہمارا مذہب تو کسی کتے کو بھی پیاس سے تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ یہ فرما کر آپ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ برتن کا پانی تالاب میں واپس ڈال دیا جائے۔ جب کوزہ کا پانی آپ کے حکم سے تالاب میں ڈالا گیا تو لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تالاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک بار پھر پانی سے لبالب اور بھرا ہوا ہے۔

حضرات! بت پرستوں اور پرتھوی راج کیلئے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے یہ ایک بہت بڑا پیغام تھا، جسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے بجائے وہ سرکشی پر اتر آیا اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازشیں رچانے لگا' حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی خدمت میں رہنے والے درویشوں پر زیادتیاں کرنے لگا۔

﴿لشکر اسلام کو ہند میں آنے کی اجازت﴾

جب پرتھوی راج اپنے بغض وعناد سے باز نہیں آیا اور مظالم کی انتہاء کر دی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روحانی قوت کے ذریعہ ظلم و جبر کی سلطنت کا تختہ الٹ دیا اور سرزمین ہند میں امن و آشتی کی فضا ہموار کرتے ہوئے حکومت کی باگ ڈور سلطان معز الدین عرف شہاب الدین غوری کے حوالہ فرمادی اور قوم کو پرتھوی راج کی بربریت سے نجات دلادی، جیسا کہ شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ پتھورارائے (پرتھوی راج) کے دور حکومت میں اجمیر تشریف لائے اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوگئے، پتھورارائے اس زمانہ میں اجمیر میں ہی مقیم تھا، ایک روز اس نے آپ کے ایک مرید کو کسی وجہ سے ستایا، آپ نے کہلا بھیجا کہ اسے مت ستاؤ! لیکن اس کا سر غرور وتکبر سے بھرا ہوا تھا، وہ باز نہ آیا اور اس مرید کے بارے میں ناشائستہ کلمات کہے تو آپ نے فرمایا: پتھورا را زندہ گرفتہ بدست لشکر اسلام دادم یعنی پتھورا کو زندہ گرفتار کرکے میں نے لشکر اسلام کے ہاتھ میں دے دیا، ادھر شہاب الدین غوری کے خواب میں تشریف لاکر ہندوستان فتح ہونے کی بشارت دی چنانچہ وہ لشکر لیکر غزنی سے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے، پتھورا نے مقابلہ کیا لیکن اللہ کے حکم سے زندہ گرفتار ہو گیا۔

(اخبار الاخیار، ص:55، مراۃ الاسرار، ص :599، سیر الاولیاء۔ص 56)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشت خاک کی کرامت

جوں جوں اسلام عام ہوتا گیا' مخالفین اسلام کے دلوں میں آتش غیظ وغضب بھڑک اٹھی، ایک شخص ناپاک ارادہ سے آپ پر حملہ آور ہوا' اس وقت آپ نماز میں مشغول تھے، نماز سے فراغت کے بعد جب خادموں نے اطلاع دی تو آپ اٹھے اور مٹھی بھر مٹی اٹھا کر اس پر آیۃ الکرسی دم کی اور دشمنوں کی طرف پھینک دی، وہ مٹی جس شخص پر پڑی اس کا جسم خشک ہوگیا، اور وہ بے حس ہوکر رہ گیا، یہ دیکھ کر سب لوگ وہاں سے بھاگ گئے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت غریب نواز کی ولایت محمدی تھی، غرض یہ کہ جب دشمنوں نے دیکھا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ ممکن نہیں تو انہوں نے لڑائی ترک کردی۔

(اقتباس الانوار، ص:362/363)

حضرات ! یہاں بطور اختصار حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شخصیت، حیات، افکار وتعلیمات سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ آپ کی مبارک زندگی کا ہر پہلو تابناک اور ہر گوشہ روشن ومنور ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق خیر مرحمت فرمائے اور آپ کے فیوض وبرکات سے ہمیں مستفید فرمائے۔ آمین

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

b

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز، تحفۂ معراج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :إِنَّ الصَّلوٰۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِینَ کِتبًا مَوْقُوتًا.

(سورۃ النساء،آیت: 103)

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور ہمارے پیدا کیے جانے کا مقصد بھی بتایا اور اپنی بارگاہ سے رابطہ مضبوط و مستحکم کرنے کی ہدایت فرمائی، حضرات انبیاء کرام کو اسی مشن کے ساتھ بھیجا، وہ حضرات بندگان خدا کو بارگاہ رب العزت سے جوڑتے رہے، تقاضے بدلتے گئے، طریقے ضرور مختلف ہوئے لیکن سبھوں نے انسانوں کو ایک ہی مقصد بتایا، خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کی طرف بلایا، حضور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عبادتِ خداوندی کی دعوت دی، لوگ جیسا جیسا حلقہ بگوش اسلام ہوتے گئے، اپنے مولیٰ کی بندگی سے بھی آشنا ہوتے گئے۔

معراج کی شب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تحفے عطا فرمائے ہیں ان عظیم بابرکت تحفوں میں ایک تحفہ نماز ہے، روزہ، زکوۃ، حج تمام عبادتیں زمین پر فرض کی گئیں اوران عبادتوں کا حکم زمین میں دیا گیا، لیکن نماز عالم بالا میں ساتوں آسمانوں کے اوپر فرض کی گئی، نماز کا حکم اس وقت عطا ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماورائے عرش عظیم پر دیدار الٰہی سے مشرف ہو رہے تھے۔

برادران اسلام! اس بات سے ہر مسلمان بخوبی واقف ہے کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں، ان پانچوں ارکان میں جو رکن بنیادی حیثیت رکھتا ہے وہ عقیدۂ توحید و رسالت ہے اس کے بعد نماز و روزہ اور حج و زکاۃ کا درجہ ہے، اگر رکن اول عقیدہ مستحکم نہ ہو تو دیگر ارکان بھی رائگاں ہو جاتے ہیں، واضح رہے کہ اسلام کے نظام عبادت میں سب سے زیادہ اہمیت اور اولیت نماز کو حاصل ہے، کتاب و سنت میں نماز سے متعلق بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں، روزہ، زکوۃ کا جہاں تک معاملہ ہے، ان کی فرضیت سال بھر میں صرف ایک مرتبہ عائد ہوتی ہے، روزہ رکھنے کے لئے طاقت و توانائی ضروری ہے تو زکوۃ کی ادائی کے لئے سال بھر تک مال کے مقررہ نصاب کا مالک ہونا شرط ہے اور حج کیلئے صرف ماہ ذی الحجہ کے مخصوص پانچ ایام مقرر ہیں' پھر اس کی ادائی بھی استطاعت رکھنے والے پر عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے' لیکن نماز ہر روز پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان، امیر ہو یا فقیر، تندرست ہو یا بیمار، سفر میں ہو یا حضر میں' حالت امن میں ہو یا حالت جنگ میں، راحت میں ہو یا مصیبت میں' کوئی بالغ مسلمان اس سے علحدہ نہیں۔ نماز ذکر کے تمام طریقوں پر مشتمل ہے' وہ اس طور پر کہ نماز میں ذکر جہری بھی ہے اور ذکر سری بھی' نماز میں تلاوت قرآن بھی ہے اور درود شریف بھی، نماز کو اجتماعی طور پر بھی ادا کیا جاتا ہے اور انفرادی طور پر بھی، نماز دعاء کا طریقہ سکھاتی ہے، نماز رحمت کے نزول کا باعث ہے اور استغفار کا ذریعہ ہے۔

عربی زبان میں نماز کو ''صلوٰۃ'' کہا جاتا ہے، لفظ صلوۃ کے معنی، دعا، رحمت اور استغفار کے آتے ہیں، نماز کو ''صلوٰۃ'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ مذکورہ تمام معانی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبادت میں پائے جاتے ہیں،نماز میں دعا کی جاتی ہے،نماز کی وجہ سے رحمت کا نزول ہوتا ہےاورنماز میں بندہ اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہے۔

نماز تمام عبادتوں میں سب سے اعلیٰ درجہ وفضیلت رکھتی ہے،نماز دین کا رکن اوراسلام کا ستون ہےاورنماز میں جولطف ولذت ہےاگرنمازی اس سے آشنا ہوجائے تو کبھی سلام پھیرنا،پسند نہ کریگا،نماز بندہ اوررب کے درمیان سرگوشی کا ذریعہ ہے،نماز کے وسیلہ سے نمازی دربارالٰہی میں حاضری دینے والا ہوتا ہے،نماز گناہوں کا کفارہ ہے،نمازمومن وکافر کے درمیان امتیاز وفرق ہے،نمازمنافقین پر بھاری گزرتی ہے،نماز مومنین کی معراج ہےاورنماز میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مقدس کی ٹھنڈک ہے،نماز نامۂ اعمال سے گناہ مٹادیتی ہے،نماز طہارت ونظافت کا عادی بناتی ہے،نماز غضب الٰہی کوٹھنڈا کرتی ہے،نمازی کوصدیقین اورصالحین کا درجہ ملتا ہے۔

﴿نماز،اسلام کاایک اہم رکن﴾

نمازایسی عبادت ہے جوسب سے پہلے فرض ہوئی،پانچ نمازوں میں جب بھی کسی نماز کا وقت آتا ہےتو ایک مسلمان کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ فریضۂ نمازادا کرے،بجائے اس کے بعض لوگ مصروف ہونے کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاروبار کی وجہ سے وقت نہیں نکلتا ہے،آج کا دورعدیم الفرصتی کا دور ہے،ہر شخص مصروف ہے'بہت ساری مصروفیات کے باوجود آدمی تمام معاشرتی وسماجی رسم ورواج کی تکمیل کررہا ہے،تعلیمی وتجارتی امورانجام دے رہا ہے،غرض یہ کہ آدمی معاشرہ اورسماج کواہمیت دیتا ہے'اسی لئے اس کے رواج کے مطابق کاموں کی تکمیل بھی کرلیتا ہے،تعلیم وتجارت کی اس کے پاس قدر ہے'اسی لئے ان سے متعلقہ امور کے انجام کی فکر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا ہے، اگرچہ مصروفیات بہت ساری ہیں لیکن ان امور کے لئے وقت نکالتا ہے، اسی طرح ایک مسلمان کو چاہئے کہ نماز جیسی اہم عبادت کی اہمیت کو جانے، اسلام میں اس کے مرتبہ کو پہچانے! نماز وہ اہم ترین عبادت ہے کہ قرآن کریم میں بارہا اس کا ذکر کیا گیا، مختلف اسلوب و انداز سے اس کا حکم دیا گیا، اللہ تعالی نماز کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔	تمام نمازوں کی حفاظت اور پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز عصر کی۔

(سورۃ البقرۃ، آیت:238)

﴿اوّلیں پرسش نماز بود﴾

قیامت کے دن جب لوگوں کے اعمال کا حساب لیا جائے گا، سب سے پہلے جس عمل سے متعلق سوال ہوگا وہ نماز ہے اور جس عمل کے بارے میں پہلے پوچھا جائے بندہ اسی میں ناکام یا ناقص ہو تو وہ دوسرے اعمال میں بھی ناقص یا ناکام ہوگا چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عن عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول مایحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلاۃ	حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا' سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بروز حشر سب سے پہلے بندہ سے جس عمل کے بارے میں پوچھا جائے گا وہ نماز ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فـــان صـــلـــحـــت صـــلـــح سائرعمله وان فسدت فسد سائر عمله .	اگر وہ صحیح ہوتو سارے اعمال صحیح ہیں اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارے اعمال بگڑ جائیں گے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی،باب الالف ،من اسمه احمد،حدیث نمبر1929)

نماز،ایمان کی علامت ونشانی

نماز وہ اہمیت والی عبادت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان' خط فاصل اور وجہ امتیاز قرار دیا' ارشاد نبوی ہے:

عـن جـابـر ان النبی صلی الـلـه عـلـيـه وسلم قال بين الـكـفـر والايـمـان تـرک الصلوة .	سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے۔

(جامع الترمذی ،ابواب الایما ن،باب ماجاء فی ترك الصلوة ، حدیث نمبر: 2827)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے اس کے پاس نشانی ہے کہ وہ مسلمان ہے، اور جو نماز نہیں پڑھتا اس کے پاس بظاہر مسلمانوں کی علامت نہیں، ظاہر ہے کہ غیر مسلم نماز نہیں پڑھتے اور یہ بھی نماز نہیں پڑھتا اس طرح جس شخص نے نماز ترک کردی اس نے غیر مسلموں جیسی حرکت کردی' نماز ترک کر کے اس نے غیر مسلموں کے طریقہ کو اختیار کیا ،ایسے شخص کو چاہئے کہ نمازوں کی پابندی کرے! تا کہ مسلم اور کافر کا فرق واضح ہو،نماز سے وابستہ ہوجائے تا کہ ترک نماز کے عمل سے صرف غیر مسلم افراد پہچانے جائیں،مسلمان نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز کا انکار کرنے والا کافر اور اسکو چھوڑنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے، علماء احناف کے پاس تارک نماز کو قید میں رکھا جائے گا، جب تک کہ وہ نماز کا پابند نہ ہو جائے اور امام شافعی و امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے پاس تارک نماز اگرچہ کافر نہیں مگر واجب القتل ہے۔

(اشعۃ اللمعات، کتاب الصلاۃ، ج1، ص301)

تاکید نماز، تربیت اولاد کا اہم عنصر

حضرات! مذہب اسلام میں تربیت اولاد کی بڑی تاکید کی گئی، کیونکہ کمسن بچے نرم و نازک شاخ کی طرح ہوتے ہیں، شاخ کو جس طرف موڑ دیا جائے وہ اسی حالت میں تن آور درخت بن جائیگی، اسکے بعد جیسا چاہے موڑ دینا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اسی طرح کم سنی میں جس طور طریق پر اولاد کو ڈھالا جائے گا وہ مستقبل میں اسی حالت و کیفیت پر قائم رہیں گے۔ نماز چونکہ دربار الٰہی میں حضوری کا زینہ ہے، اسی لئے اسلام نے بچوں کو بچپن ہی سے نماز کی تاکید کرنے اور اس کا پابند بنانے کا حکم دیا جیسا کہ فرمان نبوی ہے:

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلاۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا	حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ انکی عمر سات سال ہو اور نماز نہ پڑھنے پر انہیں (ہاتھ سے) مارو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینھم فی المضاجع. جبکہ وہ دس سال کے ہوں اور انکے بستر علحدہ کردو۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ،باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ،حدیث نمبر495)

سات سال کی عمر میں بچے بلوغ کی عمر کے نصف حصہ تک پہنچتے ہیں، اسی وقت سے انہیں نماز کا پابند بنایا جائے تو حد بلوغ کو پہنچنے کے بعد' بے حیائی و بے راہ روی سے دور رہیں گے، کیونکہ سات سال کی عمر سے اگر نماز کی پابندی کی جائے تو اسکے برکات وانوار سے بچوں کے قلوب پاک وصاف رہیں گے، یقیناً نماز وہ عبادت ہے جو بے حیا انسانوں کو بھی شرم وحیا کا پیکر بناتی ہے اور انہیں گناہوں سے روکتی ہے، بچے تو ابتداء سے فطری طور پر باحیا ہوتے ہیں اور برائیوں سے دور رہتے ہیں۔اِس حالت میں انہیں نماز کا پابند کردیا جائے تو اُس منزل پر پہنچ کر بھی وہ نہ بہکیں گے،جس میں اکثر انسان بھٹک جاتے ہیں، رب کائنات نے نماز کا یہ وصف بیان فرمایا کہ نماز بے حیائی اور برائیوں سے روکتی ہے، ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ. بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

(سورۃالعنکبوت،آیت:45)

﴿نماز گناہوں کا کفارہ ہے﴾

انسان خطا ونسیان کا مجسمہ ہے، جب اس پر نفس وشیطان کا غلبہ ہوجاتا ہے تو خطا وگناہ صادر ہوتے ہیں، گناہوں کو مٹانے کیلئے توبہ واستغفار سے کام لیا جاتا ہے، لیکن دنیا میں انہماک اورغفلت کی چادر تنی رہنے کے سبب انسان کواکثر توبہ واستغفار کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال بھی نہیں آتا، اسکے باوجود رؤوف ورحیم رب کریم نے غافلوں کی بخشش فرمانے کی خاطر نماز کو گناہوں کا کفارہ بنایا، کسی نمازی سے ایک نماز کے بعد جو گناہ ہوجائیں دوسری نماز ان گناہوں کو مٹادیتی ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات ما بینھن اذا اجتنب الکبائر.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے: پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک، ایک رمضان دوسرے رمضان تک، یہ سب انکے درمیان ہونے والے گناہوں کو مٹاتے ہیں، جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب الصلوات الخمس والجمعۃ...... مکفرات، حدیث نمبر 574)

﴿پانچ نمازوں کی مثال﴾

پانچ وقت نماز پڑھنے والا ایسا ہے جیسا کہ ایک دن میں اس نے پانچ بار غسل کیا، غسل کرنے سے بدن پر میل کا نشان بھی نہیں رہتا ہے، اسی طرح پنج وقتہ نماز سے قلب وبدن پر گناہوں کا اثر نہیں رہتا اور گناہ اسکے نامۂ اعمال سے بھی مٹادئے جاتے ہیں:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارأیتم لو ان نهرا بباب احدکم یغتسل منه کل یوم خمس مرات هل یبقی من درنه شیٔ قالوا لا یبقی من درنه شیٔ قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو الله بهن الخطایا.	انہوں نے فرمایا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ اس میں ہر دن پانچ بار نہاتا ہے، کیا اس کے بدن پر میل باقی رہیگا؟ صحابۂ کرام نے عرض کیا: نہیں کچھ میل باقی نہ رہیگا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پنجوقتہ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالی ان نمازوں کے ذریعہ خطاؤں کو مٹاتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ، حدیث نمبر 528، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلوۃ......، حدیث نمبر 1554)

﴿نماز، گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ﴾

نماز میں دنیوی واخروی بے شمار فوائد ہیں یہ فوائد اسی نمازی کا مقدر بنتے ہیں جو خشوع وخضوع کے ساتھ خوشنودئ الہی ورضاء حق تعالی کیلئے نماز ادا کرتا ہے اور اپنے قلب وخواطر پر بحالت نماز قابو رکھتا ہے، تصورات کو منتشر ہونے نہیں دیتا۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عن ابی ذر ان النبی صلی الله علیه وسلم	حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خرج زمن الشتاء والورق يتهافت قال فقال يا اباذر ! قلت لبيك يا رسول الله قال ان العبد المسلم ليصلي الصلاة يريد بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة	باہر تشریف لائے جب کہ درخت کے پتے جھڑ رہے تھے، ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر خدمت ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً مسلمان بندہ نماز صرف اس لئے پڑھتا ہے کہ اللہ تعالی راضی ہو جائے تو اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسا کہ اس درخت سے یہ پتے جھڑتے ہیں۔

(مسندالامام احمد، حدیث ابی ذر الغفاری، حدیث نمبر 22177)

﴿بروز حشر نمازی کیلئے نور و برہان﴾

برادران اسلام ! قیامت کے دن گنہگاروں کے چہرے سیاہ رہیں گے، معصیت ونافرمانی کے سبب دنیا میں جودل کالے ہوچکے تھے قیامت کے دن اسکا اثر چہروں پر ظاہر ہوگا۔کیسی شرمندگی ورسوائی کا حال ہوگا کہ ابتداء کائنات سے انتہاء تک آنے والے تمام انسان ایک میدان میں جمع ہونگے' انبیاء کرام واولیاء اللہ کے حضور جب یہ بدحالی ظاہر ہوگی تو کتنی شرمندگی وفضیحت ہوگی۔اس پریشان کن حالت میں نمازی کیلئے نور ہوگا، اسکا چہرہ اور بدن سب کچھ روشن ومنور ہوگا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

عن عبد الله بن عمرو بن	حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العاص عن النبی صلی اللہ	عنہما سے روایت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم انہ ذکر الصلاۃ	علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر فرمایا، پھر
یوما فقال من حافظ علیھا	ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی پابندی کی
کانت لہ نورا وبرھانا ونجاۃ	قیامت کے دن اسکے لئے نماز نور و برہان
یوم القیامۃ ومن لم یحافظ	اور نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اسکی
علیھا لم تکن لہ نورا ولا	پابندی نہ کی اسکے لئے نہ وہ نور و برہان ہوگی
برھانا ولا نجاۃ وکان یوم	اور نہ وہ نجات کا باعث ہوگی اور وہ
القیامۃ مع قارون وفرعون	(شخص) قیامت کے دن قارون ٗفرعون ٗ
وھامان وابی بن خلف.	ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(مسند الامام احمد،مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص،حدیث نمبر6733،شعب الایمان،باب فی الصلوۃ،حدیث نمبر 2697،سنن الدارمی،باب فی المحافظۃ علی الصلوۃ،حدیث نمبر2777)

مذکورہ حدیث شریف میں نماز پڑھنے والوں کے لئے خوشخبری سنائی گئی اور بے نمازی کے لئے سخت وعید بیان کی گئی کہ قیامت کے دن وہ بڑے بڑے مجرموں کے ساتھ ہوگا، افسوس! کتنا بڑا خسارہ اٹھانا پڑے گا اور اس وقت کیسی رسوائی ہوگی، اللہ تعالی تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

﴿نماز اللہ تعالی کے پاس سب سے محبوب عبادت﴾

توحید ورسالت کی گواہی کے بعد سب سے افضل عبادت نماز ہے اور وہ اللہ تعالی اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ہے، نماز وہ عبادت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جسے فرشتے بھی ادا کرتے ہیں،فرشتوں میں بعض ایسے ہیں کہ جب سے انہیں پیدا کیا گیا نماز میں مشغول ہیں' بعض رکوع وسجود میں اور بعض قیام وقعود میں رہتے ہیں،جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

ما افترض الله علی خلقه بعد التوحيد احب اليه من الصلاة ولو كان شيء احب اليه منها لتعبد به ملائكته فمنهم راكع ومنهم ساجد ومنهم قائم وقاعد.	اللہ تعالی نے اپنی مخلوق پر توحید کے بعد نماز سے زیادہ محبوب کوئی عمل فرض نہیں فرمایا،اگر کوئی عمل اسکے پاس نماز سے زیادہ محبوب ہوتا تو ضرور فرشتے بھی وہ عمل کرتے،ان میں بعض فرشتے رکوع میں ہیں اور بعض سجدہ ریز ہیں، بعض قیام میں ہیں تو بعض قعدہ میں ہیں۔

(احیاء العلوم،ج:1ص:152،فضيلة المكتوبة)

﴿سجدہ' قرب الٰہی کا اعلی درجہ﴾

بندہ نماز کی حالت میں اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہے،ویسے تو نماز کا ہر حصہ، ہر رکن،قرب الٰہی کا ذریعہ ہے،لیکن حالت نماز میں نمازی سجدہ کرتے وقت اللہ تعالی کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالی کا سب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَھُوَ سَاجِدٌ. زیادہ قرب اُس وقت حاصل کرتا ہے جب وہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، باب ما یقال فی الرکوع والسجود .حدیث نمبر1111)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص کو معلوم ہوجائے کہ نماز کیا ہے؟ وہ ہر مشغلہ چھوڑ دے گا اور اللہ تعالی کی عبادت کے لئے نماز میں کھڑا ہوجائے گا۔

نماز یکسوئی اور اطمینان سے ادا کی جائے

حضرات! واضح رہے کہ اگر نماز میں اسکے فرائض وواجبات ادا نہ ہوں تو نماز نہیں ہوتی اور اس کی سنتیں ترک کرنے سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے اور نمازی اس کے پورے ثواب سے محروم ہوجاتا ہے، ارکان نماز میں جلدی کرنا، رکوع وسجود میں آداب کا لحاظ نہ رکھنا بڑی غفلت کی بات ہے، اس طرح نماز میں غفلت کرنے پر حق تعالی اپنی نظر رحمت نہیں ڈالے گا، ایسے لوگ نماز ادا کرنے کے باوجود اس کی لذت سے نا آشنا اور اسکے ثواب سے محروم ہوتے ہیں، نماز کے واجبات اور سنتوں میں غفلت کرنا تو درکنار، اگر کوئی نماز میں رکوع اور سجدہ کے درمیان جس طرح سیدھا کھڑا ہونا چاہیے تھا، سستی اور غفلت کرتے ہوئے نہیں کھڑا ہوتا تو ایسا شخص بھی قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے گا' چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

لا ینظر اللہ یوم القیامة الی العبد لا یقیم صلبه بین رکوعه وسجوده. اللہ تعالی اس بندہ کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو رکوع وسجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھتا، یعنی ارکان نماز میں آداب وسنن کی رعایت نہیں رکھتا۔

(احیاء علوم الدین، ج:1، ص:153، فضیلة اتمام الارکان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے برخلاف جونماز کے فرائض بھی اچھی طرح ادا کرتا ہے اوراس کی سنن ومستحبات کا بھی لحاظ رکھتا ہے تو اس کی نماز اس شان سے بلند ہوتی ہے کہ اسکی روشنی چاروں سمت پھیل جاتی ہے،حدیث شریف میں ہے:

عن أنس بن مالک قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من صلى الصلاة لوقتها، وأسبغ لها وضوء ها ، وأتم لها قيامها وخشوعها وركوعها وسجودها خرجت وهي بيضاء مسفرة ، تقول : حفظك الله كما حفظتني، ومن صلى الصلاة لغير وقتها فلم يسبغ لها وضوء ها ، ولم يتم لها خشوعها ولا ركوعها ولا سجودها خرجت وهي سوداء مظلمة، تقول :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص وقت پر نماز پڑھے اوراسکے لئے اچھی طرح وضوکرے،نماز میں قیام اور رکوع وسجود خشوع وخضوع کے ساتھ اچھی طرح کرے تو وہ نماز روشن اور چمکدار بن کر یہ کہتے ہوئے بلند ہوگی :اللہ تعالی تیری حفاظت کرے! جیسا کہ تو نے میری حفاظت کی ۔اور جو شخص وقت پر نماز نہ پڑھے، اچھی طرح وضو نہ کرے،اسکے رکوع وسجود خشوع وخضوع کے ساتھ اچھی طرح ادانہ کرے تو وہ نماز سیاہ وتاریک بن کر یہ کہتے ہوئے بلند ہوگی :اللہ تعالی تجھے ضائع کرے! جیسا کہ تو نے مجھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضیعک اللہ کما ضیعتنی ، حتی إذا کانت حیث شاء اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بھا وجھہ.

ضائع کیا' یہاں تک کہ وہ نماز اللہ تعالی جہاں تک چاہے پہنچتی ہے پھر اسے ایسا لپیٹ دیا جاتا ہے جیسا کہ بوسیدہ کپڑا لپیٹا جاتا ہے' پھر وہ نمازی کے چہرہ پر ماردی جاتی ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی،باب الباء،من اسمه بکر،حدیث نمبر3213)

اس سے معلوم ہوتا ہے نماز کو خشوع وخضوع کے ساتھ ، یکسوئی ودلجمعی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے ، کیوں کہ جس نماز میں خشوع وخضوع نہیں ہوتا وہ رائگاں ہوجاتی ہےاوراس نماز کونماز میں کوتاہی کرنے والے کے چہرہ پر ہی ماردیا جاتا ہے۔

﴿نماز میں کوتاہی کرنے والوں کے لئے وعید﴾

نماز ایک عظیم عبادت ہے،اس سے غفلت نہیں کی جانی چاہیئے،نماز کی ادائیگی میں سستی وکاہلی برتنا یالاپرواہی سے کام لیناایسا گناہ ہے کہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّینَ.الَّذِینَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِھِمۡ سَاھُونَ .

توہلاکت ہےان لوگوں کے لئے جواپنی نماز سے غفلت کرنے والے ہیں۔

(سورۃ الماعون،آیت: 4/5)

آیت کریمہ میں جن نمازیوں کے لئے وعید بتلائی گئی وہ ایسے لوگ ہیں جو غفلت کی وجہ سے نماز پڑھتے ہی نہیں یا نماز پڑھتے بھی ہیں تو اس کے ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں،اس کے معاملہ میں لاپرواہی کرتے ہیں اوراپنی نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادانہیں کرتے ۔ بلکہ افکار وخیالات میں گم ہوتے ہیں،نماز میں پڑھی گئی سورتوں سے غافل رہتے ہیں،رکعتوں کی تعداد سے بے خبر رہتے ہیں،حقیقت میں یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قابل افسوس بات ہے ایک بندۂ مومن کو نماز کے بارے میں غفلت اور بے توجہی سے اجتناب کی بے حد ضرورت ہے۔

﴿نماز میں چوری﴾

نماز میں تعدیل ارکان کا خیال رکھنا ضروری ہے،لہذا رکوع اور سجدہ ادا کرنے کے دوران اطمینان ملحوظ رکھنا چاہیے ، جو شخص اس کا خیال نہیں رکھتا اور رکوع اور سجدہ جلد بازی کے ساتھ ادا کرتا ہے اس سے متعلق حدیث پاک میں وعید وارد ہوئی ہے۔

حدیث شریف میں سب سے بدترین چور اس شخص کو کہا گیا جو نماز کے ارکان رکوع ،سجدہ وغیرہ میں کمی کرتا ہے اور اطمینان سے ارکان ادا نہیں کرتا،جیسا کہ مروی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسوأ الناس سرقة الذی یسرق صلاته.	چوری کے اعتبار سے سب سے بدترین وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔

(مسندالامام احمد،حدیث ابی قتادۃالانصاری،حدیث نمبر 23311،المستدرك علی الصحیحین،کتاب الصلوۃ،اما حدیث انس،حدیث نمبر799)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الصلاۃ مکیال فمن اوفی استوفی ومن طفف فقد علم ما قال اللہ فی المطففین.	نماز اک پیمانہ ہے جو مکمل ادا کرے گا وہ پورا ثواب پائے گا اور جو کمی کریگا تو اسے معلوم ہے اللہ تعالی نے کم ناپنے والوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے،(کہ ان کے لئے ہلاکت وبربادی ہے۔)

(احیاء علوم الدین،ج:1،ص:154 ،اتمام الارکان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿نماز ترک کرنے والوں کے لئے وعید﴾

حاضرین گرامی! ابھی آپ نے سنا کہ نماز اور مسلمان کا تعلق اس قدر گہرا ہے کہ کسی مسلمان سے نماز چھوڑنے کا تصور نہیں کیا جاسکتا، نماز سے بے تعلق رہنا، غیر مسلموں کا طریقہ ہے، نماز نہ پڑھنا، اہل کفر کا شعار ہے، اہل اسلام اور اہل کفر کے درمیان امتیاز یہ ہے کہ ہم اہل اسلام نماز پڑھتے ہیں وہ نماز نہیں پڑھتے، جس کی صراحت ہمیں صحیح مسلم شریف کی اس حدیث پاک سے ملتی ہے:

عَنْ أَبِی سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ إِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلَاۃِ .	حضرت ابوسفیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے درمیان اور شرک وکفر کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ، حدیث نمبر:256)

اگر کوئی مسلمان نماز چھوڑ دے تو یقیناً اس نے اہل کفر کا عمل کیا، عملی طور پر ان میں شامل ہوگیا، مسلمانوں کو چاہئے کہ اس فرق وامتیاز کو باقی رکھیں اپنے شعار کی حفاظت کریں، جس طرح قرآن کریم وحدیث شریف میں نماز کی اہمیت بتلائی گئی ہے اسی طرح ہم اپنے اعمال کے ذریعہ اسے اہمیت دیں، جس طرح ہم اعتقادی طور پر نماز کو اہمیت دیتے ہیں اسی طرح نماز کی پابندی کرکے عملی طور پر اسے اہم قرار دیں، جو شخص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز چھوڑتا ہے اس کے لئے احادیث شریفہ میں وعیدیں وارد ہیں جیسا کہ امام طبرانی کی معجم کبیر میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلاةً لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.	سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی نماز چھوڑ دی تو وہ اللہ تعالی سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

(المعجم الکبیرللطبرانی،حدیث نمبر:11617)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی نماز

نماز افضل ترین عبادت ہے،نماز میں بندہ بارگاہ الٰہی میں رہتا ہے،صحابہ کرام وتابعین عظام وخاصانِ خدا' خصوصاً نماز کی لذتوں سے خوب آشنا اور اسکے اسرار کے رازداں ہوتے ہیں،انوارِالٰہی وتجلیات خداوندی کے مشاہدہ میں مستغرق رہتے ہیں۔ بحالت نماز دائیں، بائیں دیکھنا یا افکار وتخیلات میں گم رہنا غفلت کی علامت ہے،اہل قلب ونظر کی نمازیں اس شان کی ہوتی ہیں کہ انکے خشوع کا کروڑواں حصہ بھی نماز میں غفلت کرنے والوں کو میسر آئے توانکا بیڑا پار ہوجائے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نماز

افضل البشر بعدازانبیاء،سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، جملہ صحابہ کرام کے درمیان تمام احوال وکیفیات میں سب سے افضل واعلی ہیں،حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز سے متعلق صحیح بخاری شریف میں روایت مذکور ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فكان يصلى فيه	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر کے آنگن
ويقرأ القران فيتصفق عليه	میں نماز ادا کرتے، قرآن کریم کی تلاوت فرماتے
نساء المشركين وابنائهم	تو مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا ہجوم ہوجاتا، وہ
يعجبون وينظرون اليه	آپ کو دیکھ کر تعجب کرتے، حضرت ابوبکر رضی اللہ
وكان ابوبكر رجلا بكاء	عنہ بارگاہ الٰہی میں بہت زیادہ رونے والے تھے
لايملك دمعه حين	جب وہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو اپنے
قرأ القران .	آنسوؤں پر قابو نہ رکھتے۔

(صحیح البخاری ، کتاب الکفالة، باب جوار ابی بکر فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وعقده ، حدیث نمبر: 2297)

نماز میں آپ کا خشوع اور توجہ کی کیفیت سب سے زیادہ کمال پر تھی، چنانچہ آپ کے خشوع سے متعلق روایت ہے، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز ادا فرماتے تو اس اطمینان سے قیام فرماتے جیسے کوئی لکڑی زمین میں گاڑ دی گئی ہو، یعنی لکڑی جس طرح بے حس و بے حرکت ہوتی ہے، غایت درجہ خشوع کے باعث نماز میں آپ کا بھی وہی حال رہتا:

عن مجاهد قال كان	حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ابن الزبير إذا قام فى	ہے، انہوں نے کہا کہ جب حضرت عبد اللہ بن
الصلاة كأنه عود من	زبیر رضی اللہ تعالی عنہ نماز میں کھڑے ہوتے تو
الخشوع قال مجاهد	خشوع کی وجہ سے گویا لکڑی معلوم ہوتے۔ حضرت
وحدثت أن أبا بكر	مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: اور مجھے یہ خبر پہنچی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كان كذلك. کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج2، ص237)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نماز

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سینہ، خوف الٰہی سے ایسا لبریز تھا کہ بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے اور آہیں بلند ہوتیں:

عن عبد الله بن شداد بن الهاد قال سمعت نشيج عمر رضى الله عنه وانا فى آخر الصفوف فى صلاة الصبح وهو يقرأ سورة يوسف حتى بلغ اِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد بیان فرماتے ہیں: میں نماز فجر کے موقع پر آخری صف میں تھا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی، اس وقت آپ سورۂ یوسف کی تلاوت فرمارہے تھے حتی کہ اس آیت پر پہنچے: اِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ. (میں اپنے رنج وغم کی فریاد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہوں۔)

(کنز العمال، حرف الفاء، فضائل الفاروق رضی اللہ عنہ)

حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کی نماز

نماز سے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے احوال واوصاف بہت مشہور ہیں، آپ کی نماز سے متعلق منقول ہے:

كان على بن ابى طالب اذا حضر وقت الصلاة يتزلزل ويتلون وجهه فقيل له

جب نماز کا وقت آتا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جسم پر لرزہ طاری ہوتا اور چہرہ انور متغیر ہوجاتا، آپ سے اس کے متعلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مالک یا امیر المؤمنین؟	پوچھا جاتا: اے امیر المومنین کیا بات ہے؟
فیقول جاء وقت امانۃ	تو فرماتے: اس امانت کی ادائی کا وقت آچکا
عرضھا اللہ علی	ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور
السمٰوات والارض	پہاڑوں پر پیش فرمایا تو انہوں نے اسے
والجبال فابین ان یحملنھا	اٹھانے سے عاجزی کا اظہار کیا اور اس سے
واشفقن منھا.	گھبرا گئے۔

(احیاءِ علوم الدین، کتاب اسرار الصلوۃ و مهماتها، الباب الاول، فضيلة الخشوع)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نماز

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا فرماتے تو دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوتا کہ کوئی درخت کا تنہ ہے اور نماز میں آپ کے استغراق کی یہ کیفیت ہوتی کہ دہنی جانب یا بائیں جانب منجنیق سے سنگ باری بھی کی جائے تو آپکو اسکا احساس نہ ہوتا، جیسا کہ منقول ہے:

عن ابن المنکدر لو رأیت	حضرت ابن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
ابن الزبیر وھو یصلی	انہوں نے فرمایا اگر تم حضرت عبداللہ بن زبیر رضی
لقلت غصن شجرۃ	اللہ عنہما کو نماز پڑھتے دیکھتے تو ضرور یہ کہتے: ایک
یصفقھا الریح إن	ایسا تنہ ہے، جسکے پتوں کو ہوا نے جھاڑ دیا، آپ
المنجنیق لیقع ھھنا وھھنا	کے اطراف اگر منجنیق پھینکی جاتی تب بھی آپ کو
ما یبالی	اسکی پرواہ نہ ہوتی۔

(حلیۃ الاولیاء، عبداللہ بن زبیر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿نماز کی اہمیت وفضیلت پر صحابۂ کرام کے اقوال﴾

......سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الصلاۃ امان اللہ فی الارض.	نماز ،زمین میں اللہ تعالی کی طرف سے امن وسلامتی کا سبب ہے۔

(کنز العمال،کتاب الصلوۃ،الباب الاول فی فضلھا و وجوبھا،حدیث نمبر:21617)

......حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لا اسلام لمن لم یصلّ.
یعنی جونماز نہ پڑھے اسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

(کنز العمال،حدیث نمبر:21620)

......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صلاۃ الرجل فی بیتہ نور واذا قام الی الصلاۃ علقت خطایا فوقہ فلا یسجد سجدۃ الا کفر اللہ عنہ بھا خطیئۃ.	آدمی کا اپنے گھر میں (نفل) نماز پڑھنا نور ہے،جب وہ نماز کیلئے کھڑا ہوتو اسکی خطائیں اس کے اوپر لٹکائی جاتی ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اللہ تعالی سجدہ کی وجہ سے اسکی خطاؤں کو مٹادیتا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق،کتاب الطھارۃ،باب ما یکفر الوضوء والصلوۃ۔149)

......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ما دمت فی صلاۃ فأنت تقرع باب الملک ومن	تم جب تک نماز میں ہو اللہ تعالی کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہو اور جو اللہ تعالیٰ کا دروازہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يـقـرع باب الملک یفتح له. کھٹکھٹائے اسکے لئے دروازہ ضرور کھولا جائیگا۔

(حلیة الاولیاء ،عبد اللہ بن مسعود،مصنف عبد الرزاق،کتاب الصلوة،باب الصلوۃ من اللیل ۔ 7435)

آخر میں رب کائنات کے دربار میں دعاء ہے کہ ہم سب کونماز پڑھنے کی توفیق دے ،عبادت کی لذتوں سے آشنا کردے ،نماز کی حلاوت وشیرینی عطافرمائے ،اورہمیں نماز کےتمام فوائدوبرکات سےسرفرازفرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

☆☆☆

a

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

k

سفر معراج اور برزخی احوال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :وَمَا نُرْسِلُ بِالْآیَاتِ إِلَّا تَخْوِیفًا. صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْمُ .

برادران اسلام! اللہ تعالی نے حضور اکرم، رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقہ وطفیل اس امت پر بے انتہاء احسانات فرمائے، اسے بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا اور مشقتوں کو دور کرکے اس امت کے لئے ہر معاملہ میں آسانی وسہولت عطا فرمائی۔

انہی آسانیوں میں یہ ہے کہ امتیو ں سے گناہ سرزد ہوتے ہی فوراً مؤاخذہ نہیں کیا جاتا' بلکہ اُنہیں گناہوں سے باز آنے اور توبہ کرنے کے لئے مہلت دی جاتی ہے، ان پر عمومی عذاب نازل نہیں کیا جاتا۔

وقتاً فوقتاً عجیب وغریب نشانیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں' کبھی سورج کو گہن لگتا ہے تو کبھی چاند کو گہن، کہیں زلزلہ آتا ہے تو کہیں وبائی امراض جنم لیتے ہیں، کوئی مقام سیلاب وطوفان کی زد میں آتا ہے تو کوئی علاقہ سونامی کی لہروں سے متأثر ہوتا ہے۔

قدرت کی یہ نشانیاں' عذاب الہی کی یہ علامتیں' کس لئے بھیجی جاتی ہیں؟ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی وجہ قرآن کریم میں بتلائی گئی ہے،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا. ہم نشانیاں نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کے لئے۔

(سورۃ الاسراء۔59)

یہ ساری نشانیاں اسی لئے ظہور میں آتی ہیں کہ خواب غفلت میں رہنے والا انسان بیدار ہوجائے،گنہگار ومعصیت شعار آدمی' متقی و پرہیز گار بن جائے' دنیاداری ودنیا طلبی میں منہمک افراد آخرت کی طرف متوجہ ہوجائیں' اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور دنیا کے معاملات بھی دینداری کے ساتھ انجام دیں۔

حضرات! اس مختصر سی تمہید کے بعد ہم سفر معراج سے متعلق گفتگو کریں گے اور معجزۂ معراج کے ان تابناک گوشوں سے روشنی حاصل کریں گے جن سے ہماری دنیا وآخرت سنورتی ہے،اس سفر معراج میں امت کے لئے دو پیغام ملتے ہیں:

(1)عقائد کی اصلاح۔(2)اعمال کی اصلاح۔ہم آج سفر معراج کے حوالہ سے اعمال کی اصلاح کی بابت گفتگو کریں گے۔

احوال برزخ' امت کے لئے معراج کا اصلاحی گوشہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی شب بہت احوال ملاحظہ فرمائے،آپ نے نیکوکاروں کو بہترین حالت میں دیکھا،اور بدکاروں کو بدترین حالت میں دیکھا' اور امت کی اصلاح کے لئے اسے بیان فرمایا اوران واقعات میں ہم امتیوں کے لئے سبق ہے، اچھے احوال سے ہمیں نیک اعمال کرنے کی جستجو پیدا کرنی چاہیے،بُرے احوال سے عبرت حاصل کرتے ہوئے بدعملی ترک کرنے کا پختہ ارادہ کرنا چاہیئے،شب معراج دکھائے جانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے صالحین کے واقعات ہمارے لئے خیر و بھلائی کرنے میں مددگار اور حوصلہ افزا ہیں اور دین و دنیا میں کامیابی کے لئے مشعل ہدایت ہے، اسی طرح گنہگاروں کے واقعات ہمارے لئے عبرت ہیں اور اس میں ہمارے لئے درس ونصیحت ہے۔

شب معراج مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سفر کے دوران حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے برزخی احوال کا مشاہدہ فرمایا، آپ نے نیک و بد اعمال اور حسنات وسیئات کو برزخی شکل میں ملاحظہ فرمایا اور اسے امت کے لئے بیان فرمایا' تا کہ نیک اعمال کی بہترین شکلوں سے امتیوں میں بھلائی کی رغبت پیدا ہو اور برے اعمال کی قبیح شکلوں کے ذریعہ برائی سے نفرت اور بیزاری ہو جائے۔

عالم برزخ کی اس تفصیل کو حضرت ابوالحسنات محدث دکن علیہ الرحمہ نے دلنشین انداز میں تحریر فرمایا:

''ہر کام نیک ہو یا بد' اسکے کرنے کے بعد اس کا رنگ روح پر اور دل پر جمتا ہے۔ اور عالم برزخ میں چھپتا ہے، ہر ایک کام عالم برزخ میں اپنے مناسب شکل وصورت سے ظاہر ہوتا ہے، اسی عالم برزخ کو قبر بھی کہتے ہیں، عالم برزخ میں جس کام کی جو صورت بنتی ہے قیامت تک وہی رہتی ہے، پھر قیامت میں جب یہ دونوں عالم (دنیا اور برزخ) فنا ہو جائیں گے، کثافت کی چادر اتار کر سارا عالم لطیف اور نورانی ہو جائے گا، تو عالم برزخ میں جس کام کی جو صورت بنی تھی وہ کامل طور پر ظاہر ہو جائے گی۔

ہر نیک و بد کام کے موجود ہونے کی تین حالتیں ہوتی ہیں: (1) صدور (2) ظہور مثالی (3) ظہور حقیقی۔

ان حالتوں کو ریکارڈنگ (Recording) کی مثال کے ذریعہ سمجھا جاسکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے، آدمی منہ سے جو الفاظ نکالتا ہے وہ الفاظ ریکارڈ ہوتے ہیں اور ریکارڈ بجنے کے وقت الفاظ سنائی دیتے ہیں، (1) آدمی جب منہ سے الفاظ ادا کرتا ہے تو یہ پہلا درجہ عالم دنیا کی مثال ہے، (2) منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ریکارڈ میں قید ہوتے ہیں، یہ دوسرا درجہ عالم برزخ کی مثال ہے۔

(3) ریکارڈ بجنے لگے تو بعینہ وہی الفاظ ادا ہوتے ہیں اور وہی آواز ظاہر ہوتی ہے جو اس میں ریکارڈ ہوئی، یہ تیسرا درجہ ہے جو عالم آخرت کی مثال ہے۔ جو آواز منہ سے نکلتی ہے وہ ریکارڈ ہوتی ہے اور ریکارڈ بجانے کے وقت وہی آواز سنائی دیتی ہے۔

اسی طرح مسلمان کو اس میں شک نہیں کرنا چاہئے کہ جس وقت کوئی عمل نیک وبد اس سے ہوتا ہے وہ عالم برزخ میں نہ چھپے گا اور قیامت میں اس کا پورا ظہور نہ ہوگا، کیوں کہ قدرت کے کارخانہ میں جو طریقہ مقرر کیا گیا ہے، اس کے خلاف نہیں ہوسکتا، ایسا ہی نیک وبد عمل کا جو طریقہ مقرر کیا گیا ہے اس کے برخلاف بھی نہیں ہوسکتا۔

(ملخص ازمعراج نامہ، ص45/44)

﴿مجاہدہ کرنے والوں کو سات سو درجہ اضافہ ثواب﴾

مجمع الزوائد میں راہ خدا میں مجاہدہ کرنے والوں سے متعلق منقول ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بفرس يجعل كل خطو منه أقصى بصره فسار وسار	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک سواری پیش کی گئی، جو اپنا ایک قدم تا حد نظر رکھتی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معه جبريل فأتى على	اور آپ کے ساتھ جبریل علیہ السلام بھی چلے ،
قوم يزرعون في يوم	حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک قوم کو
ويحصدون في يوم	ملاحظہ فرمایا، جوایک دن زراعت کرتی ہے ،
كلما حصدوا عاد كما	دوسرے دن جب بھی وہ کھیتی کاٹتی ہے فصل
كان فقال:يا جبريل من	پھر سے ہری بھری تیار رہتی ہے،حضور اکرم صلی
هؤلاء ؟ قال:هؤلاء	اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اے جبریل !یہ کون لوگ
المجاهدون في سبيل	ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ
الله تضاعف لهم	راہ خدا میں مجاہدہ کرنے والے ہیں،اُن کی نیکیوں
الحسنة بسبع مائة	کا اجروثواب اُنہیں سات سوگنا زیادہ دیا جائے
ضعف،وما أنفقوا من	گا،وہ جوکچھ خرچ کریں گے اللہ تعالی اُنہیں اُس
شيء فهو يخلفه.	کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا۔

(مجمع الزوائد ، باب منه في الإسراء ،حديث نمبر235)

حضرات!ہم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ دشمنانِ اسلام سے جہاد تو مخصوص حالات میں ہوا کرتا ہے اوروہ بھی چند شرائط کے ساتھ محدود ہوتا ہے،اس کے برخلاف ایک بندۂ مومن اپنے نفس کے ساتھ ہرروز جہادکر سکتا ہے،جو کہ جہاد اکبر ہے،اس کے ذریعہ ہم ہروقت سات سوگنا ثواب حاصل کرسکتے ہیں۔

﴿غصہ پرقابو پانے اورمعاف کرنے والوں کیلئے جنت میں محلات﴾

برادران اسلام!بندۂ مومن کا اپنے غصہ پرقابو پانااوراگراس پر زیادتی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے تو درگزر کرنا بھی نفس کا مجاہدہ ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ ضبط کرنے والوں اور عفو ودرگزر کرنے والوں سے متعلق خوشخبری سنائی، چنانچہ کنزالعمال میں حدیث پاک ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رأیت لیلۃ أسری بی قصورا مستویۃ مشرفۃ علی الجنۃ، فقلت: یا جبریل لمن ھذا؟ فقال: للکاظمین الغیظ والعافین عن الناس.	معراج کی رات میں نے جنت میں برابر برابر اونچے محلات دیکھے تو میں نے کہا: اے جبریل یہ محلات کس کے لئے ہیں؟ تو جبریل نے عرض کیا: یہ محلات غصہ ضبط کرنے والوں کے لئے اور لوگوں کو درگزر کرنے والوں کے لئے ہیں۔

(کنزالعمال ، حرف الالف ، الاحسان فی الطاعات ،حدیث نمبر:7016)

جو لوگ اپنی مرضی کے خلاف کام ہونے کے باوجود اپنے غصہ کو ضبط کرتے ہیں، دوسروں کی غلطی کے باوجود اُنہیں درگزر کرتے ہیں، اور غلطی پر ان کی گرفت نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اُنہیں اونچے محلات عطا فرماتا ہے۔

﴿نماز نہ پڑھنے والوں کے سر کچل دئے جاتے ہیں﴾

برادران اسلام! رب العزت کی بندگی وعبادت میں سب سے مقدم نماز ہے، وہ اسلام کا اہم رکن ہے، جسکی ادائیگی پر رب العالمین انعام عطا فرماتا ہے اور اس عظیم عبادت سے غفلت کرنے والوں کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے۔

چنانچہ سفر معراج کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور قوم کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملاحظہ کیا، جیسا کہ مجمع الزوائد میں ہے:

ثم أتى على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر كلما رضخت عادت كما كانت، ولا يفتر عنهم من ذلك شيء، قال: يا جبريل من هؤلاء ؟ قال: هؤلاء الذين تثاقلت رؤوسهم عن الصلاة.

ایک بدنصیب قوم سخت تکالیف میں مبتلا ہے، ان کے سروں کو بڑے بڑے وزنی پتھروں سے کچلا جاتا ہے، اِدھر سر کچلا گیا، اُدھر فوراً صحیح وسالم ہوگیا، پھر کچل دیا گیا، ان کی حالت بدستور یہی رہتی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! یہ کون بدنصیب لوگ ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر اللہ کی بارگاہ میں نماز کے لئے نہ جھکے۔

(مجمع الزوائد ، باب منه في الإسراء ،حديث نمبر235)

جو پنج وقتہ نماز نہیں پڑھتے تھے، بارگاہ خداوندی میں جبین نیاز خم کرنا بار سمجھتے تھے، اُنہیں اس طرح دردناک عذاب دیا جائے گا۔

﴿زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے شکم سیر نہ ہوں گے﴾

اسلام کا ایک اہم رکن زکوۃ ہے، اسے ادا نہ کرنے والوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے، معراج کی شب اس کے بارے میں برزخی منظر اس طرح پیش کیا گیا:

ثم أتى على قوم على أدبارهم رقاع وعلى أقبالهم رقاع يسرحون كما تسرح

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو برہنہ ہیں، ان کی ستر اور شرمگاہوں پر دھجیاں سی لگی ہوئی ہیں، ان کی کیفیت یہ ہے کہ دوزخ کی خاردار خشک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الأنعام إلى الضريع والزقوم ورضف جهنم، قال: ما هؤلاء يا جبريل؟ قال: هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم وما ظلمهم الله وما الله بظلام للعبيد.

گھانس، درخت زقوم اور گرم پتھر، انگارے سب کچھ کھا جاتے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں، مگر وہ شکم سیر نہیں ہوتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتے تھے، اللہ تعالی نے اُن پر ظلم نہیں کیا اور اللہ تعالی بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

(مجمع الزوائد ، باب منه فى الإسراء ،حديث نمبر235)

﴿سودخوروں کے پیٹ سانپوں سے بھرے ہونگے﴾

غرباء کی محتاجی کا غلط فائدہ اٹھانے والے، انہیں قرض دے کر ان سے زیادہ رقم وصول کرنے والے بھی دردناک عذاب کے مستحق ہیں، معراج کی رات حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی عذاب میں مبتلا پایا' چنانچہ سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِـى هُـرَيْـرَةَ قَـالَ قَـالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِى عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی شب میں ایک ایسی جماعت کے پاس گیا جن کے پیٹ گھروں کی طرح بڑے ہیں، جن میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيلُ ؟قَالَ هٰؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا .

سانپ ہیں جو پیٹ کے باہر سے دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں ؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور! یہ سودخور ہیں۔

(سنن ابن ماجه ، ابواب التجارات ،باب التغليظ فى الربا،حديث نمبر2359)

﴿قرض دینے والوں کے لئے زائد ثواب کا وعدہ﴾

ضرورتمندوں کی مدد کرنا اور تنگدستوں کو قرض دینا باعث اجروثواب ہے،سفرمعراج کے موقع پر حضور پاک علیہ الصلوۃ السلام نے جہاں سودخوروں پر ہونے والے دردناک عذاب کی خبر دی،وہیں محتاجوں اور غریبوں کی مدد کرنے اور بلا سودی قرض دینے والوں کے لئے بھی بشارتیں ارشادفرمائی،جیسا کہ سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث پاک ہے :

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِى عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ !مَا بَالُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے کہا: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:معراج کی رات،میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا ''صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے''تو میں نے کہا: اے جبریل! کیا بات ہے کہ قرض صدقہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْقَرْضِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ .؟ قَالَ لِأَنَّ السَّائِلَ يَسْأَلُ وَعِنْدَهُ وَالْمُسْتَقْرِضُ لاَ يَسْتَقْرِضُ إِلَّا مِنْ حَاجَةٍ .

افضل ہے؟ جبریل نے عرض کیا: اس لئے کہ مانگنے والا ایسے وقت بھی مانگتا ہے جب کہ اُسے ضرورت نہیں ہوتی اور قرض لینے والا ضرورت کی خاطر ہی قرض لیتا ہے۔

(سنن ابن ماجه ،كتاب الصدقات، باب القرض، حديث نمبر:2525)

قرض دینے والا اگر چاہتا تو اپنی رقم کو سرمایہ کاری کی غرض سے کسی کمپنی میں مصروف کرسکتا تھا، کسی تجارتی ادارہ میں مشغول رکھ سکتا تھا، لیکن اُس نے سرمایہ کاری کے ذریعہ حاصل ہونے والے فائدہ کو نظر انداز کیا، کسی معاشی غرض کے بغیر ضرورت مند شخص کو قرض کی رقم دے چکا، اس معاملہ میں اس کا کوئی اقتصادی مقصد نہیں، محض اس کی مدد کرنا مقصود ہے تو اس کے بدلہ اللہ تعالی اُس کو آخرت میں ایسا عظیم ثواب عطا فرماتا ہے کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو قرض دینے والے کو پروردگار عالم اٹھارہ گنا ثواب عنایت فرماتا ہے۔

﴿بے عمل واعظین وخطباء پر عذاب﴾

حضرات! نیکی کرنا اور نیکی کا حکم دینا، دونوں عمل ضروری ہے، لیکن صرف دوسروں کو ترغیب دینا اور خود عمل نہ کرنا، آدمی کے لئے نہایت خطرناک ہے، اس کے انجام سے متعلق مسند امام احمد کی روایت میں مذکور ہے:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنہوں نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم مَررتُ لَيلَةَ أُسرِیَ بِی عَلَی قَومٍ تُقرَضُ شِفَاهُهُم بِمَقَارِیضَ مِن نَارٍ قُلتُ: مَا هَؤُلاءِ؟ قَالَ: هَؤُلاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِکَ مِن أَهلِ الدُّنیَا کَانُوا یَأمُرُونَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَیَنسَونَ أَنفُسَهُم وَهُم یَتلُونَ الکِتَابَ أَفَلا یَعقِلُونَ .	اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی اُس رات میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے۔ میں نے کہا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ لوگ آپ کی امت کے دنیادار خطباء ہیں، جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جایا کرتے تھے، حالانکہ وہ کتاب الٰہی کی تلاوت کرتے تھے تو کیا وہ عقل نہیں رکھتے؟۔

(مسندالامام احمد ۔ مسند انس بن مالك ،حديث نمبر:13193)

﴿غیبت کرنے والوں پرعذاب﴾

غیبت معاشرہ کی سنگین برائی ہے، جس کی وجہ سے سماج میں آپسی اتفاق ختم ہوجاتا ہے اور اختلاف کی آگ بھڑک جاتی ہے، اگرکوئی شخص غیبت کرتا ہے، کسی کی غیرموجودگی میں اس کی برائی بیان کرتا ہے تو یقیناً اس سے معاشرہ میں اختلاف پیدا ہوتا ہے، ایسے لوگوں کے حق میں بھی سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، چنانچہ معراج کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنے والوں کے عبرت ناک انجام کو ملاحظہ فرمایا جیسا کہ سنن ابوداؤد شریف میں حدیث پاک ہے:

عَن أَنَسِ بنِ مَالِکٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّه صلی الله	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنہوں نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عـليـه وسلم: لَـمَّـا عُرِجَ بِی مَـرَرْتُ بِـقَـوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُـحَـاسٍ یَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُـــدُورَهُــمْ، فَـقُـلْـتُ: مَـنْ هَـؤُلاَءِ یَـا جِبْـرِیـلُ؟ قَـالَ: هَـؤُلاَءِ الَّـذِینَ یَأْکُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَیَقَعُونَ فِی أَعْرَاضِهِمْ.

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے، جس سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو کھروچ رہے ہیں تو میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور اُن کی عزت پر حملے کرتے تھے۔

(سنن ابی داود۔حدیث نمبر:4880)

حضرات! سفر معراج میں ظاہر ہونے والے ان برزخی احوال معلوم کرنے کے بعد ہمیں اپنی زندگی میں اصلاح کی کوشش تیز کرنی چاہیئے، نفس سے جہاد کے ذریعہ ہم اپنی اصلاح کریں، غصہ کو ضبط کر کے اپنے نفس کی اصلاح کریں، ضرورتمندوں کو قرض دے کر زائد نیکیاں حاصل کریں اور دیگر نیک اعمال اختیار کریں اور زندگی کے ہر شعبہ میں اصلاح کی کوشش کریں۔

اللہ تعالی ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، خیر و بھلائی کو اپنانے اور بدی و برائی سے اجتناب کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

O

معجزۂ معراج، اسرار وحقائق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ علٰی سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ .

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ: سُبْحَانَ الَّذِىْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِىْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيَاتِنَا إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ. صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ.

اللہ تعالی نے مخلوق کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کومبعوث فرمایا، ہر نبی کو ان کے دور کے تقاضوں کے مطابق معجزات عطا کئے، امت جس فن میں کمال رکھتی تھی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بھی اسی صنف اوراسی قسم سے اِس شان کا معجزہ پیش کرتے کہ تمام افراد کی عقلیں دنگ رہ جاتیں، صبح قیامت تک آنے والی تمام نسل انسانی چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی امت ہے اوراس امت میں چونکہ سائنس وٹکنالوجی بام عروج پر پہنچنے والی تھی، چنانچہ اللہ تعالی نے اسلام کو درپیش ہونے والے تمام چیلنجس کا جواب دیتے ہوئے اسلام کی حقانیت کوواضح کرنے کے لئے حضور پاک علیہ السلام کوایسے معجزات عطا فرمائے جن سے ساری ترقی یافتہ دنیا بھی حیران ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آج سائنس وٹکنالوجی ترقی اورعروج کی منزلیں طئے کرتی ہوئی اس مقام پر پہنچ گئی ہے کہ انسان سورج کی شعاعوں کو گرفتار کررہا ہے، خلائی کائنات کا سفر کرتے ہوئے چاند تک پہنچ گیا ہے، لیکن سائنس اور ماہرین فلکیات اپنی اس حیرت انگیز ترقی کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزۂ معراج کی عظمت ورفعت کے سامنے دم بخود ہیں۔

خاتم پیغمبراں اور سرور کون ومکاں
رفعتوں کی، عظمتوں کی آپ سے پہچان ہے
اُدْنُ مِــنِّــیْ کی صدا سے ہورہا ہے یہ عیاں
آپ کی قربت پہ حیراں عالمِ امکان ہے
(مؤلف)

حضرات! آج سائنسی دنیا جس قدر ترقی کرتی جارہی ہے اسی قدر اسلامی حقائق آشکار ہوتے جارہے ہیں، سفرمعراج کے سلسلہ میں جو اعتراض کیا جاتا ہے: یہ کیسے ممکن ہے کہ رات کے مختصر سے حصہ میں اتنا طویل سفر کیا گیا ہو؟ اہل انصاف کے پاس یہ اعتراض درست نہیں، کیونکہ انسان کی بنائی ہوئی بجلی کی سرعت ورفتار کا حال یہ ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں تین لاکھ (3,00,000) کیلومیٹر کا سفر طئے کرتی ہے، جب مخلوق کی بنائی ہوئی روشنی (الیکٹری سٹی) کی قوتِ سرعت کی شان یہ ہے تو قادر مطلق نے جنہیں سراپا نور بنا کر بھیجا ہے اس نورِ کامل کی سرعتِ رفتار اور طاقتِ پرواز کا کون اندازہ کرسکتا ہے!

حضرات! اللہ تعالی نے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی معراج عطا فرمائی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن جس قدر شان وعظمت والی معراج حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی، اس طرح کی معراج کسی اور کو عطا نہیں فرمائی، آپ نے رات کے مختصر سے حصہ میں اپنے جسد مبارک کے ساتھ حالت بیداری میں مسجد حرام سے مسجد اقصی، عالم برزخ، خلائی کائنات اورساتوں آسمانوں کی سیر فرمائی، جنت ودوزخ کا مشاہدہ فرمایا، عالم ملکوت کے عجائبِ قدرت ملاحظہ فرمائے، سدرۃ المنتہی اور ماوراء عرش تشریف لے گئے اور رب تعالی سے بے حجاب ہم کلام ہوئے اور اپنے ماتھے کی آنکھوں سے دیدار حق تعالی کی خصوصی سعادت حاصل فرمائی۔

یہاں اس مبارک سفر میں پنہاں چند رموز واسرار، حقائق ومعارف بیان کئے جارہے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ورفعت کے اظہار کے لئے کس قدر اہتمام فرمایا ہے۔

ابھی خطبہ میں جس آیت مبارکہ کی تلاوت کی گئی، اس میں حق تعالی ارشاد فرماتا ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الْأَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیَاتِنَا إِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ.

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندۂ (خاص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رات کے مختصر سے حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سیر کرائی، جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، تاکہ ہم انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں، بلاشبہ وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل:1)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿آیت معراج میں ایک لطیف اشارہ﴾

واقعہ معراج شریف میں ہزار ہا حکمتیں پنہاں ہیں جن کو اہل علم وعرفان جانتے ہیں، سورہ بنی اسرائیل کی مذکورہ آیت کریمہ میں جو واقعہ معراج کا تذکرہ کیا گیا ہے اس آیت مبارکہ کی ابتداء لفظ ''سبحان'' کے ''س'' سے ہے اور اختتام ''بصیر'' کی ''ر'' پر ہے، آیت معراج کے ابتدائی اور اخیر حرف کو ملانے سے ''سِر'' بنتا ہے جس کے معنی عربی زبان میں 'راز' کے ہیں، اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ واقعہ معراج سر من اسرار اللہ اللہ کے رازوں میں ایک عظیم راز ہے جس کی حقیقت کو سوائے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہیں جانتا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان راز کی باتوں کو پوشیدہ رکھ دیا، فرمایا ہے:

فَأَوْحٰی إِلٰی عَبْدِہٖ مَا أَوْحٰی.	خدائے تعالیٰ کو اپنے بندہ پر جو وحی کرنی منظور تھا وہ وحی کی۔

(سورۃ النجم، آیت:10)

﴿بشریت کی اعجازی شان﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا معراج شریف میں عرش الٰہی پر جانا ہی معجزہ نہیں ہے بلکہ آپ کا واپس آنا بھی معجزہ ہے، چونکہ آپ نور ہیں اور بشری لباس میں یہاں جلوہ گر ہوئے ہیں، رات کے مختصر سے حصہ میں عالم بالا کی سیر کرنا اور لامکاں تشریف لے جانا، یہ آپ کی شان بشریت کا معجزہ ہے اور نور ہو کر لوگوں کے درمیان رہنا، تجارت ومعاملات کرنا، خورد ونوش فرمانا یہ آپ کی شانِ نورانیت کا معجزہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر شخص اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ انسان کو زندگی گزارنے کے لئے چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: خوراک ، پوشاک اور مکان، یہ ضروریات زندگی کہلاتے ہیں، جن پر زندگی کا مدار ہوتا ہے، یہ چیزیں ہر فرد بشر کی زندگی کا جزءِ لاینفک ہیں، اللہ تعالی نے معراج کی شب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت کی اعجازی شان کو اس طور پر واضح فرمایا کہ کوئی بشر مکان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور مصنوعی آلہ استعمال کئے بغیر وہ خلائی کائنات سے گزر نہیں سکتا، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی شب خلائی کائنات سے گزرے اور لامکاں پہنچے، یہ آپ کی بشریت کا اعجاز ہے۔اسی طرح انسان بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معجزانہ شان ہے کہ آپ بغیر سحر وافطار کے مسلسل روزہ رکھا کرتے ،صحابۂ کرام بھی آپ کی اتباع میں مسلسل روزے رکھنے لگے تو ان پر ضعف ونقاہت طاری ہونے لگی ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ.	تم میں کون میری طرح ہے؟ میں اپنے پروردگار کے پاس رات گزارتا ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب التنکیل لمن أکثر الوصال، حدیث نمبر۔1965)

حضرات! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور حضرت جبریل امین علیہ السلام تمام فرشتوں کے سردار ہیں، تو ظاہر ہے کہ وہ نورانیت میں تمام ملائکہ میں ممتاز ہیں، لیکن طائر سدرۃ المنتہی، امین وحی الہی، سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام بھی معراج کی شب سدرۃ المنتہی پر رک گئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں اس مقام سے انگلی کے پور کے برابر بھی آگے بڑھوں گا تو تجلیات الٰہی کی وجہ سے جل کر خاک ہو جاؤں گا۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے:

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَفِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَقَامِ يَتْرُكُ الْخَلِيْلُ خَلِيْلَهٗ؟ فَقَالَ: لَوْ تَجَاوَزْتُ لَاُحْرِقْتُ بِالنُّوْرِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاُحْرِقْتُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: کیا ایسے مقام پر کوئی دوست اپنے دوست کو چھوڑ دیتا ہے؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور! اگر میں آگے بڑھوں تو نور سے جل جاؤں گا، اور ایک روایت میں ہے: اگر میں ایک پور کے برابر بھی قریب آؤں تو خاکستر ہو جاؤں گا۔

(تفسیر روح البیان ،سورۃ الاسراء ،آیت نمبر:1،ج:5، ص:121)

الغرض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہی سے آگے تشریف لے گئے۔

برادران اسلام! مقام غور ہے! جو فرشتہ نور سے پیدا کیا گیا اس کی ذات ان تجلیات الٰہیہ کی متحمل نہیں، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کی اعجازی شان یہ ہے کہ آپ سدرۃ المنتہٰی سے آگے گزر گئے، حریم ناز میں پہنچے، حظیرۂ قدس میں باریابی حاصل فرمائی اور تجلیات الٰہیہ کی آپ پر پیہم بارش ہوتی رہتی ہے۔

اس طرح سفر معراج کے ذریعہ دنیا پر آشکار کیا گیا کہ جبریل امین سید الملائکہ کا حال یہ ہے کہ باوجود نورانی ہونے کے ان تجلیات الٰہیہ کی تاب نہ لا سکے اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رفیع یہ ہے کہ آپ ہر آن قرب الٰہی کی منزلیں طے فرماتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اور آپ پر ہر دم نئی تجلی کا ظہور ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْأُولٰی. اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی ہر آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہے۔

(سورۃ الضحیٰ، آیت:4)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر آن انوار وتجلیات الٰہیہ کی مسلسل بارش ہوتی رہتی ہے آپ صرف ان انوار وتجلیات کا تحمل ہی نہیں فرماتے بلکہ امت کو ان کے فیوض وبرکات سے مستفیض ومستنیر بھی فرماتے ہیں۔

﴿نورانیت کی اعجازی شان﴾

برادران اسلام! آپ نے ابھی معجزۂ معراج کے پس منظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بشریت کے چند اعجازی پہلو سماعت کئے، اب آپ کی شان نورانیت کے نورانی تذکرہ سے اپنے قلوب کو منور کریں!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا کمال یہ ہے کہ آپ نے اپنے ماتھے کی آنکھوں سے رب تعالیٰ کا دیدار فرمایا، اور دیدار بھی اس شان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی. لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی. (دیدار حق کے وقت) نہ نگاہ اِدھر اُدھر متوجہ ہوئی اور نہ جلوۂ حق سے متجاوز ہوئی۔ بیشک آپ نے اپنے رب کی نشانیوں میں سب سے بڑی نشانی (جلوۂ حق) کا مشاہدہ کیا۔

(سورۃ النجم، آیت:17/18)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی نورانیت کی اعجازی شان بیان کرتے ہوئے زبدۃ المحدثین حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(شب معراج جب آپ کی سواری نکلی تو) ستر ہزار فرشتے سیدھی طرف اور ستّر ہزار فرشتے بائیں طرف، ہر ایک کے ہاتھ میں عرش کے نور کی ایک ایک مشعل تھی، باوجود اس کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کے نور کا اور ہی عالم تھا۔ حکم ہوا جبرئیل! میرے حبیب کے چہرہ پر کئی ہزار پردے پڑے ہوئے ہیں پھر بھی نور کا یہ عالم ہے، اچھا ذرا ایک پردہ تو اٹھاؤ! ایک پردہ کا اٹھنا تھا کہ نور کے جو لکھوکھا قندیلیں روشن تھیں حضرت کے نور کے سامنے ماند پڑ گئیں۔ (معراج نامہ، ص: 43)

﴿قلب اطہر کو غسل دیا گیا﴾

شب معراج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر کو آب زم زم سے دھویا گیا، آپ کا سینۂ اقدس چاک کیا گیا، ایمان وحکمت سے لبریز طشت اُس میں انڈیل دیا گیا، جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے:

فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ . . . فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ، ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا ، فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ.

فرشتہ نے یہاں (سینہ) سے یہاں (ناف) تک چاک کیا۔ اور اس نے میرا دل نکالا، پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا، جو ایمان سے لبریز تھا، پھر میرے دل کو دھویا گیا اور (اپنے مقام پر) رکھ دیا گیا۔

(صحیح البخاری، مناقب الانصار، باب المعراج، حدیث نمبر 3887۔ مسند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الامام احمد،حديث مالك بن صعصعة،حديث نمبر18312)

برادران اسلام ! زندگی کا تعلق دل سے ہے،قلب مرکز حیات ہے، کائنات میں کوئی ایسا انسان نہیں جو بغیر دل کے زندہ رہ سکے،اوپن ہارٹ سرجری (Open heart surgery) کے دوران بھی اطباء ایسے آلات کا استعمال کرتے ہیں،جن کی مدد سے وہ دل اور جسم کے درمیان رابطہ ضرور باقی رکھتے ہیں اوران کی وجہ سے انسان زندہ رہتا ہے، اورادھر حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی شان یہ ہے کہ آپ کا سینۂ اقدس چاک کیا گیا،زم زم کے پانی سے قلب اطہر کو دھویا گیا،انوار وحکمت کے طشت انڈیلے گئے،ان تمام احوال کی خبر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی ہے، مرکز حیات قلب باہر نکالے جانے کے باوجود بدستور آپ حیات رہے،معلوم ہوا کہ زندگی کے وسائل بظاہر منقطع ہونے سے آپ کے علم وادراک اور حیات طیبہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔

اس مقام پر تفسیر وحدیث،سیر وتاریخ کی کسی کتاب میں اس امر کا ذکر نہیں ملتا کہ سینۂ اقدس چاک کئے جانے پر آپ کے جسم اطہر سے خون کا قطرہ نکلا ہو۔

چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی،خون کا نکلنا بشریت کا تقاضہ ہے اور خون کا نہ نکلنا نورانیت کا تقاضہ ہے،سینۂ اقدس چاک کئے جانے پر بھی خون کا قطرہ نہ نکلنا، اسی طرح قلب اطہر سینۂ اقدس سے نکالنے کے بعد بھی بدستور باحیات رہنا، آپ کی بشریت کا معجزہ ہے،جو آپ کی نورانی شان کو ظاہر کرتا ہے،لہذا آپ کی شان نورانیت بھی بے مثال اور شان بشریت بھی بے مثال۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عقدہ یہ کھلتا نہیں کہ کون ہیں اور کیا ہیں وہ
ہاں سمجھتے ہیں بس اتنا برزخ کبری ہیں وہ
علم میں فضل میں ہر وصف میں سب سے اعلی
شاہ کونین کو ہر شان میں یکتا دیکھا

(مؤلف)

﴿سفر معراج کی حکمت﴾

برادران اسلام! یوں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی عطا سے فرش زمین پر رہ کر عجائب قدرت اور عالم بالا کے حقائق کو اپنی نورانی آنکھوں سے دیکھا کرتے ہیں، جنت ودوزخ کا مشاہدہ فرماتے ہیں، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمانی کائنات کا سفر کروائے بغیر' اللہ تعالی روئے زمین پر ہی عالم بالا و لامکاں کی رؤیت اور جنت ودوزخ کا مشاہدہ کرواتا ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، قَالُوا:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گہن لگا، تو آپ نے نماز کسوف ادا فرمائی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ قَالَ: إِنِّي اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا.	یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ کسی چیز کو اپنے مبارک ہاتھ میں لے رہے ہیں پھر آپ پیچھے کی جانب تشریف لائے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے سامنے جنت پیش کی گئی اور میں نے اس سے انگور کا خوشہ لینے کا ارادہ کیا (پھر میں نے اس ارادہ کو ترک کردیا) اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے وہ کبھی ختم نہ ہوتا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع البصر إلی الإمام فی الصلاۃ، حدیث نمبر۔706)

واضح ہوا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر تشریف فرما ہوکر آسمانی کائنات کا مشاہدہ فرماتے ہیں تو پھر آپ کو معراج کی شب آسمانوں پر کیوں بلایا گیا؟

دراصل اس میں حکمت الٰہی ومنشا ایزدی یہ ہے کہ عجائبِ قدرت کا مشاہدہ اور عالم ملکوت کی سیر کے علاوہ اپنے قرب خاص سے نواز کر ہم کلامی ودیدار پُر انوار کے شرف سے مشرف فرما کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر ومنزلت کو تمام مخلوقات پر آشکار کرنا بھی مقصود تھا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل تبلیغ دین واشاعت اسلام فرماتے رہے اور لوگوں کو دین حق کی طرف دعوت دیتے رہے، قدر شناسوں نے آپ کے دامن لطف وکرم سے وابستگی حاصل کی، لیکن سرکش لوگوں کی عناد وسرکشی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہٹ دھرمی، دعوت حق سے روگردانی اور دین حق سے اعراض کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام الٰہی ودعوتِ اسلام دینے کے لئے طائف کی طرف سفر فرمایا، وہاں آپ نے دعوت اسلام دی، لیکن اہل طائف نے بجائے ایمان لانے کے آپ کے ساتھ مختلف قسم کی شرارتیں شروع کردیں، آپ پر پتھر برسائے جس سے آپ کے قدم مبارک لہولہان ہوئے اور نعلین مبارک خون سے بھر گئے۔

طائف کی زمین میں دی گئی تکلیفوں اور اذیتوں سے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک پر گرانی اور خاطر عاطر پر حزن طاری تھا، حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین خاطر اور آپ کو فرحت ومسرت عطا کرنے کے لئے اور ساری خلقت پر آپ کی قدر ومنزلت آشکار کرنے اور دیدار پُر انوار سے نوازنے کے لئے اپنے قرب خاص میں طلب کیا، تاکہ دنیا والوں کے سامنے آپ کی عُلوِّ شان اور آپ کا مقام ومرتبہ ظاہر ہوجائے کہ جن مبارک قدموں کو طائف کی سرزمین پر زخمی کیا گیا یہ وہ مبارک قدم ہیں کہ عرش الٰہی بھی ان کو چوم کر برکتیں حاصل کرتا ہے اور سدرہ کے مکین، روح الامین بھی قرب خداوندی میں رہنے کے باوجود برکتوں کے سلسلہ میں ان مبارک قدموں کے محتاج ہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام جس طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری کو باعث سعادت سمجھتے اسی طرح اپنے مقام سدرۃ المنتھی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف فرما ہونے کو باعث خیر وبرکت جانتے ہیں۔

ملا معین کاشفی ہروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ''معارج النبوت'' میں روایت ذکر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ہے:

بعد ازاں جبرئیل علیه السلام گفت یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم !مرابتو حاجتیست فرمود آں حاجت کدام استگفت خواهم که دریں مقام دو رکعت نمازکنی تا مقام من از برکت قدم مبارکت بهرهٔ یابد۔	جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !میری آپ سے ایک درخواست ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو! وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میری خواہش ہے کہ آپ یہاں دو رکعت نماز ادا فرمائیں تا کہ میری قیامگاہ آپ کے قدم مبارک کی برکت سے بہرہ ور ہو جائے۔

(معارج النبوت، رکن سوم، باب چهارم، فصل سیزدهم، در غرائب سدرة المنتهی، صفحه931)

﴿براق کے انتخاب کی حکمت﴾

حضرات !اس مبارک سفر کے لئے دستور کے مطابق اللہ تعالی بجائے براق کے کسی اور دنیوی سواری جو عرب میں استعمال کی جاتی تھی اسے روانہ فرما دیتا، یا اس سواری میں سرعت و تیزی پیدا فرما دیتا اور اسے بھیج دیتا یا آئندہ زمانہ میں جو تیز رفتار سواریاں پیدا ہونگی انہیں روانہ فرما دیتا،لیکن ایسا نہیں کیا بلکہ جنتی براق پیش کیا تا کہ پتہ چلے بے مثل و بے مثال حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سواری بھی ایسی بے مثال پیش کی جاتی ہے کہ آپ سے پہلے کسی نے اس پر سواری کی ہے اور نہ آپ کے بعد دنیا میں کسی اور کو ایسی سواری عطا کی جائے گی اور اگر آئندہ زمانہ میں پیدا ہونے والی تیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رفتار سواریاں پیش کی جاتیں تو مستقبل میں لوگ ترقی کر کے اس جیسی سواری پر سوار ہوتے، اسی لئے اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جنتی سواری کا انتخاب فرمایا کہ اس جیسی سواری پر دنیا میں کوئی سوار نہ ہو سکے۔

﴿براق پر سواری شاہانہ شان کیلئے﴾

براق ایک جنتی سواری ہے، آپ کی خدمت اقدس میں براق کی سواری پیش کی گئی، بجائے اس کے یہ بھی ہوسکتا تھا کہ آپ کے لئے مسافت کو لپیٹ دیا جاتا، زمین سمیٹ دی جاتی اور آپ کا ایک قدم مبارک مکہ مکرمہ میں ہوتا اور دوسرا قدم مبارک مسجد اقصیٰ میں، لیکن حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ایسا نہیں کیا گیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ مسافت کو لپیٹنا اولیاء کرام میں بھی مشترک ہے، اس کے برخلاف ایسی سواری کا ہونا جو چشم زدن میں طویل مسافت کو طئے کرے یہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی امتیازی شان ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ "براق" سواری کی ضرورت ہونے کی بناء پر نہیں لائی گئی، بلکہ براق کو شرف بخشنے کے لئے اور آپ کی شان وشوکت کے اظہار کے لئے لائی گئی تھی، جس طرح دنیا کے معززین کو دعوت دی جاتی ہے تو نمائندہ کے ساتھ سواری بھیجی جاتی ہے، اس میں مہمان کا اکرام واحترام مقصود ہوتا ہے، اسی طرح خالق کائنات نے اپنے بے مثال حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا تو ایسی سواری بھیجی جس پر کوئی بشر سوار نہیں ہوا۔

ان الحکمة فی الاسراء به راکبا،	زمین سمیٹنے پر قدرت کے باوجود سواری
مع القدرة علی طی الارض له،	کے ذریعہ سیر کرانے میں حکمت یہ ہے
اشارة الی ان ذلک وقع تانیسا له	کہ یہ واقعہ اظہار معجزہ کے مقام پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالعادة، فی مقام خرق العادة، لان العادة جرت ان الملک اذا استدعی من یختص به بعث الیه بمرکوب سنی یحمله علیه فی وفادته الیه.

رواج وروایت کے مطابق رونما ہوا، چونکہ عموماً رواج یہی ہے کہ بادشاہ کسی شخصیت کو مدعو کرتا ہے تو اس کے پاس اپنے نمائندہ کے ساتھ عمدہ سواری بھیجتا ہے۔

(مواھب لدنیہ مع شرح زرقانی، ج 8، ص 70)

﴿مسجد اقصیٰ تشریف لے جانے کی حکمتیں﴾

برادران اسلام! یقیناً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر معراج کے موقع پر بیت المقدس تشریف لے گئے، یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ کو آسمانی کائنات کا سفر کروانا مقصود تھا، اور رب تعالیٰ سے ہمکلامی اور دیدار پُر انوار کی سعادت سے مالا مال کرنا تھا تو پھر آپ کو براہ راست آسمانوں پر کیوں نہیں لے جایا گیا، بیت المقدس کیوں لے جایا گیا، تو اس کی حکمت یہ بیان کی گئی کہ

پہلی حکمت: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مسجد اقصیٰ اس لئے لے جایا گیا کہ کفار کو آپ کی صداقت کی دلیل مہیا ہو، کیونکہ آسمانوں کی نشانیاں کفار کی دیکھی ہوئی نہیں تھیں، وہ آپ کے معجزۂ معراج کی تصدیق کس طرح کرتے! چونکہ انہوں نے مسجد اقصیٰ دیکھی تھی، آپ سے مسجد اقصیٰ کی نشانیاں پوچھیں، آپ نے مسجد اقصیٰ کی نشانیاں اور راستے میں ملنے والے قافلوں کے احوال بتا دیئے تاکہ آپ کی خبر صادق کے مطابق کفار پر حجت قائم ہو جائے۔

والحکمة فی إسرائه صلی الله علیه وسلم اولا إلی بیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المقدس، لاظهار الحق على من عاند، لانه لو عرج به من مكة إلى السماء ، لم يجد لمعاندة الاعداء سبيلا إلى البيان و الايضاح.

(سبل الهدیٰ والرشاد، ج1،ص17)

﴿بیت المقدس کی آرزو﴾

دوسری حکمت: امام محمد بن یوسف صالحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ملک شام میں میدان حشر برپا ہوگا اور معراج شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس لے جانے میں مشیت خداوندی یہ تھی کہ جب آپ کے مبارک قدم وہاں پڑ جائیں گے تو کل روز قیامت آپ کی امت کے لئے آسانیاں وسہولتیں میسر آجائیں گی اور آپ کے قدمین اطہرین کی برکت کے سبب وہاں پرٹھہرنا آسان ہوجائے گا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، ج3، ص 18)

تیسری حکمت: جو حضرت محدث دکن علیہ الرحمۃ نے بیان فرمائی ہے، آپ نے تحریر فرمایا: اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بیت المقدس ہر وقت دعا کرتا تھا کہ الٰہی! تمام پیغمبروں سے میں مشرف ہو چکا، اب میرے دل میں کوئی آرزو باقی نہیں ہے، اگر ہے تو یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مُبارک دیکھوں ان کی ملاقات کے شوق کی آگ بے حد بھڑک رہی ہے، بیت المقدس کی آرزو پوری کرنے کے لئے بیت المقدس لے جایا گیا۔(معراج نامه، ص: 29)

﴿جبرئیل امین کا حسن ادب﴾

معراج کی رات حضرت جبریل امین علیہ السلام نے حسن ادب کا عظیم نمونہ پیش کیا، جب وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو معمول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مطابق دروازہ کی جانب سے نہیں آئے، بلکہ گھر کی چھت سے داخل ہوئے، اور قاعدہ تو یہ ہے:

وَاْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا. اورتم گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔

(سورۃ البقرۃ، آیت: 189)

اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ فرشتہ کا خلاف عادت غیر معمولی راستہ اختیار کرنے میں اس جانب اشارہ ہے کہ یہ سفر بھی غیر معمولی نوعیت کا حامل اور خلاف عادت ہے اور چھت کو شق کر کے اوپر کی جانب سے داخل ہونے میں اشارہ ہے کہ آپ کا سفر عروج وبلندی والا ہے۔

شب معراج جبرئیل علیہ السلام نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کی عظیم سعادت حاصل کی، جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے:

ونزل جبريل وميكائيل واسرافيل عليهم السلام ومع كل واحد منهم سبعون الف ملك فاخذ جبريل بلجامها وميكائيل بركابها واسرافيل من خلفها.

شب معراج جبرئیل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام حاضر خدمت ہوئے اور ان میں ہر ایک کے ساتھ ستّر ستّر ہزار فرشتے تھے، جب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام براق کی لگام تھام لئے، میکائیل علیہ السلام رکاب پکڑے، اور اسرافیل علیہ السلام غاشیہ بردار رہے۔

(تفسیر روح البیان، ج5، ص109)

واقعہ معراج کے موقعہ پر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جبرئیل امین کے حسن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادب کا سب سے اعلیٰ قرینہ ملتا ہے، ملا محمد معین کاشفی ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے شب معراج جبرئیل علیہ السلام کی حاضری کی کیفیت سے متعلق روایت بیان کی ہے:

وروایت دیگر آنکہ از جبرئیل	دوسری روایت جبرئیل علیہ السلام سے
علیہ السلام منقولست کہ گفت	یہ منقول ہے کہ مجھے وحی الٰہی سے معلوم
مرا بوحی الھی چناں معلوم شدہ	ہوا کہ میرے جسم کی ساخت وترکیب
بود کہ ترتیب نہاد و ترکیب	جنت کے کافور سے ہوئی ہے مگر مجھے
قالب من از کافور جنت بودہ و	اس کی حکمت کا علم نہیں تھا۔ اس کی
حکمت آں نمید انستم و	حکمت مجھے معراج کی رات معلوم
حکمت آں در شب معراج و	ہوئی، وہ اس طرح کہ میں نفاست
انستم و آنچناں بود کہ در حسن	ولطافت کے باوجود آنحضرت صلی اللہ
ایقاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ	علیہ وآلہ وسلم کو بیدار کرنے میں تامل کر
وسلم از خواب متامل بودم کہ	رہا تھا اور فکر مند تھا کہ کس کیفیت سے
بچہ کیفیتش از خواب بیدار	بیدار کروں، مجھے حکم ہوا کہ اپنے چہرہ کو
کنم تاملم شدم کہ روی خود	آپ کے پائے مبارک کے تلوے
رابر کف پای مبارکش نھم	اقدس پر مس کروں، جب میں نے
چون روی خود بر کف پای	اپنے چہرہ کو پائے مبارک پر ملا، کافور کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	برودت، حرارت کے ساتھ ملی،
مالیدم برودت کافور باحرارت	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب
کہ لازمہ خوابست مقارن گشتہ	استراحت سے بہ سہولت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم از خواب بلطف بیدار شد حاص آنوقت دانستم حکمت در خلق خود از کافور حکمت۔

بیدار ہوئے،اس وقت مجھے اپنے کافور سے پیدا کئے جانے کی حکمت معلوم ہوئی۔

(معارج النبوة فی مدارج الفتوة رکن سوم، باب چهارم، فصل دوم، در حکمت تعیین شب از برای معراج، صفحه:601)

﴿آغاز سفر ام ہانی رضی اللہ عنہا کے مکان سے کیوں؟﴾

معراج شریف کے اس مبارک سفر کا آغاز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس سے نہیں بلکہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے مکان سے ہوا۔اس کی حکمت یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراقدس کے آداب یہ ہیں کہ آپ کے دردِولت میں بلا اجازت داخل ہونا ممنوع ہے۔بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب کے بیان میں قرآن کریم ناطق ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

اے ایمان والو! نبی (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے کاشانۂ اقدس میں بلا اجازت داخل نہ ہو۔

(سورۃالاحزاب،آیت:53)

اور اس حکم میں فرشتے بھی شامل ہیں،کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کی طرف نبوت ورسالت کی شان کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے:

وارسلت الى الخلق كافة.

اور میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(صحیح مسلم، ج1،ص 199،حدیث نمبر:523۔مسند امام احمد،مسند ابو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہریرہ رضی اللہ عنہ،حدیث نمبر:8969۔ زجاجۃ المصابیح،5ص8)

حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ الباری نے مرقات میں اسکی شرح کرتے ہوئے لکھاہے:

ای الی الموجودات باسرھا عامۃ من الجن والانس و الملک والحیوانات والجمادات	میں تمام کائنات ، جنات وانسان ، فرشتے، حیوانات و جمادات سب کی طرف رسالت ونبوت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

(مرقاۃ المفاتیح ،کتاب الفضائل والشمائل،باب فضائل سیدالمرسلین)۔

اسی لئے فرشتے بھی بلا اجازت آپ کے دراقدس میں داخل نہیں ہوتے ، معراج کی شب آپ اپنے کاشانۂ اقدس میں آرام نہیں فرمائے بلکہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے مکان تشریف لے گئے تاکہ فرشتہ آداب دربار مصطفوی اورمشیت الٰہی کے مطابق خدمت اقدس میں حاضرہوں۔

حالت استراحت میں بارگاہ حق سے پیغام معراج

بندہ جب عبادت میں مصروف رہتا ہےتو وہ اللہ تعالی کے قرب خاص میں ہوتا ہے،نمازی جب نماز میں ہوتا ہےتو گویا وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے "یناجی ربہ"،اورحضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرماتے ہیں:

قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ.	بندہ اپنے مولی سے اس وقت زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدہ کی حالت میں ہو۔

(صحیح مسلم،کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود .حدیث نمبر 1111۔سنن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود۔حدیث نمبر875۔)

لیکن اللہ تعالی نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مخصوص عبادت کی حالت میں پیغامِ معراج نہیں بھیجا بلکہ آپ کے استراحت فرمانے کی حالت میں جبریل امین کو بھیجا، گوکہ سفر معراج ازاول تا آخر بیداری میں ہوالیکن جبریل امین معراج کا پیغام اس وقت لے کر حاضر ہوئے جبکہ آپ استراحت فرمارہے تھے۔اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استراحت فرمانے کی ادا کو بھی اسقدر محبوب رکھتا ہے کہ اس میں اپنی نوازشات کی برسات فرماتا ہے،استراحت کی حالت میں قرب حق کی یہ شان ہے، بارگاہ خداوندی سے ایک عظیم سفر کیلئے پیغام ملتا ہے،تو پھر وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کعبہ میں ہوتے ہیں ،ذکر ودعاء میں مصروف رہتے ہیں،دربار خدامیں قیام فرماہوتے ہیں ،تبلیغ دین کافریضہ انجام دیتے ہیں تو اس وقت انعامات واکرامات کی مسلسل بارش کا کیا عالم ہوگا۔اورآپ کا استراحت فرمانا بھی اس شان کا ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. میری آنکھ سوتی ہےاور میرا قلب جاگتا رہتا ہے۔

(صحیح بخاری شریف، کتاب المناقب، باب کان النبی صلی اللہ علیہ و سلم تنام عینہ و لا ینام قلبہ، حدیث نمبر:3304)

اسی لئے آپ نے فرشتہ کے داخل ہونے اورادب کے نرالے انداز کو بھی بیان فرمایا ،کیونکہ عام افراد کی نیند غفلت کی ہوتی ہے اور حضرات انبیاء کرام کی حالتِ نیند وبیداری دونوں یکساں ہیں۔

اس طرح آپ نے رات کے مختصر سے حصہ میں معراج کا سفر طے کیا،اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ نے آپ کو ان مقامات عالیہ و درجات رفیعہ پر متمکن فرمایا کہ عقل انسانی ان کا ادراک بھی نہیں کرسکتی، اس رات آپ علیہ السلام کو بیداری میں بلا حجاب دیدار الٰہی کا شرف عطا کیا گیا۔

دیدار الٰہی کے ثبوت میں صحابۂ کرام و تابعین عظام کے اقوال

حضرات! متعدد صحابۂ کرام سے اس سلسلہ میں روایتیں منقول ہیں: جامع ترمذی، مسند احمد، مستدرک علی الصحیحین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، تفسیر ابن کثیر، سبل الہدیٰ والرشاد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ. قُلْتُ: أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ: ”لاَ تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ“ قَالَ: وَيْحَكَ! ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ، وَقَدْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ.

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ’نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک و احاطہ کرتا ہے‘؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم پر تعجب ہے! اللہ تعالیٰ کا دیدار اس وقت نہیں کیا جاسکتا جب وہ اپنے اُس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو اُس کا غیر متناہی نور ہے اور بے شک سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دو مرتبہ دیدار کیا ہے۔

(جامع ترمذی، ابواب التفسیر، باب ومن سورۃ النجم، حدیث نمبر: 3590،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمدة القاری شرح صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، سورة والنجم،تفسیر ابن کثیر، سورة النجم:5،ج:7،ص:442،سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد، جماع أبواب معراجه صلی الله علیه وسلم ، ج: 3، ص:61، مستدرك علی الصحیحین ، کتاب التفسیر ، تفسیر سورة الانعام،حدیث نمبر: 3191،مسند احمد، معجم کبیر،تفسیرابن ابی حاتم ، سورة الانعام ، قوله لاتدرکه الابصار،حدیث نمبر:7767)

☆ نیز صحاح ستہ میں سے مشہور کتاب جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى: فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ.	حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رؤیت اور کلام کو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا دوبار حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور دو مرتبہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کا دیدار کیا۔

(جامع ترمذی ،حدیث نمبر:3589' ابواب تفسیر القرآن)

☆ دیدار الٰہی سے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان گفتگو ہوئی،اس سلسلہ میں تفسیر ابن کثیر میں روایت منقول ہے:

لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ ،فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَحَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :اِنَّا بَنُوْهَاشِمٍ. فَقَالَ	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مقام عرفہ میں ملاقات کی تو انہوں نے ایک چیز کے بارے میں سوال کیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اتنا بلند نعرہ لگایا کہ پہاڑ گونجنے لگے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیشک ہم بنو ہاشم سادات ہیں۔تو حضرت کعب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كَعْبٌ: اِنَّ اللّٰهَ قَسَّمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَرَأٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ وَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ.	رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رؤیت اور کلام کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اورحضرت موسی علیہ السلام کے درمیان تقسیم کر دیا،حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دو بار ہم کلامی سے مشرف ہوئے۔

(تفسیر ابن کثیر' سورۃ النجم:5)

﴿شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح﴾

شیخ الاسلام ارشاد فرماتے ہیں:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ لوگ کچھ بھی کہیں ہم بنی ہاشم تو یہی کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا' اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی جو کسی نبی کو حاصل نہ ہوئی۔

اب دیکھئے بنی ہاشم خصوصاً ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ حضرت نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا بظاہر ''لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ'' کے معارض ہے پھر کیا یہ ممکن ہے کہ وہ حضرت کی قرابت یا محبت کی وجہ سے اس نص قطعی کے مخالف یہ رائے قائم کئے ہوں گے؟ ہرگز نہیں۔

ان حضرات نے ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سنا ہوگا' اگر یہ حسن ظن نہ کیا جائے تو بہت بڑا الزام تفسیر بالرائے کا ان کے ذمہ عائد ہوگا' اور اس حسن ظن پر یہ قرینہ بھی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا کہ علاوہ کامل الایمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونے کے بمقتضائے قرابت اور فرط محبت خصوصیات وفضائل کاملہ اپنے سن کر سب سے زیادہ خوش ہونے والے یہی لوگ ہیں اس لئے ان کو اس قابل سمجھا کہ اس راز پر مطلع کئے جائیں' اور حق تعالیٰ نے بھی اپنے کلام پاک میں بطور راز حضرت کی تصدیق فرمادی تا کہ ان رازدانوں کا ایمان اور مستحکم ہو جائے''۔

(افادة الافهام، ج:2،ص:240)

☆ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الشفاء میں روایت ہے:

عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ رَبِّي.	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب کا دیدار کیا۔

(کتاب الشفاء ج:1،197)

☆ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مردویہ کے حوالہ سے حدیث پاک بیان کی ہے:

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ يَصِفُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى،	حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جبکہ آپ سدرۃ المنتہٰی کا وصف بیان کرتے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَقَالَ: فِيُهَا فَرَاشٌ مِّنُ ذَهَبٍ وَثَمَرُهَا كَالُقِلالِ، وَأَوُرَاقُهَا كَـآذَانِ الُفِيلَةِ، قُلُتُ: يَا رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ! مَا رَأَيُتَ عِنُدَهَا؟ قَالَ: رَأَيُتُهُ عِنُدَهَا يَعُنِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.	فرمارہے تھے''اس میں سونے کے پروانے (پتنگے) ہیں، اس کے پھل مٹکوں کے مانند اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح ہیں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اس کے پاس کیا مشاہدہ فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے وہاں اس کا یعنی رب العزت کا دیدار کیا۔اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔

(الدرالمنثور،سورۃ الاسراء:1)

☆امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا استاذ ہیں روایت فرماتے ہیں:

كَانَ الُحَسَنُ يَحُلِفُ بِاللّٰهِ ثَلَاثَةً ''لَقَدُ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ''.	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر تین مرتبہ قسم کھاتے تھے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا۔

(تفسیر عبد الرزاق،حدیث نمبر:2940، المواھب اللدنیه،ج:8،ص:266)

چشمانِ اقدس سے دیدار، ائمہ امت کے اقوال

فقہاء و محدثین کا اتفاق ہے کہ دنیا میں سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں، بفضل الٰہی یہ نعمت خاصہ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی، اس فضیلت خاصہ میں کائنات کا کوئی فرد شریک نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول﴾

سیرت کی معروف ومستند کتاب ''الروض الانف'' میں ہے

عَنِ ابْنِ حَنْبَلٍ، اَنَّهٗ سُئِلَ: هَلْ رَاَی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ؟ فَقَالَ: رَآهُ، رَآهُ، رَآهُ؛ حَتّٰی اِنْقَطَعَ صَوْتُهٗ.

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا؟ آپ نے فرمایا: دیدار کیا، دیدار کیا، دیدار کیا، اتنی دیر تک فرمایا کہ سانس منقطع ہوگئی۔

(الروض الانف' رؤیة النبی ربه)

دیدارِ حق کے ساتھ تکلم کا یہ شرف
اسرارِ لامکاں کے خبردار ہیں حضور
اسرای کی شب عطا ہوا دیدار بے حجاب
جلووں میں حق کی دید کے سرشار ہیں حضور
حاصل ہے قربِ خاص وہ حق کی جناب میں
ہر لحظہ آپ حاضرِ دربار ہیں حضور

(مؤلف)

﴿علامہ ابن جوزی کا قول﴾

علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومذهب اهل السنة انه رای ربه لیلة المعراج وقد ذکرنا ذلک عن ابن عباس و کعب۔	اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج اپنے رب کی رؤیت سے مشرف ہوئے اس بارے میں ہم نے حضرت ابن عباس اور حضرت کعب رضی اللہ عنہم کی روایات ذکر کی ہیں۔

(التبصرۃ:المجلس الثالث فی المعراج، ج:2،ص:35)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا نقطۂ نظر

نویں صدی ہجری کے عظیم محدث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:(متوفی:911)

الراجح عند اکثر العلماء انہ صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ بعینی راسہ لیلۃ الاسراء لحدیث ابن عباس وغیرہ واثبات ھذا لایکون الا بالسماع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.	جمہور علماء اسلام کے پاس یہ قول راجح اور صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے ماتھے کی آنکھوں سے اپنے پروردگار کا دیدار فرمایا، حضرت ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنھم کی حدیث اس پر دلیل ہے، یہ مسئلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت کے بغیر ثابت نہیں ہوتا (صحابہ کرام نے سنا تھا اسی لیے بیان فرمایا)۔

(الدیباج علی مسلم،ج:1،ص:221)

علامہ ابن شاھین رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ ابن حفص عمر بن احمد معروف بہ ابن شاھین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:385) اپنی تصنیف شرح مذاھب اھل السنۃ میں فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واشهد ان اللـه عزوجل اسری بعبده محمد صلی اللـه علیه وسلم الی السماء......وان محمدا رای ربه عزوجل۔	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کروائی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا ہے۔

(شرح مذاهب اهل السنة، ج:1،ص:322)

﴿علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا قول﴾

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض'' میں لکھا ہے:

الاصح الراجح انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رای ربه بعین راسه حین اسری به کما ذهب الیه اکثر الصحابة.	صحیح ترین اور راجح یہی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج سر کی آنکھوں سے اپنے رب کا دیدار کیا' جیسا کہ جمہور صحابۂ کرام کا مذہب ہے۔

(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، فصل واما رؤیة لربه)

﴿امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی صراحت﴾

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم میں تحریر فرمایا ہے:

فالحاصل ان الراجح عند اکثر العلماء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای ربه بعینی راسه لیلة الاسراء.	جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے سر کی آنکھوں سے اپنے رب کا دیدار کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب معنی قول اللہ عزوجل ولقد راہ بالافق المبین)

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا قول

خواجہ ٔخواجگاں، حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے دلچسپ پیرائے میں رؤیت باری تعالیٰ کا امکان ثابت کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار الٰہی فرمانے پر استدلال فرمایا، جیسا کہ جوامع الکلم میں ہے:

''حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بہت بڑا مرتبہ اور عظیم دولت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں اور مقربین کو عطا فرماتا ہے، اس دنیا کی تخلیق کا باعث ہی رؤیت باری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لَنْ تَرَانِیْ (یعنی تم میں تاب دیدار نہیں ہے) سے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کیا تھا، اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ دنیا میں کوئی دوسرا بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دولت خصوصی سے نوازا ہے''۔

(جوامع الکلم، ص: 495)

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نقطہ نظر

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب کا جواب دیتے ہوئے شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر لامکاں سے متعلق رقم فرمایا ہے:

''آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام دراں شب چوں از دائرہ مکان وزمان بیرون جست واز تنگی مکان برآمد ازل وابد را آں واحد یافت بدایت ونہایت را در یک نقطہ متحد دید۔''

اس رات سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مکان وزمان کے دائرہ سے باہر ہوگئے، اور آپ نے تنگی مکان سے نکل کر ازل وابد کو ایک پایا اور ابتداء وانتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(مکتوبات امام ربانی' دفتر اول' حصہ پنجم' ص38' مکتوب نمبر:283)

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں معراج جسمانی کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے:

ومحمد رسول الله صلی الله تعالٰی علیه واٰله وسلم که محبوب رب العالمین ست وبہترین موجودات اولین وآخرین باوجودآنکه بدولت معراج بدنی مشرف شد واز عرش وکرسی درگذشت وازمکان وزمان بالا رفت۔

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ رب العالمین کے محبوب ہیں اور تمام موجودات اولین و آخرین سے افضل ہیں، جسمانی معراج سے مشرف ہوئے' عرش وکرسی سے آگے گزر گئے اور مکان وزمان سے ماوراء رفعت وبلندی سے بہرہ اندوز ہوئے۔

(مکتوبات امام ربانی'دفتراول 'حصہ پنجم 'ص14' مکتوب نمبر:272)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق کہنے،حق سننے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

a

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

O

......پردہ عصمت کی حفاضت کا ذریعہ......

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ علٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ .

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰه غَفُوْرًارَّحِيْمًا. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! یہ بات نظام فطرت اور دستور معاشرت کے خلاف ہے کہ جس قیمتی چیز کی حفاظت وسلامتی مقصود ہوٗاسے بے نقاب کرکے سر بازار پیش کیا جائے محفلوں اور مجمعوں کی زینت بنایا جائے اسطرح کوئی شخص اپنی امید بر نہ لا سکے گا، بلکہ ہر فکر سلیم رکھنے والا یہی چاہے گا کہ اپنی قیمتی اشیاء اغیار کی نظروں سے بچائے رکھے۔

عورت کو بھی دین اسلام نے ایک قیمتی جو ہر قرار دے کر شرافت وکرامت، رفعت وعظمت کی گراں بہا دولت سے بہرہ مند فرمایا اور اسکی عزت وآبرو کی حفاظت وصیانت کے لئے حجاب اختیار کرنے اور پردہ میں رہنے کا حکم دیا تا کہ غیروں کی بدنگاہی وبدخیالی کے گردوغبار سے یہ شفاف موتی آلودہ نہ ہو، مگر افسوس! اس احسان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظیم پر اسلام کا شکر گزار رہنے کے بجائے بعض گوشوں سے پردہ کے خلاف تحریکیں چلائی جارہی ہیں اور پردہ کے اسلامی نظام کو بدنام کرنے کی ناپاک ونامسعود کوششیں کی جارہی ہیں۔

خواتین کے پردہ سے متعلق احکام' قرآن مجید کی سات آیات میں مذکور ہیں' سورۂ نور کی تین اور سورۂ احزاب کی چار۔اوراس کی بابت کتب صحاح وسنن' معاجم ومسانید میں متعدد احادیث شریفہ موجود ہیں۔

﴿آزادیٔ نسواں کے حوالہ سے فریب﴾

آج مساوات اور آزادیٔ نسواں کے نام سے خواتین کو یہ باور کرایا جارہا ہے کہ کب تک تم گھر کی چار دیواری کے اندر قید وبند کی آہنی زنجیروں میں جکڑی رہوگی؟ یہ حریت وآزادی کا دور ہے' تمہیں اس جاں سوز قید سے باہر آکر مَردوں کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے زندگی کے ہر شعبہ میں شریک وحصہ دار بننا چاہئے۔

﴿کیا عورت کی آزادی یہی ہے؟﴾

ان دلفریب نعروں کے ذریعہ عورت کو گھر کی خوشگوار وعصمت مآب فضاء سے نکال کر سڑکوں، بازاروں،کلبوں اور پارکوں میں لایا گیا،دفتروں،محکموں اور کال سنٹرس میں تھکا دینے والے مختلف کام اس کے سپرد کئے گئے' اسے دکانوں اور ہوٹلوں میں تفریح طبع کا اور جدید مصنوعات وپروڈکٹس کی تشہیر وایڈورٹائزنگ کا ذریعہ بنایا گیا یہاں تک وہ عورت کہ جس کے سر پر اسلام نے عزت وعظمت' کرامت وبزرگی کا قیمتی وزریں تاج رکھا تھا، جسے اخلاق عالیہ وصفت حیاء کی عظیم چادر بخشی تھی اور عفت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعصمت کی خلعت فاخرہ پہنائی تھی، ستم بالائے ستم کہ آج اسے اخبارات' ٹی وی چیانلس اور ویب سائٹس پر تجارتی اداروں کے لئے ایک شوپیس اور تفریحی چیز بنادیا گیا،کلبوں پارکوں اور تھیٹروں میں عریاں ونیم عریاں ہوکر جنسی بے راہ روی کا سبب اور خواہشات نفسانی کی تکمیل کا ذریعہ بنادیا گیا،صد افسوس! یہ سب کچھ آزادئ نسواں کے نام پر کیا گیا۔عورت گھر کے اندر ملکہ بن کر خود اپنے لئے اور اپنے شوہر، اولاد، ماں باپ، بھائی، بہن کے لئے خانہ داری کا نظم ونسق چلائے تو اس نظام کو قید وغلامی کا نام دیا جائے لیکن وہی عورت بے پردہ ہوکر اجنبی مَردوں کے لئے مختلف پکوان کرے، غیر محرموں کے کمروں کی صفائی کرے' ہوٹلوں اور جہازوں میں بے گانہ افراد کی میزبانی کرے' سوپر مارکٹس اور شورومس میں گاہکوں کا استقبال کرے' ان کی ضرورت کا سامان اکٹھا کرے' دفاتر اور محکموں میں افسر بالا کی ناز برداری کرے تو اسے حریت اور آزادی، عزت وشرافت کا نام دیا جائے!

گناہ سمجھتے ہوئے گناہ کا ارتکاب کیا جائے تو وہ گناہ ہے' لیکن جب عورت کی آزادی کے نام سے جسمانی نمائش کا کاروبار کیا جائے تو گناہ کی قباحت اور جرم کی سنگینی بہت بڑھ جاتی ہے' ان حالات کے تناظر میں پردہ کا مسئلہ دور حاضر کے سلگتے مسائل میں شامل ہوگیا ہے۔

﴿حیاء ایمان کی عظیم شاخ ہے﴾

حضرات! اسلام حیاء وپاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے، عفت وپاکدامنی سکھاتا ہے دین اسلام نے ناجائز تعلقات وفواحش کا ارتکاب تو کجا ان کے قریب جانے سے بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منع فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.	اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی ہیں۔

(سُورَةَ الْأَنْعَام، 151)

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا	اور بدکاری کے قریب نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔

(سُورَةَ الْإِسْرَاء ۔32)

''حیاء'' اخلاق کا وہ بنیادی عنصر ہے کہ کوئی بھی مذہب اور مہذب شخص اس کی اہمیت اور ضرورت کا انکار نہیں کرسکتا، اسی لئے دین اسلام نے حیاء کو ایمان کا جز قرار دیا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ.	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے زائد شاخیں ہیں اور حیاء ایمان کی ایک عظیم شاخ ہے۔

(صحيح بخارى، باب أمور الإيمان، حديث نمبر9)

یہ ایک واضح بات ہے کہ ''حیا'' انسانیت اور حیوانیت کے درمیان حد فاصل ہے انسان اپنے مقام و مرتبہ کو سمجھے اور درجۂ انسانیت سے نیچے والی صفات اختیار نہ کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دین اسلام میں جب حیا سے متعلق اس قدر تاکید کی گئی کہ اسے ایمان کا جز قرار دیا گیا تو مسلمانوں کو چاہئے کہ مستشرقین جو ایک منظّم سازش کے تحت اہل اسلام کو آزادئ نسواں کے حوالہ سے حیا کے زینت بخش زیور سے عاری کرنے کی کوشش کررہے ہیں، اپنے ایمانی تقاضہ سے انکی کوشش کو ناکام بنادیں۔

اگر خواتین اسلام پردہ کی جانب توجہ نہ کریں تو اسلامی معاشرہ میں جہاں کچھ بچا کچا پردہ کا اہتمام ہے وہ بھی جاتا رہے گا، اور مغربی معاشرہ کی طرح مسلم معاشرہ بھی مکمل طور پر ہلاکت خیز بیماریوں میں مبتلا ہوجائے گا جیسا کہ ماہرین جنسیات کا کہنا ہے کہ آج معاشرہ میں تمام جنسی طریقوں کے تئیں تساہل سے کام لیا جاتا ہے اور زنا، لواطت یا کسی بھی حرام اور غیر فطری جنسی تعلق کے سلسلہ میں ندامت و شرمندگی کا احساس نہیں بلکہ ذرائع ابلاغ نے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے پاکدامن رہنے کو ایک عار اور باعث ندامت بنادیا ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

یہ ایک طرح کا فریب اور عالمی سطح پر سیاسی و ثقافتی حربہ ہے کہ آزادی کے نام پر عورت کو بازاروں میں لایا جائے اور اسے بے پردہ کرکے محض ایک تفریحی سامان کی حیثیت دی جائے، اس طرز عمل کے ذریعہ عورت کے ساتھ دھوکہ دہی اور خیانت سے کام لیا جارہا ہے۔

عصمت و عفت کے ساتھ گھر میں رہنے والی باعزت عورت کو سر بازار لاکر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس قدر رسوا کر دیا گیا کہ آج کسی عورت کی نیم عریاں تصویر کے بغیر ایک عدد صابن فروخت کرنا مشکل سمجھا جانے لگا ہے۔

﴿پردہ کی ضرورت﴾

اسلام میں عورت بھی ایک آزاد شخصیت کی مالک ہے، ہرگز یہ گوارا نہیں کیا گیا کہ عورت باندی و کنیز بن کر رہے' اس کے ساتھ ساتھ اس کی عصمت وعفت کا اسی قدر پاس و لحاظ رکھا گیا۔

عام مشاہدہ ہے کہ دس مرد اگر کہیں سے گزر جائیں تو انہیں کوئی نہیں دیکھتا اس کے برخلاف کسی مقام سے ایک عورت گزرتی ہے تو نظریں اس کی طرف اٹھنے لگتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے عورت کی ساخت میں ایک قوت جاذبیت رکھی ہے اگر اس کی طرف اٹھنے والی نظروں کی روک تھام کے لئے کوئی مؤثر انتظام نہ کیا جائے تو ہزاروں فتنے جنم لیں گے، جو آگ کے شعلوں کے مانند تہذیب و ثقافت کے اس خوبصورت محل کو دیکھتے ہی دیکھتے خاک کر ڈالیں گے۔

﴿بے پردگی کے نقصانات﴾

حریت و آزادی کے نام سے کچھ تو وہ ہیں جو مکمل عورت کو بے پردہ کرنا چاہتے ہیں' تو بعض وہ ہیں جو ہر ایک کے سامنے چہرہ کھلا رکھنے کی بات کرتے ہیں۔عورت کے چہرہ سے حجاب نکالنے کی بات کہنا کئی سماجی خرابیوں کو دعوت دینے کے مترادف ہے، دنیا میں جرائم و حادثات کی تعداد میں ہر روز اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے، راستہ چلتی خواتین کے گلہ سے طلائی چین وزیورات چھینے جارہے ہیں لیکن کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخبار میں شاید ہی یہ خبر شائع ہوئی ہو کہ کسی برقع پوش خاتون کے گلہ سے طلائی چین وزیورات چھین لئے گئے' فضائی آلودگی سے مختلف بیماریاں ہورہی ہیں' اس میں اکثر وہ خواتین مبتلا ہیں جو نقاب استعمال نہیں کرتیں، اس طرح عزت وآبرو کے تحفظ کے ساتھ ساتھ پردہ کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ نقاب استعمال کرنے والی خواتین ان نت نئی بیماریوں اور سرقہ کے واقعات سے بھی محفوظ رہتی ہیں۔

آج مخالفین مختلف طریقوں سے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کررہے ہیں ،کبھی شریعت اسلامیہ کے احکام کا مذاق اڑا کر،کبھی طلاق کے مسئلہ کو نیارنگ دیکر تو کبھی پردہ کو قید سے تعبیر کرکے، پردہ کو غلامی اور قید کی علامت قرار دینا یہ فکر صحیح کے خلاف اور عقل سلیم کے منافی ہے،آج کے اس پر آشوب دور میں مسلمان اگر چین وراحت کی سانس لینا اور پر سکون زندگی گزارنا چاہتے ہوں تو وہ اسلام ہی کی تعلیمات کے زیر سایہ چین وقرار پاسکتے ہیں۔

﴿مرد وعورت کا دائرۂ کار﴾

برادران اسلام! اسلام نے اس حقیقت کو واضح کیا کہ سارے انسان' خواہ مرد ہوں کہ عورت' اللہ کے بندے ہیں' سب کے سب حضرت آدم وحضرت حواء علیہما السلام کی اولاد ہیں' مرد وعورت آپس میں کسی کے غلام نہیں' سماج میں دونوں بحیثیت انسان مساوی ہیں، البتہ ان میں تخلیقی قوتوں کے اعتبار سے فرق ضرور ہے' اسی لئے دونوں کا دائرہ کار جداگانہ ہے' سماجی نظام کی تکمیل میں دونوں برابر کے شریک ہیں' مرد تدبیر مملکت کیلئے ہے تو عورت تدبیر منزل کیلئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام نے یہ بتایا کہ عورت کا اصلی مقام اس کا گھر ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى
اپنے گھروں میں رہو اور زمانۂ جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو دکھاتی نہ پھرو۔

(سورۃ الاحزاب:33)

اس سے ظاہر ہے کہ نمائش کے لئے بن سنور کر نکلنا درست نہیں البتہ کسی ضرورت کے لئے باہر نکلنا شرعاً منع نہیں ہے چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ارشاد نبوی ہے:

قَدْ أَذِنَ اللّٰهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ.
اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ضرورتوں کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دی ہے۔

(صحیح بخاری شریف ،ج 2 کتاب النکاح ،باب خروج النساء بحوائجھن،ص 788 حدیث نمبر:4836)

حضرات! دین اسلام نے ضرورت کے وقت خواتین کو باہر نکلنے کی جہاں اجازت دی ہے وہیں ان کے لئے اصول وقوانین بھی دیئے ہیں تا کہ وہ پردہ کا اہتمام کریں کیونکہ پردہ انکی عفت وعصمت کا محافظ ہے اور عفت وعصمت عورت کا جوہر ہے جس عورت کا یہ جوہر داغ دار ہوجاتا ہے وہ اخلاق کی بلندی سے اتر کر قعر مذلت میں جا پڑتی ہے ،اس کی عصمت کی حفاظت اور ذلت سے نجات کے لئے اُسے پردے کا حکم دیا گیا۔

اسلام نے جہاں عورتوں کو حجاب سے زینت بخشی وہیں مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا۔

﴿نظر کی حفاظت﴾

برادران اسلام! کسی بھی مصیبت سے بچنے کے لئے ان تمام راستوں کا سد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب ضروری ہے جہاں سے نقصان کا اندیشہ ہو۔ وہ قوانین وضوابط یقیناً ناکام اور اس کے ماننے والے نامراد ہیں گے جن میں ایک راہ کو پرزور طریقے سے تو بند کیا جائے اور دوسرے جوانب سے غفلت برتی جائے۔

دین اسلام ایسے کج اساس وکمزور قوانین نہیں دیتا چنانچہ اس نے پردہ سے متعلق جہاں خواتین کو سنہری اصول دئے وہیں مرد حضرات کو یہ تعلیم دی کہ وہ راستوں اور بازاروں میں گذر رہے ہوں یا کسی خلوت گاہ میں موجود ہوں بہرصورت اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، محرمات وممنوعات کو دیکھنے سے پرہیز کریں تاکہ حوائج وضروریات حاصل کرنے کیلئے عورتوں کو جب باہر نکلنا ضروری ہو تو وہ بلا خوف وخطر حوائج کی تکمیل کرلیں اور انکی عفت و پاکدامنی پر کوئی دھبہ نہ آنے پائے۔ چنانچہ ارشاد حق تعالی ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! مومن مردوں سے فرمادیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

(سورۃالنور، آیت:30)

مومن کا شعار یہ ہے کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھے اور اگر بلاارادہ کسی اجنبی خاتون یا ممنوع شرعی پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر کو ہٹالے جیسا کہ امام طبرانی کی معجم کبیر میں ہے:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّظْرَةِ ؟ فَقَالَ: اصْرِفْ .

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا؛ میں نے سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نظر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: جب غیر محرم پر نظر پڑے تو نظر ہٹالو۔

(المعجم الكبير للطبراني حديث نمبر: 2350)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اورایک دوسری روایت میں ہے:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَائَةِ ؟ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي .

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محرم پر اچانک نظر پڑنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی نظر ہٹالینے کا حکم فرمایا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر: 2351)

﴿بدنظری شیطان کا زہریلا تیر﴾

حضرات! شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے، انسان کو قعر مذلت میں ڈالنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے انہی میں سے ایک ہتھیار بدنظری ہے، انسان جب بدنظری کا شکار ہوجاتا ہے تو شیطان کے دام میں پھنس جاتا ہے پھر دیگر گناہوں کا راستہ اسکے لئے آسان ہوتا ہے، خواہشات نفس پر قابو پا کر جو شخص نظر کا بچاؤ کرے اس کو حلاوت ایمانی نصیب ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بن مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ النَّظْرَةَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ، مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِي أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے، جس نے میرے خوف سے بدنگاہی چھوڑ دی تو میں اس کے بدلہ اس کو کمال ایمان سے بہرہ مند کرتا ہوں، جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں پاتا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر: 10211، جامع الاحادیث ، حدیث نمبر: 7525)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿اجنبی عورت کی خوبصورتی بیان کرنے کی ممانعت﴾

سامعین کرام! غیر محرم کو دیکھنے سے اس لئے منع کیا گیا کہ اس کی وجہ سے مرد کا دل اجنبی عورت کی طرف مائل ہوتا ہے، اس میں فتنہ کا قوی اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی اجنبی عورت کے حسن و جمال کا ذکر کرے اور اس کی خوبصورتی بیان کرنے لگے تو مرد چشمِ تصور سے اسے دیکھنے لگتا ہے، یہاں بھی فتنہ کا امکان رہتا ہے جس طرح براہ راست آنکھ سے دیکھنے میں ہوا کرتا ہے۔

اس لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے سامنے کسی عورت کے حسن و جمال کا ذکر کرنے والی عورت کو دوسری عورت سے ملنے ہی کی ممانعت فرمادی۔

عَنْ أَبِی وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لاَ تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ لِتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا .

حضرت ابو وائل، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت سے اس غرض سے ملاقات نہ کرے کہ وہ اپنے شوہر کے سامنے اس کے محاسن کا یوں ذکر کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہو۔

(جامع ترمذی ،باب فی کراھیة مباشرة الرجل الرجل......حدیث نمبر:2716)

﴿بدنظری سے پرہیز اور عبادت کی شیرینی﴾

فرد مسلم جب بدنگاہی سے پرہیز کرتا ہے اگر کہیں غیر محرم پر اس کی نظر پڑ جائے تو اُسی لمحہ نظر پھیر لیتا ہے تو بارگاہ خداوندی سے اُسے عبادت میں حلاوت و شیرینی دی جاتی ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَنْ أَبِی أُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیه وسلم قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلاوَتَهَا .

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جومسلمان پہلی بار کسی عورت کے محاسن کو دیکھے پھر اپنی نگاہ نیچی کرلے تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسی عبادت کی توفیق دیگا جس کی وہ حلاوت محسوس کریگا۔

(مسند احمد ، مسند ابی امامۃالباھلی۔حدیث نمبر: 22938)

حضرات! مسلمانوں کونظریں نیچی رکھنے کاحکم اس لئے بھی دیا گیا کہ کسی عورت پرنظر ہی نہ پڑے جب کسی شخص کی نظر بے پردہ عورت پر پڑ جائے تو ایسے وقت اُسے اپنے نفس پر قابو رکھنا مشکل ہوجاتا ہے اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد و بگاڑ کی جڑ کا ہی خاتمہ کرنے کا حکم فرمایا' جیسا کہ ارشاد ہے:

إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِی صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِی صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَاكَ يَرُدُّ مِمَّا فِی نَفْسِهِ .

یقیناً عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اُسے بھلی لگے تو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے کیونکہ یہ عمل ان خیالات کو دور کردے گا جو اس کے دل ودماغ میں ہیں۔

(مسند احمد ، مسند جابر ، حدیث نمبر: 14911)

مومن کی شان یہ ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھے اور اپنی نظروں کو محرمات وناجائز مناظر سے آلودہ نہ کرے، جولوگ بدنظری کا شکار ہوتے ہیں، نگاہوں کی حفاظت نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ،انکے چہرے بدل دیے جانے اور قلوب مسخ کردیے جانے کی وعید آئی ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَكُمْ، وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوجَكُمْ، وَلَتُقِيمُنَّ وُجُوهَكُمْ أَوْ لَتُكْسَفَنَّ وُجُوهُكُمْ.

ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: ضرور بہ ضرور تم اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور شرمگاہوں کی حفاظت کرو' اور اپنے چہروں کو (نماز میں) قبلہ کی سمت رکھو' ورنہ اللہ تعالی تمہارے چہروں کو بدل دیگا۔

(المعجم الکبیرللطبرانی،حدیث نمبر: 7746)

امام طبرانی کی معجم کبیر اور کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

حَدَّثَنَا شَدَّادُ بن سَعِيدٍ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بن عَبْدِ اللَّهِ بن الشِّخِّيرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مَعْقِلَ بن يَسَارٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لا تَحِلُّ لَهُ۔

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی چبھودی جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ہاتھ لگائے۔

(معجم کبیر طبرانی ،حدیث نمبر: 16880۔کنز العمال، کتاب الحدود، الفصل الثانی: فی التسامح والاغضاء فی الحدود، حدیث نمبر:13065)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز معجم کبیر طبرانی، جامع الاحادیث للسیوطی اور کنز العمال میں حدیث شریف ہے:

عن ابی امامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَکُمْ، وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوجَکُمْ، وَلَتُقِیمُنَّ وُجُوهَکُمْ أَوْ لَتُکْسَفَنَّ وُجُوهُکُمْ (الطبرانی عن أبی أمامة).	سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ضرور اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو! اور اپنے چہروں کو (نماز میں) قبلہ کی سمت رکھو ورنہ اللہ تعالی تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

(معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر:7746،جامع الاحادیث للسیوطی، حرف اللام،حدیث نمبر:18309،کنز العمال، حدیث نمبر:13082)

﴿بے پردگی اور زنا﴾

حضرات! دین اسلام نے بدکاری کی طرف پہنچانے والے محرکات پر پابندی لگائی اور انسانی بدن کے اعضاء سے صادر ہونے والے فحش اعمال کو زنا سے تعبیر کیا کیونکہ یہ ایسے گناہ ہیں جو انسان کو زنا میں مبتلا ہونے کا باعث بن سکتے ہیں۔

مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم- قَالَ لِکُلِّ بَنِی آدَمَ حَظٌّ مِنَ	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا میں انسان کے ہر عضو کا حصہ ہوتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلــزِّنَــا فَــالْعَيْنَـانِ تَـزْنِيَـانِ	ہے' آنکھیں زنا کرتی ہیں اوران کا زنا دیکھنا
وَزِنَــاهُــمَــا الــنَّظَرُ وَالْيَدَانِ	ہے' ہاتھ زنا کرتے ہیں اوران کا زنا پکڑنا اور
تَـزْنِيَـانِ وَزِنَـاهُـمَـا الْبَطْـشُ	گرفت کرنا ہے' پیرزنا کرتے ہیں اوران کا زنا
وَالـرِّجْلاَنِ يَـزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا	چلنا ہے منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا بوس وکنار
الْـمَشْـيُ وَالْـفَمُ يَزْنِي وَزِنَاهُ	ہے دل خواہش کرتا اور تمنا و آرزو کرتا ہے
الْـقُبَـلُ وَالْـقَـلْـبُ يَهْـوَى	جب کہ شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہوئی زنا
وَيَتَـمَـنَّـى وَالْـفَـرْجُ يُصَدِّقُ	میں مبتلا ہوتی ہے یا اسے جھٹلا کر زنا سے باز
ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ .	رہتی ہے۔

(مسند امام احمد ،حدیث نمبر:8752)

عَـنْ أَبِـى هُـرَيْـرَـةَ عَنِ النَّبِيِّ	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
صـلـى الـلـه عليه وسلم قَالَ	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
......فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ .	:......آنکھوں کا زنا بدنظری ہے۔

(صحیح مسلم شریف ، کتاب القدر،باب قدرعلی ابن آدم حظہ من الزناوغیرہ،حدیث نمبر:6925)

حضرات! سب جانتے ہیں کہ انسان' روز حشر کی جاں گداز منزل میں ہوگا ہر ایک کو اپنی فکر لاحق ہوگی اور سابقہ زندگی پر افسوس بھی رہے گا ، ہر آنکھ بروز حشر رو رہی ہوگی مگر حدیث شریف کی بشارت کے بموجب تین خوش نصیب آنکھیں ایسی ہیں جو نہ خوف محشر سے روئیں گی ، نہ ندامت کے آنسو بہائیں گی (1) وہ آنکھ جو محارم سے گریز کرے (2) وہ آنکھ جو راہ حق میں بیدار رہے (3) وہ آنکھ جس سے خوف خدا کی وجہ مکھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے سر کے برابر بھی آنسو نکل پڑے ہوں۔

عن ابی هریرة قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: کل عین باکیة یوم القیامة الاعین غضت عن محارم الله وعین سهرت فی سبیل الله وعین خرج منها مثل راس الذباب من خشیة الله .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر آنکھ بروز محشر رورہی ہوگی' سوائے تین خوش نصیب آنکھوں کے (1) ایک وہ آنکھ جو محارم سے گریز کرے (2) وہ آنکھ جو راہ حق میں جاگتی رہے (3) وہ آنکھ جس سے خشیت الٰہی کے باعث مکھی کے سر کے برابر' بھی آنسو نکل پڑے ہوں۔

(الترغیب والترھیب، باب غض البصر،ج3ص 34)

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت

ہر انسان جنت کا طلب گار تو ہے لیکن بندہ محض اپنی طلب سے جنت نہیں پاسکتا' جنت کا حقدار یقیناً وہی ہوسکتا ہے جسکو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت اور ضمانت دی ہو اور جس نے اللہ تعالی کی فرمانبرداری اور حضور کی تابعداری میں زندگی بسر کی ہو، جن صفات کے حامل کو جنت کی ضمانت دی گئی ان صفات میں سے ایک نگاہیں نیچی رکھنا بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ارشادِ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم قَالَ اضْمَنُوا

مجھے اپنی جانب سے چھ (6) چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ .	ہوں' جب گفتگو کروتو سچ بات کہو' جب وعدہ کروتو پورا کرو، جب تمہیں امین بنایا جائے تو امانت ادا کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نگاہیں نیچی رکھواور برائی سے اپنے ہاتھ روک لو۔

(مسند امام احمد،حدیث عبادة بن صامت،حدیث نمبر: 23428،صحیح ابن حبان،باب الصدق والامربالمعروف ،حدیث نمبر:270، المستدرك على الصحيحين ،حدیث نمبر: 8179)

﴿حجاب کے درجات﴾

اسلام نے عورت کے اصولی طور پر گھر میں رہنے اور بوقت ضرورت باہر نکلنے ہردو صورتوں میں پردے کے معتدل ومتوازن حدود وقیود مقرر کئے ہیں۔

﴿حجاب کا پہلا درجہ﴾

حجاب کے سلسلے میں پہلا درجہ حجاب اشخاص کا ہے کہ عورتوں کا شخصی وجوداور انکی نقل وحرکت بھی اجنبی مردوں کی نظروں سے مستور ہووہ عمومی حالات میں اپنے گھروں میں ہی سکونت پذیر رہیں اور انکے لباس وپوشاک پر بھی اجنبی مردوں کی نظر نہ پڑے یہ اعلیٰ درجہ کا پردہ ہے چنانچہ اس سلسلے میں باری تعالی کا ارشاد ہے:"

وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى"	اورتم اپنے گھروں میں ٹھہری رہواورقدیم زمانہ جاہلیت کی طرح اپنی نمائش کرتی ہوئی مت پھرو۔

(سورۃ الاحزاب،آیت:33)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ارشاد خداوندی ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَاب

اور جب ان مستورات سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔

(سورۃ الاحزاب، آیت:53)

جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا

ام المؤمنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور ام المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہما حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: ان سے پردہ کرو! ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو نابینا ہیں ہم کو تو وہ دیکھ نہیں سکتے آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: کیا تم بھی نابینا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ. ہو؟اور کیا تم ان کو نہیں دیکھ سکتیں؟۔

(جامع ترمذی ، کتاب الأدب عن رسول الله صلى الله عليه و سلم، باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال،حدیث نمبر: 2702-سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی قوله عز وجل وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهن ، حدیث نمبر: 3585- مسند امام احمد ، مسند الأنصار رضى الله عنهم، حديث أم سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم،حدیث نمبر:2702)

دنیا وعقبی میں عورتوں کیلئے خیر و بھلائی ،عزت وآبرو کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ نہ اجنبی مردوں کو دیکھیں اور نہ اجنبی مردوں کے سامنے بے حجاب آئیں جیسا کہ سیدۂ کائنات حضرت سیدتنا فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

مجمع الزوائد اور کنز العمال میں حدیث مبارک ہے:

عن علی أنه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "أى شئ خير للمرأة ؟فسكتوا فلما رجعت قلت لفاطمة: أى شىء خير للنساء ؟ قالت: لا يرين الرجال ولا يرونهن. فذكرت	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے سوال فرمایا: عورت کے لئے کیا چیز بہتر ہے؟ صحابہ کرام نے سکوت اختیار کیا،کوئی جواب نہیں دیا (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) پھر جب میں اپنے گھر گیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور مرد انکو نہ دیکھیں، میں نے انکے اس جواب کا ذکر حضور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: إنها فاطمة بضعة منی.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے بے شک وہ میرا پارۂ (جگر) ہے۔

(مجمع الزوائد :باب أی شئ خیر للنساء ،ج 4، ص -255،حدیث نمبر:7328۔ کنز العمال، باب فی ترغیبات النساء وترھیباتھن، حدیث نمبر: 46012)

﴿حجاب کا دوسرا درجہ﴾

حضرات! ضرورت کے وقت عورت کو جب باہر نکلنا پڑے تو حکم دیا گیا کہ وہ کسی برقع یا لمبی چادر کو سر سے پیر تک اوڑھ کر نکلے، اس طرح کہ بجز ہتھیلیوں اور ٹخنوں سے نیچے قدموں کے بدن کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو اور وہ خوشبو لگائے ہوئے نہ ہو، بجنے والا کوئی زیور نہ پہنے، راستہ کے کنارے پر چلے، مردوں کے ہجوم میں داخل نہ ہو، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِأَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیبِهِنَّ ذَلِکَ أَدْنَی أَنْ یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِیمًا.

اے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات و بنات طیبات اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ اپنے اوپر ایک بڑی چادر اوڑھ لیں اس سے آسانی ان کا شریف زادی ہونا معلوم ہو جائے گا انہیں ستایا نہیں جائے گا' اور اللہ خوب بخشنے والا' نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔

(سورۃ الاحزاب،آیت:59)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿حجاب کا تیسرا درجہ﴾

گھر کے اندر رشتہ دار، عزیز و اقارب کے آنے جانے اور انفرادی و اجتماعی طور پر ایک ساتھ کھانے پینے سے مطلقا منع نہیں کیا گیا بلکہ اس سلسلے میں اصولی ہدایات دی گئیں۔

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ	اور آپ حکم فرما دیجئے ایماندار عورتوں کو
مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ	کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور
فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ	حفاظت کیا کریں اپنی عصمتوں کی اور نہ
إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ	ظاہر کیا کریں اپنی آرائش کو مگر جتنا اس
بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ	سے خود بخود نمایاں ہو اور ڈالے رہیں
وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا	اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر، نہ ظاہر
لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ	ہونے دیں اپنی آرائش کو مگر اپنے
بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ	شوہروں کے لئے یا اپنے باپ کے لئے
بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ	یا شوہر کے باپ کے لئے یا اپنے بیٹوں
بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي	کے لئے یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے
أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا	لئے یا اپنے بھائیوں کے لئے اپنے
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ	بھانجوں کیلئے یا اپنی ہم مذہب عورتوں پر
غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ	یا اپنی باندیوں پر یا اپنے ایسے نوکروں پر
الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ	جو عورت کے خواہشمند نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَـظْهَــرُوا عَـلَـى عَـوْرَاتِ	ہوں یا ان بچوں پر جو عورتوں کی پوشیدہ
الـنِّسَـــاءِ وَلَا يَـضْــرِبْـنَ	چیزوں سے واقف نہ ہوں اور نہ زور سے
بِـأَرْجُـلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ	ماریں اپنے پاؤں زمین پر کہ معلوم ہوجائے
مِـنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ	وہ بناؤ سنگار جس کو وہ چھپائے ہوئے ہیں اور
جَـمِيـعًـا أَيُّهَـا الْـمُؤْمِنُونَ	رجوع کرو اللہ کی طرف تم سب اے ایمان
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ .	والو تا کہ تم بامراد ہو جاؤ۔

(سورۃ النور،آیت:31)

﴿برقع کے اوصاف﴾

برادران اسلام! پردہ اختیار کرنے کی ایک بہتر شکل برقع ہے اور برقع اوراسکے نقاب سے بھی وہی مقصد پورا ہوتا ہے جسکے لئے چہروں سمیت پورے جسم پر چادر اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عورتوں کے پردہ اور ستر کیلئے اسلام نے کوئی خاص رنگ و ہیئت والا لباس لازم نہیں کیا، حجاب کا اصل مقصود عورت کے مقامات ستر کو چھپانا ہے تا کہ فتنہ وفساد بے حیائی و عریانیت سے تحفظ حاصل ہو، بنابریں اسلامی حجاب کیلئے چند اوصاف وشروط کا اہتمام ملحوظ رہنا ضروری ہے۔

(1) حجاب ایسا ہو کہ جو بجز ہتھیلی وقدم عورت کے مکمل سراپا کو چھپائے۔

(2) ایسا ڈھیلا اور عریض ہو کہ جسمانی هیئت و حجم کی عکاسی نہ کرے۔

(3) اتنا پتلا ورقیق نہ ہو کہ اس سے جسم کی رنگت جھلکنے لگے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(4) غیر اقوام کے لباس سے مشابہت نہ ہو، غیروں کی مشابہت پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

(5) برقع، اجنبیوں کے لئے جاذب نظر قسم قسم کے بیل بوٹوں اور نقش ونگار والا نہ ہو کیونکہ برقع کا مقصود اجنبی نگاہوں سے حفاظت ہے نہ کہ ان کی التفات بڑھانا، حدیث شریف میں زینت والا جاذب نظر لباس پہن کر باہر نکلنے سے عورتوں کو منع کیا گیا جیسا کہ سنن ابن ماجہ، باب فتنة النساء حدیث نمبر: 3991، الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی غض البصر، ج3، ص38 میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایھا الناس انھوا نسائکم عن لبس الزینة. اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت والا لباس پہن کر اجنبیوں کے سامنے نکلنے سے منع کرو۔

(سنن ابن ماجه، باب فتنة النساء حديث نمبر: 3991، الترغيب و الترهيب، كتاب النكاح، باب الترغيب فى غض البصر، ج3، ص38)

(6) ونیز برقع اپنی ہیئت وبناوٹ میں مردانہ لباس کی شباہت نہ رکھتا ہو کیونکہ عورتوں کو مردوں کی اور مردوں کو عورتوں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے اور ان پر لعنت کا ذکر ہے، حدیث شریف میں ہے:

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل يلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مردوں جیسا لباس پہنے۔

(سنن ابی داود، باب فی لباس النساء، حديث نمبر: 3575۔ مسند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمد،مسند ابی هریرۃرضی اللہ عنہ،حدیث نمبر: 7958)

﴿بے پردہ عورت کو شیطان تاکنے لگتا ہے﴾

جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّـهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ.	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت تو سراپا ستر ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکنے لگتا ہے۔

(جامع ترمذی شریف ،باب المرأۃ عورۃ ،حدیث نمبر: 1206)

اور معجم کبیر طبرانی میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ فَتَقُولُ: مَا رَآنِي أَحَدٌ إِلا أَعْجَبْتُهُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ إِلَى اللَّهِ إِذَا كَانَتْ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا.	بے شک عورت تو سراپا ستر ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکنے لگتا ہے (اور اس کے حسن کو دوبالا کرکے دکھاتا ہے) کہ وہ کہنے لگتی ہے جو مجھ کو دیکھے گا میں اس کو ضرور بھلی لگوں گی ،اور بلاشبہ عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ سے قریب رہتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔

(جامع ترمذی شریف، کتاب الرضاع ، باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، حدیث نمبر:1093۔ معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر:9368)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات ! ''عورت'' اس کو کہا جاتا ہے جس کا پوشیدہ و مستور ہونا ضروری ہوتا ہے جس کی نمائش معیوب و ناپسندیدہ ہو اور پوشیدگی محمود و قابل تعریف ہوتی ہے، چنانچہ جب عورت کی جانب سے بے پردگی ہوتی ہے تو شیطان اپنا اثر دکھاتا ہے، اور جب وہ اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے پردہ نشین رہتی ہے تو اسے قربِ خداوندی نصیب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور سارے عالم میں اسلام کے پیام کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور خواتین و دختران ملت کو اسلامی حجاب کا پابند بنائے، اور ہماری عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے۔

آمِیْـن بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

x

سامعیں سے ہے توقع غور فرمائیں ذرا	تھا ذبیح اللہ کا فرحت فزا جو واقعہ
وہ معین روز روز عید ٹھہر گیا	تہنیت کے سب رسوم اُس روز ہوتے ہیں ادا
روز میلاد نبی جس میں تھا وہ کچھ اہتمام
ہو نہ کیوں کر واجب التعظیم پیش حق مدام

از: شیخ الاسلام

x

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار خطابت

حصہ ہشتم برائے شعبان المعظم

ضرورت فقہ اور مقامِ امام اعظم 757
شب براءت، بخشش و مغفرت کی رات 784
توبہ و استغفار، فضائل و آداب 811
ماہ رمضان، استقبال و اہتمام 831

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضرورت فقہ اور مقامِ امام اعظم رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً. فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنُ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! اسلامی عقائد‘ دینی فرائض‘ شرعی واجبات‘ عبادات اور معاملات سے متعلق بنیادی معلومات حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم وضروری ہے‘ البتہ دین میں تفقہ حاصل کرنا‘ اس کی گہرائی وگیرائی میں اترنا‘ خالصۃً اس کے لئے فارغ ہوجانا اوراس میں کامل عبور حاصل کرنا‘ تاکہ نت نئے مسائل کا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیا جاسکے‘ یہ فرض کفایہ کے درجہ میں ہے، ہر شخص علم دین میں کامل تفقہ حاصل کرنے کے لئے مکمل طور پر وقت نہیں دے سکتا، مسلمانوں کے تمام افراد فقہ واستنباط کے لئے فارغ نہیں ہوسکتے، اگر سارے لوگ فقہ وبصیرت کے حصول کے لئے مصروف ہوجائیں تو معاشی معاملات میں خلل واقع ہوگا، امور معیشت متاثر ہوں گے، جبکہ مسلمانوں کے لئے کسبِ معاش بھی لازمی وضروری ہے، اسی لئے مسلمانوں کی ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو علم دین کے تفقہ کے لئے فارغ ہوجائے، دین کی سمجھ بوجھ کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے، دین کی فقہ وفہم میں مہارت حاصل کرے' تاکہ نت نئے مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دے سکے۔جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً. فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ.

اور تمام اہل ایمان تو ایک ساتھ نکل نہیں سکتے' ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ہر بڑی جماعت سے کچھ خاص لوگ نکل جاتے' تاکہ وہ دین کی فقہ وفہم کو حاصل کریں اور اپنی قوم کو ڈرائیں جب ان کی طرف واپس ہوں' تاکہ وہ (گناہوں کی زندگی سے) بچیں۔

(سورۃ التوبۃ،آیت:122)

فقہ کی اصل قرآن کریم سے

اللہ تعالی نے تفقہ فی الدین حاصل کرنے کا حکم فرمایا، اس سے فقہ کی اہمیت ووقعت عیاں وآشکار ہوتی ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ.

اور تم اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم کتاب الہی کی تعلیم دیتے ہو اور خود بھی اسے پڑھتے ہو۔

(سورۃ آل عمران،آیت:79)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقال ابن عباس "کونوا ربانیین" حکماء فقهاءُ.	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ "کُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ" کا معنی یہ ہے کہ تم حکمت وبصیرت والے،فقہ واستنباط والے بن جاؤ۔

(صحیح البخاری ' کتاب العلم' باب العلم قبل القول والعمل)

اس تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی فقہ واستنباط والے بننے کا حکم دے رہا ہے،صحیح بخاری شریف میں اس کی تفسیر یہی بیان کی گئی ہے کہ فقہاء بن جاؤ،حکمت وبصیرت والے بن جاؤ،فکروتدبر والے بن جاؤ،دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے بن جاؤ۔

فقہ کی اصل حدیث شریف سے

حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے حقیقۃ الفقہ کے عنوان سے دو جلدوں میں ایک تحقیقی کتاب لکھی ہیں،ان میں آپ نے نہایت ایمان افروز بحثیں فرمائی ہیں،آپ نے فقہ کی حقیقت اور فقہ کی اہمیت نیز فقہاء کرام کے منصب جلیل سے متعلق مباحث انتہائی شرح وبسط کے ساتھ درج کئے ہیں، فی زمانہ اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

تاجدار کائنات' سید الانبیاء والمرسلین' حامل علوم اولین وآخرین صلی اللہ علیہ وسلم ارواحنا فداہ ارشاد فرماتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةً وَدِعَامَةُ هٰذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ.

ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون تو فقہ ہی ہے۔

(جامع الاحادیث، حدیث نمبر: 8154۔ الجامع الکبیر، حدیث نمبر: 1504۔ کنزالعمال ،حرف العین ، حدیث نمبر: 28768۔ العلل المتناهية، باب فضل الفقه على العبادة، حدیث نمبر: 194)

فقہ کتاب وسنت کا لب لباب

اس حدیث پاک میں اسی بات کی صراحت کی گئی کہ دین کا نچوڑ فقہ ہے، دین کا مدار فقہ ہے، دین کا سرمایہ فقہ ہے، فقہ قرآن وحدیث کے مقابل کسی چیز کا نام نہیں ہے بلکہ قرآن کریم وحدیث شریف کے صحیح فہم وادراک کا نام فقہ ہے، فقہ تو دین کا سہارا ہے، دین کا ستون ہی موجود نہیں تو دین کہاں رہا؟ سہارا ٹوٹ گیا تو دین کہاں رہا؟

برادران اسلام! فقہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ فقہ کی طرف نہ جاؤ جب فقہ کی طرف نہ جائیں گے تو پھر فقہ سے خالی رہ کر قرآن کریم وحدیث شریف کیسے سیکھیں گے؟ کیونکہ قران وسنت سے رشد وہدایت حاصل کرنے کے لئے محض کلمات کا ترجمہ جان لینا کافی نہیں بلکہ اس کے حقیقی معنی ومفہوم کو سمجھنا ضروری ہے اور فقہ دراصل قرآن کریم وحدیث شریف کے منشا کو پانے کا نام ہے۔

قرآن کریم اور احادیث شریفہ اسلامی قانون کی اساس وبنیاد ہیں، جن میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں کا مکمل حل موجود ہے، قرآن کریم عام فہم اور آسان ہونے کے باوجود اس میں آیات محکمات بھی ہیں اور متشابہات بھی ہیں، آیات قرآنیہ کو سمجھنا اور ان سے مسائل کا حل نکالنا عام انسان تو کجا ایک ماہرِ زبان کے لئے بھی آسان بات نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ محض زبان پر عبور حاصل ہونے کی وجہ سے قانون کی نزاکتوں کو سمجھنا آسان نہیں ہے، جیسے انگریزی ادب (English literature) کا ماہر شخص ہندوستانی دستور (Indian constitution) یا کسی بھی ملک کے قانون کی باریکیوں کو نہیں سمجھ سکتا، زبان کی مہارت اور تقریر وتحریر پر زبردست ملکہ کے باوجود قانونی نزاکتوں کو سمجھنا' دستوری پیچیدگیوں کو دور کرنا' نہایت دشوار ہوتا ہے، اس کے لئے کسی ماہر قانون سے رجوع ہونا ضروری ہے۔

ضرورت فقہ' قرآن کریم کی روشنی میں

چونکہ ہر دور کے تقاضے مختلف رہے ہیں جس کی بنا انسان کو ہر وقت نئے مسائل درپیش ہوتے رہتے ہیں ، مثلاً دور حاضر کے مسائل میں شیر بزنس (Share business) کو دیکھ لیجئے، اس کی کونسی صورتیں جائز ہیں اور کونسی ناجائز ہیں؟ فکسڈ ڈپازٹ (Fixed deposit) کروانا کیسا ہے؟ کسی چیز کی آن لائن خرید وفروخت، اپنے قبضہ میں آنے سے قبل کسی چیز کو بیچ دینا، لائف انشورنس (life insurance) کا شرعی حکم، اس طرح کے سینکڑوں مسائل ہیں' جن کو عام انسان اپنے علم ودانش، فہم وادراک سے حل نہیں کرسکتا اور ایسے بے شمار جدید مسائل سے متعلق قرآن وحدیث میں موجود اشاروں کو اپنی ناقص عقل سے سمجھ نہیں سکتا' لہذا ضروری ہے کہ وہ کسی ایسے امامِ مجتہد کی طرف رجوع کرے جو' ان مسائل کا حل قرآن کریم وحدیث شریف کی روشنی میں بیان کرتے ہوں۔

ائمہ کرام وفقہاء عظام نے قرآن کریم اور احادیث شریفہ کی روشنی میں اصول وضوابط، قواعد واحکام بیان کئے ہیں ونیز انسانی زندگی میں پیدائش سے موت تک پیش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنے والے تمام مسائل واحکام کو انہوں نے باب واری ''کتاب الطھارۃ'' سے ''کتاب الفرائض'' تک مدون کیا، جس کے مجموعہ کو فقہ کہا جاتا ہے، اسی لئے ان باعتماد ائمہ کرام ومجتہدین کی پیروی وتقلید دراصل کتاب وسنت ہی کی پیروی ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يَـا أَيُّهَـا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُـوا الـرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ.

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور تم میں جو اولی الامر ہیں ان کی اطاعت کرو۔

(سورۃ النساء، آیت: 59)

اولی الامر سے مراد فقہاء ہیں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر

امام ابوجعفر طبری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 310) نے اپنی کتاب جامع البیان فی تفسیر القرآن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت مجاہد، حضرت ابن ابونجیح، حضرت عطاء بن سائب، حضرت حسن بصری اور حضرت ابوالعالیہ رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد فقہاء واہل علم حضرات ہیں۔

عن مجاهد في قوله :(أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم) قال :أولي الفقه منكم ...... عن ابن أبي نجيح : (وأولي الأمر منكم) قال: أولي الفقه في الدين والعقل ...... عن ابن عباس قوله :(أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم) يعني :أهل الفقه والدين ...... عن عطاء بن السائب في قوله :(أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم) قال :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أولـى الـعـلـم والفقه ...... عن عطاء :(وأولـى الأمر منكم) قال : الـفقهاء والعلماء ......عن الحسن فى قوله :(وأولى الأمر منكم) قال :هـم الـعـلـمـاء ...... عن أبى العالية فى قوله :(وأولى الأمر منكم) قال :هـم أهـل العلم ألا ترى أنه يقول :(ولو ردوه إلى الرسول وإلى أولى الأمر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم)

(تفسير الطبری، سورۃ النساء۔59)

حضرت ابن ابو نجیح رحمۃ اللہ علیہ نے امام مجاہد مکی تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے:

عـن ابـن ابــی نـجـيـح عن مـجـاهـد فی قوله عزوجل واولـى الامـرمـنـكـم يعنى اولــی الـفـقــه فــی الدين والعقلُ.	حضرت ابن ابو نجیح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اولی الامر سے مراد دین میں تفقہ اور فہم وبصیرت رکھنے والے فقہاء کرام ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا استاذ، امام عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:211) فرماتے ہیں: عبد الرزاق قال :نا معمرعن ابن ابی نجيح عن مـجاهد فی قوله تعالى ”واولى الامرمنكم“قال :هم اهل الفقه والعلم .

اولی الامر سے مراد فقہاء واہل علم ہیں۔

صاحب تفسیر کبیر علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حسن بصری، امام مجاہد اور امام ضحاک رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ اولی الامر سے مراد وہ علماء ہیں جو شریعت کے احکام بتاتے ہیں اور لوگوں کو دین سکھاتے ہے۔:المراد العلماء الذین یفتون فی الاحکام الشرعیة ویعلمون الناس دینهم .وهذه روایة الثعلبی عن ابن عباس وقول الحسن ومجاهد وضحاک. (التفسیر الکبیر۔سورۃ النساء:59)

ونیز فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ صحابہ کرام وتابعین عظام کی ایک جماعت نے اولی الامر سے علماء مراد لیا ہے،انه لانزاع ان جماعة من الصحابة و التابعین حملوا قوله واولی الامر منکم علی العلماء .

(التفسیر الکبیر۔سورۃ النساء)

علامہ ابن کثیر اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقال علی ابن ابی طلحة ،عن ابن عباس واولی الامر منکم یعنی اهل الفقه والدین ، وکذا قال مجاهد وعطاء والحسن البصری وابو العالیة و اولی الامر منکم یعنی العلماء.	حضرت علی بن ابو طلحہ ،حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کریمہ واولی الامر منکم کی تفسیر سے متعلق روایت بیان فرماتے ہیں کہ اس سے مراد متدیّن فقہاء کرام ہیں۔اور اسی طرح امام مجاہد،حضرت عطاء ،حضرت حسن بصری اور ابوالعالیہ رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اولی الامر سے مراد علماء ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر، ج2ص345، سورۃالنساء :59)

امام اعظم' آیتِ قرآنی وحدیث بخاری کی بشارت کا مصداق

حضرات ! فقہ اور تقلید سے متعلق ضروری تفصیل سماعت کرنے کے بعد ہم امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الائمہ، سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عظمت وحقانیت اور آپ کا علمی وفقہی مقام ملاحظہ کریں! چونکہ یہ ماہ شعبان ہے اور امام اعظم کے وصال کا مہینہ ہے، اس مناسبت سے آپ کا تذکرہ کیا جاتا ہے، آپ کی ولادت سنہ 61 یا 70 یا 80 ہجری میں ہوئی، اور وصال مبارک 2 شعبان المعظم 150 ہجری میں ہوا۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی وغیرہ کتب حدیث شریف میں ہے کہ جب سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کریمہ کا نزول ہوا جس میں ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِى بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ، وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ	وہی شان والا خدا ہے جس نے ناواقف لوگوں کے درمیان ان ہی کی جنس سے ایک عظیم رسول کو بھیجا، جو اُن کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، انہیں پاک کرتے ہیں اور کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، بیشک وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے، اور یہ عظیم رسول ان میں سے اوروں کو بھی پاک کرتے اور کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، جو پہلوں سے نہیں ملے اور وہی غالب حکمت والا ہے (سورۂ جمعہ 2/3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ بعد میں آنے والے کون ہیں (جن پر آپ آیات کی تلاوت فرمائینگے اور ان کے نفس کا تزکیہ اور کتاب وحکمت کی تعلیم فرمائینگے؟)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا ، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلاءِ.	حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب عنایت نہیں فرمایا ، یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ دریافت کیا، (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ موجود تھے،حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھ کرارشادفرمایا: اگرایمان ثریا کی بلندی پر بھی ہوتو اِن میں سے کچھ لوگ بلکہ ایک ہی شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کرلے گا۔

(صحیح البخاری ،کتاب التفسیر،باب قوله وآخرین منهم لما یلحقوا بهم،حدیث نمبر:4897)

حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے زجاجۃ المصابیح میں امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تبییض الصحیفہ سے روایت بیان کی ہے :

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "والذى نفسي بيده !لو كان الدين معلقا بالثريا لتناوله رجل من فارس ."...... وقال الحافظ السيوطي: هذا الحديث الذي رواه	حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگردین ثریا پر بھی معلق ہوتا تو ابنائے فارس سے ایک شخص اس کو پالیتا۔......امام حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک جس کوامام بخاری ومسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الشیخان أصل صحیح،	نے روایت کیا ہے اصل صحیح ہے جس کی
یعتمد علیه فی الإشارة لأبی	روشنی میں پورے وثوق کے ساتھ
حنیفة، وهو متفق علی صحته.	کہا جاسکتا ہے کہ اس میں امام اعظم ابو
وفی حاشیة الشبراملسی علی	حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ ہے
"المواهب "عن العلامة	اوراس کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔
الشامی تلمیذ الحافظ	......امام سیوطی کے شاگرد علامہ شامی کا
السیوطی قال :ما جزم به	بیان ہے: ہمارے شیخ کا یقین ہے کہ امام
شیخنا من أن أبا حنیفة هو	اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہی اس
المراد من هذا الحدیث ظاهر لا	(حدیث) کے مصداق ہیں جس میں کسی
شک فیه؛ لأنه لم یبلغ من أبناء	شک کی گنجائش نہیں' کیونکہ اہل فارس
فارس فی العلم مبلغه أحد.	میں آپ جیسے علم وکمال کو کوئی نہیں پہنچا۔

(زجاجة المصابیح ، ج1، کتاب العلم)

امام اعظم کی تحقیقات کوامام جعفرصادق رضی اللہ عنہ کی توثیق

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ حضرات اہل بیت کرام کا بیحد احترام فرمایا کرتے اورآپ کی فقہی تحقیقات کواہلبیت کرام کی تائید حاصل ہے۔

"وعن "أبی یوسف أن	امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک
الإمام کان یفتی فی	مرتبہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مسجد
المسجد الحرام إذ	حرام میں بیٹھے ہوئے تھے،لوگ آتے اورمسائل
وقف علیه الإمام	پوچھتے اورآپ جواب دیتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جعفر الصادق بن محمد الباقر الإمام رضي الله عنهما وعن آبائهما الكرام ففطن الإمام فقام فقال يا ابن رسول الله لو علمت أول ما وقفت لما قعدت وأنت قائم فقال اجلس وافت الناس على هذا أدركت آبائي.	جاتے تھے، اتنے میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے اور یہ حالت کھڑے ہوکر دیکھ رہے تھے، حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فراست سے سمجھ گئے کہ آپ تشریف لائے ہیں تو فوراً کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادے! اگر پہلے سے مجھے معلوم ہوتا کہ آپ یہاں کھڑے ہوئے ہیں تو میں ہرگز نہیں بیٹھتا' جبکہ آپ کھڑے ہوں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تشریف رکھیں اور لوگوں کو احکام بتلائیں، میں نے اپنے آباء واجداد کو بھی اسی حالت پر پایا ہے۔

(الجواهر المضيئة فى طبقات الحنفية، ج:2، ص:315)

حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا کہ دیکھئے! امام صاحب جو جواب دیتے جاتے وہ سب مسائل فقہیہ تھے' جن کو تقلیداً سب مان رہے تھے اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تحسین کی۔

(حقيقة الفقه، ج2، ص49)

امام اعظم کے اخلاق کریمانہ

حضرات! حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ جہاں علم وفضل میں یکتائے روزگار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں، قرآن وحدیث کے علوم وفنون کے بحر ذخار ہیں، ایسی بلندی وکمال پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاق عالیہ کے پیکر تھے، حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اخلاق عالیہ اور فیاضی وسخاوت سے متعلق ایک واقعہ، امام موفق اور امام کردری کی **مناقب الامام الاعظم** کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں: حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کسی کی عیادت کو جا رہا تھا، راستہ میں ایک شخص آپ کو دیکھ کر چھپ گیا اور دوسرے راستہ سے نکل جانا چاہا۔ آپ نے اُس کو پکار کر کہا: ''دوسرے راستہ سے کیوں جاتے ہو؟'' اُس نے دیکھا کہ امام صاحب پہچان گئے، شرمندہ ہو کر کھڑا ہو گیا، آپ نے جب مکرر سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ ''مجھ پر آپ کے دس ہزار درہم ہیں، اور باوجود مدت گزر جانے کے تنگدستی کی وجہ سے ادا نہ کر سکا اِس لئے روبرو آنے سے مجھے شرم آئی''۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ اُن درہموں سے چھپنے کی نوبت پہنچ گئی، وہ کُل میں نے تمہیں معاف کر دیا، اور تم سے یہ درخواست ہے کہ میری طرف سے تمہارے دل پر جو گرانی گزری وہ تم معاف کر دو۔

(حقيقة الفقه ج1۔ص299)

امام اعظم اور تعظیم قرآن

امام موفق رحمۃ اللہ علیہ، امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں تعظیم قرآن پاک سے متعلق ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں:

و اورد امـــام الائـمة الزرنجری هذا الحديث — امام الائمہ زرنجری رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو مرسلاً روایت کرتے ہوئے فرمایا: امام صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرسلا وقال لما تعلم ابنه حماد الفاتحة وهب للمعلم الف درهم. قلت : واورد ابن جبارة فی کتابه المعروف (بالکامل) فقال المعلم ماصنعت حتی انفذالی هذا ؟ وحضره واعتذر الیه .فقال یا هذا تستحقر ما علمت ولدی، والله لو کان معنا اکثر من ذلک لدفعناه تعظیما للقرآن.

کے فرزند حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے جب سورۂ فاتحہ ختم کی تو امام اعظم رضی اللہ عنہ نے استاذ کے پاس ہزار درہم تحفۃً بھیجے، امام موفق فرماتے ہیں کہ ابن جبارہ نے اپنی مشہور کتاب ''الکامل'' میں فرمایا کہ صاحبزادہ کے استاذ امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معذرت پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں نے کیا کیا جو اتنے درہم مجھے عطا کیے گئے؟ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے جو میرے لڑکے کو تعلیم دی ہے کیا اس کو معمولی سمجھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی ہوتے تو تعظیمِ قرآن کے لحاظ سے وہ سب آپ کو پیش کر دیتے۔

(مناقب الامام الاعظم للموفق۔ ص:257/256۔حقیقۃ الفقہ ج1۔ص299)

امام اعظم تقوی وطہارت کے پیکر

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تفسیر کبیر میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے زہد و ورع سے متعلق ایک روایت نقل کی ہے:

روی أن أبا حنيفة رضی اللہ عنہ کان لہ علی بعض

روایت بیان کی گئی ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا کسی مجوسی پر قرض تھا، آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المجوس مال فذهب إلى	اسے حاصل کرنے کے لئے اس کے گھر
داره ليطالبه به ، فلما	تشریف لے گئے، جب آپ اس کے گھر
وصل إلى باب داره وقع	کے دروازہ پر پہنچے تو آپ کے جوتے پر
على نعله نجاسة ، فنفض	نجاست گر گئی، جب آپ نے اپنے جوتے کو
نعله فارتفعت النجاسة عن	جھاڑا تو نجاست کا چھینٹا اڑا اور مجوسی کے گھر
فعله ووقعت على حائط	کی دیوار پر گرا، تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی
دار المجوسي فتحير أبو	عنہ فکرمند ہو گئے، اور سوچنے لگے کہ اگر میں
حنيفة وقال :إن تركتها	اسے ایسے ہی چھوڑ دوں تو یہ اس مجوسی کی
كان ذلك سبباً لقبح	دیوار پر عیب بنا رہے گا، اور اگر اسے کرید کر
جدار هذا المجوسي ،	نکال دوں تو دیوار کی مٹی گر جائے گی، پھر
وإن حككتها انحدر	آپ نے دروازہ پر دستک دی، تو باندی باہر
التراب من الحائط ، فدق	آئی، آپ نے اس سے کہا: اپنے آقا سے کہو
الباب فخرجت الجارية	کہ ابوحنیفہ دروازہ پر تمہارا انتظار کر رہے
فقال لها :قولي لمولاك	ہیں، تو وہ شخص باہر آیا، اس نے گمان کیا کہ
إن أبا حنيفة بالباب ،	آپ اس سے اپنے قرض کا: مطالبہ کریں
فخرج إليه وظن أنه يطالبه	گے، وہ معذرت خواہی کرنے لگا، تو امام ابو
بالمالت ،فأخذ يعتذر ،	حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اس کو تو
فقال أبو حنيفة رضي الله	رہنے دو، اس سے زیادہ اہم چیز میرے
عنه ، ههنا ما هو أولى ،	سامنے ہے پھر آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وذكر قصة الجدار ، وأنه	نے دیوار سے متعلق سارا قصہ بیان کیا،
كيف السبيل إلى تطهيره	اور پوچھا کہ دیوار کو پاک کرنے کی کیا
فقال المجوسي :فأنا أبدأ	سبیل ہے؟ مجوسی نے کہا: میں پہلے اپنے
بتطهير نفسي فأسلم في	آپ کو پاک کرتا ہوں، اور اس نے اسی
الحال.	وقت اسلام قبول کرلیا۔

(التفسیر الکبیر للرازی،سورۃ الفاتحہ،آیت:7)

چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر کی ادائیگی

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عبادت کا غیر معمولی اہتمام فرماتے، رات بھر عبادت کیا کرتے تھے،قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے فرماتے، بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے،خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے:

حدثنا حماد بن قريش قال	حضرت حماد بن قریش نے فرمایا: میں نے اسد بن
سمعت أسد بن عمر يقول	عمر سے یہ فرماتے سنا کہ یہ بات میرے ذہن
صلى أبو حنيفة فيما حفظ	نشین ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے
عليه صلاة الفجر بوضوء	چالیس سال نماز عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا
صلاة العشاء أربعين سنة	فرمائی، آپ رات بھر ایک رکعت میں مکمل قرآن
فكان عامة الليل يقرأ	کریم کی تلاوت فرماتے اور رات میں آپ کے
جميع القرآن في ركعة	رونے کی آواز سنائی دیتی یہاں تک کہ پڑوسیوں
واحدة وكان يسمع بكاؤه	کو آپ کی اس حالت پر ترس آجاتا تھا، امام اعظم
بالليل حتى يرحمه جيرانه	کے بارے میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحفظ عليه أنه ختم القرآن في الموضع الذي توفي فيه سبعة آلاف مرة.	یہ بات بھی یاد ہے کہ جس مقام پر آپ نے وصال فرمایا وہاں آپ نے سات ہزار مرتبہ قرآن کریم ختم فرمایا۔

(تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، باب النون، ذکر من اسمہ النعمان)

ایک دن کے وقفہ سے تیس سال تک روزوں کا اہتمام

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دن میں روزہ رکھتے تھے اور رات میں آرام نہیں کرتے تھے جیسا کہ تاریخ بغداد میں ہے:

حدثنا إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة عن أبيه قال لما مات أبي سألنا الحسن بن عمارة أن يتولى غسله ففعل فلما غسله قال: رحمك الله وغفر لك لم تفطر منذ ثلاثين سنة ولم تتوسد يمينك بالليل منذ أربعين سنة وقد أتعبت من بعدك	امام اعظم رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت اسماعیل بن حماد اپنے والد حضرت حماد بن ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں جب میرے والد کا وصال ہوا تو ہم نے حضرت حسن بن عمارہ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ والد گرامی کو غسل دیں، انہوں نے یہ درخواست قبول کی، جب غسل دیا تو یہ کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کے درجات بلند کرے، آپ نے تیس سال سے روزہ نہیں چھوڑا (اس طرح ایک دن کے وقفہ سے روزہ رکھا کرتے تھے) اور چالیس سال سے آپ کے داہنے ہاتھ نے رات میں ٹیک نہیں لگایا، آپ نے اپنے بعد والوں کے لئے مشقت والے کام کی راہ کھول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وفضحت القراء . دی اور حفاظ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

(تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، باب النون، ذکر من اسمه النعمان)

حقوق زوجیت کی ادئیگی اور حصول اولاد کے سلسلہ میں وارد شبہ کا ازالہ

چالیس سال امام اعظم کی شب بیداری کے بارے میں بعض گوشوں سے یہ شبہ پیدا کیا جاتا ہے کہ اگر امام اعظم نے چالیس سال ہر رات مسلسل عبادت کی ہے' عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے تو پھر آپ کو اولاد نہیں ہوتی تھی۔

میں اس شبہ کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں، اللہ تعالی کے بندے تین قسم کے ہوتے ہیں: (1) کچھ تو وہ ہیں جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں، (2) کچھ درمیانی درجہ کے نیک لوگ ہیں جو عمل صالح کرتے رہتے ہیں، (3) اور کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو نیکیوں میں سبقت کرنے والے' خیر و بھلائی میں پہل کرنے والے ہیں۔ (سورۃ الفاطر۔32)

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ تیسری قسم سے ہیں' آپ نیکی و بھلائی میں بہت زیادہ سبقت کرنے والے ہیں۔

نیک بندوں کے صفات قرآن کریم کہتا ہے:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے حالت سجدہ میں اور حالت قیام میں رات گزارتے ہیں۔

(سورۃ الفرقان،آیت: 64)

اللہ تعالی اپنے کلام کے ذریعہ خبر دے رہا ہے کہ میرے نیک بندے ایسے بھی ہیں جن کی راتیں قیام و سجود میں گزرتی ہیں، کلام الہی کی خبر ہے، خلاف واقعہ نہیں ہوسکتی۔

اس سے معلوم ہوا کہ رات رات بھر عبادت کرنا' نیک بندوں کے صفات ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اورامام اعظم تو سابق بالخیرات ہیں، بھلائی میں سبقت کرنے والے ہیں۔

اب رہا حقِ زوجیت کی ادائیگی اور سنتِ حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل آوری تو اس سلسلہ میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيـنَ آمَـنُـوا لِيَسْتَـأْذِنـكُـمُ الَّـذِيـنَ مَلَكَـتْ أَيْـمَـانُـكُـمْ وَالَّـذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْـحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْـلِ صَلَاةِ الْـفَـجْـرِ وَحِيـنَ تَـضَـعُـونَ ثِيَابَكُم مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ .	اے ایمان والو! چاہیئے کہ تمہارے زیر ملکیت غلام اور باندیاں اور تمہارے وہ بچے جو بلوغ کو نہیں پہنچے تم سے تین اوقات اجازت چاہیں، نماز فجر سے پہلے' دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اُتارتے ہو اور نماز عشاء کے بعد' یہ تین اوقات تمہارے لئے پردہ کے مواقع ہیں۔

(سورۃ النور، آیت:58)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کے تین اوقات ہیں ، ان تین مخصوص اوقات میں نابالغ بچے بھی آنا چاہتے ہوں تو اُن کے لئے بھی اجازت لے کر آنا ضروری ہے' بلا اجازت آنا جائز نہیں ، اُن تین اوقات میں دو اوقات کا تعلق رات سے ہے، آپ نے نماز عشاء کے بعد اور فجر سے پہلے ان دو اوقات کو عبادت کے لئے فارغ کرلیا تھا اور قبل ظہر قیلولہ کا وقت بھی ستر کے اوقات میں شامل ہے، تو اس قرآنی وضاحت وصراحت کی روشنی میں حق زوجیت کی عدم ادائیگی اور حصولِ اولاد کے سلسلہ میں جو اعتراض کیا گیا وہ مرتفع ہوتا ہے، بہر حال بزرگوں کے معاملات میں اس طرح کے غلط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصورات کرنا کہ وہ ایک نیک کام کر رہے ہوں تو اُن سے دوسرا غلط عمل ہو رہا ہوگا' قابل اصلاح عمل ہے، اس طرح کے اعتراضات سے گریز کرنا اور ان معاملات میں کچھ کہنے سے پرہیز کرنا اور اللہ تعالی کا خوف رکھنا چاہیئے۔

علم حدیث شریف میں امام اعظم کا مقام

حضرات! یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر تلامذہ کی روایت کردہ احادیث شریفہ سے کتب احادیث مالا مال ہیں۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے اساتذۂ حدیث چار ہزار 4000 ہیں، آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے اساتذہ کرام میں جلیل القدر صحابہ موجود ہیں۔ اسی طرح آپ نے بے شمار تابعین سے حدیث شریف کے علوم ومعارف حاصل کیے۔

جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار کے مقدمہ میں تحریر کیا ہے:

وَلَقَدْ كَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِمَامًا فِي ذَلِكَ ، فَإِنَّهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخَذَ الْحَدِيثَ عَنْ أَرْبَعَةِ آلَافِ شَيْخٍ مِنْ أَئِمَّةِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ.	اورحضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ علم حدیث میں امامت کے درجہ فائز تھے، حضرت رضی اللہ عنہ نے چار ہزار ائمہ تابعین وغیرہم شیوخ حدیث سے علم حدیث لیا۔

(رد المحتار، مقدمة)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام بخاری کی بیس ثلاثیات امام اعظم کے شاگردو مقلد محدثین سے مروی

صحیح بخاری کی سند میں 32 حنفی محدثین جنہوں نے امام اعظم سے تلمذ حاصل کیا

امام بخاری علیہ الرحمہ نے صحیح بخاری میں بائیس احادیث ایسی درج کی ہیں جس میں امام بخاری اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان صرف تین واسطے ہیں، یہ ان کے لئے ایک عظیم شرف کی بات ہے اوران میں سے بیس احادیث شریفہ کی سندوں میں امام بخاری کے اساتذہ حنفی محدثین ہیں ،حضرت امام مکی بن ابراہیم حنفی محدث ہیں اورامام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص ہیں جن سے امام بخاری نے گیارہ ثلاثیات لی ہیں اور امام ابوعاصم ضحاک بن مخلد سے چھ ثلاثیات اور امام محمد بن عبداللہ انصاری سے تین ثلاثیات روایت کی ہیں۔

ان بیس ثلاثیات میں امام بخاری رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر اساتذۂ محدثین وہ ہیں جوامام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے خاص شاگرد وفیض یافتگان ہیں' گویا امام بخاری نے امام اعظم کے مقلد اوراپنے حنفی اساتذہ پر ناز کیا ہے، کیوں کہ آپ کی سند میں اگر ان حنفی محدثین کی وساطت نہ رہے تو آپ کے پاس صرف دو ثلاثیات باقی رہ جاتی ہیں۔ ونیز امام بخاری نے صحیح بخاری میں بتیس (32) حنفی محدثین سے روایات لی ہیں جو براہ راست امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد وتلمیذ اور مسائل فقہیہ میں آپ کے مقلد وپیرو ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فقہ حنفی وہ راستہ ہے جس کو ائمۂ محدثین نے اختیار کیا، زندگی بھر ذخائر حدیث کی حفاظت کرنے والوں نے جن تحقیقات کو اختیار کیا ہو وہ کیونکر حدیث کے خلاف ہوسکتی ہیں؟۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرویاتِ امام اعظم کی اہمیت

امام موفق رحمۃ اللہ علیہ نے اسمٰعیل بن بشر کے حوالہ سے لکھا ہے:

قال : کنا فی مجلس المکی فقال حدثنا ابوحنیفۃ فصاح رجل غریب حدثنا عن ابن جریج و لاتحدثنا عن ابی حنیفۃ فقال المکی انا لانحدث السفھاء حرمت علیک ان تکتب عنی قم من مجلسی فلم یحدث حتی اقیم الرجل من مجلسہ ثم قال حدثنا ابوحنیفۃ ومر فیہ.

اسمٰعیل بن بشر نے کہا: ہم حضرت مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہء درس میں موجود تھے، آپ نے فرمایا کہ ہمیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی، مجلس سے ایک اجنبی شخص چیخ اُٹھا کہ ہمیں بجائے ابوحنیفہ کے ابن جریج کی حدیث بیان کیجئے! تب امام مکی بن ابراہیم نے جلال کے عالم میں فرمایا: ہم بے ادبوں اور نادانوں کو درس حدیث نہیں دیتے، میں نے تیرے لئے منع کردیا ہے کہ مجھ سے کوئی حدیث لکھے، آپ نے اس وقت تک درس حدیث موقوف کردیا جب تک کہ اس کو مجلس سے نہ نکال دیا گیا جب وہ چلا گیا تو آپ امام اعظم سے مروی احادیث شریفہ بیان فرمانے لگے۔

(مناقب الامام الاعظم للموفق، ج1، ص:204)

امام اعظم کے ایک شاگرد محدث عبدالرزاق سے صحاح ستہ‘ مسند احمد ودارمی میں دوہزار چارسو چھیانوے احادیث مروی

امام اعظم کے جلیل القدر شاگرد محدث عبدالرزاق جن کی نسبت دنیائے علم جانتی ہے کہ آپ علم حدیث شریف میں مہارت تامہ رکھتے تھے‘ جن سے صحاح ستہ صحیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، و نیز مسند احمد بن حنبل اور سنن دارمی، ان آٹھ کتابوں میں 2496 روایات موجود ہیں۔ اس سے امام اعظم کے علم حدیث میں اعلیٰ مقام و مرتبہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ شاگرد کی یہ شان ہے کہ بڑے بڑے محدثین ان کے شاگرد ہیں، ائمہ محدثین ان سے حدیث لیتے ہیں تو استاذ کی علمی شان کیا ہوگی۔

ان اصحاب الکتب الثمانیة :البخاری و مسلم و الترمذی والنسائی وابو داود و ابن ماجه و احمد و الدرامی. رووا عن عبد الرزاق بواسطة شیوخهم ما عدا احمد فروی عنه مباشرة احیانا ،و کان مجموع روایتهم بواسطة شیوخهم عن عبد الرزاق هوست وتسعون حدیثا واربعمئة بعد الالفین حدیثا(2496).

(الامام ابو حنیفة النعمان محدثا فی کتب المحدثین ،لمحمد نور سوید،ص:58)

امام اعظم کے جس شاگرد محدث عبدالرزاق سے اس قدر کثرت سے روایات صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث میں آئی ہیں وہ خود امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مداح ہیں، علم حدیث میں امام اعظم کی یہ شان ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ اور دیگر محدثین کے استاذ امام اعظم سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی مصنف میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث شریفہ روایت کی ہیں۔

امام اعظم نے کتاب وسنت کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دیا، شیخ ابن حزم کی وضاحت

شیخ ابن حزم ظاہری نے بھی امام اعظم کے طریقۂ استدلال کے سلسلہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واضح طور پر بیان کیا کہ آپ کتاب وسنت کے خلاف کبھی کوئی فیصلہ نہیں کیا کرتے اور نہ اقوال صحابہ کے سوا کوئی رائے رکھتے تھے، انہوں نے امام اعظم کے اس قول کا حوالہ دیا ہے کہ آپ نے کہا ہے:

ما جاء عن الله تعالى فعلى الرأس والعينين، وما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعا وطاعة، وما جاء عن الصحابة رضى الله عنهم، تخيرنا من أقوالهم ولم نخرج عنهم، وما جاء عن التابعين، فهم رجال ونحن رجال، فلم ينكر عن نفسه مخالفة التابعين، وإنما لم ير الخروج عن أقوال الصحابة توقيرا لهم.	اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نازل ہوا ہے وہ سر آنکھوں پر ہے، اور جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، اُسے ہم بسر وچشم وقبول کئے اور اطاعت کرتے ہیں اور صحابۂ کرام سے جو مختلف اقوال منقول ہیں، ہم نے انہیں میں سے کسی قول کو اختیار کیا ہے اور ہم نے کبھی ان کے خلاف نہیں کیا اور جو تابعین سے منقول ہے تو وہ تابعی ہیں اور ہم بھی تابعی ہیں۔اس طرح آپ نے تابعین سے اختلاف کو روا رکھا اور یہ حقیقت ہے کہ امام اعظم نے صحابۂ کرام کا احترام کرتے ہوئے ان کے اقوال نظر انداز کرنے کو جائز نہیں رکھا۔

(الاحکام لابن حزم ، فصل فیمن قال مالایعرف فیه خلاف)

حضرات ! گویا امام اعظم فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات ہم تک آئے ہیں وہی ہمارا سرمایہ ہے، مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد میری کیا مجال کہ اپنی رائے کو پیش کروں، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سامنے ہوتا ہے تو سر جھکا دیتا ہوں، جبینِ نیاز کو خم کر دیتا ہوں، میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری کیا مجال کہ سرمو اختلاف کرسکوں۔

حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے سامنے میں نے اپنی جبین کو خم کر دیا اسی کو سرمایہ بنایا اور اسی کی بنیاد پر مسئلہ بتا دیا، اور جب صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے اقوال آتے ہیں ان کی تعظیم بجالاتے ہوئے میں اسی میں سے ایک قول کو اختیار کرتا ہوں، صحابہ کے اقوال سے ہٹ کر کسی اور کے قول پر مسئلہ نہیں بتاتا، یعنی سب سے پہلا مصدر تو کتاب اللہ ہے دوسرا مصدر مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتیں، تیسرا مصدر صحابہ کرام کے آثار ہیں، یہی امام اعظم رضی اللہ عنہ کا سرمایہ ہے، اسی پر آپ کے مسائل کی بنیاد واساس ہے، آپ کے بیان کردہ مسائل کے دلائل یہی ہیں۔

پھر فرمایا ''وما جاء عن غیرھم فھم رجال ونحن رجال'' صحابہ کے علاوہ کسی کی رائے ہوتی ہے، کوئی بات خود تابعین کی بیان کردہ ہوتی ہے تو وہ بھی تابعین ہیں اور میں بھی تابعی ہوں، جس طرح انہوں نے قیاس کیا ہے میں بھی قیاس کرتا ہوں۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تراسی ہزار مسائل مستنبط کیے

برادران اسلام! امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی مبارک زندگی زہد وورع، تقوی وطہارت، خوف وخشیت اور تقرب وانابت میں گزاری، جس کی بدولت خالق کائنات نے آپ کے سینۂ اقدس کو علم فقہ کے لئے کھول دیا تھا، اللہ تعالی نے آپ کو غیر معمولی قوت حافظہ، طاقت استدلال اور ملکۂ استنباط عطا فرمایا، آپ نے بفیضان مصطفوی کتاب وسنت سے، تراسی ہزار (83000) مسائل مستنبط فرمائے ہیں، امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعظم نے کتاب وسنت کے مقابل کبھی اپنی رائے نہیں پیش کی' بلکہ آپ نے کتاب وسنت ہی سے مسائل کا حل نکالا ہے۔

امام بخاری کی توثیق کرنے والے محدثین نے بھی فقہ حنفی کو معتبر مانا ہے

حضرت یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ عظیم محدث اور نقد وجرح اور تعدیل کے امام ہیں اُن کا پایۂ علمی اس قدر مستحکم تھا کہ ان کی نسبت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کل حدیث لایعرف ابن معین فلیس هو بحدیث"	جس حدیث کو یحیی بن معین نہیں جانتے وہ فی الواقع حدیث ہی نہیں۔

ایسے جلیل القدر محدث امام اعظم کے مسلک پرفتوی دیا کرتے تھے، انکا بیان ہے:

والفقه فقه ابی حنیفة علی هذا ادرکت الناس.	معتبر ومستند فقہ امام اعظم کی فقہ ہے، اس پر میں نے محدثین کرام کو عمل کرتے ہوئے پایا ہے۔

(وفیات الاعیان ، حرف النون ، الامام ابو حنیفة۔الوافی بالوفیات ،حرف النون،الامام ابو حنیفة۔تاریخ بغداد ، باب النون ، مناقب ابی حنیفة۔حقیقةالفقة، ج2،ص41)

امام اعظم کی فقہ کو معتبر ومستند قرار دینے والے یحیی بن معین ان ائمہ حدیث میں سے ایک ہیں جن کے سامنے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تالیف کرنے کے بعد پیش کی تھی، جب انہوں نے تصدیق کی اور سند تصویب عطا فرمائی تب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کو بازار علم میں لائے' جس کی صراحت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمۃ فتح الباری میں فرمائی ہے۔ اگر امام اعظم کے پیروکاروں کو بدعتی ، گمراہ یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشرک کہا جائے تو امام بخاری پر اعتراض وارد ہوگا کہ انہوں نے گمراہ اور بدعتی محدثین سے صحیح بخاری میں روایات لی ہیں‘ اس طرح امام بخاری اور آپ کی کتاب کی فنی حیثیت بھی مجروح ہوجاتی ہے، اس لئے ہم ازراہ خیرخواہی مشورہ دیتے ہیں کہ اس طرح اختلاف وانتشار کا شکار ہونے کے بجائے اکابر پر کامل اعتماد واعتبار کرتے ہوئے ان کی تحقیقات سے استفادہ کیا جائے، اگر کسی کو ائمہ مجتہدین کی فقہی تحقیقات سے اتفاق نہیں ہے اور وہ اپنی تحقیق پر عمل چاہتا ہے تو وہ اپنے عمل کا ذمہ دار ہے، تاہم جو لوگ ائمہ کے بیان کردہ قرآن وحدیث سے ماخوذ فقہی مسائل پر عمل کررہے ہیں انہیں نشان ملامت نہ بنایا جائے۔

آج اعداء دین مختلف جہتوں سے دین اسلام پر حملہ آور ہورہے ہیں، تمام صلاحیتوں کو جمع کرکے ان کے رکیک حملوں کا جواب دینا وقت کا اہم تقاضہ ہے، بجائے اس کے باہم ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی کرنا شرعاً بھی درست نہیں اور عقلاً بھی درست نہیں، دین ودیانت کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے اس طریقہ کو بالکلیہ ترک کردینا چاہیئے۔

اللہ تعالی ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے‘ خیر وبھلائی کو اپنانے اور بدی وبرائی سے اجتناب کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمِیْنْ بِجَاهِ طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب براءت' بخشش ومغفرت کی رات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنْ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ علٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنْ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنْ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنْ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنْ .

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ: حٰمٓ .وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ .إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ . فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيم.صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی عبادت و بندگی کو اپنے بندوں کی تخلیق کا مقصد قرار دیا، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی امت کو اسی مقصد کی تکمیل کا پیغام دیا، حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم نے اسی مشن کو آگے بڑھایا۔

بزرگان دین اور امت کے صالحین انہی جلیل القدر ہستیوں کی پیروی کرتے رہے، نہ صرف انہوں نے بندگان خدا کو توحید ورسالت کی عظیم دولت سے ہمکنار کیا، دین اسلام کے مقصد سے روشناس کروایا' بلکہ خود بھی اس اہم مقصد کے مطابق زندگی گزارنے میں مصروف ومنہمک ہوگئے ، رب العالمین کی بندگی کا ثبوت دیتے ہوئے' اس کی بارگاہ میں سربسجود ہوتے ہوئے شب وروز کو ایک کردیا، اپنی عبادتوں کے ذریعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رات کی تاریکیوں کو دن کے اجالوں سے جوڑ دیا۔ محض اپنے مولی کو راضی کرنے کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے شب بیداری اور تاریکیوں میں عبادت گزاری کو اپنا وطیرہ بنالیا، انہی مردان حق وخاصان خدا کی شان میں قرآن مجید گویا ہے:

كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ.

وہ راتوں میں تھوڑی دیر سوتے ہیں اور رات کے اخیر حصہ میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔

(سورۃ الذاریات، آیت: 18/17)

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

جو عبادت گزار بندے رات کے اخیر حصہ میں اُٹھ کر عبادت کرتے ہیں وہ تو اللہ تعالی کی خصوصی عنایتیں حاصل کرتے ہیں، اُس کے خصوصی لطف وکرم سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں' کیونکہ رات کے اخیر حصہ میں اللہ تعالی کی تجلی ہوتی ہے، لیکن عام لوگ عموماً راتوں کو عبادت نہیں کیا کرتے، وہ شب بیداری کے عادی نہیں ہوتے، ان عام بندوں کے لئے اللہ تعالی نے خصوصی راتیں رکھی ہیں، جس میں رات کے آغاز سے ہی خصوصی عنایتوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، اللہ تعالی رات کے ابتدائی حصہ ہی سے آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے' تاکہ ہر شخص اس کے لطف وکرم سے سرفراز ہوجائے، ہر فرد نعمتوں سے مالا مال ہوجائے، چنانچہ ایسی ہی راتوں میں شعبان کی پندرھویں رات شب براءت اور ماہ رمضان کی شب قدر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن کریم میں شب براءت کا ذکر

اس رات کے بے شمار فضائل ہیں، یہ رات برکتوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے اور نعمتوں والی رات ہے، سورۂ دخان کی ابتدائی آیات میں اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے، جو ابھی خطبہ میں تلاوت کی گئیں' جن کا ترجمہ یہ ہے:

''حٰمٓ قسم ہے واضح کتاب کی! بے شک ہم نے اس (قرآن) کو ایک برکت والی رات میں نازل کیا، ہم ہی ڈرانے والے ہیں، اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔''

ان آیات مبارکہ میں مذکور مبارک رات سے کونسی رات مراد ہے، اس سلسلہ میں علماء امت کی ایک جماعت کے مطابق اس سے مراد پندرہ شعبان کی شب ''شب براءت'' ہے۔ جیسا کہ علامہ شیخ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1247ھ) نے 'مبارک رات' سے شعبان کی پندرھویں رات' مراد ہونے سے متعلق لکھا ہے:

هو قول عكرمة و طائفة ووجه بامور منها ان ليلة النصف من شعبان لها اربعة اسماء: الليلة المباركة و ليلة البراءة و ليلة الرحمة وليلة الصك.

حضرت عکرمہ اور مفسرین کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ ''برکت والی رات'' سے مراد شعبان کی پندرھویں شب ہے' اور یہ توجیہ چند امور کی وجہ سے قابل قبول ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ پندرھویں شعبان کے چار نام ہیں: (1) مبارک رات (2) براءت والی رات (3) رحمت والی رات (4) انعام والی رات۔

(حاشية الصاوی علی الجلالین، ج 4 ص 57۔ التفسیر الکبیر للرازی: سورة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الدخان :1)

اس مبارک رات سے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے کہ :

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ. اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

(سورۂ دخان :4)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ برکت والی رات فیصلوں کی رات ہے، اسی طرح پندرہ شعبان کی شب سے متعلق بھی احادیث شریفہ میں یہی تفصیل وارد ہے کہ اس میں سال بھر ہونے والے مختلف اموراور معاملات کے فیصلے کئے جاتے ہیں، اس جہت سے پندرہ شعبان سے متعلق احادیث شریفہ "لیلة مبارکة" (برکت والی رات) کی تفصیل اور تفسیر قرار پاتی ہیں، جیسا کہ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل فرماتے ہیں:

وروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما تقتضی الاقضیة کلھا لیلة النصف من شعبان.	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: جملہ معاملات کے فیصلہ جات شعبان کی پندرھویں شب میں ہوتے ہیں۔

(روح المعانی ج14، ص174)

برکت والی رات میں نزول قرآن کا صحیح مفہوم

برادران اسلام! اس مبارک رات سے متعلق یہ تفصیل بیان کی گئی کہ رب العالمین نے اس رات قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے اور شب قدر سے متعلق بھی قرآن کریم میں یہی تفصیل بیان کی گئی کہ وہ نزول قرآن کی رات ہے، یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ کلام الٰہی شب براءت میں بھی نازل ہوا اور شب قدر میں بھی؟

اس سے متعلق تفصیل کے لئے راقم الحروف کی کتاب ''فضائل شب براءت احادیث وآثار کی روشنی میں'' ملاحظہ کریں، یہاں اس مسئلہ کی بابت حضرت ابوالحسنات محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پر اکتفاء کیا جاتا ہے، آپ اس مسئلہ کی تفہیم وتشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: شب براءت کا نام اللہ تعالی نے مبارک رات رکھا ہے اور اس رات قرآن اتارا، ایسا ہی شب قدر کے لئے فرمایا کہ ہم نے قرآن اُتارا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ شب براءت میں قرآن اتارنے کی تجویز ہوئی اور شب قدر میں آسمان اول پر اُتارا، پھر تیئیس 23 سال تک تھوڑا تھوڑا کر کے دنیا میں اترتا رہا۔

(فضائل رمضان، ص:23)

شب براءت، موت وحیات اور تقسیم رزق کا فیصلہ

برادران اسلام! ہر شخص جانتا ہے کہ ازل سے جو ہوا اور ابد تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ لوح محفوظ میں تحریر شدہ ہے۔ البتہ سال بھر واقع ہونے والے امور سے متعلق تمام احکام کو شب براءت میں منظوری دی جاتی ہے اور فرشتے لوح محفوظ سے ان فیصلوں کو دفتروں میں نقل کرتے ہیں، اور شب قدر میں ان فائلوں کو متعلقہ فرشتوں کے حوالہ کر دیا جاتا ہے، ان فائلوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ اس سال کتنے لوگ پیدا ہوں گے، اور کتنے دنیا سے رخصت ہوجائیں گے اور کس کو کتنا رزق ملے گا۔ جیسا کہ شعب الایمان، الدعوات الکبیر للبیہقی، مشکوۃ المصابیح اور زجاجۃ المصابیح میں حدیث شریف ہے:

عن عائشة عن النبی	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
صلی الله علیه وسلم	روایت ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال هل تدرين مافی هذہ اللیلة یعنی لیلة النصف من شعبان قالت مافیها یا رسول اللہ فقال فیها ان یکتب کل مولود بنی آدم فی هذہ السنة وفیها ان یکتب کل هالک من بنی آدم فی هذہ السنة وفیها ترفع اعمالهم وفیها تنزل ارزاقهم فقالت یا رسول اللہ مامن احد یدخل الجنة الا برحمة اللہ تعالیٰ ؟ فقال مامن احد یدخل الجنة الا برحمةاللہ تعالیٰ ثلاثاً قلت ولا انت یا رسول اللہ فوضع یدہ

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتی ہو اس رات یعنی پندرھویں شعبان میں کیا ہوتا ہے! آپ نے عرض کیا: اس میں کیا ہوتا ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سال پیدا ہونے والے تمام آدمیوں کے نام اس رات فہرست میں لکھ دیے جاتے ہیں، اور اس سال فوت ہونے والے تمام انسانوں کے نام بھی فہرست میں درج کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں لوگوں کے اعمال (رب کے حضور) پیش کئے جاتے ہیں اور ان کے رزق اتارے جانے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جا سکے گا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں چلا جائے، آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ بھی نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اپنے سر انور پر رکھ کر تین مرتبہ فرمایا نہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

على هامته و لا أنا الا ان يتغمدنى الله منه برحمته يقولها ثلاث مرات.	مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی آغوشِ رحمت میں لئے ہوئے ہے۔اسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ دہراتے رہے۔

(زجاجة المصابيح، ج 1، ص 367۔ مشكوة المصابيح، ج 1، ص 114۔ الدعوات الكبير للبيهقى،فضائل الاوقات للبيهقى ، باب فضل ليلة النصف من شعبان،حديث نمبر 28۔شعب الايمان للبيهقى ، باب ماجاء فى ليلة النصف من شعبان ،حديث نمبر: 3675 ۔ العلل المتناهية لابن الجوزى،حديث فى فضل ليلة النصف شعبان ، حديث نمبر 918 ۔التبصرة لابن الجوزى، المجلس الخامس فى ذكر ليلة النصف من شعبان)

شب براءت میں قیام اوردن میں روزہ کا اہتمام

شب براءت ذکروشغل اورنماز وتلاوت وغیرہ میں مشغول رہنااورساری رات قیام کرنااوردن میں روزہ رکھنا احادیث شریفہ سے ثابت ہے چنانچہ سنن ابن ماجہ شریف‘ شعب الایمان‘ کنزالعمال اورتفسیر درمنثورؔمیں ہے:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا. فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا	حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتو اس رات قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو! کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات سورج ڈوبتے ہی آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَيَقُولُ أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلاَ مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلاَ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلاَ كَذَا أَلاَ كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

اور ارشاد فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اس کو بخش دوں! کیا کوئی رزق چاہنے والا ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں! کیا کوئی مصیبت کا مارا ہوا ہے کہ میں اس کو عافیت دوں! کیا کوئی ایسا ہے! کیا کوئی ایسا ہے! یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: 1451 ۔ شعب الایمان للبیہقی حدیث نمبر: 3664۔ کنزالعمال حدیث نمبر: 35177۔التفسیر الدرالمنثور ،سورۃ الدخان،آیت ۔4)

اس روایت سے شب براءت میں قیام کرنا اور دن میں روزہ کا سنت ہونا مذکور ہے اس سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ یہ رات غفلتوں میں رہنے کی رات نہیں، بلکہ شب بیداری اور سحر خیزی کی رات ہے، بارگاہ الٰہی سے رحمتیں لوٹنے کی رات ہے، زندگی میں برکت حاصل کرنے اور پریشانیوں سے چھٹکارہ پانے کی رات ہے۔

فضیلت شب براءت کی احادیث ثقہ راویوں سے منقول

علامہ ہیثمی نے اپنی کتاب مجمع الزوائد میں شب براءت کی فضیلت میں وارد احادیث شریفہ نقل کرتے ہوئے امام طبرانی کی معجم کبیر و معجم اوسط سے اس باب میں دو (2) روایتیں نقل کیں اور ان کے راویوں کو قابل اعتبار قرار دیتے ہوئے رقم فرمایا ہے:

ورجالھما ثقات . ترجمہ: اور ان دونوں احادیث شریفہ کے راوی معتبر و ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد ، کتاب الادب ، باب ماجاء فی الھجران)

شب براءت کی فضیلت سے متعلق تقریباً سولہ (16) صحابۂ کرام سے روایتیں منقول ہیں، ان کی تفصیل کے لئے احقر (مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی) کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب ''فضائل شب براءت' احادیث وآثار کی روشنی میں'' ملاحظہ کی جاسکتی ہے، جس میں ذخائز حدیث کے اٹھائیس حوالہ جات کوشامل کیا گیا ہے۔

شب براءت رحمت کے تین سو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

شب براءت جبریل امین سدرہ کے مکین حاضر دربار رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہوکر اس رات عبادت کرنے والوں کے حق میں خوش قسمتی و فیروز بختی کی بشارت سناتے ہیں:

قال ابو هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال جاء نى جبريل عليه السلام ليلة النصف من شعبان وقال يا محمد ارفع رأسك الى السماء قال قلت ماهذه الليلة قال هذه الليلة يفتح الله سبحانه فيها ثلاث مائة باب من ابواب الرحمة يغفر لكل من لايشرك به شيئا الا ان يكون ساحرا اوكاهنا او مدمن خمر او مصرا على الربا والزنا فان هؤلاء لايغفرلهم حتى يتوبوا فلما كان ربع الليل نزل جبريل عليه السلام	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: شعبان کی پندرھویں رات میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر عرض کیا: اے پیکر حمد وثنا! اپنا سر انور آسمان کی جانب اٹھایئے، میں نے کہا: واہ اس رات کے کیا کہنے!، جبرئیل نے عرض کیا اس رات اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور ہر اس شخص کی بخشش فرمادیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، سوائے یہ کہ وہ جادوگر ہو یا کاہن ہو یا شراب کا عادی ہو یا ہمیشہ کا سودخوار اور بدکار ہو کیونکہ ان لوگوں کو نہیں بخشا جائے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں، پھر جب چوتھائی رات ہوئی تو جبرئیل نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقال یا محمد ارفع رأسک	اے پیکرِ حمد وثنا ولائق ہر ستائش وخوبی! اپنا سرانور
فرفع راسہ فاذا ابواب الجنة	اٹھائیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سرانور اٹھایا
مفتوحة وعلی الباب الاول	تو جنت کے دروازے کھلے ہیں، پہلے دروازہ پر ایک
ملک ینادی طوبی لمن رکع فی	فرشتہ اعلان کررہا ہے: اس شخص کے لئے خوشخبری
ھذہ اللیلة وعلی الباب الثانی	ہے جس نے اس رات رکوع کیا، دوسرے دروازہ
ملک ینادی طوبی لمن سجد فی	پر ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے: اس شخص کیلئے
ھذہ اللیلة وعلی الباب الثالث	خوشخبری ہے جس نے اس رات سجدہ کیا، تیسرے
ملک ینادی طوبی لمن دعا فی	دروازہ پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے: بشارت ہے
ھذہ اللیلة وعلی الباب الرابع	اس شخص کیلئے جس نے اس رات دعا کی، چوتھے
ملک ینادی طوبی للذاکرین فی	دروازہ پر ایک فرشتہ اعلان کررہا ہے: اس رات ذکر
ھذہ اللیلة وعلی الباب الخامس	کرنے والوں کیلئے مژدہ ہے، پانچویں دروازہ پر
ملک ینادی طوبی لمن بکی من	ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے: خوشخبری ہے اس شخص
خشیة اللہ فی ھذہ اللیلة وعلی	کے لئے جو اس رات اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے
الباب السادس ملک ینادی	، چھٹے دروازہ پر ایک فرشتہ منادی ہے: اس رات
طوبی للمسلمین فی ھذہ اللیلة	اطاعت کرنے والوں کیلئے بشارت ہے، ساتویں
وعلی الباب السابع ملک ینادی	دروازہ پر ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے: کیا کوئی
ھل من سائل فیعطی سؤلہ وعلی	مانگنے والا ہے کہ اس کی مانگ پوری کی جائے!
الباب الثامن ملک ینادی ھل من	اور آٹھویں دروازہ پر ایک فرشتہ اعلان کررہا ہے: کیا
مستغفر فیغفر لہ فقلت یاجبریل	کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اسے بخش دیا جائے!
الی متی تکون	میں نے کہا: اے جبرئیل!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ھذہ الابواب مفتوحۃ قال الی طلوع الفجر من اول اللیل ثم قال یا محمد ان للہ تعالیٰ فیھا عتقاء من النار بعدد شعر غنم کلب.	یہ دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں، جبرئیل نے عرض کیا: رات کے ابتدائی حصہ سے فجر طلوع ہونے تک پھر عرض کیا: اے پیکر حمد وثنا ولائق ہر ستائش وخوبی! یقیناً اس رات اللہ تعالیٰ قبیلۂ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار بندوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج:1، ص:191)

وہ لوگ جن کی شب براءت بخشش نہ ہوگی

برادران اسلام! مقام غور ہے کہ سارے لوگ اللہ رب العزت کی رحمتوں کو حاصل کر رہے ہونگے، اس کی نعمتوں سے اپنی جھولیوں کو بھر رہے ہوں گے اور اس بخشش والی رات سعادتوں سے اپنے مقدر چمکا رہے ہونگے، ایسی انعام والی رات مغفرت نہ پانا یقیناً محرومی کی بات ہے اور اپنے حال پر افسوس وندامت کرنے کی بات ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس رات کی فضیلت سے آگاہ فرمایا، اس رات بٹنے والی رحمتوں' برکتوں اور چھٹکارے کا تذکرہ بھی فرمادیا، بات یہیں ختم نہ ہوئی' بلکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم گنہگاروں کی بندہ پروری فرماتے ہوئے؛ اس رات محروم رہنے والوں کی تفصیل بھی بتلادی، چنانچہ اس طرح کرم کا معاملہ فرمایا کہ اگر کوئی شرک وبدعقیدگی' قتل وغارت گری اور کینہ پروری میں مبتلا ہوتو شرک وبدعقیدگی کو بالکلیہ طور پر چھوڑے اور دیگر گناہوں پر صدق دل سے توبہ کرلے تو اسے سایۂ رحمت میں جگہ دیدی جائیگی، اگر کوئی ڈاکہ زنی وبدکاری اور سودخوری وشراب نوشی میں ملوث ہوتو ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برائیوں سے باز آجائے اور انہیں آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے، متعلقہ افراد کے حقوق ادا کرے اور ان کے املاک واپس کردے تو اس کی کوتاہیوں کو درگزر کردیا جائے گا اور اس کے گناہوں کو بھی بخش دیا جائے گا۔

اسی طرح اگر کوئی جادو کررہا ہے' رشتہ داری کاٹ رہا ہے اور والدین کی نافرمانی کررہا ہے تو اپنے حال زار پر افسوس کرے، رب العزت کے دربار میں ندامت کے آنسو بہائے اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اہل حقوق کے حقوق ادا کرے تو اللہ تبارک وتعالی اسے بھی محروم نہیں فرمائے گا اور اس رات کی برکتوں سے ضرور مالا مال فرمائے گا۔

اگر سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم ان گناہوں کی تفصیل نہ بتلاتے ہوتے تو یہ تمام لوگ محروم رہ جاتے ، آپ نے اپنی شان رحمۃ للعالمینی کا صدقہ عطا فرمایا اور اپنے وسعت علم اور نگاہ نبوت کے مشاہدہ کے ذریعہ اُن تمام تر تفصیلات سے ہمیں باخبر فرمایا۔

چنانچہ شعب الایمان میں حدیث پاک ہے، ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے، وہ شب براءت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان فرماتی ہیں :

اتانی جبریل علیه السلام	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب
فقال هذه الليلة ليلة	براءت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے
النصف من شعبان و لله	اورعرض کیا: یہ رات شعبان کی پندرھویں
فيها عتقاء	رات ہے،اس رات اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من النار بعدد شعور غنم كلب لا ينظر الله فيها الى مشرك ولا الى مشاحن ولا الى قاطع رحم ولا الى مسبل ولا الى عاق لوالديه ولا الى مدمن خمر.	قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار میں دوزخ سے گنہگاروں کو آزاد فرماتا ہے، اور اس رات چند لوگوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا، (وہ یہ ہیں:) مشرک، بدعقیدہ اور کینہ پرور، رشتہ داری کاٹنے والا، ٹخنوں کے نیچے لباس رکھنے والا، والدین کا نافرمان، شراب کا عادی۔

(شعب الایمان للبیهقی،اکنت تخافین ان یحیف الله ، حدیث: 3678)

اس حدیث شریف کے علاوہ شب براءت میں رب العالمین کی رحمتوں سے محروم رہنے والے افراد سے متعلق احادیث مبارکہ میں تفصیلات ملتی ہیں، جن کی تعداد تقریباً چودہ (14) ہے، وہ یہ ہیں: (1)مشرک (2)بدعقیدہ (3) کینہ پرور (4) قاتل (5)زانی وزانیہ (6)ماں باپ کا نافرمان (7)رشتہ داری کاٹنے والا (8)سودخور (9)شراب کا عادی (10)جادوگر (11)کاہن (12)ڈاکہ زنی کرنے والا (13)ناجائز طور پر محصول وصول کرنے والا (14)ازراہ تکبر ٹخنوں کے نیچے لباس رکھنے والا۔

جب تک یہ لوگ توبہ نہ کریں، حق داروں کا حق ادا نہ کریں؛ ان کی توبہ درجۂ قبولیت کو نہیں پہنچتی۔

اس سے متعلق تفصیلات کے لئے احقر (مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی) کی کتاب ''شب براءت رحمت الٰہی سے محروم کون؟'' ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

شب براءت زیارت قبور کا اہتمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احادیث شریفہ میں مزارات کی زیارت سے متعلق عام اجازت کے علاوہ بطورخاص شب براءت میں زیارت کرنے کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ جامع ترمذی شریف، سنن ابن ماجہ شریف، مسند احمد، الترغیب والترھیب، الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا، میں نکلی اور دیکھا کہ آپ بقیع میں تشریف فرما ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تم پر زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شب براءت کو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

(جامع ترمذی شریف ابواب الصوم، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان ج 1 ص156، حدیث نمبر:744۔ سنن ابن ماجہ شریف، ابواب اقامۃ الصلوۃ و السنۃ فیھا، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان حدیث نمبر:1379، ج1 ص99۔ مسند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمد حدیث نمبر24825۔ مسند الانصار ، حدیث نمبر: 2482۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج7ص139۔ شعب الایمان للبیھقی ، حدیث نمبر: 3666۔ کنزالعمال ، تابع لکتاب الفضائل ، حدیث نمبر: 35184۔ تفسیر الدرالمنثور :سورۃ الدخان۔ 1۔ الترغیب والترھیب ج2 ص119۔ الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج1ص191)

خوشبوئے جانفزا وجود گرامی کا پتہ دیتی ہے

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ رہنے کے لئے باری مقرر فرمایا کرتے تھے جس وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ میں تشریف فرما تھے اس وقت رات کا کچھ حصہ گزار نے کے بعد ام المومنین کے پاس سے بقیع شریف زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ شریفہ میں نہ پایا تو ابتداءً خیال گذرا کہ شاید دیگر ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ مبارکہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں۔ پھر جب آپ نے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مراقبہ کیا تو خوشبوئے جاں فزا نے دامن دل کھینچ کر بقیع شریف تک پہنچا دیا۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے گلیاں، فضائیں معطر رہتیں اور عاشقوں کو پتہ دیتیں کہ محبوب کی سواری یہاں سے گذری ہے اور عاشقان گم گشتۂ ہوش وخرد، نفسِ رحمانی کی ہدایت پر حالت مراقبہ میں راہ طے کرتے ہوئے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشاہدہ سے بہرہ مند ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ ام المومنین نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقیع شریف میں بحالت سجدہ دعا گو ہیں۔

جیسا کہ حضرت ملا علی قاری مرقاۃ، شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وفی روایة اخری...... فاذاهو ساجد بالبقیع فأطال السجود حتی ظننت انه قبض فلما سلم التفت الی۔	اور دوسری روایت میں ہے: ام المومنین رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقیع شریف میں سجدہ ریز ہیں، اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ میں سمجھی کہ آپ حضوریٔ حق سے واپس نہ ہونگے' وصال فرما گئے ہوں۔ پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو میری طرف توجہ رحمت فرمائی۔

(مرقاۃ المفاتیح 'ج2 ص171)

اس مبارک رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیع شریف قدم رنجہ فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رات بھی زیارت قبور مسنون ومستحب ہے۔

کیا ہر سال شب براءت کے موقع پر زیارت قبور سنت ہے؟

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ شب براءت میں زیارت قبور کے لئے تشریف لے گئے تھے، اسی لئے زندگی میں صرف ایک بار زیارت کرلی جائے تو کوئی حرج نہیں، ہر سال شب براءت کے موقع پر زیارت قبور کا اہتمام بدعت ہے" ان کا یہ قول بغیر دلیل کے دعویٰ اور استدلال کرنا ہے، جواز روئے شرع قابل قبول نہیں ہوسکتا، کیونکہ احادیث شریفہ کے ذخیرہ میں کہیں یہ صراحت نہیں آئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار یا ہر سال زیارت نہیں فرمائی بلکہ اس کے برعکس یہ شہادت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں میں بھی زیارت قبور کا التزام واہتمام فرمایا کرتے، اور یہ بات حقیقت سے نہایت بعید ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک بار شب براءت میں زیارت قبور کے لئے تشریف لے گئے ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری ہوتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس رات بقیع شریف تشریف لے جاتے۔ جیسا کہ صحیح مسلم شریف کتاب الجنائز، ج1 ص313 میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ .	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی باری ہوتی تو آپ رات کے آخری حصہ میں بقیع مبارک تشریف لے جاتے اور فرماتے'' تم پر سلامتی ہو اے ایمان والو! تمہارے پاس پہنچا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، روزمحشر ملنے والی نعمتیں تمہارے لئے تیار رکھی ہوئی ہیں اور یقیناً ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! اہل بقیع کی بخشش فرمادے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، ج۱ ص313 کتاب الجنائز، حدیث نمبر2299/سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب الامر بالاستغفار للمؤمنین، حدیث نمبر2012/مسند الامام احمد، مسند الانصار، حدیث نمبر:24297/صحیح ابن حبان ،فصل فی زیارۃ القبور، ج 7 ، ص444، حدیث نمبر:3172/زجاجۃ المصابیح،باب زیارۃ القبور، ج1ص487)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! اگر کسی کو یہی اصرار ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک بار زیارت فرمائی ہے تب بھی نفس زیارت تو ثابت ہوئی، اگر کوئی امتی ایک بار یا ہر سال اہتمام کرے تو بہرطور وہ اللہ تعالی کے پاس محبوب وپسندیدہ ہی ہوگا، کتب اسلامیہ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ جو عمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یا چند مرتبہ فرمایا ہو اس پر امت کی پابندی ومواظبت سے وہ سنت بدعت نہیں ہوتی بلکہ بقدر پابندی عمل کرنے والا اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک میں ہے:

وان احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل۔	بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر مواظبت و پابندی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل، حدیث نمبر:6464/صحیح مسلم،، کتاب صلوة المسافرین وقصرھا ،حدیث نمبر783 / سنن نسائی، ابواب القبلة، باب المصلی یکون بینه وبین الامام سترة، حدیث نمبر:754)

اور صحیح مسلم شریف کی روایت میں ہے:

وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا عَمِلُوا عَمَلاً أَثْبَتُوهُ۔	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کرام جب بھی کوئی عمل کرتے تو اس پر مواظبت کرتے۔

(صحیح مسلم ، کتاب صلوة المسافرین وقصرھا ،حدیث نمبر1863)

شب براءت میں آتش بازی کی قباحت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برادران اسلام! آتش بازی میں بلاکسی فائدہ کے مال ضائع ہوتا ہے، یہ فضول خرچی اوراسراف ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا .إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ . اورفضول خرچی بالکل مت کرو، بیشک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔

(سورة بنی اسرائیل،آیت:26/27)

آتش بازی میں کسی عضو کے ہلاک ہونے کا اندیشہ رہتا ہے جبکہ شریعت مطہرہ میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ . تم اپنے ہی ہاتھوں خودکو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

(سورة البقرة،آیت:195)

مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے وقت عزیز کو لایعنی اور بے فائدہ امور میں صرف کرے، جیسا کہ جامع ترمذی شریف ج2 ص58 میں حدیث پاک ہے:

من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه. انسان کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہیکہ وہ بے فائدہ چیز چھوڑ دے۔

اسی لئے فقہاء کرام نے یہ صراحت کی ہے:

(و) کره (کل لهو)لقوله علیه الصلاة والسلام کل لهو المسلم حرام الا ثلاثة .... یعنیمسلمان کیلئے ہر غافل کرنے والے کھیل مکروہ ہیں بجز تین کے......۔

(الدرالمختار، ج:5ص279)

حضرات! ان مفاسد وخرابیوں کی وجہ سے آتش بازی شریعت اسلامیہ میں فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفسہ درست نہیں بالخصوص اس مبارک و باعظمت رات میں اللہ تعالی کی رضا جوئی اور توبہ و استغفار کرنے کے بجائے آتش بازی میں مشغول رہنا رحمت الٰہی سے روگردانی اختیار کرنے اور نعمت خداوندی کی ناقدری کرنے کے برابر ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

ومن البدع الشنيعة ما تعارف الناس في اكثر بلاد الهند من.......و اجتماعهم اللهو واللعب بالنار واحتراق الكبريت.	ان بری بدعتوں میں جو ہندوستان کے باشندوں میں رواج پکڑی ہے آتشبازی، پٹاخے چھوڑنا اور گندھک جلانا ہے۔

(ما ثبت بالسنة، ص:87)

مسلمان اس متبرک اور رحمت والی رات میں آتش بازی جیسے لا یعنی اور بے فائدہ امور سے احتراز کریں اور اللہ تعالی کی رحمتوں سے اپنے دامن مراد کو بھر لیں۔

شب براءت بطور خاص غیر شرعی امور سے باز رہیں

اسلام، امن وسلامتی عطا کرنے والا تہذیب وشائستگی کی تعلیم دینے والا مقدس دین ہے، جس کے احکام وقوانین اقوام عالم کے ہر فرد و ہر قبیلہ، ہر رنگ ونسل، ہر زماں و مکاں کیلئے امن وشانتی، راحت و اطمینان فراہم کرتے ہیں، جس کا پیغامِ امن اپنے ماننے والوں تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام عالم انسانیت کیلئے ہے۔

زمین پر کسی بھی قسم کا فتنہ وفساد، نقصان وخسران، قتل وغارتگری اس دین متین میں بالکل ناجائز وممنوع ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا . — تم زمین میں اصلاح کے بعد فساد مت کرو!۔

(سورۃالاعراف،آیت:65)

مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے طرز عمل اور گفتار سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور سارے لوگ اس سے محفوظ و مامون رہیں، مشکوۃ، ج1 ص15 میں جامع ترمذی اور سنن نسائی کے حوالہ سے منقول ہے:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمؤمن من امنه الناس على دمائهم واموالهم. — سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مؤمن وہ ہے جس سے سارے لوگ اپنی جان ومال سے متعلق بےخوف رہیں۔

اسلامی قانون میں اس بات کی صراحت ہے کہ غیر مسلم سے بھی تکلیف کو دور کرنا اور اس کی ایذاءرسانی سے احتراز کرنا ضروری ہے، درمختار میں ہے:

ويجب كف الاذى عنه وتحريم غيبته كالمسلم. — غیر مسلم کی تکلیف دور کرنا لازم اور اس کی غیبت کرنا حرام ہے جس طرح کسی مسلمان کو تکلیف دینا اور اس کی غیبت کرنا حرام ہے۔

(درمختار، ج3ص272)

رات دیر گئے نوجوانوں کا گروہوں کی شکل میں ٹو ویلر اور فور ویلر پر سوار ہو کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

راہروؤں کوایذاء پہنچانا،سواریوں، دفاتر' دکانوں اورلوگوں کی دیگراملاک پرسنگباری کرنا اور راستے مسدود کر کے سواریوں پر مختلف کرتب دکھانا،آتش بازی کے ذریعہ پرُامن فضامیں خوف ودہشت کا ماحول پیدا کرنا' اسلامی احکام وقوانین کے بھی متضاد اورمخالف ہےاوربتقاضۂ انسانیت بھی قابل مذمت ہے۔خاص طور پرمقدس راتوں میں اس طرح کاعمل سخت ترین گناہ ہے۔حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے کے حقوق و آداب بیان فرماتے ہوئے ارشادفرمایا: جب تم کوبیٹھنا ہی ہوتو راستے کا حق دیا کرو! صحابہ کرام نے عرض کیا: راستہ کا حق کیا ہے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ نے ارشادفرمایا:نظر نیچی رکھنا،تکلیف دہ چیز کو دور کرنا،سلام کا جواب دینا،نیکی کاحکم کرنااور برائی سے روکنا۔

(صحيح البخارى، كتاب المظالم،باب افنية الدور و الجلوس فيها،حديث نمبر-2465صحيح مسلم، كتاب اللباس و الزينة،باب النهى عن الجلوس فى الطرقات،حديث نمبر 5685۔زجاجة المصابيح ج4ص 7)

لہٰذاان مقدس راتوں میں ہرطرح کے غیرشرعی امور سے اجتناب کریں،عبادت واطاعت کے ذریعہ رحمت وسعادت حاصل کرنے کی سعی کریں!

شب معراج' شب براءت اور دیگر مقدس راتوں اورایام میں زندگی کواللہ تعالی اوراس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت اوران کی رضاوخوشنودی میں گزاریں۔

چودہ14رکعات نماز کی خصوصی فضیلت

حضرات! شب براءت میں کس طرح عبادت کی جائے اس سے متعلق امام بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث پاک نقل کی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن ابراهيم، قال، قال علي، رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة النصف من شعبان قام فصلى أربع عشرة ركعة ثم جلس بعد الفراغ، فقرأبأم القرآن أربع عشرة مرة، وقل هو الله أحد أربع عشرة مرة وقل أعوذبرب الفلق أربع عشرة مرة وقل أعوذبرب الناس أربع عشرة مرة، وآية الكرسى مرة و"لقد جاء كم رسول من انفسكم، الآية"، فلمافرغ من صلاته سألته عما رايت من صنيعه قال: (من صنع مثل الذى رايت كان له كعشرين

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرھویں رات قیام فرما دیکھا اور آپ نے چودہ 14 رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر بعد فراغت نماز آپ تشریف فرما ہوئے اور چودہ مرتبہ سورۃ الفاتحہ، چودہ مرتبہ سورۃ الاخلاص، چودہ مرتبہ سورۃ الفلق، چودہ مرتبہ سورۃ الناس اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور (سورہ توبہ کی آیت 128) لقد جاء کم رسول من انفسکم تلاوت فرمائی۔ جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا سے فارغ ہوئے تو میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اس مبارک عمل سے متعلق دریافت کیا جس کو میں نے دیکھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص اس طرح عمل کرے گا جس طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حجة مبرورة، وصيام	تم نے دیکھا ہے تو اس شخص کیلئے بیس 20
عشرين سنة مقبولة، فان	مقبول حج اور بیس 20 سال کے مقبول
اصبح في ذلك اليوم	روزوں کا ثواب ہے۔اگر وہ اس دن
صائما كان له كصيام سنتين	(پندرھویں تاریخ کو)روزہ رکھے گا تو اس
سنة ماضية، وسنة	کیلئے دوسال،ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال
مستقبلة.	کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا۔

(شعب الايمان للبيهقي، كتاب الصوم حديث نمبر: 3683،الدرالمنثور،سورة الدخان۔جامع الاحاديث، مسند العشرة،حديث نمبر:33372۔)

حضرات گوکہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے تاہم فضیلت عمل کے باب میں ضعیف اور متکلم فیہ روایت کو بھی قبولیت حاصل ہے' جس طرح ماہ رمضان کی فضیلت کے بارے میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت مروی ہے، جس کو امام بیہقی نے شعب الایمان (حدیث نمبر:3455) میں نقل کیا ہے، اُس حدیث کو دیگر مکاتب فکر کے علماء بھی بیان کرتے ہیں' حالانکہ اس کی سند میں بھی کلام ہے، علامہ بدرالدین عینی ودیگر شارحین حدیث نے تو فضائل رمضان سے متعلق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت کو ''منکر'' کہا ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی عظیم شرح ''عمدۃ القاری'' میں علامہ عینی لکھتے ہیں:

ولا يصح إسناده وفي سنده	اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے اور اس سند
إياس قال شيخنا الظاهر أنه	میں ''ایاس'' ہیں، ہمارے شیخ نے کہا: ظاہر
ابن أبي إياس قال	بات ہے کہ اس سند میں ''ابن ابی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب(المیزان) إیاس بن أبی إیاس عن سعید بن المسیب لا یعرف والخبر منکر.

صاحب المیز ان نے کہا کہ ”ایاس“ ہیں،”ایاس ابن ابی ایاس“ کا حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا معروف نہیں !لہذا یہ روایت منکر ہے۔

(عمدۃ القاری ، باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان ومن رای کلہ واسعا،حدیث نمبر:9981)

فضائل رمضان والی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت منکر ہونے کے باوجود دیگر مکاتب فکر کے علماء بھی عملی طور پر اُسے قبول کرتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں تو پھر شب براءت میں چودہ رکعت نماز والی اس روایت کو قبول کرنے میں کیا امر مانع ہے؛اگر عمل نہ بھی کریں تو کم ازکم اتنا تو کریں کہ جو عمل کر رہے ہیں ان پر رد وانکار نہ کریں۔ضعیف حدیث پر عمل سے متعلق تفصیلی بحث احقر (مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی) کی کتاب ”فضائل شب براء ت احادیث وآثار کی روشنی میں“ موجود ہے؛ملاحظہ فرمائیں۔

شب براءت کی مسنون دعائیں!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: شب براءت میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ اَعُوْذُ بِکَ

اے اللہ! میں تیری سزا سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں؛ تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِـنـکَ جَلَّ وَجُهُکَ لا	آتا ہوں' تیری ذات بزرگی والی ہے
اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ	اے اللہ! میں تیری مکمل تعریف کا احاطہ
کَـمَـا اَثْـنَیْـتَ عَـلٰـی	نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے جس طرح تو
نَفْسِکَ.	نے خود اپنی کی تعریف وثناء کی۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

یا عائشة تعلمتهن	اے عائشہ! کیا تم نے ان (کلمات) کو یاد کرلیا ہے؟
فـقـلـت نـعـم فقال	(حضرت عائشہ فرماتی ہیں:) میں نے عرض کیا: ہاں!
تـعـلـمـيهـن و	تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے یادرکھو اور
علميهن	دوسروں کو سکھاؤ۔

(شعب الایمان للبیهقی' حدیث نمبر:3678)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں محبوبیت کے اعلیٰ مقام پر متمکن ہیں وہیں بارگاہ ایزدی میں عبدیت و نیازمندی کے بھی اعلیٰ مدارج پر فائز ہیں' چنانچہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بارگاہ الٰہی میں نیازمندیوں کا نذرانہ پیش کرنے کی تعلیم دی اور یہ کلمات ادا کئے' جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پندرھویں شعبان کی رات یہ دعا فرمائی:

سَـجَـدَ لَکَ خَیَـالِـیْ وَ	تجھ کو میرے باطن وظاہر نے سجدہ کیا اور میرا
سَوَادِیْ وَ آمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ	دل تجھ پر ایمان رکھتا ہے تو یہ میرا ہاتھ ہے اور
فَهٰـذِهٖ یَـدِیْ وَمَـا جَنَیْتُ بِهَا	جو کچھ میں نے اس سے اعمال کئے ہیں' اے
عَلٰی نَفْسِیْ، یَا عَظِیْمُ	بزرگ وبرتر جس کی ہر بڑے مقصد کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ، اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ، سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَ شَقَّ سَمْعَہٗ وَ بَصَرَہٗ. لئے امید کی جاتی ہے (میری امت کے) بڑے گناہ کو معاف فرمادے' میرے چہرہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس میں کان اور آنکھ بنائے۔شعب الایمان للبیھقی' حدیث نمبر:3680)

اللہ تعالی ہم سب کو شب براءت کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے وسیلہ سے اس مقدس شب میں ہمارے تمام گناہ معاف فرمائے اور جنت الفردوس ہمارا مسکن بنائے۔

آمِیْن بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

X

ذکرِ نامِ پاک سے نارِ جہنم سرد ہو — اور سمی حضرت کا دوزخ میں نجائے گا کبھو
بوالبشر نے کی وصیت وقت آخر شیث کو — کہ قرین ذکرِ حقِ ذکرِ محمد کیجیو

وحشتِ آدم گئی نام شہ لولاک سے
مردہ زندہ ہوگئے تاثیر نام پاک سے

حضرتِ آدم نے اس فرزند سے یہ بھی کہا — میں تفرح کے لئے جب آسمانوں پر گیا
دیکھا ذکر احمدی میں ہر ملک مصروف تھا — اور ہر اک پتہ پہ جنت کے نام ان کا لکھا

سینے حوروں کے ملائک کی جبینیں تابعرش
ہر جگہ اس نام کا ہے عالمِ علوی میں نقش

X

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توبہ واستغفار' فضائل وآداب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ . اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمُ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ :یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَی اللَّہِ تَوْبَۃً نَصُوحًا عَسٰی رَبُّکُمْ أَنْ یُکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّئٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْأَنْھَارُ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

برادران اسلام! ہم اس بات سے بخوبی واقف ہیں ہم خالق کائنات کے بندے ہیں اور مالک حقیقی کے غلام ہیں، ایک غلام کو چاہئے کہ وہ اپنے آقا کی اطاعت کرے' لیکن ہماری حالت اس کے برخلاف ہے، ہم اللہ رب العزت اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری سے دور ہوتے جارہے ہیں، روز بروز ہم گناہوں کے دلدل میں پھنستے جارہے ہیں' قدم اٹھتا ہے تو برائی کی طرف اٹھتا ہے' نظر پڑتی ہے تو ہم برا منظر دیکھتے ہیں' زبان کھلتی ہے تو بدکلامی وبدگوئی کرتے ہیں۔

گناہوں کی کثرت اور نافرمانیوں کی وجہ سے دلوں پر سیاہی چھا جاتی ہے اور ہم رحمت الٰہی سے دور ہوتے جاتے ہیں، قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے توبہ کرنی چاہئے' گناہوں پر ندامت کے آنسو بہانے چاہئے! چنانچہ اسی فکر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیشِ نظر آج ''توبہ واستغفار' فضائل وآداب'' کے عنوان پر قرآن وحدیث کی روشنی میں گفتگو کی جائے گی۔

حضرات! درحقیقت ''توبہ'' یہ ہے کہ گناہ کو ترک کردیں، اپنے کیے ہوئے گناہ پر نادم ہوں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کریں۔

صدق دل سے توبہ کرنے والے افراد کے حق میں اللہ تعالی نے یہ بشارت دی ہے کہ وہ انہیں اپنی خصوصی عنایت ومحبت سے نوازتا ہے، ارشاد حق تعالی ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ . — بیشک اللہ تعالی توبہ کرنے والوں اور پاک وصاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت: 222)

حضرات! توبہ واستغفار کرنے والے خوش نصیبوں اور سعادت مندوں کو اللہ تعالی نہ صرف پسند فرماتا ہے بلکہ ان کے گناہوں کو بھی معاف فرماتا ہے اور انہیں نعمتوں والی جنت عطا فرماتا ہے، ابھی خطبہ میں جس آیت مبارکہ کی تلاوت کی گئی اس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ. — اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدق دل سے توبہ کرو! امید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں جنت کے ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔

(سورۃ التحریم، آیت: 8)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندوں کی جانب سے غفلت وتساہل کے سبب' لاعلمی وناواقفیت کی وجہ یا نفس کی سرکشی کے باعث اُن سے جو برائیاں سرزد ہوگئی ہیں اس آیت کریمہ میں اُن گناہوں سے باز رہنے' اس پر نادم وپشیمان ہونے اور بصدق دل توبہ کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔

سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب ''الدر المنثور فی التأویل بالمأثور'' میں روایت درج کی ہے:

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال معاذ بن جبل يا رسول الله : ما التوبة النصوح؟ قال : أن يندم العبد على الذنب الذى أصاب ، فيعتذر إلى الله ثم لا يعود إليه كما لا يعود اللبن إلى الضرع .

امام ابن مردویہ نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت نقل کی ہے، آپ نے فرمایا: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! توبۂ نصوح کیا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: توبۂ نصوح (سچی توبہ) یہ ہے کہ بندہ اس گناہ پر شرمندہ ہوجائے جس کا اس نے ارتکاب کیا' بارگاہ الٰہی میں معذرت خواہی کرے پھر کبھی وہ گناہ کی طرف نہ لوٹے' جس طرح دودھ تھن میں واپس نہیں لوٹتا۔

(الدر المنثور فی التأویل بالمأثور، سورۃ التحریم، آیت:8)

جب بندہ سچی توبہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ ضرور قبول فرماتا ہے'

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ.	اور وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور خطاؤں کو درگزر کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

(سورۃ الشوریٰ، آیت: 25)

برادران اسلام! انسان کے اندر تین طرح کی قوتیں پائی جاتی ہیں:

(1) قوت ملکوتی (2) قوت حیوانی (3) قوت شہوانی۔

انسان پر جب ملکوتی قوت غالب رہتی ہے تو وہ فرشتہ صفت بن جاتا ہے اور اس سے اعمال صالحہ صادر ہوتے ہیں وہ نیکی کی طرف راغب ہوتا ہے، اور جب حیوانی قوت کا اثر زیادہ ہوتا ہے تو لڑائی جھگڑا کرنا' فساد و بگاڑ پیدا کرنا اور دوسروں کو نقصان پہنچانا؛ اس قسم کے قبیح اعمال اس سے ظاہر ہوتے ہیں اور جب شہوانی قوت اپنا کام کرنے لگتی ہے تو اس سے حقوق اللہ کی پامالی، عبادات سے غفلت اور حرام کاریوں کا ارتکاب ہونے لگتا ہے۔

خالق کائنات نے انسان کو نیکی کرنے اور بدی سے دور رہنے کی تاکید فرمائی، انسان کو دنیا میں بھیج کر اس کی زندگی کو آزمائش کا ذریعہ بنایا اور دنیا کو اس کے لئے آزمائش کی جگہ بنایا، اس عالم میں خیر و بھلائی کرنے والوں سے آخرت کی بہترین نعمتوں کا وعدہ فرمایا اور بدکاروں اور گنہگاروں کو آتش دوزخ سے ڈرایا۔

سورۂ آل عمران میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ	اور جب وہ کوئی سخت گناہ کر بیٹھتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ تعالی کو یاد کر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ.	اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں،اور اللہ تعالی کے سوا کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے؟اوروہ جان بوجھ کراپنے (برے) افعال پراڑے نہیں رہتے۔

(سورۃ ال عمران،آیت: 135)

حضرات!اس آیت کریمہ میں گنہگاروسیاہ کاربندوں کو یہ تعلیم دی گئی کہ اگرکوئی گناہوں اورخطاؤں میں مبتلا ہوں اوراپنی جانوں پرظلم کریں تو ذکرالٰہی کو اپنا وظیفہ بنالیں، استغفار کی کثرت کریں اوراپنی سرکشی وبے راہ روی پر ندامت کے آنسوں بہائیں' رب کائنات سے معافی طلب کریں اور بخشش کا دروازہ کھٹکھٹائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بخشش کا پروانہ عطافرمائے گااورضرور اس کے فردعصیاں پرعفوودرگزرکاقلم چلائے گا۔

امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب "تفسیربحرالعلوم"میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر:135 میں ارشادربانی:''فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ'' (گناہوں سے معافی طلب کرتے ہیں) کے تحت فرماتے ہیں:

الاستغفار باللسان و الندامة بالقلب، ويقال الاستغفار باللسان بغير ندامة القلب توبة الكذابين. وروی عن الحسن البصری	اس سے مرادزبان سے استغفارکرنا اوردل سے نادم وپشیمان ہونا ہے۔منقول ہے کہ دل میں نادم ہوئے بغیرصرف زبان سے استغفار کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مروی ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہ قال استغفارنا یحتاج الی الاستغفار الکثیر.

آپ نے فرمایا ''ہمارے استغفار پر بھی خوب استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔''

(تفسیر بحرالعلوم' سورئہ اٰل عمران ،135)

گنہگار توبہ کرتے ہی پاک ہوجاتا ہے

برادران اسلام! ''استغفار'' دراصل گناہوں سے معافی طلب کرنے کو کہتے ہیں،استغفار غَفَرَ سے بنا ہے،اس کا معنی چھپانا، پوشیدہ رکھنا اور بچانا ہے خالق کائنات کے فضل وکرم اوراس کی بخشش وعطا کی شان ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے توبہ واستغفار کو بندوں کے گناہوں کا کفارہ بنایا اوراستغفار کرنے والوں کو اپنی وسیع رحمت سے سرفرازی کی بشارت عطافرمائی ، اس کی شان کرم نوازی کیونکر بیان ہوسکے؟ وہ رحمت والا پروردگار اپنے گنہگار بندوں کومغفرت کا سہارا دیتا ہےاورانہیں اپنی قربت سے اس طرح نوازتا ہے کہ مجرم کواپنے دربار میں مجرم کی حیثیت سے یادنہیں فرماتا ' جیسا کہ دنیا میں کیا جاتا ہے،مثلاً اگرکوئی شخص جرم کرتا ہےاوراس سے بازآجاتا ہےاور اس پرندامت کرتا ہے' تب بھی لوگ اس کی عیب جوئی کرتے ہیں ، بارہا اس کی برائی کو بیان کرتے ہیں،لیکن حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ آپ نے گنہگاروں کو شان رحمت کا صدقہ عطافرماتے ہوئے یہ ارشادفرمایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لاَ ذَنْبَ لَهُ.

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد ، باب ذکر التوبة،حدیث نمبر،4391)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب اپنی خطاؤں پہ میں شرماتا ہوں
اک خاص سرور قلب میں پاتا ہوں
توبہ کرتا ہوں جب گنہ سے امجد
پہلے سے زیادہ پاک ہوجاتا ہوں

(حضرت امجد حیدرآبادی)

طلب مغفرت کا طریقہ

حضرات! اگر کسی انسان سے گناہ سرزد ہوجائے تو اس کے لئے زبان سے **استغفر اللہ** کہنا اور یہ پختہ ارادہ کرلینا ضروری ہے کہ آئندہ کبھی گناہ نہیں کرونگا، جو نمازیں قضا ہوئی ہیں' جو روزے چھوٹ گئے ہیں؛ انہیں ادا کرنا اور بندوں کے جو حقوق اپنے اوپر لازم ہیں انہیں ادا کرنا یا انہیں معاف کروالینا' پھر اس کے ساتھ دل میں ندامت ہو اور قلب پر پشیمانی کا گزر بھی ہو، اتنے عمل سے یقیناً توبہ تو ہوجاتی ہے' تاہم باوضو ہوکر توبہ کی نیت سے نفل ادا کرے اور بارگاہ الٰہی میں رجوع ہوکر مغفرت طلب کرے، چونکہ بندہ کے لئے بارگاہ الٰہی اور اس کے فضل وکرم، رأفت ورحمت اور لطف و احسان کے سوا کوئی اور مقام ہی نہیں جہاں وہ اپنا سر چھپائے اور معافی طلب کرے۔

خالق کائنات اپنے گنہگار بندوں کو سزا دینے پر قادر ہے، اس کے باوجود خدائے تعالی کی فضل ورحمت والی ذات گنہگاروں کو بشارت دیتی ہے کہ میرے بندو آؤ! کہ میں رحمت کی چادر تم پر اڑھاؤں، تمہیں سعادتوں کے سایہ میں رکھوں اور تمہیں بخشش ومغفرت سے سرفراز کروں، لیکن بندہ میں ان سرفرازیوں کو حاصل کرنے کی اہلیت کیسے پیدا ہوگی اور بندہ مولی تعالی کی بخشش اپنے دامن میں کیسے بھرے گا؟ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلہ میں حضرات اہل بیت کرام وصحابۂ عظام رضی اللہ عنہم کی مبارک زندگیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلاً إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایااور سچ فرمایا ،”میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا،جو شخص بھی گناہ کرے‘پھر اٹھ کر پاکی حاصل کرے پھرنماز پڑھ کراللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائے گا۔پھرآپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ. فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

(جامع الترمذی ، باب ماجاء فی الصلوٰۃ عندالتوبۃ حدیث، 408/3276)

''توبہ'' صدق دل سے کی جائے!

حضرات! صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینے سے کیا توبہ ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ برائی کے ارتکاب پر بندہ صدق دل سے نادم ہو اور اپنے کئے پر افسوس کرے! اس سلسلہ میں حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: یہ بات یاد رہے کہ زبان سے توبہ توبہ یا'' اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ'' کہہ دینا کافی نہیں، بلکہ بزرگان دین کے نزدیک یہ خود گناہ ہے، جیسا کہ قوت القلوب جو حضرات صوفیہ کے نزدیک معتبر کتاب ہے اور بزرگان دین اس کے مطالعہ کی تاکید فرمایا کرتے تھے، اس میں لکھا ہے کہ بعض بزرگوں کا قول ہے: جب میں "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ" زبان سے کہتا ہوں اور دل میں ندامت نہیں ہوتی تو اس بات سے استغفار کرتا ہوں اور خدائے تعالٰی سے مغفرت مانگتا ہوں، اور لکھا ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ'' زبان سے استغفار کرنا بغیر اس کے کہ دل میں ندامت نہ ہو؛ جھوٹوں کی توبہ ہے'' اور حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارا استغفار کرنا خود دوسرے استغفار کا محتاج ہے، اس طرح توبہ اس کی محتاج ہے کہ اس سے توبہ کی جائے۔

(مقاصدالاسلام، ج8، ص124)

رنج وغم کا ازالہ''استغفار''

حضرات! آج دنیوی آسائش کا خیال اور مال ودولت جمع کرنے کی فکر ہم لوگوں میں مضبوط جڑیں بنا چکی ہے، اس غرض کی خاطر نہ حلال وحرام کی تمیز باقی ہے نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اچھائی اور برائی میں فرق، اس بدعملی کا نتیجہ بلا و مصیبت، رنج و غم اور تنگئ رزق کی شکل میں سامنے آ رہا ہے، اور آئے دن ہم لوگ دین سے دور ہو کر عیش و آرام کے دلدل میں پھنستے جا رہے ہیں، ان تمام امراض و پریشانیوں کا علاج طبیب عالم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی دوا میں رکھا اور وہ دوا استغفار ہے!

چنانچہ امام طبرانی کی معجم کبیر میں حدیث شریف ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَزِمَ الاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ.

حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے استغفار کو لازم کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قسم کے غم و اندوہ سے راحت میں رکھے گا، ہر تنگی سے نکلنے کی صورت پیدا فرما دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان بھی نہیں رکھتا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر:10517)

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں ہے:

مَنِ اسْتَبْطَأَ الرِّزْقَ فَلْيُكْثِرْ مِنَ التَّكْبِيرِ وَمَنْ كَثُرَ هَمُّهُ وَغَمُّهُ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ.

جس کے رزق میں کشادگی نہ ہو وہ کثرت سے اللہ کی بڑائی بیان کرتا رہے اور جس کے رنج و غم زیادہ ہوں وہ کثرت سے استغفار کیا کرے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث نمبر:45658)

دنیا کا معاملہ ہو یا آخرت کا معاملہ، استغفار ہر ایک کے لئے مداوا ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصائب ومشکلات ہو یا آفات وبلیات، رزق میں تنگی ہو یا بے روزگاری' تمام پریشانیوں کا حل "استغفار" ہے، بارگاہ الٰہی میں رجوع ہونا اور توبہ کرنا اس کی خوشنودی کا باعث بھی ہے اور نعمتوں سے سرفرازی کا ذریعہ بھی۔

''استغفار'' بدزبانی کے وبال سے بچنے کا ذریعہ

انسان کے تمام اعضاء میں سب سے زیادہ نقصان زبان سے ہوتا ہے، زبان کی وجہ سے انسان جنتی بھی ہوتا ہے اور دوزخی بھی، اس کے نقصانات سے بچنے کے لئے استغفار بمنزلۂ ڈھال ہے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رجل ذرب اللسان واکثر علی اھلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این انت من الاستغفار انی استغفر اللہ فی الیوم واللیلۃ مائۃ مرۃ.	ایک صاحب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سخت گو انسان ہوں اور میرے اہل کے ساتھ اکثر سخت گوئی ہوتی ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے ، بے شک میں بھی دن ورات میں سو(100) مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ، حدیث نمبر 3301)

حضرات! ہمیں یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کرنا عام انسانوں کی طرح نہیں، اس میں شبہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبہ کی کوئی ضرورت نہ تھی، کیونکہ آپ سے گناہ صادر ہی نہیں ہوا، مگر باوجود اس کے آپ استغفار کرتے تھے۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال جمهور من الفقهاء من أصحاب مالك وأبي حنيفة والشافعي: إنهم معصومون من الصغائر كلها كعصمتهم من الكبائر أجمعها.

مالکی، حنفی، شافعی وغیرہ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام جس طرح کبیرہ گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں اسی طرح صغیرہ گناہوں سے بھی معصوم ہیں۔

(تفسیر قرطبی، ج1، ص308)

اور جہاں کہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق ''استغفار'' کا ذکر آیا ہے؛ اس سے مراد درجات میں مزید بلندی کی درخواست کرنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا وعدہ ہے:

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى.

اور (اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے لئے ہر آنے والا لمحہ پچھلے لمحہ سے بہتر ہے۔

(سورۃ الضحی، آیت:4)

باوجود یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہوں سے معصوم ہیں لیکن آپ نے اس طرح کی دعائیں اور استغفار کا اہتمام امت کی تعلیم کے لئے فرمایا ہے۔

درود شریف' دعاء کی قبولیت کا آسان ذریعہ

آپ کی ذات عالی وقار کی رفعت وعظمت کا کیا کہنا' صرف آپ کے نام مبارک اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکر شریف میں اللہ تعالی نے وہ برکت وتاثیر رکھی ہے کہ آپ کے مبارک نام کا وسیلہ آ جائے تو خطائیں معاف ہوجاتی ہیں، آپ کا ذکر شریف آ جائے تو دعائیں مقبول ہوجاتی ہیں، جیسا کہ جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صلى الله عليه وسلم.	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: دعاء اس وقت تک آسمان وزمین کے درمیان رکی رہتی ہے، اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود شریف پیش نہ کرو۔

(جامع ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر 488)

نام مبارک کا وسیلہ توبہ کی قبولیت کا ضامن

سیدنا آدم علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا فرمائی تھی، اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول فرمائی، دس معتبر کتب حدیث وتفسیر کے حوالہ سے اس روایت کو ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں "مستدرک علی الصحیحین" وغیرہ میں حدیث پاک مذکور ہے:

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ	سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عليه وسلم : لما اقترف آدم الخطيئة قال: يا رب أسألك بحق محمد لما غفرت لي ، فقال الله : يا آدم ، وكيف عرفت محمدا ولم أخلقه؟ قال : يا رب ، لأنك لما خلقتني بيدك ونفخت في من روحك رفعت رأسي فرأيت على قوائم العرش مكتوبا لا إله إلا الله محمد رسول الله فعلمت أنك لم تضف إلى اسمك إلا أحب الخلق إليك ، فقال الله : صدقت يا آدم ، إنه لأحب الخلق إلي ادعني بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك .

السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالی کے حضور معروضہ کیا: اے میرے رب ! میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں تو مجھے بخش دے، اللہ تعالی نے فرمایا: اے آدم ! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانتے ہو جبکہ میں نے انہیں پیکر انسانی میں پیدا نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تو نے جب مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح خاص مجھ میں پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا، تو قوائم عرش پر" لا إله إلا الله محمد رسول الله " لکھا ہوا دیکھا ، میں جان گیا کہ تو نے اپنے نام مبارک کے ساتھ انہی کا نام پاک ملایا ہے جو ساری مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے پسندیدہ ومحبوب ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اے آدم ! تم نے سچ کہا ، بیشک وہ ساری مخلوق میں میرے پاس سب سے زیادہ محبوب ہیں، تم ان کے وسیلہ سے دعا کیا کرو! یقیناً میں نے تمہیں مغفرت دی ہے، اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(مستدرك على الصحيحين، كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين، حديث نمبر، 4194۔ المعجم الاوسط للطبرانی حدیث نمبر:6690۔المعجم الصغير للطبرانی، باب الميم، من اسمه محمد، حدیث نمبر، 989۔ دلائل النبوة للبيهقی، جماع أبواب غزوة تبوك،باب ما جاء فی تحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم بنعمة ربه عز وجل، حدیث نمبر، 2243۔ مجمع الزوائد، ج،8ص:198،حدیث نمبر، 13917۔ جامع الاحاديث والمراسيل ،مسند علی بن ابی طالب، حدیث نمبر، 33457۔ كنز العمال، كتاب الفضائل من قسم الأفعال ،الفصل الثالث فی فضائل متفرقة تنبیء عن التحدث بالنعم، حدیث نمبر: 32138۔ الدرالمنثور،سورة البقرة، 37۔ تفسير الكشف والبيان للثعلبی، سورة البقرة ، 37۔ تفسير روح البيان، ج،2،ص:376،سورة المائدة،16)

توبہ واستغفار کے بارے میں بزرگان دین کے اقوال

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے پوچھا گیا سچی توبہ کیا ہے؟:

فقال هی ندم بالقلب واستغفار باللسان وترك بالجوارح وإضمار أن لا يعود إليه.

تو آپ نے فرمایا: سچی توبہ یہ ہے کہ دل سے نادم ہونا ، زبان سے استغفار کرنا ، ظاہری اعضاء سے گناہ چھوڑنا اور قلب میں یہ ارادہ کرنا کہ گناہ کی طرف پھر نہیں لوٹے گا۔

(قوت القلوب ،ج2ص415)

وينبغی لأهل التوبة أن يحاسبوا نفوسهم فی كل طرفة ويدعوا كل شهوة

توبہ کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ ہر لمحہ نفس کا محاسبہ کریں اور خواہش نفس وبے فائدہ چیزوں کو ترک کردیں،اور بے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ویتـرکـوا الـفـضـول وھـی ستۃ أشیاء : ترک فضول الـکـلام، وتـرک فضول الـنـظـر، وتـرک فضول الـمـشـی، وتـرک فـضـول الـطـعـام، والشـراب، واللباس.

(قوت القلوب ،ج2ص420)

فائدہ چیزیں چھ(6)طرح کی ہیں،(1)بے فائدہ گفتگوترک کرنا(2)بے فائدہ دیکھنے سے گریز کرنا(3)جہاں دنیوی واخروی فائدہ نہ ہو وہاں جانے سے پرہیز کرنا(4)بلا ضرورت کھانے سے بچنا(5)بلاضرورت پینے سے بچنا اور(6)غیرمناسب لباس سے بچنا۔

وسـئـل یحی بن معاذ رحمه الـلّـه کیف یـصـنـع التائب؟فقال: هو من عمره بیـن یـومین، یوم مضی ویوم بـقـی، فیـصـلـحهما بثلاث: أمـا مـا مـضـی فبـالـنـدم والاسـتـغـفـار، وأمـا مـا بقی فبتـرک التـخـلـیـط وأهلـه ولـزوم الـمریدین ومجالسة الـذاکـریـن والثـالثة لـزوم تصفیة الغذاء

حضرت یحی بن معاذ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے پوچھا گیا: تائب کوکیا کرنا چاہئے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ اپنی زندگی کے دودنوں کے درمیان رہتاہےایک وہ دن جو گزرگیااوردوسرا وہ دن جو باقی ہے۔ان دونوں کی اصلاح تین طرح سے کرے!(1)جو دن گزرگیا اس کی اصلاح ندامت واستغفار سے ہو!(2)جو دن باقی ہے اس کی اصلاح لوگوں سےمیل جول چھوڑکرکرے!.......(3)رزق حلال کی پابندی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والدأب علی العمل. اوراعمال صالحہ کی عادت اپنا کر کرے۔

(قوت القلوب ،ج2ص420)

استغفار سے متعلق ایک وسوسہ کا ازالہ

بندگان خدا کو اپنے خالق و مالک اللہ تعالی سے تعلق وارتباط قائم کرنے کے لئے ،گناہوں پر صدق دل سے نادم و پشیمان ہوکر بارگاہ خداوندی میں توبہ واستغفار لازم وضروری ہے ،تا کہ وہ قرب و وصال کی دولت لازوال سے مالا مال ہوسکیں، چنانچہ استغفار کی اہمیت وافادیت ،شرائط وآداب بیان کرتے ہوئے حضرت سیدی ابوالحسنات محدث دکن علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

استغفار یہ ہے کہ زبان سے" اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ "کہے اور دل میں نادم اور پشیمان ہوکر اللہ تعالی سے معافی مانگے ،یہ کیا مشکل کام ہے؟

شاید یہ خیال ہو کہ اب توبہ کریں پھر کوئی گناہ ہوجائے تو کیا فائدہ؟ یہ شیطانی وسوسہ ہے، سچے دل سے توبہ کرواور آئندہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ کرلو،ان شاء اللہ تعالی تم سے کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہوگا۔

التائب من الذنب کمن لاذنب له. گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس سے کوئی گناہ ہی نہ ہوا ہو۔

(سنن ابن ماجه ،کتاب الزهد،باب ذکرالتوبة ،حديث نمبر: 4391،مجمع الزوائد، ج10،ص200)

توبہ واستغفار کرنے سے اس وقت تک کے تمام گناہ معاف ہوگئے ،نہ صرف گناہ معاف ہوئے بلکہ اعمال نامہ سے بھی مٹادئے گئے۔تقاضۂ بشریت سے اگر پھر گناہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو گیا تو پھر معافی مانگ لیں۔

بغیر توبہ واستغفار جو عبادت کی جاتی ہے وہ رائگاں تو نہیں جاتی مگر مغفرت مانگنے کے بعد جو عبادت کی جاتی ہے اس کی شان ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

اکثر لوگ صرف زبان سے استغفار کہتے ہیں، اس سے کیا ہوتا ہے؟ حدیث شریف میں اس سے متعلق جو الفاظ وارد ہیں وہ کہیں! جو یہ ہیں:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ اَلذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْه.

یہ استغفار یاد کرلو، اگر یہ یا اور کوئی استغفار یاد نہ ہوسکے تو صرف اَسْتَغْفِرُ اللّٰه کہہ دیا کرو، اس کے معنی یہ ہیں کہ: الٰہی میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔

آپ نے استغفار سے متعلق یہ شرائط بیان فرمائی ہیں:

(1) دل سے معافی مانگنا اور زبان سے استغفار کرتے رہنا۔

(2) بار بار معافی مانگنا اور استغفار کرتے رہنا۔

(3) جو گناہ ہوئے ہیں آئندہ نہ کرنے کا تہیہ کرلینا۔ جو نمازیں قضاء ہوئی ہیں وہ ادا کر دینا۔ اور حقوق العباد ادا کرنا یا معاف کروالینا۔

استغفار کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ دل میں نادم ہو کر زبان سے استغفار کہنا۔

اور یہ بھی استغفار ہے کہ ان مقامات پر جایا کریں جہاں مغفرت اور نیک اعمال کی توفیق ہوتی ہے، مثلاً جہاں ذکر الٰہی یا مواعظ کی مجالس ہوں۔ بزرگوں کی ہم نشینی بھی بڑی نعمت ہے۔

(مواعظ حسنہ، ج 2)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید الاستغفار کے بارے میں امام اعظم کی اپنے صاحبزادہ کو وصیت

حضرات! احادیث شریفہ میں استغفار کے مختلف الفاظ آئے ہیں، یہاں صحیح بخاری شریف کے حوالہ سے 'سید الاستغفار' ذکر کیا جارہا ہے، سید الاستغفار میں چونکہ دنیا وآخرت دونوں سے متعلق دعائیں جمع ہیں اسی لئے اس کا نام سید الاستغفار ہے، احادیث شریفہ میں سید الاستغفار کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے صاحبزادہ حماد رحمۃ اللہ علیہ کو ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے کے ساتھ سید الاستغفار پڑھنے کی تاکید فرمائی' چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

تُكْثِرُ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالصَّلٰوةَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتَغِلُ بِسَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ وَهُوَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي ، فَاغْفِرْ لِي ،	اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھو اور سید الاستغفار میں مشغول رہو۔(اس کا ترجمہ یہ ہے:) اے اللہ! تو ہی میرا پالنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں بہ قدر اپنی طاقت کے تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں' میں تجھ سے اپنے بُرے اعمال کے شر سے پناہ مانگتا ہوں' تو نے مجھ پر جو انعام کئے ہیں' میں اُن کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا معترف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.	ہوں، تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔

(سوانح بے بہائے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ص: 148-149)

سید الاستغفار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.	جو شخص کامل یقین کے ساتھ اس استغفار کو دن میں پڑھے اور رات ہونے سے قبل اسی دن انتقال کر جائے تو وہ اہل جنت میں شامل ہوگا، اور جو رات میں پڑھے پھر صبح ہونے سے قبل انتقال کر جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، حدیث نمبر 6306)

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل ہمیں رزق حلال، صدق مقال کی توفیق دے، ہمیں اپنے گناہوں پر استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔

آمِين بِجَاهِ طٰهٰ وَيٰسٓ صَلَّى اللهُ تَعَالَى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

a

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان' استقبال واہتمام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :يٰاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ .صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

حضرات! انسانی زندگی میں منصوبہ بندی اور پلاننگ کی بڑی اہمیت ہے، ہر صاحب سمجھ اور باشعور انسان منصوبہ بندی سے کام کرتا ہے، اسکولس اور کالجس کے لئے جو نصاب تیار کیا جاتا ہے' دراصل وہ اسٹوڈینٹس کی تعلیمی زندگی کے لئے منصوبہ بندی ہے، والدین اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کرتے ہیں، ایک تاجر اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اپنے ذہن میں متعدد منصوبے رکھتا ہے، تجارتی منصوبوں پر عمل کرتے ہوئے تاجرین اپنی مصنوعات کی تشہیر کرتے ہیں ، اپنے پروڈکٹس کی ایڈورٹائزنگ (Advertising) کرتے ہیں ، مسلح افواج ہتھیار اور عددی طاقت رکھنے کے ساتھ ساتھ نہایت چابک دستی سے منصوبہ بندی کرتی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منصوبہ بندی صرف انسانی ماحول میں ہی نہیں بلکہ عالم حیوانات پر نظر ڈالی جائے تو چرند و پرند، وحوش وطیور بھی اپنے اپنے طور پر منصوبے رکھتے ہیں، بعض جانور موسمی تبدیلی کے لحاظ سے رہائش کے لئے نقل مقام کرتے ہیں اور دوسرے جنگل کا رخ کرتے ہیں، پرندے موسم کے اعتبار سے اپنے مقام کو تبدیل کرتے ہیں، یہاں تک کہ چیونٹیاں موسم گرما میں موسم سرما کے لئے ذخیرہ اندوزی کرتی ہیں۔

جس طرح آدمی دنیوی معاملات میں منصوبہ بندی کررہا ہے، والدین اپنے نونہالوں کے مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کررہے ہیں، تاجرین تجارت وکاروبار کو فروغ دینے کے لئے منصوبہ بندی کررہے ہیں، فوج اپنی مہم سر کرنے کے لئے منصوبہ بندی کررہی ہے، حیوانات اپنی حیثیت سے منصوبہ بندی کررہے ہیں؛ اس سے کئی درجہ اضافہ ایک مسلمان کو آخرت کی زندگی کی فکر کرنی چاہئے، اخروی زندگی کی راحت کی خاطر آنے والے دنوں کے لئے منصوبہ بندی کرنی چاہئے، عالم جاودانی میں آرام کے لئے مستقبل کی پلاننگ کرنی چاہئے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

یٰآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو جائزہ لینا چاہئے کہ وہ آنے والے کل کے لئے کیا تیار کررکھا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو! یقیناً اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

(سورۃ الحشر، آیت:18)

جب دنیا کے کاموں کے لئے منصوبہ بندی کی جارہی ہے، عصری تعلیم، بزنس، سیکورٹی اور دیگر دنیوی امور کے لئے منصوبہ بندی کی جارہی ہے تو اخروی معاملات اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینی امور کے لئے اور زیادہ اہتمام کیا جانا چاہیئے، اللہ تعالی کی جانب سے کوئی نعمت مل رہی ہوتو اس کی قدردانی کے لئے پہلے سے پلاننگ ہونی چاہیئے، اس کے لئے پہلے سے منصوبہ بندی ہونی چاہیئے۔

استقبال رمضان کا پہلا خطبہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

اسی وجہ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک کی آمد سے قبل اس کی عظمت وشان آشکار فرمائی، آمد رمضان سے پہلے اس کے فضائل سے متعلق خطبے ارشاد فرمائے ہیں، استقبال رمضان سے متعلق بنیادی طور پر تین روایتیں ہیں، جو استقبال رمضان کے عنوان پر تین بلیغ خطبوں کی حیثیت رکھتی ہیں:

ماہ رمضان کی آمد سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو اس کی آمد کی خوشخبری سناتے۔ جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُبَشِّرُ اَصْحَابَهُ قَدْ جَاءَ كُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُبَارَكٌ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ يُفْتَحُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَيُغْلَقُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ .	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس ماہ رمضان کی آمد آمد ہے، یہ ایک برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالی نے تم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کیا جاتا ہے، اس مہینہ میں ایک رات ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ	جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اُس رات کی بھلائی سے محروم رہا تو حقیقت میں وہ محروم رہ گیا۔

(مسند امام احمد،مسند ابو هريرة،حديث نمبر:9227)

ماہ رمضان کی آمد کے ساتھ ہی جنت کے دروازوں کا کھولا جانا بتلا رہا ہے کہ جو لوگ ماہ رمضان میں نیکیاں کریں گے اُن کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں' جنت میں داخلہ اُن کے لئے طے ہے' جنت اپنی تمام نعمتوں کے ساتھ اُن کا انتظار کر رہی ہے' اور رمضان کی آمد پر دوزخ کے دروازوں کا بند کیا جانا' اشارہ دے رہا ہے کہ اس ماہ مبارک میں نیک عمل کرنے والوں کے لئے دوزخ کے دروازے بند ہیں' اُن کا ٹھکانہ تو جنت ہے، امام بیہقی نے شعب الایمان میں ایک روایت نقل کی ہے:

عن أبي هريرة ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إذا كان أول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ، ومردة الجن ، وغلقت أبواب النار ، فلم يفتح منها باب ، وفتح أبواب الجنة ، فلم يغلق منها باب ، وينادي مناد كل ليلة	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین اور سرکش جنات بیڑیوں میں جکڑ دئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں، پھر اُس کا کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا، اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، پھر اُس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور ایک ندا دینے والا ہر رات ندا دیتا ہے: اے نیکی کو چاہنے والے!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا باغی الخیر أقبل ، ویا باغی الشر أقصر ، .ولله عز وجل عتقاء من النار ، وذلک عند کل لیلة	نیکی کرگزر، اور اے بدی کو چاہنے والے ! بدی سے باز آجا، اللہ تعالیٰ کے دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کئی بندے ہوتے ہیں، رحمتوں کا یہ سلسلہ ہررات جاری رہتا ہے۔

(شعب الایمان للبیهقی ، حدیث نمبر:3446)

ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے خصوصی طور پر ظاہری و باطنی ماحول کو نیکیوں کے لئے سازگار بنادیا جاتا ہے، ہراعتبار سے بندہ کے لئے نیکی آسان کردی جاتی ہےاور برائی کے اسباب کونہایت کم کیا جاتا ہے، شیطان مقید ہوتا ہے، نفس' روزہ کے ذریعہ قابو میں رہتا ہے، ہرطرف بھلائی کرنے کے لئے ماحول آسان سے آسان کیا جاتا ہے۔اس نعمت سے ہمیں استفادہ کرنا چاہیئے ،اس کی قدر شناسی اور قدردانی کرنی چاہئیے۔

استقبال رمضان کا دوسرا خطبہ،پہلی رات' بخشش کا مژدہ

کسی بات کو بیان کرنے کے مختلف انداز ہوتے ہیں' بات سادہ انداز میں کہی جاتی ہے'اس کے بجائے اگرتاکید کے ساتھ کہی جائے تواس کی اہمیت معلوم ہوتی ہےاور اگر بیان کرنے سے پہلے تمہید لائی جائے تو بیان کی جانے والی بات کی غیر معمولی اہمیت واضح ہوتی ہے،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے بارے میں تمہید کے ساتھ بیان فرما کراس کی غیر معمولی اہمیت کوواشگاف فرمایا،جیسا کہ صحیح ابن خزیمہ میں روایت ہے :

عن انس بن مالک قال:	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہےانہوں نے فرمایا'

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک (آنے والا) تمہارے سامنے آرہا ہے
يستقبلكم وتستقبلون	اور تم اُس کا استقبال کروگے۔ یہ جملہ تین مرتبہ
ثلاث مرات فقال عمر	ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
بن الخطاب: يا رسول	عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی وحی
الله، وحي نزل؟ قال:	نازل ہوئی؟ فرمایا: نہیں، عرض کی: کیا کوئی دشمن
لا قال: عدو حضر؟	آیا ہے؟ فرمایا: نہیں! عرض کی! تو پھر کیا واقعہ پیش
قال: لا قال: فماذا؟	ہونے والا ہے؟ ارشاد فرمایا: (ماہ رمضان کی
قال: إن الله عز وجل	آمد آمد ہے) یقیناً اللہ تعالی ماہ رمضان کی پہلی
يغفر في اول ليلة من	رات اس قبلہ کو ماننے والے تمام اہل ایمان کی
شهر رمضان لكل اهل	مغفرت فرمادیتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
هذه القبلة، واشار بيده	ارشاد فرماتے وقت اپنے دست مبارک سے قبلہ کی
إليها.	جانب اشارہ فرمایا۔

(صحيح ابن خزيمة، كتاب الصيام، جماع ابواب فضائل شهر رمضان وصيامه، حديث نمبر: 1778)

رمضان کا مہینہ ابھی شروع نہیں ہوا، آمد رمضان سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اہمیت دے کر بیان فرمایا، اس کی عظمت آشکار فرمائی، اس کے بارے میں مغفرت کا مژدہ سنایا' تاکہ اہل ایمان ماہ رمضان کی آمد سے پہلے تیاری کرلیں، اس قدر اہمیت کے ساتھ بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وحی نازل ہونے کا گمان کیا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دشمن کے حملہ کا اندیشہ کیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ رمضان سے پہلے ایک مہم کے طور پر اس کے استقبال کی تیاری کرنی چاہیئے، اس کے لمحہ لمحہ سے استفادہ کرنے کے لئے ذہنی وفکری طور پر، علمی وعملی طور پر اور معاشی ومعاشرتی طور پر تیار رہنا چاہیے۔

ماہ رمضان کی تیاری اور طریقۂ صحابہ

جیسا کہ الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے:

وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظروا الی ھلال شعبان اکبوا علی المصاحف یقرء ونھا واخرج المسلمون زکوۃ اموالھم لیتقوی بھا الضعیف والمسکین علی صیام شھر رمضان و دعا الولاۃ اھل السجن فمن کان علیہ حد اقاموہ علیہ والا خلوا سبیلہ وانطلق	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام جب ماہ شعبان کا چاند دیکھتے تو قرآن شریف کو سینہ سے لگائے رہتے اور تلاوت میں مصروف رہتے، مسلمان اپنے اموال کی زکاۃ نکالتے تاکہ کمزور اور مسکین اس کو حاصل کرکے ماہ رمضان کے روزے رکھنے کی قوت حاصل کرے، حکام وذمہ داران، قیدیوں کو طلب کرتے۔ اور ان میں جو حد شرعی کے مستحق ہوتے، ان پر حد جاری کرتے، ورنہ ان کو رہا کردیتے' تاجر حضرات اپنے ذمہ جو حقوق ہیں انہیں ادا کردیتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

التجار فقضوا ما علیھم و	اور جو چیزیں وصول طلب ہوتیں انہیں
قبضوا مالھم حتی اذا	حاصل کر لیتے یہاں تک کہ جب رمضان
نظروا الی ھلال رمضان	کا چاند دیکھ لیتے تو غسل کر کے یکسوئی کے
اغتسلوا و اعتکفوا.	ساتھ عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق ج 1، ص 188)

مذکورہ روایت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان ماہ شعبان میں ہر سطح پر ماہ رمضان کی تیاری کرتے، عملی اعتبار سے تیاری کے لئے تلاوت قرآن کا خصوصی اہتمام کرتے، معاشی سطح پر تیاری کرتے ہوئے لین دین کے معاملات کی تکمیل کرتے، اپنے ذمہ جو حقوق باقی ہیں انہیں ادا کرتے، وصول طلب رقوم حاصل کرتے، سماجی سطح پر تیاری کرتے، یہ بزرگ حضرات اپنی تیاری کے ساتھ ساتھ دوسروں کی تیاری کا بھی لحاظ رکھتے، شعبان میں مال کی زکوٰۃ نکالتے' تاکہ تنگدست افراد' روزہ رکھنے کے لئے زکوٰۃ کی رقوم کے ذریعہ تیاری کر لیں، جن قیدیوں سے متعلق شرعی سزائیں نہیں' انہیں رہا کرتے تاکہ وہ بھی ماہ رمضان کی تیاری کر لیں، ہر طرح سے تیاری کرنے کے بعد جب ماہ رمضان کا چاند دیکھتے تو ہمہ تن متوجہ ہو جاتے، مکمل اہتمام کے ساتھ غسل کر کے ہمہ تن عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

استقبال رمضان پر تیسرا طویل ترین خطبہ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ رمضان کی فضیلت، روزوں کی فرضیت، تراویح کی اہمیت اور شب قدر کی افضلیت پر مشتمل ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، یہ استقبال رمضان کے عنوان پر طویل ترین خطبہ ہے' جسکی روایت امام بیہقی نے شعب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الایمان میں کی ہے:

عن سلمان الفارسی ،	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے
قال :خطبنا رسول الله	روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت
صلی الله علیه وسلم فی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان
آخر یوم من شعبان	کے آخری دن ہم سے خطبہ ارشاد
فقال :یا ایها الناس قد	فرمایااورارشادفرمایااے لوگو ! تم پر ایک
اظلکم شهر عظیم ، شهر	عظمت والامہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے،
مبارک ، شهر فیه لیلة	وہ برکت والامہینہ ہے،وہ ایسا مہینہ ہے
خیر من الف شهر ، جعل	جس میں ایک عظیم رات ہے جو ہزار
الله صیامه فریضة ، وقیام	مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالی نے اس
لیله تطوعا ، من تقرب	کے روزوں کوفرض قرار دیا اور رات میں
فیه بخصلة من الخیر	قیام کرنے کونفل قرار دیا، اس مہینہ میں
کان کمن ادی فریضة	جس شخص نے نفل عمل کیا وہ اس شخص کی
فیما سواه ، ومن ادی	طرح ہے جس نے دوسرے مہینہ میں
فریضة فیه کان کمن	فرض ادا کیا اور جس شخص نے اس میں
ادی سبعین فریضة فیما	ایک فرض ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہے
سواه ،وهو شهر الصبر ،	جس نے دوسرے مہینہ میں ستر فرائض ادا
والصبر ثوابه	کیئے ۔اوروہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا
الجنة،وشهر المواساة ،	ثواب جنت ہےاورغمخواری کامہینہ ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وشهـــر يـزاد فيــه رزق	یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق
الـمـؤمـن ، مـن فطر فيـه	بڑھادیا جاتا ہے، اس مہینہ میں جس نے
صـائـمـا كـان لـه مـغفرة	ایک روزہ دار کو افطار کروایا وہ اس کے
لـذنـوبه ، وعتق رقبته من	گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی
النار ، وكان له مثل اجره	گردن کی آزادی کا سبب ہےاوراس کے
مـن غيـــر ان يـنـقـص من	لئے روزہ دار کے ثواب کے برابر اجر
اجـره شيء قلنا:يا رسول	وثواب ہے روزہ دار کے ثواب میں کمی
الـلـه ، لـيـس كلنا يجد ما	کئے بغیر۔ہم نے عرض کیا :یارسول اللہ
يـفـطـر الصائم ، فيه غفر	صلی اللہ علیہ وسلم !ہم میں سے ہر شخص وہ
الــلــه لــه واعـتـقــه مـن	نہیں پاتا جس کے ذریعہ وہ روزہ دار کو
الـنـار.فـقـال رسول الـلـه	افطار کروائے ،تو حضرت رسول اللہ صلی
صـلـى الـلـه عليه وسلم :	اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :اللہ تعالی یہ
يعطى الله هذا الثواب من	ثواب اس شخص کوبھی دیتا ہے جس نے کسی
فـطـر صـائـمـا على مذقة	روزہ دار کو دودھ کے گھونٹ یا ایک کھجوریا
لـبـن او تـمـرة او شربة من	پانی کے گھونٹ پر افطار کروایا اور جوشخص
مـاء ، ومـن اشبـع صـائـمـا	کسی روزہ دار کوشکم سیر کرتا ہے اللہ تعالی
سـقـاه الـلــه من حوضى	اس کو میرے حوض سے ایسا گھونٹ پلائے
شربة لا يظما حتى يدخل	گا کہ وہ پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ جنت
الجنة، وهو شهر	میں داخل ہوجائے'

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولـه رحـمـة ، واوسطـه	اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت
مـغفرة ، وآخره عتق من	کا ہے، درمیانی حصہ مغفرت کا ہے اور آخری
الـنـــار مـن خـفف عـن	حصہ دوزخ سے آزادی کا ہے اور جو شخص اس
مـملوكه.فيه غفر الله له	مہینہ میں اپنے غلام سے بوجھ کو کم کرے اللہ تعالی
واعتـقــه من الـنـار . زاد	اس کی مغفرت فرمائے گا اور اسکو دوزخ سے
هـــمـــام فـــي روايتـــه	آزاد فرمادے گا۔اور حضرت ھمام کی روایت میں
فـاستـكثروا فيه من أربع	ان الفاظ کا اضافہ ہے" ماہ رمضان میں چار
خـــصـــال ، خـصـلـتـان	چیزوں کی کثرت کرو! ان میں دو چیزیں ایسی ہیں
تــرضـــون بـهـا ربـكـم ،	جن کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کرسکتے ہو!
وخـصـلـتـان لا غنى لكم	اور دو چیزیں ایسی ہیں جن کے بغیر تمہارے لئے
عـنـهـما ، فأما الخصلتان	کوئی چارہ نہیں،اب رہی وہ دو چیزیں جن کے
الــلـتــان تـرضـون بـهـا	ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کرسکتے ہو! وہ یہ ہیں
ربـكـم: فشهادة أن لا إله	:کلمۂ طیبہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرنا اور اللہ
إلا الله وتستغفرونه،وأما	سے مغفرت طلب کرنا۔اب رہی وہ دو چیزیں
اللتان لا غنى لكم عنهما	جن کے بغیر تمہارے لئے کوئی چارہ نہیں' وہ یہ
فتسـألـون الـلـه الجنة ،	ہیں: تم اللہ تعالی سے جنت کا سوال کرتے رہو اور
وتعوذون به من النار .	دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو!۔"

(شعب الایمان للبیھقی،فضائل شھر رمضان،حدیث نمبر 3455، مشکوۃ المصابیح ، کتاب الصوم ، ص 173/174،زجاجۃ المصابیح ج1، کتاب الصوم،ص 541)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم رمضان کی تیاری کیسے کریں؟

ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس ماہ مبارک کی عظمت کے پیش نظر بارگاہ الٰہی میں توبہ واستغفار کرتے ہوئے اس کا استقبال کریں، ان عظمت وسعادت والے لمحات کو غنیمت سمجھتے ہوئے اسکے فیوض وبرکات حاصل کریں اور اپنے اوقات کو عبادت وریاضت اور نیک کام کرنے میں صرف کریں، تلاوت کلام مجید کا خوب اہتمام کریں، متعلقہ افراد کے حقوق ادا کردیں، معاملات کوصاف ستھرا بنالیں، زکوٰۃ ادا کرکے غریبوں کو رمضان کی عبادت کیلئے فارغ ہوجانے کا موقع فراہم کریں۔

ماہ رمضان کی آمد سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ طویل خطبہ استقبال رمضان کی اہمیت کو اُجاگر کرتا ہے، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد فرمایا ہوا اک اک کلمہ اپنے اندر بڑی معنویت کو سمویا ہوا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطبہ کے آغاز میں ساری انسانیت سے خطاب فرمایا، آپ نے عالم انسانیت کو دعوت دی اور انہیں متوجہ کیا۔

ماہ رمضان کے بارے میں فرمایا: ''تم پر ایک عظمت والا مہینہ سایہ فگن ہو چکا ہے''، آمد کو بتلانے کے عربی زبان میں بہت سے الفاظ موجود ہیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''اظلّ'' (سایہ فگن ہونے) کا لفظ استعمال فرمایا، اس لئے کہ سایہ کے لفظ سے رحمت وشفقت' لطف ومہربانی ذہن میں آتی ہے، جس طرح گھنا درخت اپنے سایہ میں رہنے والوں کو دھوپ کی سختی اور بارش سے بچاتا ہے اسی طرح جو شخص ماہ رمضان کے سایہ میں آتا ہے' اس کے معمولات میں مصروف رہتا ہے' ماہ رمضان اُسے قبر کی تنگی' حشر کی سختی اور دوزخ کی گرمی سے بچالیتا ہے۔ یہ لفظ بتلارہا ہے کہ ماہ رمضان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لمحہ لمحہ میں بندۂ اللہ تعالی کی خصوصی رحمت وشفقت اور لطف ومہربانی سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

جہاں شفقت ومہربانی زیادہ ہوتی ہے وہاں بسا اوقات غفلت وتساہل ہوجاتا ہے جیسے والدین میں باپ کی بہ نسبت ماں اولاد پر زیادہ مہربان ہوتی ہے اسی وجہ سے اولاد ماں کی اطاعت میں نسبۃً زیادہ سست دکھائی دیتی ہے، اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمت کے ساتھ عظمت کو آشکار فرمایا کہ جو مہینہ تم پر سایہ فگن ہورہا ہے وہ رحمتوں والا مہینہ ہے، جو مہینہ تمہارے پاس آیا ہے وہ لطف ومہربانی والا مہینہ ہے اور یہ مہینہ عظمت والا بھی ہے، اس کے تقدس کو پامال نہ کیا جائے، یہ بڑی شان والا مہینہ ہے، اس کی قدردانی کی جائے، جو اس کی عظمت وتقدس کو ملحوظ رکھتا ہے، اُس پر کرم دوبالا ہوجاتا ہے اور جو اس کی قدردانی نہیں کرتا وہ رحمت سے دور ہوجاتا ہے۔

ماہ رمضان کا احترام نجات کا ذریعہ

حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فضائل رمضان میں ماہ رمضان کی عظمت بجالانے سے متعلق ایک حکایت ذکر فرمائی ہے:

ایک پارسی تھے، اپنے بیٹے کو دیکھے کہ رمضان کے مہینہ میں بازار میں کھاتا جارہا ہے، جیسے پان وغیرہ تو اپنے بیٹے کو مارے اور کہے کہ نالائق! مسلمانوں کے رمضان کی عزت نہیں کرتا۔ کسی نے پارسی کو اس کے مرنے کے بعد دیکھا کہ جنت میں تخت پر بیٹھا ہے، پوچھا کہ جنت میں کیسے پہنچ گئے؟ وہ کہے کہ جب میرا وقت قریب آیا حکم ہوا کہ فرشتو! اس کو کفر پر مت رہنے دو، اس سے کہو کہ تو نے رمضان کی عزت کی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لئے ہم کہتے ہیں کہ تو ہماری خاطر مسلمان ہو جا۔ میں مسلمان ہونے کے بعد سکرات شروع ہوئی۔ (فضائل رمضان، ص:25)

ماہ رمضان کی ناقدری مغفرت سے محرومی

جو شخص ماہ رمضان کی قدر نہیں کرتا اور اس مہینہ میں اپنے لئے سامان مغفرت حاصل نہیں کرتا، اُس کے لئے ہلاکت بتلائی گئی ہے، جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں حدیث پاک ہے:

عن کعب بن عجرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: احضروا المنبر فحضرنا فلما ارتقى درجة قال: آمين، فلما ارتقى الدرجة الثانية قال: آمين فلما ارتقى الدرجة الثالثة قال: آمين، فلما نزل قلنايا رسول الله لقد سمعنا منک اليوم شيئا ما کنا نسمعه قال	حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس جمع ہو جاؤ، تو ہم منبر شریف کے پاس حاضر ہوگئے، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر کی ایک سیڑھی پر قدم مبارک رکھے تو آمین فرمایا، جب دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھے تو آمین فرمایا اور جب تیسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھے تو آمین فرمایا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آج منبر پر آپ کو تشریف لے جاتے وقت ایسے کلمات سنے کہ اس سے پہلے اس طرح نہ سنے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إن جبريل عليه الصلاة والسلام عرض لي فقال: بعدا لمن أدرك رمضان فلم يغفر له قلت: آمين ، فلما رقيت الثانية قال : بعدا لمن ذكرت عنده فلم يصل عليك قلت: آمين ، فلما رقيت الثالثة قال: بعدا لمن أدرك أبواه الكبر عنده أو أحدهما فلم يدخلاه الجنة قلت: آمينُ.	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل امین میرے پاس حاضر ہوئے اور کہا: جو شخص رمضان کو پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ رحمت الٰہی سے دور ہو، میں نے کہا: آمین۔ جب میں دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریل نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا نام مبارک ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے وہ رحمت الٰہی سے دور ہو، میں نے کہا: آمین۔ جب میں تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریل نے کہا: جس شخص کے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت کا حقدار نہ بن سکے وہ رحمت الٰہی سے دور ہو، میں نے کہا: آمین۔

(مستدرك على الصحيحين ، كتاب البر و الصلة، حديث نمبر:7365)

ماہ رمضان میں ثواب کی شرح میں اضافہ

یہ مہینہ برکتوں کا سرچشمہ ہے، اس ماہ مبارک میں کرم دوبالا ہوتا ہے، دیگر گیارہ مہینوں میں نفل کا ثواب نفل کے برابر اور فرض کا ثواب فرض کے برابر ہوتا ہے لیکن اس مہینہ میں ثواب کی شرح بڑھادی جاتی ہے، عمل وہی ہوتا ہے ثواب بڑھادیا جاتا ہے، جو شخص نفل ادا کرتا ہے اُسے فرض کے برابر ثواب دیا جاتا ہے، جو شخص فرض ادا کرتا ہے اُسے ستّر فرائض کے برابر ثواب دیا جاتا ہے، نماز کی ادائیگی کی بات ہو تو نماز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ارکان وہی ہیں، مال خرچ کرنے کا معاملہ ہو یا کوئی عمل ہو مشقت اسی قدر ہے وہی ہے جو دوسرے مہینوں میں ہوتی ہے، لیکن ماہ رمضان کی یہ خصوصی برکت ہے کہ اجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔

اہل ایمان کے رزق میں اضافہ

اس مبارک مہینہ میں ایمان والوں کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، ظاہری رزق بھی بڑھایا جاتا ہے اور باطنی رزق بھی، جسمانی غذا میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور روحانی غذا میں بھی، ظاہری رزق میں اضافہ ہونا تو ہمارا مشاہدہ ہے، کسی شخص کے لئے سال بھر جو غذائیں، میوہ جات وغیرہ میسر نہیں آتیں، تنگدست سے تنگدست مسلمان کے لئے اس مبارک مہینہ میں بہ آسانی میسر آجاتی ہیں، جگہ جگہ افطاری تقسیم کی جاتی ہے، سحر وافطار کے لئے مدعو کیا جاتا ہے، رزق کا بڑھنا رزق کے وسائل واسباب پر موقوف ہوتا ہے، اس ماہ میں کسب کے وسائل بڑھ جاتے ہیں، معاشی اسباب میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے، بے روزگار افراد بھی کسب معاش کر کے بہت کچھ حاصل کر لیتے ہیں اور حدیث پاک کی برکت ہی ہے کہ رمضان کے مہینہ میں عام طور پر ملازمین کو بونس (اضافی تنخواہ) دیجاتی ہے۔

باطنی رزق کے کیا کہنے! ہر مسلمان پر اللہ تعالی کی خصوصی عنایتیں ہوتی ہیں، ماہ رمضان کے صبح وشام رحمتیں نازل ہوتی ہیں، شب وروز رحمت الٰہی میں ڈوبے ہوئے رہتے ہیں لیکن اُسے اہل دل حضرات ہی جانتے ہیں، اس سے اہل نظر واقفیت رکھتے ہیں، مشاہدہ کرتے ہیں، خصوصی تجلیات الٰہی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ماتحتوں کا بوجھ کم کرنے کی ہدایت

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس ماہ مبارک میں غلاموں کے بوجھ کم کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی تاکید فرمائی ، ارشاد فرمایا: جوشخص اس مہینہ میں اپنے غلام سے بوجھ کوکم کرے اللہ تعالی اس کی مغفرت فرمائے گا اور اسکو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔

اس حدیث پاک کے ضمن میں ہر وہ فرد آتا ہے جس کے تحت کوئی کام کرتا ہے، جس کی نگرانی میں کوئی ذمہ داری پوری کرتا ہے، جو اپنے ماتحت افراد کی ذمہ داریوں کوکم کرتا ہے ؛ اللہ تعالی سے امید ہے کہ اللہ تعالی اُسے بھی اس بشارت سے حصہ عطا فرمائے۔

عہدہ دار اپنے ملازمین کی ذمہ داریوں کوکم کرے، مینیجر اپنے ورکرس کا بوجھ ہلکا کرے، ہر وہ شخص جو دوسروں پر انتظامی طور پر بالا دستی رکھتا ہے، اُن کے لئے سہولت فراہم کرے، آسانی کی راہ نکالے۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں ماہ رمضان کا بہتر طور پر استقبال کرنے کی توفیق بخشے، اس کے لئے کامل طور پر تیاری کرنے کی ہدایت عطا فرمائے، اس مبارک مہینہ کے ہر لحظہ کی قدردانی کرنے والا بنائے ، اس کی خصوصی برکتوں سے ہمارے ظاہر و باطن کو معمور کردے۔

آمِین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

a

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار خطابت

حصہ نہم برائے رمضان المبارک

روزہ، دنیوی واخروی فوائد کا مظہر 849
زکوۃ، اسلام کا رُکن، قربِ الٰہی کا ذریعہ 869
فتح مکہ، اسباب ونتائج 890
حضرت مولائے کائنات، خصائص وکمالات، ارشادات وتعلیمات 913
شب قدر، عظمت وفضیلت 937

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزہ' دنیوی واخروی فوائد کا مظہر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ .

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ .صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ .

برادران اسلام !اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت اور بندگی بندہ کا حقیقی مقصود ہے، اسے اس بات کی فکر ہونی چاہیئے کہ میری زندگی کے اوقات اور شب وروز اپنے مقصود کو پورا کرنے میں گزریں، ساری زندگی رب العالمین کی عبادت وبندگی کرنے اوراس کی بارگاہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بسر ہو، چنانچہ اس فکرکوعملی جامہ پہنانے کے لئے اللہ رب العزت نے ہمیں مختلف انداز میں اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے اورعبادت کرنے کے سنہری مواقع عطا فرمائے ،کبھی نماز کی صورت میں عبادت کا سلیقہ عطا فرمایا، کبھی راہ حق کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے خانۂ کعبہ کے حج کرنے کا حکم فرمایا اور کبھی مخلوقِ خدا کی مدد کرنے کے لئے زکوۃ وصدقات کی صورت میں عبادتوں کا قرینہ عطا فرمایا ۔عبادت کے انہی مختلف طریقوں میں ایک بہترین طریقہ ''روزہ'' بھی ہے جو اسلام کا چوتھا رکن ہے،اور ہر عاقل، بالغ مسلمان پر ہر سال رمضان کے روزے فرض ہیں،روزہ کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔اس کے شرعی معنیٰ'' صبح صادق کے طلوع ہونے سے سورج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غروب ہونے تک بندۂ مومن کو کھانے، پینے اور ازدواجی تعلقات سے رکے رہنے کے ہیں۔"

ماہ رمضان کی برکتیں

حضرات! رمضان المبارک وہ مہینہ ہے، جس میں رب العالمین اپنے بندوں کو فضل ومہربانی سے سرشار فرماتا ہے، اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا صدقہ اور خیرات انہیں عطا فرماتا ہے اور انہیں رمضان المبارک کی رحمتوں، برکتوں اور بخشش سے بہرہ ور فرماتا ہے، جیسا کہ ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِی مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور ان میں کوئی دروازہ کھلا نہیں رکھا جاتا، اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ان میں کوئی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا، اور ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَيَـا بَـاغِـيَ الشَّـرِّ	(خیر کی طرف) متوجہ ہوجا،اور اے برائی چاہنے والے!
أَقْـصِـرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ	(گناہوں سے) دور ہوجا ،اور اللہ تعالی کی جانب سے
مِـنَ الـنَّـارِ وَذَلِـكَ	دوزخیوں کو آزادی ملتی ہے اور رمضان کی ہر رات یہ انعام
كُـلَّ لَـيْـلَـةٍ .	ہوتا رہتا ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الصوم،باب ماجاء فی فضل شھررمضان ،حدیث نمبر:684)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کریمی

رمضان المبارک میں رب العالمین کی سخاوت اورعطا کا یہ معاملہ ہوتا ہے کہ اس میں ایمان والوں کو عبادتوں کا خصوصی موقع عنایت کیا جاتا ہے،شرح ثواب میں اضافہ کیا جاتا ہے،شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے،تاکہ وہ بندگان خدا کو نہ بھٹکا سکیں ،انہیں عبادتوں سے نہ بہکا سکیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کو سرفراز کرتے ہوئے ماہ رمضان کی ہر رات گنہگار بندوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے،ماہِ رمضان میں جود وسخا اور فیاضی کا معاملہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہوا کرتا ہے،آپ بھی اپنی امت کو سرفراز فرماتے اور اپنی رحمت کا صدقہ عطا فرماتے ہیں،جیسا کہ روایت ہے:

عن ابن عباس قال کان رسول	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
الـلـه صلی الله علیه وسلم اذا	ہے؛ آپ نے فرمایا: جب ماہ رمضان شروع ہوتا
دخـل شهر رمضان اطلق کل	تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو آزاد کر
اسیر واعطی کل سائل۔	دیتے اور ہر مانگنے والے کو عطا فرماتے۔

(شعب الایمان،فضائل شھر رمضان،حدیث نمبر: 3475۔مجمع الزوائد،حدیث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر4838۔ کنز العمال، حدیث نمبر:18060)

روزوں کی فرضیت

حضرات! اسی برکتوں والے مہینہ میں رب قدیر نے بندوں کے لئے ''روزہ'' کی صورت میں عبادت کرنے کا ایک سنہری موقع عطا فرمایا، چنانچہ ہجرت کے دوسرے سال شعبان المعظم کے مہینہ میں روزہ کی فرضیت کا اعلان فرمایا اور ماہ رمضان کی خصوصیت کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنْزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِنَ الْھُدَی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْهُ

رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا، اس حال میں کہ وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں حق وباطل میں تمیز کرنے والی روشن دلیلیں ہیں، تم میں جو کوئی اس مہینہ کو پائے وہ اس کے روزہ رکھے!

(سورة البقرة، آیت:185)

حضرات! روزہ ایک ایسی عبادت ہے، جو اگلی امتوں پر بھی فرض تھی، انہیں بھی رب العالمین نے روزہ کا اہتمام کرنے کا حکم فرمایا تھا، وہ ایسی عظیم عبادت ہے؛ جس کی برکت سے انسان تقوی وطہارت کا پابند ہوجاتا ہے، چنانچہ رب العالمین نے ہمارے لئے بھی روزہ کو تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرنے کا بہترین ذریعہ بنایا، جیسا کہ ابھی خطبہ میں جو آیت مبارکہ پڑھی گئی اس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَا اَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے؛ جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الَّذِینَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡن۔ کیئے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ!

(سورۃ البقرۃ، آیت: 183)

روزہ دار صفت الٰہی کا مظہر اور سنت نبوی کا پیکر

برادران اسلام! روزہ ایک ایسا فرض ہے، خدا کی ایک ایسی عبادت ہے کہ بندۂ مومن جب تک سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہ کرے اسے ادا نہیں کرسکتا ،رب العالمین نے روزہ دار کے حق میں ایسا معاملہ فرمایا کہ وہ رب کی عظیم عبادت روزہ کا آغاز کرنا چاہے تو وہ سحری کھائے بغیر روزہ شروع نہیں کرسکتا اور اگر سحری کھائے بغیر روزہ رکھ بھی لے تو وہ خلاف سنت عمل کا مرتکب ہوگا، اس لئے کہ حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سحری کھانے سے متعلق آگاہ فرمادیا اور ہم غلاموں کو اس کی طرف توجہ دلائی اور یہ حکم فرمایا:

عبدالعزیز بن صهیب قال : سمعت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه قال ، قال النبی صلی الله علیه وسلم تسحروافان فی السحور برکة	حضرت عبدالعزیز بن صہیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو! کیوں کہ سحری میں برکت ہے۔

(صحیح البخاری ، کتاب الصوم ، باب برکۃ السحور من غیر ایجاب ،حدیث نمبر: 1923)

اسی طرح روزہ کے اختتام پر افطار کرنا، یہ بھی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کریمہ ہے، گویا رب العالمین نے روزہ کو حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سنتوں کے درمیان رکھ دیا، خدائے تعالیٰ کی اس عبادت کو اپنا کر روزہ دار جہاں صفت الٰہی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مظہر ہوجاتا ہے، وہیں وہ سنت نبوی کا پیکر بھی بن جاتا ہے ، چونکہ کھانا تناول فرمانا حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اور خدا کی ذات کھانے، پینے سے پاک ہے، اس بنیاد پر بندہ جب روزہ رکھتا ہے تو وہ تجلیات ربانی اور انوار نبوی سے اپنے ظاہر و باطن کو روشن و منور کرلیتا ہے۔

روزہ دار کے حق میں خصوصی سرفرازی

برادران اسلام! دنیا اور آخرت میں روزہ کے بے شمار فوائد ہیں، روزہ دار کے حق میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دنیا وآخرت میں بے شمار برکتیں اور سعادتیں رکھی ہیں، روزہ خدائے تعالیٰ کی وہ عبادت ہے کہ جس کی برکتیں دیگر عبادتوں میں اور ان کے ثواب میں نہیں پائی جاتیں، بندۂ مومن کو نیکی کرنے کی وجہ سے اجر وثواب تو ضرور دیا جاتا ہے، لیکن وہ اجر وثواب' روزہ اور اس کے اجر وثواب کے مماثل نہیں ہوسکتا، حدیث شریف میں آتا ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ یَقُولُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِی وَأَنَا أَجْزِی بِهِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخُلُوفُ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارا پروردگار فرماتا ہے : ہر نیکی کا اجر دس (10) گنا سے سات سو (700) گنا تک دیا جاتا ہے اور روزہ (خالص) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا صلہ عطا کرتا ہوں، روزہ' دوزخ کے لئے ڈھال ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ	اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک
مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَإِنْ	مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اور اگر کوئی ناداں
جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ	تم میں کسی روزہ دار سے نازیبا حرکت کرے تو
وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ	اسے چاہئے کہ وہ کہے: میں روزہ دار ہوں۔

(جامع الترمذی، کتاب الصَّوْمِ، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ، حدیث نمبر:769)

حدیث شریف میں مذکور کلمہ و انا اَجزِی به کو و انا اُجزیٰ به بھی پڑھا گیا، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہو جاتا ہوں۔"

برادران اسلام! اس حدیث شریف سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ رب قدیر نے ہر عبادت کا بدلہ اور اس کی ہر اطاعت کا صلہ ثواب کی شکل میں مقرر کیا ہے، لیکن روزہ خدائے تعالیٰ کی ایک ایسی عبادت ہے؛ جس کا بدلہ خود خالق کائنات ہو جاتا ہے اور روزہ دار کو اپنے دیدار پر انوار سے مشرف فرماتا ہے۔

روزہ بے ریا عمل

حضرات! روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں خاص طور پر ریا کاری کا کوئی شائبہ نہیں، اس میں دکھاوے کا کوئی دخل نہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے روزہ دار کے لئے خصوصی سرفرازی کا جو وعدہ فرمایا؛ اسی سے متعلق تفصیل بیان کرتے ہوئے شارح صحیح بخاری علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

وَاللّٰه أَعْلَم أَنَّهُ إِنَّمَا خَصَّ	اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے، دراصل اس نے روزہ کو اس لئے
الصِّيَام لِأَنَّهُ لَيْسَ يَظْهَر	مخصوص فرمایا؛ کیونکہ روزہ انسان کے عمل سے ظاہر نہیں ہوتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنْ اِبْنِ آدَم بِفِعْلِهِ وَإِنَّمَا هُوَ	،اس لئے کہ وہ دل ہی میں پوشیدہ
شَيْءٌ فِي الْقَلْب .وَيُؤَيِّد هَذَا	چیز ہے اور اس بات کی تائید حضور
التَّأْوِيل قَوْله صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ	پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے
وَسَلَّمَ "لَيْسَ فِي الصِّيَام رِيَاء	ہوتی ہے کہ روزہ میں دکھاوا
"حَدَّثَنِيهِ شَبَابَة عَنْ عُقَيْل عَنْ	نہیں ہے......امام زہری رحمۃ اللہ
الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَهُ يَعْنِي مُرْسَلًا	علیہ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ اعمال
قَالَ : وَذَلِكَ لِأَنَّ الْأَعْمَال لَا	حرکات کے ساتھ ہوا کرتے ہیں،
تَكُونُ إِلَّا بِالْحَرَكَاتِ ، إِلَّا	لیکن روزہ صرف نیت پر موقوف ہوتا
الصَّوْم فَإِنَّمَا هُوَ بِالنِّيَّةِ الَّتِي	ہے اور نیت لوگوں سے پوشیدہ رہتی
تَخْفَى عَنِ النَّاس.	ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الصوم،باب فضل الصوم)

خشیت الٰہی کی برکت

برادران اسلام! روزہ دار اپنے مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے سورج کی حرارت کو برداشت کرتا ہے، لیکن پانی کا ایک قطرہ اپنے حلق کے نیچے جانے نہیں دیتا، بھوک کی شدت پر بھی صبر کرتا ہے، لیکن کھانے کا ایک دانہ اپنے پیٹ میں جانے نہیں دیتا اور روزہ دار کے اس عمل کا کسی کو شعور نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ تنہائی میں ہوتا ہے، اس کے ساتھ کوئی اور شخص نہیں ہوتا ایسے وقت اگر وہ کچھ کھالے اور پی لے تو اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا ،تب بھی وہ کوئی چیز کھانے پینے کی جرأت نہیں کرتا، کیونکہ اس کے دل میں خدائے تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محض وہ اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان ظاہری صعوبتوں کو سہتا ہے، نفسانی خواہشات سے پرہیز کرتا ہے، گناہوں سے گریز کرتا ہے، شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں روزہ کو دوزخ کی آگ سے بچنے کی ''ڈھال'' کہا گیا۔

چونکہ روزہ دار جب اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ ہمہ تن مصروف ہوجاتا ہے اور شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی سے وہ اپنے دامن کو بچالیتا ہے تو ''روزہ'' اس کے حق میں دوزخ کے لئے ڈھال بن جاتا ہے اور اسے روزہ کے باعث دوزخ سے چھٹکارا نصیب ہوجاتا ہے۔

روزہ دار کے لئے رحمتوں کی سوغات

حضرات! جب روزہ دار اپنے مولا کا قرب حاصل کرنے کے لئے' اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ روزہ ادا کرنے کے لئے مشقتیں برداشت کرتا ہے، نفسانی خواہشات کو پامال کردیتا ہے تو رب العالمین نے روزہ دار بندہ کو اپنی خوشنودی سے سرفراز کرنے اور اسے اپنی خصوصی رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ فرمایا ہے، جس کی خبر ہمیں نبی برحق' مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، چنانچہ ایک موقع پر حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأقبل علی أسامة بن زید	حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقال یا أسامة علیک	آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ
بطریق الجنة وإیاک أن	عنہ کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا: اے
تختلج دونها فقال یا رسول	اسامہ! تم جنت کی راہ پر گامزن رہو اور اس
الله ما أسرع ما یقطع به	کے علاوہ راستہ پر چلنے سے بچتے رہو! تو انہوں
ذلک الطریق قال بالظما	نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!
في الهواجر وکسر النفس	اس راستہ پر تیزی سے پہنچانے والی کونسی
عن لذة الدنیا. یاأسامة	چیز ہے؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیک بالصوم فإنه یقرب	ارشادفرمایا: گرمیوں میں پیاسا رہنا اور دنیوی
إلی الله أنه لیس شيء	خواہشات سے نفس کو روکنا۔ اے اسامہ! تم
أحب إلی الله من ریح فم	روزہ رکھا کرو! کیوں کہ وہ اللہ تعالی کا قرب
الصائم ترک الطعام	عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار
والشراب لله عز وجل فإن	کے منہ کی بو سے اور اس کے کھانے پینے کو
استطعت أن یأتیک	رضائے الہی کی خاطر چھوڑنے سے بہتر کوئی
الموت وبطنک جائع	پسندیدہ چیز نہیں، اگر تم ایسا کرسکتے ہو کہ
وکبدک ظمآن فافعل	تمہارے انتقال کے وقت تمہارا پیٹ بھوکا اور
فإنک تدرک شرف	جگر پیاسا ہو' تو تم ایسا کرو! جس کے سبب تم
المنازل في الآخرة وتحل	آخرت میں بلند مقامات پالوگے اور انبیاء
مع النبیین ویفرح الأنبیاء	کرام کی خدمت میں رہوگے، اور تمہارے
بقدوم روحک علیهم	ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی وجہ سے وہ
	خوش ہوں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ویصلی علیک الجبار تعالی ..... اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ تم پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(تاریخ دمشق ، حرف الالف ، اسامه بن زید بن حارثه)

روزہ عملی واخلاقی تربیت کا ضامن

حضرات! روزہ کے منجملہ فوائد میں یہ بھی ہے کہ اس میں روزہ دار کی عملی واخلاقی تربیت ہوتی ہے، وہ نعمتوں کی قدردانی کرنے والا اور خدا کی عطا پر شکر کرنے والا بنتا ہے، مصائب ومشکلات پر صبر کرنے کا عادی ہوجاتا ہے اور خود کھانے پینے سے رکے رہنے کی وجہ سے غریب ونادار اور بھوک وفاقہ سے دوچار افراد سے متعلق اس کے دل میں غمگساری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

روزہ صحت کی برقراری کا باعث

برادران اسلام! طبی لحاظ سے بھی روزہ کے کئی فوائد ہیں، باضابطہ روزہ رکھنے سے انسانی صحت برقرار رہتی ہے۔طبی ماہرین کا بیان ہے کہ معدہ کو طویل وقت تک غذا سے خالی رکھنا کئی جسمانی امراض کا علاج ہے، بھوک کی وجہ سے معدہ کے فاسد مادے زائل ہوجاتے ہیں، علاوہ ازیں روزہ انسان کو درپیش ہونے والے کئی امراض کا موثر ذریعہ علاج ہے، بلڈ پریشر، نظام ہاضمہ، شوگر اور اس جیسے کئی عوارض جسمانیہ کی روک تھام کیلئے بے حد مفید ہے۔

روزہ دخول جنت کا بہترین ذریعہ

ان خوبیوں اور فوائد کے پیش نظر روزہ کو صرف رمضان کی حد تک محدود نہیں کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا، بلکہ جس طرح فرض نمازوں کے علاوہ نفل نمازیں بھی ادا کی جاتی ہیں، صدقہ واجبہ اورزکوۃ کے علاوہ نفل صدقہ، خیرات اورعطیات دیے جاتے ہیں؛ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ کی بھی ترغیب دلائی اوراسے جنت میں داخل ہونے کا بہترین ذریعہ قرار دیا، جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لاَ عِدْلَ لَهُ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ.	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اورعرض کیا: مجھے ایسے عمل کا حکم فرمائیے؛ جو مجھے جنت میں داخل کرے! حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم روزہ کا اہتمام کرو! کیونکہ کوئی عمل اس کے مماثل نہیں، میں حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم روزہ کا اہتمام کرو!۔

(مسندالامام أحمد ، حديث أبى أمامة الباهلى، 22805)

روزہ میں ہرگز شریعت کی خلاف ورزی نہ کریں!

حضرات! خدائے تعالی کی یہ سرفرازی اور کرم نوازی اپنے نیکوکار، روزہ دار، عبادت گزار اور پرہیزگار بندوں کے لئے ہے، جو اپنے مولی کی اطاعت کرتے ہیں، اس سے خوف کرتے ہیں اور ہمیشہ ان پر خشیتِ الہی طاری رہتی ہے، اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ وہ معبود حقیقی کی عبادت کرتے ہیں، اسی بنیاد پر رب العالمین انہیں اپنے فضل وکرم میں لے لیتا ہے، ان ہستیوں سے قطع نظر جو بندے خدائے تعالیٰ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نافرمانی کرتے ہیں، اس کی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردانی کرتے ہیں، وہ عبادت تو ضرور کرتے ہیں، لیکن اس میں اخلاص نہیں ہوتا، وہ روزہ تو رکھتے ہیں؛ لیکن گناہوں سے نہیں بچتے تو ایسے افراد کی عبادت دربارِ الٰہی میں شرفِ قبولیت حاصل نہیں کرتی، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَیْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِی أَنْ یَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (روزہ میں) جھوٹ بات اور بے ہودہ عمل کو نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور......حدیث نمبر 1903)

حضرات! ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس متبرک مہینہ کی قدر کریں، روزوں اور تراویح کا اہتمام کریں، بلاعذر شرعی روزہ نہ چھوڑیں اور بطورِ خاص روزہ کی حالت میں ناجائز وحرام کاموں کے علاوہ مکروہات ومشتبہات سے بھی بچتے رہیں۔

نمازِ تراویح کا حکم

سامعین محترم! ماہ رمضان کے خصوصی اعمال میں سے ایک عمل ''نمازِ تراویح'' بھی ہے۔ نمازِ تراویح مرد حضرات اور خواتین دونوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے، مسجد میں باجماعت نماز تراویح ادا کرنا' مرد حضرات کے لئے سنت کفایہ ہے، اگر کسی محلّہ کے تمام افراد جماعت ترک کردیں تو سب سنت کو چھوڑنے والے قرار پائینگے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درمختار میں ہے:

(التراويح سنة) مؤكدة ...... (للرجال والنساء) ...... (والجماعة فيها سنة على الكفاية)	نمازتراویح مرد حضرات اور خواتین کے لئے سنت مؤکدہ ہے اوراس میں جماعت سنت کفایہ ہے۔

(الدر المختار للحصكفی، كتاب الصلاة 'محبث صلوۃ التراویح باب الوتر والنوافل، ج،1،ص520)

نمازِتراویح کی فضیلت

صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف وغیرہ میں نمازتراویح کی فضیلت سے متعلق حدیث پاک ہے:

عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان إيمانا وإحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه.	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی راتوں میں بحالتِ ایمان واخلاص قیام کرے اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(صحيح البخاری' كتاب الصوم،باب فضل من قام رمضان، ج 1، ص269،حديث : 2009، صحيح مسلم ، كتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب الترغيب فی قيام رمضان،وهو التراويح، ج1ص259،حديث :1815)

بیس رکعت تراویح

علامہ محمد بن محمد اکمل الدین بابرتی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 786ھ) عنایہ شرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ھدایہ میں بیس رکعات تراویح سے متعلق تفصیل کے ساتھ لکھتے ہیں:

روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ من لیالی رمضان وصلی عشرین رکعۃ فلما کانت اللیلۃ الثانیۃ اجتمع الناس فخرج وصلی بھم عشرین رکعۃ، فلما کانت اللیلۃ الثالثۃ کثرالناس فلم یخرج علیہ الصلاۃ والسلام وقال: عرفت اجتماعکم لکنی خشیت أن تکتب علیکم ،فکان الناس یصلونھا فرادی الی زمن عمر رضی اللہ عنہ، فقال عمر: انی اری ان اجمع الناس علی امام واحد، فجمعھم علی ابی بن کعب فصلی بھم خمس ترویحات	روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کی راتوں میں سے ایک رات رونق افروز ہوئے اور آپ نے بیس (20) رکعات نماز ادا فرمائی، پھر جب دوسری رات آئی تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان جمع ہوگئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور آپ نے بیس (20) رکعات نماز پڑھائی، پھر جب تیسری رات آئی، صحابہ کرام بڑی تعداد میں جمع ہوئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز نہیں ہوئے ،ارشاد فرمایا: میں تمہارے جمع ہونے کو جانتا ہوں لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض قرار دی جائے چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ تک علحدہ علحدہ نماز ادا کرتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بہتر سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو ایک امام کی اقتداء میں جمع کردوں، پھر آپ نے انہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کردیا تو انہوں نے پانچ ترویحات،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عشرين ركعة. بیس رکعات پڑھائی۔

(العناية شرح الهداية للبابرتی كتاب الصلاة،باب النوافل، فصل فی قيام شهر رمضان)

حضرات محترم! مذکورہ روایت کے ساتھ دیگر روایتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین راتیں با جماعت نماز تراویح ادا فرمائی پھر اس اندیشے سے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے تشریف نہیں لائے، باقی مہینہ، کاشانۂ اقدس میں نماز ادا فرماتے رہے، اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ نماز تراویح باجماعت ادا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک سے ثابت ہے، علاوہ ازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا تو تحسین فرمائی۔

جیسا کہ سنن ابوداؤد شریف میں مرفوع روایت ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِد فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآن وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ‘آپ نے فرمایا: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، کیا دیکھتے ہیں کہ صحابہء کرام رضی اللہ عنہم رمضان شریف میں مسجد کے ایک گوشہ میں نماز ادا فرما رہے ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ تو عرض کیا گیا: یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے کامل طور پر قرآن کریم حفظ نہیں کیا ہے، اور حضرت اُبی بن کعب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يُصَلُّونَ بِصَلاتِهِ .فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا .

امامت کر رہے ہیں اور یہ صحابہ اُن کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کیا ہی اچھا عمل کیا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب التطوع ،باب فی قیام شهر رمضان، ج: 1، ص195، حدیث :1379)

بیس رکعات کا ثبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمل سے

عن ابن عباس قال كان النبی صلی الله علیه وسلم يصلی فی شهر رمضان بعشرين ركعة والوتر۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں بیس (20) رکعات تراویح اور وتر ادا فرمایا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبة ج5ص 225، باب 681، حدیث 7774،مسند عبدبن حمید، مسند ابن عباس رضی الله عنهما ، حدیث 655.،شرح صحیح البخاری لابن بطال، ج 5، ص154۔،السنن الكبرى للبیهقی ، کتاب الصلوة ، باب ماروی فی عدد رکعات القيام ،ج2، ص698، حدیث 4615۔،المعجم الاوسط للطبرانی ، باب الالف من اسمه احمد، ج:1، ص444 ، حدیث 802،المعجم الكبيرللطبرانی ،ج:5، ص433، حدیث 11934۔ ،الاستذكار،لا بن عبد البر، باب ما جاء فی قیام رمضان، حدیث 222،التمهيد لما فی الموطأ من المعانی والأسانيد،لابن عبد البر ،ج8، ص115۔،مجمع الزوائدومنبع الفوائد الهيثمی، باب قیام رمضان، ج 3، ص172، حدیث . 5018۔ ،خلاصة الاحکام فی مهمات السنن وقواعد الاسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

للنووی، ج1ص579،حدیث 1971۔۔نصب الرایة فی تخریج أحادیث الهدایةللزیلعی، کتاب الصلاة، فصل فی قیام شهر رمضان۔،فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر العسقلانی، باب فضل من قام رمضان۔ ،المطالب العالیة لا بن حجر العسقلانی ، کتاب النوافل ، باب قیام رمضان،ج1ص425 حدیث 598۔ ،التلخیص الحبیر لابن حجر العسقلانی ، باب صلاۃ التطوع ، ج2 ص882،حدیث1676۔)

بیس رکعات تراویح پر صحابۂ کرام کاعمل واجماع

سامعین محترم!سنن ابوداؤد کی روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ماہ رمضان میں مسجد کے اندر باجماعت نماز تراویح ادا کی' بیس رکعات تراویح کی تعداد کا ذکر دیگر متعدد روایتوں میں آیا ہے کہ عہد فاروقی ،عہد عثمانی ،عہد علوی میں اوراس کے بعد کے ادوار میں اسی پر عمل ہوا۔

صاحب تبیین الحقائق علامہ فخرالدین عثمان بن علی زیلعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی743ھ) فرماتے ہیں:

ولنا ماروی البیهقی	اور ہماری دلیل وہ روایت ہے جسے امام بیہقی رحمۃ
باسناد صحیح انهم	اللہ علیہ (متوفی458ھ) نے صحیح سند کے ساتھ
کانوا یقومون علی	بیان کیا ہے کہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم
عهد عمر رضی الله	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں تراویح
عنه بعشرین رکعة	بیس رکعات ادا کیا کرتے ،اوراسی طرح حضرت
وعلی عهد عثمان	عثمان غنی رضی اللہ عنہ اورحضرت علی مرتضی رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعلى مثله فصار اجماعا.	عنہ کے دور خلافت میں عمل جاری رہا اور (بیس رکعات تراویح پر) صحابۂ کرام کا اجماع ہوگیا۔

(تبیین الحقائق ، کتاب الصلوٰۃ باب الوترو النوافل، ج:1، ص443)

☆ حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ الباری (متوفی 1014ھ) نے مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں تحریر فرمایا ہے:

لكن أجمع الصحابة على أن التراويح عشرون ركعة.	بہر حال صحابہ کرام نے نماز تراویح بیس (20) رکعات ہونے پر اجماع واتفاق کیا ہے۔

(مرقاة المفاتيح ،شرح مشكوة المصابيح، كتاب الصلوة، باب قيام شهر رمضان، ج:2، ص175)

بیس رکعات پر مہاجرین وانصار کا اتفاق، علامہ ابن تیمیہ کی صراحت

حاضرین کرام! غیر مقلد حضرات کے معتمد علیہ، علامہ ابن تیمیہ (متوفی: 728ھ) کی مجموع الفتاوی میں ہے:

قدثبت ان ابی بن کعب كان يقوم بالناس عشرين ركعة فی قيام رمضان ويوتر بثلاث فرأى كثير من العلماء ان ذلك هوالسنة لانه اقامه بين المهاجرين والانصار ولم	یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں بیس رکعات کی امامت فرماتے اور تین رکعات وتر پڑھاتے، لہذا بہت سارے علماء کی رائے ہے کہ یہی سنت ہے، کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ عمل مہاجرین وانصار کی موجودگی میں کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ینکرہ منکر . اور انکار کرنے والے نے اس کا انکار نہیں کیا۔

(مجموع الفتاوی ج23باب صلوۃ التطوع ص112۔)

نیز شیخ ابن تیمیہ کے فتاوی میں لکھا ہے:

وھو الذی یعمل بہ اکثر المسلمین بیس رکعات تراویح پر اکثر مسلمانوں کا عمل ہے۔

(مجموع الفتاوی ج23' باب صلوۃ التطوع، ص112۔)

(اس سلسلہ میں مزید تفصیلات جاننے کے لئے مصنفِ کتاب کی تالیف ''بیس رکعت تراویح' ایک تجزیہ'' ملاحظہ کریں!)

اخیر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی رحمتوں، برکتوں اور عنایتوں سے مالا مال فرمائے، احکام شریعت پر پابندی کرنے اور برائیوں سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

آمِین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

a

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

k

﴿زکوۃ، اسلام کا رُکن، قرب الٰہی کا ذریعہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. وَمَا آتَیْتُمْ مِنْ رِبًا لِیَرْبُوَ فِی أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُو عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا آتَیْتُمْ مِنْ زَکَاةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ.

برادران اسلام! دین اسلام ایک آفاقی دین ہے، جس میں امن وآشتی، چین وسلامتی کی تعلیم دی جاتی ہے، یہ وہ مذہب ہے جو آپسی اتحاد و یکجہتی اور اخوت و بھائی چارگی کا پیغام دیتا ہے، ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور باہمی رواداری سکھاتا ہے، مفلوک الحال اور غریبوں کی مدد کے جذبہ کو فروغ دیتے ہوئے دین اسلام نے ایمان والوں پر زکوۃ فرض کی ہے، زکوٰۃ اسلام کا چوتھا رکن ہے اور نماز کے بعد سب سے زیادہ اہمیت وفضیلت اسی کو حاصل ہے۔

قرآن کریم میں زکوۃ کا ذکر (32) مقامات پر نماز کے ساتھ آیا ہے اور پندرہ (15) مقامات پر صدقہ کا لفظ ''زکوۃ'' کے معنی میں شامل ہے، ہم اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں نماز کے ساتھ زکوۃ کا ذکر آنا اس کی حیثیت کو اور اونچا درجہ دے رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبادت کا مقصد قرب خداوندی اور خدمت خلق

حضرات! عبادت کے دو بنیادی فوائد ہیں، ایک تو یہ کہ بندہ اپنے پروردگار کا قرب حاصل کرے، دوسرا یہ کہ اپنے مولیٰ کی عبادات کرتے ہوئے خلق خدا کی حاجت روائی کرے، لوگوں کی مدد کرے، ان کا تعاون کرے اور زکوۃ کے اندر یہ دو باتیں بھی موجود ہیں۔

ادائی زکوۃ کے ذریعہ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب اس معنی میں حاصل کرتا ہے کہ وہ ایک مخصوص مقدار میں مخصوص مال کا مالک ہوتا ہے اور جب اس میں احکام شرع کے اعتبار سے زکوۃ نکالتا ہے، تو مال کی محبت اور دنیا میں سرمایہ اکٹھا کرنے کا جذبہ اس کے دل سے نکلتا ہے اور وہ صرف اپنے رب کی رضا کا طلبگار رہتا ہے کہ میں نے جو دولت جمع کی ہے؛ وہ میری محنتوں سے جمع نہیں ہوئی ہے، بلکہ یہ دولت مجھے رب کے فضل سے نصیب ہوئی ہے، کمایا تو ضرور میں نے، لیکن اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دیتا ہوتا، تو کبھی سرمایہ جمع نہیں ہوتا۔

خدائے کریم نے اپنے کرم سے اس میں برکتیں دی ہیں، تبھی تو میں الحمدللہ یہ سرمایہ حاصل کر پایا ہوں، اب اس کا حکم ہے کہ میں اس کی راہ میں خرچ کروں، اس کے بندوں کی مدد کروں، چنانچہ بندۂ مومن جب مال خرچ کرتا ہے اور اپنے مال کی زکوۃ ادا کرتا ہے، تو اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اسے روحانی ترقی ملتی ہے، قلب کے اندر پاکیزگی پیدا ہوتی ہے پھر یہ کہ بندوں کی حاجتیں بھی پوری ہوتی ہیں۔

زکوۃ کی منجملہ حکمتوں کے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت کا مرکز بن جائے، دنیا کی محبت اس کے دل سے نکل جائے، وہ حرص وہوس کا غلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ بنے، بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا تابعِ فرمان بنے!

خدائے تعالیٰ اُمراء کی طرح غرباء کونوازنے پر قادر

حضرات! یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرمایہ داروں کو جو دولت دی ہے؛ وہ غریبوں کو بھی دے سکتا ہے، دینے والا خدا مالک و بے نیاز ہے، کسی کو اس نے مالی سطح پر اونچا درجہ دیا اور کسی کو کم درجہ دیا، تا کہ لوگ ایک دوسرے سے استفادہ کر سکیں اور آپسی رواداری اور باہمی تعاون کا ثبوت دے سکیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

أَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَةُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُوْنَ.	کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت کو بانٹتے ہیں؟ ہم نے ان کی معیشت کو ان کے درمیان بانٹ دیا ہے اور ایک دوسرے پر درجے بلند کئے ہیں، تا کہ ایک دوسرے سے کام لیا کریں۔ اور یہ لوگ جو جمع کر رہے ہیں؛ اس سے آپ کے رب کی رحمت کہیں زیادہ بہتر ہے۔

(سورۃ الزخرف، آیت:32)

ہم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہر کسی کی ضروریات زندگی ایک دوسرے سے وابستہ کردی گئی، کیونکہ سب کے سب عالیشان محلوں میں ہوں گے تو انہیں تعمیر کرنے والا کون ہوگا؟ غرض کہ اللہ تعالیٰ نے نظام ہی کچھ اسطرح رکھا کہ بندے ایک دوسرے سے اپنی حاجتیں پوری کرتے رہیں، ورنہ یہ تو ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزی دینا اپنے ذمۂ کرم میں لے لیا ہے،انسان تو کیا زمین پر سانس لینے والے ہر جاندار کو وہی رزق عطا فرماتا ہے،ارشاد ہو رہا ہے:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا	اور روئے زمین پر جتنے چوپائے رہتے ہیں؛ سب کا رزق اللہ ہی نے اپنے ذمۂ کرم میں لے لیا ہے۔

(سورۃ ھود،آیت:6)

یہ خدائے رزاق ورحیم کی شان ہے کہ بھوکا اٹھاتا ہے،لیکن کسی کو بھوکا سلاتا نہیں،اپنے بندوں کو سرفراز کر کے ہی سلاتا ہے۔

زکوۃ غرباء کا حق؛ جو انہیں لوٹایا جاتا ہے

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کی یہ نوازشیں ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی یہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے بھی دوسروں کا خیال کرنے والے بنیں اور دوسروں کی حاجتیں پوری کر کے صفت الٰہی کے مظہر بنیں،کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پرہیزگار،عبادت گزار بندوں کا تذکرہ فرمایا اور ان کی سخاوت وفیاضی کو امت کے لئے نمونہ بنایا،چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ	اور ان کے مالوں میں ان کا حق ہے جو مانگتے ہیں اور ان کا جو لوگوں کے سامنے اپنی ضرورت کا تذکرہ بھی نہیں کرتے۔

(سورۃ الذاریات،آیت:19)

انہی حقوق کی تکمیل کرواتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا فریضہ عطا کیا،حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کی ترغیب فرماتے ہوئے ایک نہایت ہی پیارا فرمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاری کیا ہے؛ جس سے ہماری فکر کو یہ آگہی اور روشنی ملتی ہے کہ ہم کسی غریب کو اپنی ذاتی دولت نہیں دیتے ، بلکہ اس کا حق جو ہم نے اپنے پاس روکے رکھا تھا؛ اسی کو لوٹا دیتے ہیں، جیسا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی بنا کر روانہ فرمایا تو انہیں چند ہدایات بھی فرمائی تھیں، منجملہ ان کے یہ بھی ارشاد فرمایا:

فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ، تم انہیں یہ خبر دو کہ اللہ تعالی نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے، جو مالداروں سے لی جائے گی اور محتاجوں کو لوٹا دی جائے گی۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب اخذالصدقۃ من الاغنیاء، حدیث نمبر: 1496)

یہاں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زکوۃ کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا: ''فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِم'' کہ وہ غریبوں کو لوٹا دی جائے گی، یہ نہیں فرمایا کہ مالداروں سے لی جائے گی اور غریبوں کو دی جائے گی ، بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ غریبوں پر رد کی جائے گی یعنی انہیں لوٹا دی جائے گی، حالانکہ لوٹانا الگ بات ہے اور دینا، عطا کرنا الگ حیثیت رکھتا ہے؛ اسی سے زکوۃ کا فلسفہ واضح ہوا۔

زکوۃ کی سپردگی غریب پر ہرگز احسان نہیں!

واضح رہے کہ زکوۃ دینے والا غریب کو رقم دے کر کوئی احسان نہیں کر رہا ہے، بلکہ اسی کی رقم لوٹا رہا ہے، لوٹانا اسی وقت کہتے ہیں: جب کوئی کسی کی ملکیت اس کے مالک کو لوٹاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ مالدارو! تم تمہارے اموال میں سے کسی محتاج کو جو زکوۃ دیتے ہو؛ وہ اسی کا حصہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے حصہ کو تمہارے مال میں رکھا ہے، جو تم اسے لوٹا رہے ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! جب انسان کو یہ فکر مل جاتی ہے تو وہ زکوۃ کی ادائیگی کے باب میں کسی پر احسان نہیں جتاتا اور اگر کوئی احسان جتاتا بھی ہے اور مال دے کر خوش کرنے کے بجائے کسی کا دل دکھاتا ہے تو اسکا ثواب رائگاں کر دیا جاتا ہے اور اس کی نیکی برباد ہو جاتی ہے، چنانچہ رب العزت نے ہمیں اس بات پر آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ

اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور دل دکھا کر اس شخص کی طرح ضائع مت کرو؛ جو لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت: 264)

اس آیت مبارکہ میں ہمیں حکم دیا جا رہا ہے کہ کسی کی مدد کر کے احسان جتانا بھی نہیں چاہئے اور اپنا احسان یاد دلا کر اس کا دل دکھانا بھی نہیں چاہئے اور نہ ریاکاری و دکھاوا کرتے ہوئے اپنے صدقات و خیرات کو رائگاں کرنا چاہئے۔

ادائی زکوۃ سے مال میں برکت اور اس کی حفاظت ہوتی ہے

اگر کوئی شخص کسی کی مدد کرتا ہے، کسی پر اپنا مال خرچ کرتا ہے تو گویا وہ اپنے لئے اور اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر رہا ہے، مال بظاہر کم ہوتا نظر آتا ہے، مگر حقیقت میں بڑھ جاتا ہے، یہ ایسی حقیقت ہے؛ جس کا وعدہ خود خالق کائنات نے فرمایا ہے کہ وہ بندہ کے لئے اس کی دولت میں خوب فراوانی عطا کرتا ہے، خطبہ میں جس آیت مبارکہ کے تلاوت کی گئی، اس میں ارشاد ہو رہا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ .	اور جوتم سود دیتے ہو؛ تا کہ لوگوں کے مال میں اضافہ ہوتو وہ اللہ کے پاس نہیں بڑھتا اور جوتم زکوۃ ادا کرتے ہو؛ جس سے اللہ کی رضا چاہتے ہو، تو ایسے لوگ ہی (اپنے مال کو) بڑھانے والے ہیں۔

(سورۃ الروم، آیت:39)

زکوۃ کو مقرر کرنے کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ دینے والے خوش نصیب' خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنی رقم کو بڑھایا کرتے ہیں، زکوۃ ادا کرنے سے سرمایہ بڑھ جاتا ہے اوراس میں برکت ہوتی ہے، اسی لئے زکوۃ کے ایک معنی بڑھنے اور زیادہ ہونے کے ہیں، زکوۃ سے انسان کا دل پاک ہوتا ہے، دل کی صفائی ہوتی ہے، مال بھی بڑھتا ہے اوراس میں ترقی بھی ہوتی ہے۔

زکوۃ کی اہمیت اوراسے ادا کرنے کے فوائد میں متعلق کئی احادیث شریفہ وارد ہوئے ہیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ زکوۃ ادا کرنے سے مال محفوظ ہوجاتا ہے، امام طبرانی کی معجم کبیر میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ.	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اموال کو زکوۃ ادا کرکے محفوظ کرلو اور اپنے بیماروں کا صدقہ وخیرات کے ذریعہ علاج کرو!

(المعجم الکبیر للطبرانی، من مسند عبد اللہ بن مسعود، حدیث نمبر 10044)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زکوۃ ادانہ کرنے پر آخرت میں جسم کو داغا جائے گا!

حضرات! ان فوائد وفضائل کے باوجود اگر کوئی زکوۃ ادانہ کرے اور اسے اپنے پاس جمع کر کے رکھے تو ایسے شخص کو قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں سخت عذابوں کی خبر دی گئی ہے، چنانچہ سورۂ توبہ میں رب ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ .	اور جولوگ اپنے پاس سونے اور چاندی کو محفوظ رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے!۔

(سورۃ التوبۃ،آیت:34)

حضرات! جولوگ مال کا ذخیرہ کرتے ہیں اوراللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں اللہ رب العزت نے واضح طور پر آگاہ کر دیا کہ اللہ تعالی اوراس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے کے سبب اُنہیں دردناک عذاب دیا جائے گا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ	(حشر کے) دن وہ (مال) دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھراس کے ذریعہ ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔

ایسا دردناک عذاب دیتے ہوئے ان سے کہا جائیگا:

هَـٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا	یہ وہ مال ہے؛ جسے تم نے اپنے لئے جمع کررکھا تھا، اب اُس (مال) کا مزہ چکھو! جسے تم جمع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ — کرتے تھے۔

(سورۃ التوبۃ،آیت:35)

زکوۃ ادانہ کرنے پر مال زہریلا سانپ بن کرڈسے گا!

برادران اسلام! زکوۃ ادانہ کرنے پر مال کا وزنی طوق بنادیا جائیگا اور زکوۃ ادانہ کرنے والے بخیل کے گلے میں ڈال دیا جائے گا، اس طرح کے مختلف عذابوں میں زکوۃ نہ دینے والے کو مبتلا کیا جائے گا، سورۂ آل عمران میں ارشاد ہورہا ہے:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور جولوگ بخل کرتے ہیں؛ اس چیز میں جو اللہ تعالی نے اُنہیں اپنے فضل سے دی ہے، وہ ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں! بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، وہ جس میں انھوں نے بخل کیا تھا؛ اُسے قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

(سورۃ ال عمران،آیت: 180)

زکوۃ ادانہ کرنے والے بخیلوں کے گلے میں جو طوق ڈالا جائے گا، اس کی تفصیل وتفسیر ہمیں احادیث شریفہ سے ملتی ہے، صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً ، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا' حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو مال عطا کیا اور اس نے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيْبَتَانِ ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ ، أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلاَ (وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ) الآيَةَ .	اس کا مال اس کے لئے نہایت زہریلا سانپ بنادیا جائے گا، اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے، (اس قسم کا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے۔) یہ سانپ قیامت کے دن طوق کی طرح اس شخص کی گردن میں ڈال دیا جائے گا، پھر وہ اس شخص کے دونوں جبڑے پکڑ کر کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا وہ مال ہوں میں تیرا وہ خزانہ ہوں؛ (جس کی تو نے زکوٰۃ نہ دی۔)

پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: اور جو لوگ بخل کرتے ہیں؛ اس چیز میں جو اللہ تعالی نے اُنہیں اپنے فضل سے دی ہے، وہ ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں! بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے؛ وہ جس میں بخل کئے تھے؛ قیامت کے دن اُسے ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

(سورۃ ال عمران، 180،صحیح البخاری ، کتاب الزکوٰۃ ، باب اثم مانع الزکوٰۃ ، حدیث نمبر:1403)

مال زکوۃ کے سانپ بنائے جانے کی وجہ؟

برادران اسلام! زکوۃ کے مال کو قیامت کے دن خطرناک زہریلے سانپ کی صورت میں بنادیا جائے گا، رب ذوالجلال چاہتا تو کسی اور طریقہ سے بھی زکوۃ ادا نہ کرنے کی سزا دے سکتا تھا، لیکن اس کے لئے سانپ کے ذریعہ سزا دینے کا انتخاب فرمایا، اس سلسلہ میں حضرت ابوالحسنات محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مناسب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توجیہ بیان فرمائی، چنانچہ رقمطراز ہیں:

زکوٰۃ مال کا میل ہے اور نجاست ہے، اسی لئے زکوٰۃ کا مال کھانے سے منع کیا گیا ہے کہ تمام مال کی نجاست زکوٰۃ میں جمع ہوجاتی ہے اور باقی مال پاک ہوجاتا ہے، بشرطیکہ پاک کمائی سے کمایا گیا ہو۔ جیسے کنویں میں چوہا گرنے سے سب پانی ناپاک ہوجاتا ہے تو چند ڈول پانی نکالنے سے باقی پانی پاک ہوجاتا ہے، ایسا ہی زکوٰۃ دینے سے باقی مال پاک ہوجاتا ہے، چند ڈول پانی نہ نکالا جائے تو کنویں کا سارا پانی ناپاک ہی رہتا ہے، اسی طرح زکوٰۃ کے نہ دینے سے تمام مال نجس کا نجس ہی رہتا ہے اور اس کی نجاست قیامت میں ظاہر ہوگی۔...... جس طرح نجاست میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں، اسی طرح یہ نجس مال سانپ بن کر زکوٰۃ نہ دینے والے کے گلے میں لپٹ کر ڈسنا شروع کرے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں جو تو نے خدائے تعالیٰ کا حق نہ دے کر جمع کیا تھا۔

(مواعظ حسنہ، ج1، ص193، 194)

زکوۃ کا نصاب مقرر کرنے سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے زکوۃ کے نصاب کی تفصیل بتائی، ورنہ قرآن کریم میں آپ کو واضح طور پر کہیں نہیں ملے گا کہ سونے پر اتنی زکوۃ فرض ہے، تجارت میں اتنا مال ہو تو زکوۃ فرض ہے یا زمین سے جو اناج اور معدنیات برآمد ہو رہی ہیں ان کی بھی زکوۃ ادا کی جائے، کھیتی باڑی میں اتنی مقدار میں زکوۃ نکالی جائے، اللہ نے اپنے کلام میں صراحت کے ساتھ کہیں نہیں فرمایا، رب العالمین نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جا بجا زکوۃ کا تذکرہ فرمایا، لیکن کہیں اس کی مقدار نہیں بتائی، بلکہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دے دیا ہے، کتنی مقدار میں زکوۃ فرض ہے، اس کی ادائیگی کی کیا شرائط ہیں اور کیا احکام ہیں؟۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اپنے تشریعی اختیار سے اس کا تعین فرمایا، حضور اکرم صلی علیہ وسلم نے ہی اسے مقرر فرمایا کہ رقم کتنی مقدار میں دینی چاہئے، اس کی وضاحت بھی فرمائی، چنانچہ سونے اور چاندی کے نصاب سے متعلق سنن ابوداود شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم بِبَعْضِ أَوَّلِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا

حضرت عاصم بن ضمرۃ اور حضرت حارث اعور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس دوسو (200) درہم ہوں اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں پانچ درہم (بطور زکوۃ دینا واجب ہے) اور سونے میں تم پر کوئی چیز واجب نہیں، یہاں تک کہ تمہارے لئے بیس (20) دینار ہوں تو جب تمہارے لئے بیس دینار ہوجائیں اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں آدھا دینار ہے، پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ اس پر جو اضافہ ہو؛اس کے حساب سے (زکوۃ
فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ . واجب ہوگی۔)

(سنن ابی داود، کتاب الزکوۃ،باب فی زکوۃالسائمۃ،حدیث نمبر:1575)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس دوسو(200)درہم چاندی ہو یا بیس (20) دینار سونا ہوتواس پر زکوۃ فرض ہے،اس میں چالیسواں حصہ زکوۃ نکالنا چاہیے۔

زکوۃ کس شخص پرفرض ہے؟

واضح رہے کہ دین اسلام نے اپنے سایہ میں زندگی گزارنے والے ہر شخص پرزکوۃ فرض نہیں کی ہے،ورنہ غریب محتاج لوگ جن کے پاس دووقت کی روٹی صحیح طور پر میسرنہیں ہوتی ان پر بھی زکوۃ ادا کرنا فرض ہوتا،چونکہ اسلام کا قانون ہر کسی کی زندگی کو چین وسکون اور راحت بخشنے والا قانون ہے،اسی لئے شریعت نے صرف ایسے شخص پر زکوۃ فرض کی ہے جو اپنے پاس مال ودولت اور سونا اور چاندی رکھتا ہواوراس پر مکمل سال گزر جائے،اس کے ذمہ کسی کا قرض نہ رہا ہو،اگرقرض تھا تو قرض کونکالنے کے بعدکوئی بیس (20)دینا رسونے کا یا دوسو(200)درہم چاندی کایا ان کی قیمت کا مالک رہاہواور وہ مال اس کے قبضہ وملکیت میں رہا ہوتو یہ صاحب نصاب ہے،ایسے شخص پررضاءالٰہی کی خاطر اپنے مال کا چالیسواں حصہ نکالنااورزکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔

موجودہ دور میں نہ تو درہم کا سکہ چلتا ہے اور نہ دینا ر کارواج ہے،اب اس وقت دھات کے سکے اور کاغذی نوٹ چل رہے ہیں،اب ایسی صورت میں زکوۃ کی ادائیگی کا سلسلہ کیا ہونا چاہیے؟۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے جو نصاب مقرر کیا ہے؛ نصاب تو وہی مقرر ہوگا۔

اس سلسلہ میں حضرت عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے جو تحقیق فرمائی اس کے مطابق موجودہ گراموں میں بٹاون کیا جائے تو بیس دینار کے ساٹھ (60) گرام، سات سوپچپن (755) ملی گرام ہوتے ہیں۔ دوسو (200) درہموں کے چار سو پچیس (425) گرام، دوسو پچاسی (285) ملی گرام ہوتے ہیں۔

اگر کسی کے پاس ساٹھ (60) گرام، سات سوپچپن (755) ملی گرام سونا ہو یا چار سوپچیس (425) گرام، دوسو پچاسی (285) ملی گرام چاندی ہو یا اس مقدار کے مماثل رقم ہو یا سامان تجارت ہو اور اس شخص کے پاس وہ رقم یا مال ایک سال تک موجود رہے تو ایسا شخص صاحب نصاب کہلائے گا اور اس پر زکوۃ کی ادائیگی فرض ہو جائے گی۔

البتہ شمالی ہند کے علماء کرام کی تحقیق کے بموجب مروجہ گراموں میں سونے کا نصاب ستاسی (87) گرام، چار سو اسی (480) ملی گرام اور چاندی کا نصاب چھ سو بارہ (612) گرام تین سو ساٹھ (360) ملی گرام ہوتا ہے۔

دھات کے سکے اور کاغذی نوٹ بظاہر تو سونا چاندی نہیں، لیکن وہ ایک متعین مقدار میں سونا یا چاندی کی حیثیت ضرور رکھتی ہے، کیوں کہ وہ حکومت کے نزدیک سونا یا چاندی کے بدلہ دستاویز ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اگر دھات کے سکے یا کاغذی نوٹ بھی مذکورہ سونے یا چاندی کے برابر ہو تو اس میں بھی زکوۃ واجب رہیگی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! واضح رہے کہ زکوۃ صرف سونا اور چاندی تک محدود نہیں! بلکہ زکوۃ تجارتی مال، تجارتی اشیاء اور جانوروں وغیرہ میں بھی فرض ہے، جبکہ وہ نصاب کو پہونچے۔

(اس سلسلہ میں مزید تفصیلات جاننے کے لئے احقر (مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی) کی کتاب ''مسائل زکوۃ' عصر حاضر کے تناظر میں'' ملاحظہ کریں!)

مالِ زکوۃ کیسے افراد تک پہنچایا جائے؟

زکوۃ کی رقم کیسے افراد تک پہنچائی جائے اور اس کے مستحق کیسے افراد ہیں؛ اس کی وضاحت ہمیں کلام مجید میں ملتی ہے، ارشاد الٰہی ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	بلاشبہ صدقات (زکوۃ) فقیروں' مسکینوں اور اُس کی وصولی پر مقرر کئے گئے کارکنوں کے لئے ہیں اور اُن کے لئے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور غلاموں کو آزاد کروانے میں اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لئے ہیں، یہ اللہ کا فریضہ ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

(سورۃ التوبۃ، آیت:60)

سورۂ توبہ کی اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے آٹھ (8) مصارف بیان فرمائے؛ جن میں زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے، خلاصۂ کلام یہ کہ ہمارے معاشرہ اور ماحول میں ہم زکوۃ ایسے شخص کو دے سکتے ہیں، جو سادات کرام سے نہ ہو اور صاحب نصاب نہ ہو یعنی اس شخص پر زکوۃ فرض نہ ہو؛ وہ شخص زکوۃ کی رقم حاصل کرنے کا مستحق ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کن افراد کوزکات نہیں دی جاسکتی؟

ادائیگی زکوۃ میں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ اپنے اصول یعنی والد، والدہ، دادا، دادی اور نانا، نانی، اسی طرح اوپر کے تمام ددھیالی ونھیالی رشتہ داروں کو زکات دینا درست نہیں۔اورفروع یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی اور نیچے تک کی تمام اولاد کوزکوۃ دینا جائز نہیں! ونیز شوہر، بیوی بھی آپس میں ایک دوسرے کوزکوۃ نہیں دے سکتے۔

ان کے سوادیگر رشتہ دار اگر مستحقِ زکوۃ ہوں، سادات نہ ہوں تو دیگرافراد کو زکوۃ دینے کے بالمقابل رشتہ داروں کوزکوۃ دینا بہتر ہے، کیوں کہ اپنے رشتہ داروں کوزکوۃ دینے کے سبب دوہرا ثواب حاصل ہوتا ہے، ایک تو زکوۃ ادا کرنے کا، دوسرے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا۔

جیسا کہ جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ ...... الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ، صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ .	حضرت رباب اپنے چچا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں، وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:...... مسکین پرخرچ کرنا صدقہ ہے اور رشتہ داروں پرخرچ کرنا صلہ رحمی وصدقہ دونوں کوشامل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(جامع الترمذی ، کتاب الزکوٰۃ،باب ماجاء الصدقۃ علی ذی قرابۃ،حدیث نمبر: 660)

زکوۃ ادا کرنے والے کے لئے بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے مستحق بھائیوں اور بہنوں کو زکوۃ دے، پھران کی اولاد کو پھر دیگر قرابتداروں میں چچا، پھوپی، پھر ان کی اولاد، پھر ماموں، خالہ اوران کی اولاد کا لحاظ رکھے۔

صدقہ فطر،فضائل واحکام

حضرات! اسلام نے معاشرہ کے ضرورتمندو تنگدست افراد کو خوشیوں میں شریک کرنے کی تاکید کی اور بڑے چھوٹے مرد وعورت پر صدقہ واجب کر دیا تاکہ غریب ونادار افراد کو بھی عید کی خوشیوں سے حصہ مل سکے۔

علامہ علی متقی ہندی حنفی (متوفی 974ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے کنز العمال میں خطیب اور ابن عساکر کے حوالہ سے حدیث پاک ذکر فرمائی:

لا یزال صیام العبد معلقا بین السماء والأرض حتی یؤدی صدقة الفطر." الخطیب وابن عساکر عن أنس".

بندۂ مؤمن کا روزہ اس وقت تک آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک کہ وہ صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔

(کنزالعمال ، کتاب الصوم من قسم الاقوال ، حدیث نمبر:24130)

صدقۂ فطر کا حکم

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر کے موقع پر ہر چھوٹے بڑے مرد وعورت کی جانب سے صدقۂ فطر دینے کا حکم فرمایا اور نماز عید سے پہلے ہی صدقہ کرنے کی تاکید فرمائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث پاک مذکور ہے:

عن الحسن قال خطب ابن عباس الناس فی آخر رمضان فقال یا اھل البصرة ادوا زکاة صومکم قال فجعل الناس ینظر بعضھم الی بعض قال من ھاھنا من اھل المدینة قوموا فعلموا اخوانکم فانھم لا یعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض صدقة رمضان نصف صاع من بر او صاعا من شعیر او صاعا من تمر علی العبد والحر والذکر والانثی.

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ماہ رمضان کے آخر میں لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے اہل بصرہ! تم اپنے روزوں کی زکوۃ ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، تو آپ نے فرمایا: یہاں اہل مدینہ میں سے کون ہیں؟ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھاؤ! کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام وآزاد مرد وعوت پر رمضان کا صدقہ آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور مقرر فرمایا ہے۔

(مسند الامام احمد، حدیث نمبر3349)

صدقۂ فطر کا وجوب

صدقۂ فطر واجب ہے، اس کے واجب ہونے کے لئے صرف تین چیزیں شرط ہیں: (1) آزاد ہونا۔ (2) مسلمان ہونا۔ (3) کسی ایسے نصاب کا مالک ہونا جو اصلی حاجت سے زائد ہو اور قرض سے محفوظ ہو۔

صدقۂ فطر اس آزاد مسلمان شخص پر واجب ہے جس کے پاس اتنا مال ہو جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصاب تک پہنچتا ہو، اصلی حاجت سے زائد اور قرض سے فارغ ہو۔

صدقہ فطر اور زکوۃ کا نصاب ایک ہی ہے البتہ صدقہ فطر واجب ہونے کیلئے مال کا نامی (بڑھنے والا) ہونا اور اس پر ایک سال گزرنا شرط نہیں ہے جبکہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے مال کا نامی (بڑھنے والا) ہونا اور اس پر ایک سال گزرنا شرط ہے۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

وهی واجبة علی الحر المسلم المالک لمقدار النصاب فاضلا عن حوائجه الأصلية كذا فی الاختيار شرح المختار، ولا يعتبر فيه وصف النماء ويتعلق بهذا النصاب وجوب الأضحية ووجوب نفقة الأقارب هكذا فی فتاوى قاضی خان

(فتاوی عالمگیری ج1' کتاب الزکوٰۃ ، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ص 191)

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر گیہوں کی شکل میں ادا کرنا ہوتو آدھا صاع اور اگر جَو یا کھجور یا مُنقّٰی ہوتو ایک صاع دینا چاہیئے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وانما تجب صدقة الفطر من اربعة اشياء من الحنطة والشعير والتمر والزبيب... وهی نصف صاع من بر او صاع من شعير او تمر.

(فتاوی عالمگیری ج1' کتاب الزکوٰۃ ، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ص 191)

حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ملا مبین رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پیش نظر مروجہ گراموں میں آدھا صاع ایک کلو 106 گرام کے معادل ہوتا ہے۔

البتہ شمالی ہند کے علماء کرام کی تحقیق کے مطابق آدھا صاع دو (2) کلوسینتالیس (47) گرام کے برابر ہے۔

قیمت دینا افضل ہے

گیہوں، جَو اور کھجور وغیرہ میں سے کوئی چیز دینے کے بجائے اس کی قیمت دینا افضل ہے تاکہ عید کے موقع پر فقراء و مساکین رقم کے ذریعہ اپنی متعلقہ ضرورت کی تکمیل کرسکیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: **ان اداء القیمة افضل من عین المنصوص علیه و علیه الفتوی.**

(فتاوی عالمگیری ج1، کتاب الزکوٰۃ ، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ص192)

صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت

عید الفطر کی صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوجاتا ہے، صدقۂ فطر کی ادائی کا وقت تمام عمر ہے، زندگی بھر میں کسی بھی وقت ادا کیا جاسکتا ہے، لیکن مستحب یہ ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کیا جائے اور نماز کے بعد بھی دیا جاسکتا ہے جب تک ادا نہ کیا جائے برابر واجب الاداء رہے گا، خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے، ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: **ووقت الوجوب بعد طلوع الفجر الثانی من یوم الفطر.**

(فتاوی عالمگیری، ج1، کتاب الزکوٰۃ ، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ص192)

اور بدائع الصنائع میں ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واما وقت ادائها فجميع العمر عند عامة اصحابنا ، ولا تسقط بالتاخير عن يوم الفطر .

(بدائع الصنائع کتاب الزکاۃ،فصل وقت اداء صدقۃ الفطر، ج 2، ص 207)

افرادخانہ کی طرف سے صدقۂ فطر دینے کا حکم

آدمی جن افرادِخانہ کی ولایت وکفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے، جیسے نابالغ اولاد، ان کا صدقۂ فطراس سے متعلق ہوتا ہے،لہذا اپنی جانب سے اور نابالغ اولاد کی جانب سے صدقۂ فطر دینا چاہئے، بالغ اولاد اور بیوی کی جانب سے صدقۂ فطر ادا کرنا اس کے ذمہ نہیں ہے۔

بالغ اولاد اور بیوی کی جانب سے صدقۂ فطر کی ادائیگی کے لئے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ! اگر ان کی اجازت کے بغیر بھی فطرہ ادا کردے تو درست ہے۔فتاوی عالمگیری میں ہے:ولا يؤدي عن زوجته ولا عن اولاده الكبار وان كانوا في عياله ولوادى عنهم او عن زوجته بغير امر هم اجزأهم استحسانا كذا في الهداية وعليه الفتاوى كذا في فتاوى قاضيخان .

(فتاو ی عالمگیری ج 1 ،کتاب الزکوٰۃ ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ص 193)

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں ایمان کامل اور عمل صالح سے بہرہ ورفرمائے، احکام اسلام کی پابندی کرنے اور صوم وصلوۃ، حج وزکوۃ کو اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ ادا کرنے والا بنائے۔

آمِين بِجَاهِ طٰهٰ وَيٰسٓ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

k

فتح مکہ، اسباب ونتائج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ علٰی سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰی آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنُ .

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ: اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُبِينًا . صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! اللہ سبحانہ وتعالی نے مکہ مکرمہ کو بے شمار فضائل وکمالات سے نوازا ہے، یہ وہ مقدس شہر ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، یہ وہ بابرکت شہر ہے جہاں کعبۃ اللہ شریف ہے، جہاں حجر اسود اور چاہ زم زم ہے، جہاں صفا ومروہ اور میزاب رحمت ہے، یہی وہ باعظمت شہر ہے جس کی عظمت ورفعت کی قسم قرآن کریم میں ذکر کی گئی۔

رمضان کے مقدس مہینہ ہی میں مسلمان مکہ مکرمہ میں فاتحانہ شان کے ساتھ داخل ہوئے اور اس فتح کو قرآن کریم نے ''فتح مبین'' سے تعبیر کیا ہے، ارشاد الہی ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُبِينًا . (اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا کی ہے۔

(سورۃ الفتح، آیت:1)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برادران اسلام! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے چھٹویں سال ذوالقعدہ کے مہینہ میں عمرہ کا ارادہ فرمایا اور آپ کے ہمراہ پندرہ سو (1500) جاں نثار صحابہ نے بھی عمرہ کے لئے احرام باندھا اور مکہ شریف کی طرف روانہ ہوگئے، اثناء سفر حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کو اطلاع ملی کہ دشمنان دین نے کاروان اسلام کو روکنے کے لئے اپنے اطراف واکناف کے قبیلوں کو جمع کرلیا ہے، حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کرام کا منشا ومقصد صرف خدا کی عبادت، خانۂ خدا کی زیارت اور عمرہ کی ادائی تھا، چنانچہ حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے حدیبیہ کے علاقہ میں قیام فرمایا اور قریش کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارا مقصد جنگ وجدال نہیں ہے، ہم صرف عمرہ کی ادائی کے لئے آئے ہیں، اس اطلاع کے بعد اہل مکہ کی جانب سے یکے بعد دیگرے دو تین افراد گفتگو کے لئے آئے، تاہم کوئی حل نہیں نکلا، پھر سہیل بن عمرو نامی ایک شخص آیا، بالآخر ایک معاہدہ طے پایا اور بغیر عمرہ کئے سب لوٹ آئے۔ اس حدیبیہ کے صلح نامہ میں منجملہ شرائط کے ایک شرط یہ بھی تھی کہ عرب کے قبائل سے کوئی بھی قبیلہ فریقین میں سے کسی کے ساتھ بھی معاہدہ کرسکتا ہے، اس شرط کے مطابق بنوبکر قریش کے حلیف ہوئے اور بنوخزاعہ مسلمانوں کے حلیف قرار پائے۔

بنوبکر اور بنوخزاعہ کے درمیان سخت دشمنی تھی، بنوبکر اپنی پرانی عداوت کی وجہ بنو خزاعہ سے انتقام لینے کے لئے آمادہ ہوگئے اور قریش سے مل کر اُن پر حملہ کردیا، اس حملہ میں قریش کے سرداروں نے تعاون کیا اور بنوخزاعہ کو قتل کرنے کے لئے بنی بکر کے پاس آدمی بھیجے اور اسلحہ فراہم کیا، اس حملہ کے سبب قریش کی جانب سے صلح حدیبیہ کا معاہدہ عملی طور پر ٹوٹ گیا، قبیلہ بنوخزاعہ کے لوگ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فریادی ہوئے اور آپ سے مدد طلب کئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے امن وسلامتی پر مبنی تین شرائط روانہ رکھیں کہ وہ ان میں سے کوئی ایک شرط قبول کریں !وہ شرائط یہ ہیں:(1)بنو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا ادا کیا جائے۔ (2)قریش بنوبکر کی حمایت سے دست بردار ہوجائیں(3)حدیبیہ کے معاہدہ کی برخواستگی کا اعلان کیا جائے۔جیسا کہ امام زرقانی نے شرح مواہب میں نقل کیا ہے:

ان قریشا ندمت ،فقال:ان محمدا غازینا ،فقال ابن ابی سرح:لایغزوکم حتی یخیرکم فی خصال کلها اهون من غزوة،یرسل الیکم ان دوا قتلی خزاعة وهم ثلاثة وعشرون قتیلا او تبرؤا من حلف بنی نفاثة او ننبذ الیکم علی سواء .فقال سهیل:نبرا من حلفهم اسهل.

(شرح الزرقانی علی المواهب،ج3،ص380)

قریش کے نمائندوں میں سے سہیل نے کہا کہ ہم آخری شرط منظور کرتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔قریش نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے روانہ کردہ قاصد کو جواب دیتے وقت تو بڑی بے باکی سے اعلان کیا تھا لیکن قاصد کے واپس چلے جانے کے بعد سردارانِ قریش نادم وپشیمان ہوئے اور سب نے ابوسفیان سے کہا کہ تم جا کر اس معاہدہ کی تجدید کرلو!ورنہ اس کا انجام بہت خطرناک ہوسکتا ہے اس کے بعد ابوسفیان مدینہ طیبہ پہنچ گئے اور اس معاملہ میں گفتگو کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کوئی بات نہ بنی،بالآخر انہیں معاہدہ کی تجدید کئے بغیر لوٹنا پڑا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو تیاری کا حکم فرمایا اور حلیف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبائل کے پاس بھی تیاری کے لئے حکم نامہ بھیجا، مگر آپ نے کسی سے یہ نہیں فرمایا کہ کس سے مقابلہ ہونے والا ہے؟ خاموشی کے ساتھ معرکہ کی تیاری ہوتی رہی، اس کا مقصد یہ تھا کہ اہل مکہ کو معاملہ کی خبر نہ ہو، جیسا کہ مواہب لدنیہ میں مذکور ہے:

فتجهز رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من غير اعلام احد بذلك.

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية مع شرح الزرقانى، باب غزوة الفتح الاعظم، ج3، ص386)

بصیرت نبوی نے قریش کو روانہ کردہ خط روک لیا

حضرت حاطب بن ابو بلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کو ایک خط لکھا جس میں انتظامی خفیہ معاملات کی مخبری تھی۔ اس خط کو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے ذریعہ مکہ مکرمہ روانہ کیا۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم عطا فرمایا ہے، وہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو 'ما کان و مایکون' کی خبر رکھتے ہیں، قیامت تک رونما ہونے والے واقعات وحوادث کی خبر دیتے ہیں اور ان کا ایک ایک جزئیہ بیان فرماتے ہیں، نہ صرف زمین کی بلکہ آسمانوں کی باتیں جنت ودوزخ کی تفصیلات، اہل جنت واہل دوزخ کی تعداد، ان کے احوال وکوائف، ہر ہر چیز سے واقف وباخبر ہیں، کیا آپ مدینہ منورہ میں ہونے والے اس واقعہ سے باخبر نہ ہوں گے؟ یقیناً آپ کو اس واقعہ کا بخوبی علم تھا، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو اس خاتون کو روکنے اور اس سے خط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل کرنے کے لئے روانہ کرتے ہوئے فرمایا ،(جیسا کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اوردیگر کتب سِیَر واحادیث میں مذکور ہے) کہ ''تم لوگ روضۂ خاخ پر جاؤ! وہاں ایک خاتون ہے؛ جس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے حاصل کر کے میرے پاس لے آؤ!'' تینوں صحابہ کرام گھوڑوں پر سوار ہوکر بڑی تیزی کے ساتھ روضۂ خاخ پہنچے اور اس عورت کو ویسا ہی پایا جیسا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور اس عورت سے خط طلب کیا، اُس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم ! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلط بات نہیں فرما سکتے اور نہ ہم جھوٹے ہیں، جب آپ نے سختی سے گفتگو کی تو اس عورت نے صحیح صحیح بتادیا اور اپنے بالوں کے جوڑے سے خط نکال کر دے دیا۔ یہ تینوں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خط لے کر بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابو بلتعہ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! نہ میں نے اپنا دین تبدیل کیا ہے اور نہ مرتد ہوا ہوں، میں نے اہل مکہ کو صرف اس لئے خط لکھا کہ مکہ مکرمہ میں میرے اہل وعیال ہیں وہاں میرا کوئی اور رشتہ دار نہیں جو 'ان کی خیر خواہی وخبر گیری کرے، میرے سوا دوسرے مہاجرین کے رشتہ دار مکہ مکرمہ میں موجود ہیں وہ ان کی خبر گیری کرتے رہتے ہیں۔ مجھے اس بات کا مکمل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مکہ والوں کو شکست دے گا، میں نے چاہا کہ خط کے ذریعہ مکہ والوں کو معاملہ کی اطلاع دے دوں تاکہ ان پر میرا احسان ہوجائے اور وہ میرے اہل وعیال سے ہمدردی کا معاملہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریں، اگر چہ میرے خط سے اہل مکہ کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر کو قبول فرمالیا۔ اور انہیں معاف فرمادیا اور ارشاد فرمایا:

صدق، ولا تقولوا له الا خیرا. حاطب بن ابو بلتعہ نے سچ کہا ہے، ان کے بارے میں خیر و بھلائی کی ہی بات کرو!۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب الجاسوس، حدیث نمبر: 3007۔صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أهل بدر رضی الله عنهم و قصة حاطب بن أبی بلتعة .حدیث نمبر6557)

کاروانِ امن کی مکہ مکرمہ روانگی

حضرات! ہجرت کے آٹھویں سال 'دس رمضان المبارک چہار شنبہ کے دن بعد نماز عصر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار (10,000) کا لشکر لے کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے، راستہ میں اور دو ہزار افراد شامل ہو گئے جملہ بارہ ہزار (12,000) کا لشکر مکہ مکرمہ روانہ ہوا۔ جیسا کہ مواہب لدنیہ میں ہے:

وخرج علیه الصلوة والسلام یوم الاربعاء لعشر لیال خلون من رمضان بعد العصر سنة ثمان من الهجرة...ان العشرة آلاف خرج بها من نفس المدینة ثم تلاحق به الالفان.

(المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة مع شرح الزرقانی، باب غزوة الفتح الاعظم، ج3، ص395/396)

مکہ مکرمہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر مقام مرالظہران پہنچ کر لشکر نے پڑاؤ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈالا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہر شخص اپنا الگ چولہا جلائے، جب بارہ ہزار صحابہ کرام نے الگ الگ چولہا جلایا تو مــرالـظـهـر ان کے وسیع وعریض میدان میں میلوں دور تک آگ ہی آگ نظر آنے لگی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ راستہ ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ چکے تھے۔ قریش کو یہ اطلاع تو مل چکی تھی کہ مسلمانوں کا لشکر مدینہ طیبہ سے نکل چکا ہے لیکن انہیں اندازہ نہیں تھا کہ مسلمان اتنے قریب پہنچ گئے ہیں۔ قریش نے تحقیق خبر کے لئے ابوسفیان، بدیل بن ورقاء اور حکیم بن حزام کو بھیجا، یہ تینوں تحقیق کے لئے نکلے اور مرالظہر ان میں جل رہی آگ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ابوسفیان نے کہا: بنی خزاعہ کا قبیلہ اتنا تو نہیں کہ مرالظہر ان کا طویل میدان بھر جائے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ والوں پر رحم کھا کر انہیں خبردار کرنے اور یہ کہنے کے لئے آ رہے تھے کہ اسلامی لشکر مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مکہ والے امن مانگ لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا، اسی اثنا میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ابوسفیان اور ان کے دو ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: لشکر پہنچ چکا ہے، ابوسفیان نے مشورہ طلب کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو! جب وہ حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہء کرام نے انہیں دیکھ کر فرمایا دشمنوں کا سردار ہمارے قبضہ میں ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر فوراً بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے ابوسفیان کو پناہ دی ہے، چنانچہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو معاف فرمادیا۔

(سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، جماع أبواب المغازى التى غزا فيها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفسہ الکریمۃ، الباب السابع والعشرون فی غزوۃ الفتح الاعظم، ج 5، ص 215/216)

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمت کے جلووں کو ملاحظہ فرمائیں کہ آپ نے سخت تکلیف دینے والے دشمن کو بھی معافی عطا فرمائی، وہ ابوسفیان جنہوں نے اسلام کے خلاف بدر اور اُحد کی لڑائیاں لڑیں، قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا، مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کے لئے ہر طریقہ اختیار کیا، یقیناً وہ سزا کے مستحق تھے لیکن حضور اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمینی کے قربان جائیں آپ نے انہیں بھی درگذر فرمادیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر اسلامی فوج کے مناظر دکھائیں۔ ابوسفیان نے ایک ایک قبیلہ کو بڑی آن بان سے ہتھیاروں سے مسلح، ساز وسامان سے بھرا آتے دیکھا، انہوں نے دیکھا کہ قبیلہ غِفار، قبیلۂ جہینہ، سعد بن ہذیم اور سلیم جیسے جنگجو اور بہادر قبائل عرب لشکر اسلام میں شامل تھے، آخر میں آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثاروں کے جھرمٹ میں تشریف لا رہے تھے۔ اس روحانی منظر اور نورانی ماحول کا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے دل پر گہرا اثر پڑا، اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے جیسا کہ سیرت ابن ہشام میں ہے:

فَلَـمّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ	حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلّى	نے فرمایا: جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت ابو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیْحَکَ یَا اَبَا سُفْیَانَ أَلَمْ یَأْنِ لَکَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّہُ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ؟.....قَالَ وَیْحَکَ یَا أَبَا سُفْیَانَ أَلَمْ یَأْنِ لَکَ أَنْ تَعْلَمَ أَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ....قَالَ فَشَہِدَ شَہَادَۃَ الْحَقِّ فَأَسْلَمَ.	سفیان کوحضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے ابو سفیان اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم مان لو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں......اے ابو سفیان اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم مان لو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں......حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس وقت حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توحید و رسالت کی گواہی دی اور اسلام قبول کیا۔

نیز مواہب لدنیہ میں ہے:

فاتوا بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فاسلم ابو سفیان بن حرب.	جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قریش کے افراد کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

(المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ مع شرح الزرقانی،باب غزوۃ الفتح الاعظم، ج 3 ، ص 405)

20 رمضان المبارک سنہ آٹھ (8) ہجری پیر کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم مقام کَداء سے گذرتے ہوئے بالائی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مقام کداء سے داخل ہونے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقام کُدَی سے داخل ہونے کا حکم فرمایا۔

حملہ کے لئے پہل نہ کی جائے! شاہ زمن کا پیام امن

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جانثاروں کو یہ تاکید فرمائی کہ حملہ میں پہل نہ کرنا اور جو شخص تم سے لڑنے کے درپے ہو صرف اسی سے مقابلہ کرنا آپ نے ارشاد فرمایا:

لا تقاتلوا إلا من قاتلکم . تم کسی پر حملہ نہ کرنا! اگر کوئی تم پر حملہ کرے تب تم اپنا دفاع کرنا۔

(السیرۃ الحلبیۃ، ج5، ص:270)

اس طرح مسلمان مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ کہیں مقابلہ کی نوبت نہیں آئی، سوائے مقام کُدَی کے جہاں سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، بنوبکر، بنوحارث اور ہذیل اور قریش کے کچھ قبائل مقابلہ کے لئے تیار تھے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ آتے ہی ان لوگوں نے آپ پر حملہ کیا، آپ نے ان کے حملہ کا دفاعی جواب دیتے ہوئے ان کا مقابلہ کیا اور دشمنوں کو شکست ہوئی، نتیجہ میں دو مسلمان شہید ہوئے اور بنوبکر وغیرہ کے تقریبا چوبیس آدمی ہلاک ہو گئے جیسا کہ مواہب لدنیہ میں ہے:

واندفع خالد بن الولید حتی دخل من اسفل مکة، وقد تجمع بها بنو بکر وبنو الحارث بن عبد مناف، وناس من هذیل و من الاحابیش الذین استنصرت بهم قریش، فقاتلوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خالدا فقاتلهم فانهزموا ،وقتل من بنی بکر نحو من عشرین رجلا،ومن هذیل ثلاثة أو اربعة.

(المواهب اللدینة بالمنح المحمدیة مع شرح الزرقانی،باب غزوة الفتح الاعظم، ج3 ، ص 416)

عفوودرگذر کاعام اعلان

مشرکین مکہ جواعلانِ نبوت سے لے کر ہجرت تک اور ہجرت مدینہ منورہ سے صلح حدیبیہ تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کواور مسلمانوں کوطرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے رہے،ایذارسانی میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا،انہوں نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوشہید کرنے کی بارہا ناپاک سازشیں کیں ،قبائل عرب کومسلمانوں کے خلاف بھڑکایا، ایسے جانی دشمنوں اورخون کے پیاسوں پرمسلمانوں کوغلبہ حاصل ہوا تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمت والفت سے لبریز فرمان عالیشان جاری فرمایااورعام اعلان فرمایا کہ آج تم سے کوئی بازپرس نہیں تم لوگ آزادہو۔

'الیوم یوم المرحمة ' یعنیآج تورحمت ومہربانی فرمانے کادن ہے

دشمن کو زیر کرکے کیا عفو و درگزر
امن وسلامتی کے علم دار ہیں حضور
(مؤلف)

شاہان دنیا کاطریقۂ کار

برادران اسلام!جب سلطنت کی باگ ڈور ہاتھ میں آتی ہے تو انسان ظلم و انصاف کافرق بھول جاتا ہے،دنیا کی جتنی سوپر پاورمملکتیں گذری ہیں انہوں نے اپنی فتح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا جشن مظلوم افراد کا خون بہا کر منایا ہے، دنیا میں جب بڑی بڑی فتوحات ہوئیں تو فتح کے بعد مفتوحہ علاقہ میں خون کی ندیاں بہائی گئیں۔

تا تاری قوم جب پوری قوت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئی تو انہوں نے سارے شہر کو تہس نہس کر دیا، انسانی خون کا سمندر بہا دیا۔ صلیبیوں نے جب ملک شام پر غلبہ واقتدار حاصل کیا تو خون کی ندیاں رواں کر دیں، اس وقت مسجد اقصیٰ میں گھوڑوں کے گھٹنے انسانی خون میں ڈوبے ہوئے تھے، ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ دنیا نے صلیبیوں کا یہ اقتدار دیکھا جہاں انسانی خون کی ندیاں بہتی ہیں اور انسانیت سسک سسک کر دم توڑتی ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے تمام بادشاہوں، سربراہانِ مملکت، ارباب سلطنت کے لئے عظیم مثال قائم فرمائی، اقتدار حاصل کرنے والوں کو ایک آفاقی پیام دیا، فتح مکہ جیسا عظیم کارنامہ ہوا، جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں پر اہل اسلام نے اقتدار حاصل کرلیا، چاہتے تو تمام دشمنوں کو قتل کیا جاسکتا تھا، لیکن آپ نے ارشاد فرمایا: آج تم پر کوئی داروگیر نہیں، تم لوگ آزاد ہو، پر امن رہو۔ الیوم یوم المرحمة. آج تو رحمت ومہربانی فرمانے کا دن ہے، اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پروانۂ امن عطا فرمایا چنانچہ صحیح مسلم میں حدیث شریف ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ : مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِـى سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ	حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوجائے اس کے لئے امان ہے، جو شخص ہتھیار ڈال دے اسکے لئے امان ہے، جو شخص اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ. گھر کا دروازہ بند کرلے اس کے لئے امان ہے۔

(صحیح مسلم،کتاب الجهاد و السیر،باب فتح مکة،حدیث نمبر:4724)

اور صحیح بخاری شریف میں ہے:

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ. حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام ہانی! یقیناً ہم نے اسے بھی امان دیا ہے جس کو تم نے امان دیا۔

(صحیح البخاری ،کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفا به ،حدیث نمبر357)

نیز امام بیہقی کے سنن کبری میں روایت ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم... فمن دخل دارك يا أبا سفيان ودارك يا حكيم و كف يده فهو آمن. حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو سفیان! جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو، اور اے حکیم بن حزام! جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو اور اپنے ہاتھ کو روک لے تو اس کے لئے امان ہے۔

(السنن الکبری للبیهقی، کتاب السیر باب فتح مکة حرسها الله تعالى ،حدیث نمبر 18744)

گستاخ کے لئے امان نہیں

حضرات! امان کا یہ اعلان اگر چہ تمام لوگوں کے لئے عام تھا لیکن چند افراد اُس سے مستثنیٰ تھے، جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارتکاب کیا جس کی وجہ وہ قابل گردن زدنی ہو چکے تھے اس لئے ان کے قتل کا حکم دیا گیا۔ ایک گستاخ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر ڈالو؛ اگر چہ وہ خانۂ کعبہ کے غلاف سے چمٹا ہوا ہو، جیسا کہ صحیح بخاری اور سنن نسائی میں حدیث شریف ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ . فَقَالَ: اقْتُلُوهُ !.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: فتح مکہ کے سال حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ کے سر انور پر مِغفر (لوہے کی ٹوپی) تھی، جب آپ نے اسے اتارا تو ایک صاحب نے عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دو!۔

(صحيح البخاری، كتاب جزاء الصيد، باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام.، حديث نمبر: 1846 ۔ سنن النسائی، كتاب مناسك الحج، باب دخول مكة بغير إحرام. حديث نمبر: 2880)

یہاں غور کیا جائے کہ عین حرم شریف میں قتل کر دینے کا حکم دیا گیا جب کہ کعبۃ اللہ شریف کے تقدس کے اظہار کے لئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا جو شخص اس میں داخل ہوا وہ امن والا ہے۔ (سورۃ آل عمران، آیت: 97)

ہر شخص خانۂ کعبہ میں داخل ہوتے ہی امن و سلامتی پالیتا ہے، اگر کوئی حرم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف میں اپنے والد کے قاتل کو بھی دیکھ لے تو اسے یہ حق نہیں کہ حرم شریف میں اسے تکلیف پہنچائے لیکن ان افراد نے بارگاہِ نبوت میں گستاخی کر کے ایسے جرم کا ارتکاب کیا کہ زمین کا کوئی خطہ ان کی پناہ گاہ نہیں بن سکتا تھا یہاں تک کہ وہ حرم کعبہ میں غلاف کعبہ سے چمٹے ہوئے ہوں تب بھی اُنہیں امان نہیں ملتا۔ ان گستاخوں کا انجام صرف یہ تھا کہ انہیں قتل کر دیا جائے۔

ان میں عبدالعزیٰ بن خطل کعبہ کے پردوں میں چھپ گیا تھا، حضرت سعید بن حریث مخزومی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا۔ حویرث بن نقید اور حارث بن ہشام ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ مقیس بن صبابہ کو نُمَیْلَہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا، قریبہ جو ابن خطل کی باندی تھی اس کو بھی قتل کیا گیا۔

(ملخص از سبل الهدی والرشاد ، ج:5، ص:225/226)

حرم کعبہ، بتوں کی آلائشوں سے پاک ہوا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مبارک اونٹنی پر سوار ہو کر مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور خانہ کعبہ کے کلید بردار حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے مسجد حرام میں اونٹنی بٹھائی، کعبۃ اللہ شریف کا طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا . حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

(سورۃ الاسراء، آیت:81)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشرکوں نے خانۂ کعبہ میں تین سو ساٹھ (360) بت بٹھا رکھے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام اور عین خانۂ کعبہ کو بتوں کی نجاست و آلائش سے پاک کیا۔

دست اقدس کی برکت سے محبت کا پیدا ہونا

برادران اسلام! اللہ تعالی نے قرآن کریم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس کو اپنا دست قدرت قرار دیا، آپ کے دست اقدس کی اعجازی شان ہے کہ جہاں دست اقدس لگ جاتا وہ مقام ہمیشہ کے لئے برکتوں کا مخزن بن جاتا، حتی کہ اگر کسی غیر مسلم شخص کے سینہ پر دست اطہر رکھ دیتے تو فوراً اس کے دل سے ظلمت دور ہو جاتی اور اس میں اسلام کا نور سما جاتا، اس کا تاریک سینہ معارف کا گنجینہ ہو جاتا، فتح مکہ کے موقع پر بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا جسے امام محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سبل الھدی والرشاد میں نقل کیا ہے:

أن فضالة بن عمير بن الملوح الليثي أراد قتل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يطوف بالبيت عام الفتح فلما دنا منه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضالة ؟ قال: نعم.قال: ماذا كنت تحدث به	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر طواف کعبہ میں مشغول تھے فضالہ بن عمیر بن ملوح لیثی نامی ایک صاحب نے دل میں یہ ارادہ کیا کہ نعوذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیں، جب وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہارا نام فضالہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں، آپ نے ارشاد فرمایا: تم دل میں کیا باتیں کر رہے تھے؟ انہوں نے کہا کہ کچھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفسک ؟ قال: لا شيء، كنت أذكر الله، فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: استغفر الله .ثم وضع يده على صدره فسكن، وكان فضالة يقول: والله ما رفع يده عن صدری حتی ما خلق شيء أحب إلي منه .	نہیں، میں تو اللہ کا ذکر کر رہا تھا، آپ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اورارشادفرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں (اس ارادہ پر) معافی طلب کرو! پھراس کے بعد آپ نے اپنے دست اقدس کو ان کے سینے پر رکھا، (بس انکے دل کی دنیا میں انقلاب بپا ہوگیا ،عداوت محبت سے بدل گئی) وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے سے اٹھایا بھی نہیں کہ دل کی حالت یہ ہوگئی کہ ساری کائنات میں سب سے بڑھ کرآپ کی محبت میرے دل میں بس گئی۔

(سبل الهدى والرشاد، فی سيرة خير العباد،جماع أبواب المغازی التی غزا فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم بنفسه الكريمة،الباب السابع والعشرون فی غزوة الفتح الاعظم،ج5،ص 235/236)

حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس روایت کے تحت ارشادفرماتے ہیں: فضالہ رضی اللہ عنہ کو ذکر الہی میں مشغول ہونے کی برمحل سوجھی، کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت طواف میں مشغول تھے،مگر بارگاہ نبوت میں ایسی چالاکیاں کب چل سکتی تھیں، وہاں تو جس طرح چہرہ پیش نظر ہوتا ہے دل پیش نظر ہوتے ہیں، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس موقع پر ہنس کر استغفار کرنے کے لئے فرمانے کا جو اثر فضالہ رضی اللہ عنہ کے دل پر ہوا ہوگا اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہی کا دل جانتا ہے، مگر اس شقاوت کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست شفقت پھیر کر دور کر دیا، اور اس کا اس قدر اثر ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ وہ کسی کو اپنا محبوب نہیں سمجھتے تھے۔ جب ایسے لوگوں کے ساتھ جو قتل کی تاک میں رہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شفقت ہو تو خیال کیا جائے کہ محبان صادق پر کیسی عنایتیں مبذول ہوں گی؟۔

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

غرض کہ دست مبارک کا ان میں یہ اثر ہوا کہ صرف ایمان ہی نہیں بلکہ کامل طور پر آپ کی محبت ان کے دل میں جاگزیں ہوئی، جس سے ہر طرح کے مراتب عالیہ کے مستحق ہوئے۔

(مقاصد الاسلام، حصۂ نہم، ص:55/56)

حضرت بلال کا کعبہ کی چھت سے اذان کہنا

حضرات! آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا رنگ ونسل کے نام پر بٹی ہوئی ہے، سفید فام شخص سیاہ فام کو عزت و وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، محض رنگ کی بنیاد پر اس کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے، لیکن حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تصور کی نفی فرمائی اور آپ نے تمام انسانوں کو بحیثیتِ انسان مساوی حقوق عطا فرمائے، حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ جو ایک حبشی غلام تھے' فتح مکہ کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ کعبہ کی چھت سے اذان کہے، جیسا کہ سبل الہدی والرشاد میں ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حانت الظهر أمر بلالا أن يؤذن بالظهر يومئذ فوق الكعبة ليغيظ بذلک المشركين .	جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو اس دن کعبۃ اللہ شریف کی چھپ پر کھڑے ہوکر اذان ظہر کہنے کا حکم فرمایا تا کہ مشرکین آتش غیظ میں جلیں۔

(سبل الهدى والرشاد، ج:5، ص:248)

حضرات! اس حکم کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رنگ ونسل کے فرق کو مٹادیا اور بتلایا کہ اللہ تعالی کے دربار میں جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ دلوں اوران کے اخلاص کو دیکھا جاتا ہے، رنگ کی وجہ سے کوئی انسان ذلیل نہیں ہوتا بلکہ گناہوں کی وجہ سے وہ ذلت ورسوائی کا شکار ہوتا ہے، سفید فام ہونے کی وجہ سے وہ معزز نہیں ہوتا بلکہ تقوی وپرہیزگاری کی بنیاد پروہ معزز ومکرم قرار پاتا ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبۃ اللہ شریف کی چھت پر چڑھ کر نماز ظہر کی اذان کہی، اس طرح مکہ مکرمہ کے کفر آلود ماحول کو اذان بلال نے نور اسلام سے منور کیا، اوراس کی فضاؤں میں عظمت اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

ابلیس لعین کی مایوسی

حضرات! اہل اسلام کی اس شان وشوکت اوراسلام کی سربلندی کو دیکھ کر ابلیس لعین آہ وبکا کرنے لگا، اوراپنی ناکامی پررنج وملال کرنے لگا:

روى أبو يعلى، وأبو نعيم عن ابن عباس رضى الله	امام ابویعلی اورامام ابونعیم نے روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنهما قال لما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة رن إبليس رنة فاجتمعت إليه ذريته، فقال: إيئسوا أن تردوا أمة محمد إلى الشرك بعد يومكم .	عنہمانے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو اس دن ابلیس لعین نے رنج و غم کی وجہ سے ایک زبردست چیخ ماری جس کے سبب اس کی پوری اولاد اس کے پاس جمع ہوگئی۔ ابلیس نے کہا: اب تم اس بات سے مایوس ہوجاؤ کہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو شرک کی طرف لوٹاؤ گے یعنی آج کے بعد امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں شرک نہیں ہوسکتا۔

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية مع شرح الزرقانی،باب غزوۃ الفتح الاعظم،ج3،ص386)

اہل مکہ سے خطاب

برادران اسلام! فتح مکہ کے دوسرے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبۃ اللہ شریف کے دروازہ پر قیام فرما ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا، جسے شارح بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مواہب لدنیہ میں نقل کیا ہے:

ولما كان الغد من يوم الفتح قام النبي صلى الله عليه واله وسلم خطيبا في الناس،فحمد الله واثنى عليه ومجده بما هو	فتح مکہ کے دوسرے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد وثنا اور اس کی عظمت وبزرگی بیان کی جس کا کہ وہ اہل ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اھلہ،ثم قال: ایھا الناس!ان	لوگو! بیشک اللہ تعالی نے مکہ مکرمہ کو قابل حرمت
اللہ حرم مکۃ یوم خلق	بنایا ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو
السموات والارض،فھی	پیدا کیا، چونکہ اللہ تعالی نے اسے قابل احترام
حرام بحرمۃ اللہ تعالی الی	بنایا ہے اس لئے وہ شہر قیامت تک واجب
یوم القیامۃ،فلا یحل	الاحترام ہے،تو وہ شخص جو اللہ تعالی اور آخرت
لامریء یؤمن باللہ والیوم	کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے یہ جائز
الآخر ان یسفک بھا	نہیں کہ وہ اس میں کسی کا خون بہائے، یا وہاں
دما،اور یعضد بھا شجرۃ	کوئی درخت کاٹے، (اگر کوئی رسول اللہ صلی
،فان احد ترخص فیھا	اللہ علیہ والہ وسلم کے عمل کو دیکھتے ہوئے اس
لقتال رسول اللہ صلی اللہ	مقدس شہر میں اس کو جائز سمجھے تو اس سے
علیہ والہ وسلم فقولوا:ان	کہہ دو! بیشک اللہ تعالی نے اپنے رسول کریم
اللہ قد اذن لرسولہ ولم	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی اجازت دی تھی
یاذن لکم،انما احلت لی	اور تمہیں اس کی اجازت نہیں دی،) اس کے
ساعۃ من نھار،وقد	سوا نہیں کہ دن کے ایک وقت کے لئے وہ
عادت حرمتھا الآن	میرے لئے حلال کر دیا گیا تھا، یقیناً اب اس
کحرمتھا بالامس.	کی حرمت لوٹ کر آ چکی ہے جیسا کہ کل
فلیبلغ الشاھد الغائب!	تھی۔ جو شخص حاضر ہے اس کو چاہئے کہ وہ اس
ثم قال:یا معشر قریش.	پیام حق کو اس شخص تک پہونچائے جو حاضر
ما ترون انی فاعل	نہیں، پھر آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیکم؟قالوا:خیرا ،اخ کریم ابن اخ کریم.قال فانی اقول کما قال اخی یوسف "لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الرحمین "اذھبوا فانتم الطلقاء.

ارشاد فرمایا:اے قریش کی جماعت!تم مجھ سے کیا امید رکھتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟انہوں نے کہا:ہم آپ سے خیر وبھلائی کی امید رکھتے ہیں،کیونکہ آپ سرچشمۂ لطف وکرم ہستی اور پیکر فضل وکرم شخصیت کے شہزادہ ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا:یقیناً میں وہی کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے(اپنے بھائیوں سے)کہا تھا:آج کے دن تم سے کوئی باز پرس نہیں،اللہ تعالی تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا،اور وہ بے انتہاء رحم فرمانے والا ہے۔تم(بےفکر)واپس جاؤ؛اس حال میں کہ تم بالکل آزاد ہو۔

(المواھب اللدنیة بالمنح المحمدیة مع شرح الزرقانی،باب غزوۃ الفتح الاعظم، ج3، ص447/449)

فتح مکہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پندرہ دن مکہ مکرمہ میں قیام فرما رہے اور مکہ مکرمہ سے روانہ ہونے سے قبل حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو مکہ کا والی مقرر فرمایا اور مسلمانوں کی تعلیم کے لئے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا۔اس کے بعد آپ مدینہ منورہ تشریف لائے۔

حضرات!چونکہ یہ عظیم فتح ماہ رمضان المبارک میں عطا کی گئی اسی مناسبت سے اجمالی طور پر"فتح مکہ اسباب ونتائج"عنوان پر بیان کرنے کی سعادت حاصل کی گئی،اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے حبیب کریم صاحب فتح مبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدقہ وطفیل ماہ رمضان کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائے اور ہم سب کو حج بیت اللہ کا شرف اور زیارت روضۂ اقدس کی سعادت عطا فرمائے۔

آمِین بِجَاهِ طٰهٰ وَيٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

X

ہے درودِ پاک ہی ذکر شہِ عالی مقام ہر طرح سے جس کا ہے خالق کو منظور اہتمام
بھیجتا ہے خود درود اس فخرِ عالم پر مدام اور فرشتے دائما مشغول ہیں جس میں تمام
کیسی طاعت ہوگی وہ جس میں ہو خود حق بھی شریک
ہے جو طاعت سے بری جس کا نہیں کوئی شریک
کیا فضیلت ہے پڑھے یکبار گر کوئی درود بھیجتا ہے اس پہ ستر رحمتیں ربِّ ودود
اور ملائک کے درود اس پر کریں پیہم وُرود ہو مدام اس کی ترقیٔ مدارج زُود زُود
دیکھ لے گا قبلِ موت اپنا وہ جنت میں مقام
اور ہم رتبہ شہیدوں کا رہے بااحترام
محو ہوتے ہیں گنہ پڑھنے سے اس کے لاکلام دفع ہوں سب ہمّ وغم جو کوئی پڑھتا ہو مدام
نکلیں اس کی وجہ سے دونوں جہاں کے سارے کام جو پڑھے دائم رہے منصور ومحبوبِ انام
ذکرِ خالق اور دعا ذکر نبی کے ساتھ ہے
کیا صلوۃ احمدی بھی افضلُ الطاعات ہے

از: شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ

X

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

k

حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ خصائص وکمالات

ارشادات وتعلیمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ .

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ:اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ أَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

برادران اسلام! جہاں ماہ رمضان المبارک کو بہت سی خصوصیات حاصل ہیں وہیں اس ماہ کو یہ خصوصی نسبت بھی حاصل ہے کہ اس میں مولائے کائنات ، فاتح خیبر، باب العلم، حیدرکرار، ابو الحسن سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت عظمی ہوئی،اسی مناسبت سے آج ''حضرت مولائے کائنات' خصائص وکمالات ،تعلیمات وارشادات'' کے عنوان پر عرض کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے بے پناہ خصائص وامتیازات سے ممتاز فرمایا،آپ کو فضائل وکمالات کا جامع ،علوم ومعارف کا منبع ،رشد وہدایت کا مصدر، زہد وورع ،شجاعت وسخاوت کا پیکر اور مرکز ولایت بنایا،آپ کی شان و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمت کے بیان میں متعدد آیات قرآنیہ ناطق اور بے شمار احادیث کریمہ وارد ہیں۔

مولودِ کعبہ ہونے کا اعزاز

برادرانِ اسلام! سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ آپ کی ولادت باکرامت کعبۃ اللہ شریف کے اندر ہوئی، جیسا کہ روایت ہے:

ولد رضی اللہ عنہ بمکۃ داخل البیت الحرام ...ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ . قالہ ابن الصباغ.

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے اندر ہوئی۔علامہ ابن صباغ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان فرمایا کہ آپ سے قبل خانۂ کعبہ میں کسی کی ولادت نہیں ہوئی۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،ص 84)

آپ کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ آپ کی ولادت خانۂ کعبہ کے اندر ہوئی، اسی وجہ سے آپ کو مولودِ کعبہ کہا جاتا ہے، آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ولادت باکرامت کے بعد سب سے پہلے آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ زیبا کا دیدار کیا ہے، چونکہ آپ نے ولادت کے بعد سب سے پہلے حضور کا چہرۂ مبارک دیکھا اس کی برکت یہ ہوئی کہ آپ کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت قرار پایا، جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلنَّظْرُ إِلٰی وَجْہِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی (رضی اللہ تعالی عنہ) کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

(المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم، حديث نمبر:4665)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایمان میں سبقت

حضرت مولائے کائنات رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ کمسن حضرات میں سب سے پہلے آپ ہی نے اسلام قبول کیا، جیسا کہ جامع ترمذی شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ.	ایک انصاری صحابی حضرت ابوحمزہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (کمسن حضرات میں) سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

(جامع الترمذی ،ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی الله عنه . حدیث نمبر:4100)

ونیز جامع ترمذی شریف میں روایت ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ.	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کو اعلان نبوت فرمایا اور سہ شنبہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی۔

(جامع الترمذی ،ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی الله عنه .حدیث نمبر: 4094)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل بیت کے فرد فرید اور عظیم صحابی

برادران اسلام! حضراتِ اہل بیت کرام وصحابۂ عظام رضی اللہ عنہم سے عقیدت ومحبت، سعادت دنیوی کا ذریعہ اور نجات اخروی کا باعث ہے، چونکہ حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ اہل بیت ہونے کے شرف سے بھی مشرف ہیں اور صحابیت کے اعزاز سے بھی معزز ہیں اسی لئے آپ سے دو جہتوں سے محبت کی جائے۔

حضرات! آپ کی شان وعظمت اور حضور سے کمال قربت کا اندازہ صحیح بخاری شریف میں وارد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے ہوتا ہے آپ نے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ . اے علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علی بن أبی طالب القرشی الهاشمی أبی الحسن رضی الله عنه، حدیث نمبر:2699)

عقد نکاح

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا عقد نکاح، خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ معجم کبیر طبرانی میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ .

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں فاطمہ (رضی اللہ تعالی عنہا) کا نکاح علی (رضی اللہ تعالی عنہ) سے کراؤں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ج8، ص497، حدیث نمبر:10152)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرّم اللہ وجہہ کہنے کی وجہ

حضرات اہل بیت کرام وصحابۂ عظام کا نام ذکر کرتے وقت بطور اکرام رضی اللہ تعالی عنہ کہا جاتا ہے، حضرت مولائے کائنات رضی اللہ تعالی عنہ کے نام مبارک کے ساتھ اس عمومی کلمات کے علاوہ بطور خاص ''کرم اللہ وجہہ'' کہا جاتا ہے، اس کی وجہ نور الابصار میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

(وامه)فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف....انها كانت اذا ارادت ان تسجد لصنم وعلى رضى الله تعالى عنه فى بطنها لم يمكنها يضع رجله على بطنها ويلصق ظهره بظهرها ويمنعها من ذلك؛ولذلك يقال عند ذكره''كرم الله وجهه''.	سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی والدۂ محترمہ کا نام مبارک حضرت ''فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف'' رضی اللہ عنہم ہے......جب وہ کسی بت کے آگے سجدہ کرنے کا ارادہ کرتیں؛ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے شکم میں تھے وہ سجدہ نہیں کر پاتی تھیں، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے قدم ان کے شکم مبارک سے چمٹا دیتے اور اپنی پیٹھ ان کی پیٹھ سے لگا دیتے اور انہیں سجدہ کرنے سے روک دیتے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی آپ کا مبارک تذکرہ کیا جاتا ہے تو ''کرم اللہ وجہہ'' (اللہ تعالی آپ کے چہرۂ انور کو بزرگ و باکرامت بنایا ہے) کہا جاتا ہے۔

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار صلى الله عليه وآله وسلم ، ص 85)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ سے محبت درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

برادرانِ اسلام! حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کی ہستی اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایسی مقبول ہے کہ آپ سے محبت کرنے والے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا محبوب قرار دیا اور آپ سے بغض رکھنے کو اپنی ذات سے بغض رکھنا قرار دیا' جیسا کہ معجم کبیر طبرانی میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ سَلْمَانَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ: "مُحِبُّكَ مُحِبِّي، وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِي".	سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: (اے علی) تم سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تم سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ج6، ص47، حدیث نمبر:5973)

حضرت مولائے کائنات محبوب خلائق

برادران اسلام! حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی چونکہ اللہ تعالی کو بھی محبوب ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی محبوب ہے، اسی لئے کائنات کا ذرہ ذرہ آپ سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالی اس محبت کرنے والے کو دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی سرفراز فرماتا ہے، علامہ امام طبری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب الریاض النضرۃ میں روایت نقل کی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعن أنس رضي الله عنه قال: دفع علي بن أبي طالب إلى بلال درهما يشتري به بطيخا؛ قال: فاشتريت به فأخذ بطيخة فقورها فوجدها مرة فقال يا بلال رد هذا إلى صاحبه، وائتني بالدرهم فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي: إن الله أخذ حبك على البشر والشجر والثمر والبذر فما أجاب إلى حبك عذب وطاب وما لم يجب خبث ومر " وأني أظن هذا مما لم يجب.	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خربوزہ خریدنے کے لئے ایک درہم عطا فرمایا، حضرت بلال نے فرمایا کہ میں ایک خربوزہ آپ کی خدمت میں پیش کیا، جب آپ نے اسے کاٹا تو اسے کڑوا پایا، آپ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! جس شخص کے پاس سے یہ لائے ہو؛ اسی کو واپس کردو! اور درہم میرے پاس واپس لاؤ! کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے تمہاری محبت کا عہد ہر انسان، درخت، پھل اور ہر بیج سے لیا ہے، تو جس نے تمہاری محبت کو اپنے دل میں سمولیا وہ شیریں و پاکیزہ ہوگیا اور جس نے تمہاری محبت کو قبول نہ کیا وہ پلید اور کڑوا ہوگیا، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ خربوزہ بھی اسی درخت کا ہے؛ جس نے میری محبت کے عہد کو قبول نہیں کیا ہے۔

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، الباب الرابع فی مناقب امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبوب خدا اور محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

غزوۂ خیبر کے موقع پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خصوصی فضیلت کو آشکار فرمایا اور آپ کے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہونے کی بشارت عطا فرمائی، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِی حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِی سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ : لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا	حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں ایسے شخص کو جھنڈا عطا کروں گا؛ جن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ (قلعۂ خیبر) فتح کرے گا، وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم ساری رات اس انتظار میں تھے کہ یہ سعادت کس کو ملے گی؟ جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے صبح کی تو ان میں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ : أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ . قَالَ : فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ .فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ ، وَدَعَا لَهُ ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ .

ہر ایک بارگاہ نبوی میں اس امید کے ساتھ حاضر ہوئے کہ جھنڈا انہیں عطا ہو،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں،تو عرض کیا کہ آپ کو آشوب چشم لاحق ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو بلانے کا حکم فرمایا!جب آپ کو لایا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی چشمان مبارک میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور دعا فرمائی تو آپ ایسے صحت یاب ہوگئے جیسا کہ آپ کو درد ہی نہ تھا،اور آپ کو پرچم اسلام عطا فرمایا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کردیا۔

(صحیح البخاری ، کتاب المناقب،باب مناقب علی بن ابی طالب،حدیث نمبر:3701)

شجاعت وبہادری

فاتح خیبر،حیدر کرار،صاحب ذوالفقار،شیر یزداں،شاہ مرداں ابوالحسن سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ تعالی نے شجاعت وبہادری کے عظیم جوہر سے مزین فرمایا،میدان کارزار میں آپ کی سبقت وپیش قدمی بہادر مردوجواں افراد کے لئے ایک نمونہ تھی،غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ کی شجاعت وبہادری سے متعلق امام ابن عساکر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حوالہ سے روایت مذکور ہے:

وقال جابر بن عبد الله حمل علي الباب على ظهره يوم خيبر حتى صعد المسلمون عليه فتحوها وإنهم جروه بعد ذلك فلم يحمله إلا أربعون رجلا. أخرجه ابن عساكر.	سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر کے دن (قلعہ کے) دروازہ کو اپنی پشت پر اٹھالیا، یہاں تک کہ اہل اسلام نے اس پر چڑھائی کی اور اسے فتح کرلیا، اور اس کے بعد لوگوں نے اس دروازہ کو کھینچا تو وہ (اپنی جگہ سے) نہ ہٹا، یہاں تک کہ چالیس (40) افراد نے اسے اٹھایا۔ (ابن عساکر نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔)

(تاريخ الخلفاء ،على بن أبى طالب رضى الله عنه)

حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ جامع کمالات

برادران اسلام! حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی بلند و بالا ہستی اور آپ کے فضائل ومناقب کے کیا کہنے! جبکہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے کمالات کو بڑی جامعیت کے ساتھ ارشاد فرمایا، چنانچہ اس سلسلہ میں امام ابونعیم اصبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت نقل کی ہے:

عن أبي الحمراء مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : كنا حول النبي صلى الله عليه وسلم فطلع	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام سیدنا ابو حمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ ہم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علــی بـن أبـی طـالـب رضـی الـلـه عـنـه ، فقال رسـول الـلـه صـلـی الله عـلیـه وسلم : مـن سره أن یـنـظـر إلـی آدم فـی عـلـمـه ، وإلی نوح فی فهمه ، وإلی إبراهیم فی خـلقه ، فلینظر إلی علی بن أبی طالب .	کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ رونق افروز ہوئے،تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی علمی شان کے ساتھ دیکھے،حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی فہم ودانشمندی کی شان کے ساتھ دیکھے،اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے پاکیزہ اخلاق کی شان کے ساتھ دیکھے تو وہ علی بن ابو طالب کو دیکھ لے!(کہ ان میں سب کے جلوے ہیں)

(فضائل الخلفاء الراشدین لأبی نعیم الأصبهانی،ج1ص 75)

دنیاہی میں جنت کی بشارت

برادران اسلام! سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو جن خصائص وکمالات سے اللہ تعالی نے ممتاز فرمایا ہے ان میں یہ بھی ہے کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوتھے خلیفہ ہیں،آپ کو عشرۂ مبشرہ میں ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے،حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی زبان حق ترجمان سے یہ ضمانت عطا فرمائی:

وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ .	اور علی (رضی اللہ تعالی عنہ) جنت میں ہیں۔

(سنن ابن ماجه، المقدمة،باب فضائل العشرة رضی الله عنهم،حدیث نمبر:138)

حضرت مولائے کائنات کی شان میں آٹھ سو(800) آیات وارد

صحابۂ کرام میں سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی یہ ایک امتیازی شان ہے کہ آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی شان میں (800) آیات مبارکہ نازل ہوئیں، جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے امام ابن عساکر کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی ہے:

وأخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال: نزلت فی علی ثمان مائة آیة .

امام ابن عساکر نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی، آپ نے فرمایا کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی شان میں آٹھ سو (800) آیات مبارکہ نازل ہوئی ہیں۔

(تاریخ الخلفاء، علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ج 1، ص 70)

حضرت مولائے کائنات اور قرآن کریم ہمیشہ ساتھ رہیں گے

برادران اسلام! سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نہ صرف آٹھ سو (800) آیات نازل ہوئی ہیں بلکہ آپ کے حق میں صاحب قرآن سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ مژدۂ جاں فزا سنایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی (رضی اللہ تعالی عنہ) کے ساتھ ہے، جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین، معجم اوسط طبرانی اور معجم صغیر طبرانی وغیرہ میں روایت ہے:

عن أم سلمة، قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: علي مع القرآن والقرآن مع علي لن يتفرقا

ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ علی (رضی اللہ عنہ) قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی (رضی اللہ تعالی عنہ) کے ساتھ ہے، وہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حتــی یــردا عــلـی الحوض — حوض کوثر پر وہ دونوں میرے پاس ساتھ ساتھ آئیں گے۔

(الـمستـدرك عـلـى الـصحيحين للحاكم ، كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم حـديث نمبر : 4604۔ الـمـعـجـم الأوسـط لـلطبرانی، باب العين، من اسمه : عباد، حديث نمبر : 5037۔ الـمعجم الصغير للطبرانی، باب العين، من اسمه : عباد،حديث نمبر: 721)

حضرت مولائے کائنات قرآن کریم جمع کرنے والوں میں شامل

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی فرمان عالی شان کی برکت تھی کہ سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کا شماران صحابۂ کرام میں ہوتا ہے؛ جنہوں نے قرآن کریم کو جمع کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے: وعـلـی رضـی الـلـه عـنـه.... أحـد من جمع القرآن وعرضه على رسول الله صلى الله عليه وسلم

(تاريخ الخلفاء ، على بن أبى طالب رضى الله عنه، ج 1،ص 68)

حضرت مولائے کائنات کی فیاضی بارگاہ الٰہی میں مقبول

حضرات! خطبہ میں جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا گیا اس میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

الَّـذِيـنَ يُـنـفِـقُـونَ أَمْـوَالَـهُـم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً — جو لوگ اپنا مال (اللہ کی راہ میں) رات اور دن، پوشیدہ اور ظاہری طور پر خرچ کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ .	تو ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت:274)

اس آیت کریمہ میں عمومی طور پر اللہ کے ان پاکباز بندوں کا تذکرہ ہے جو رضاء الٰہی کی خاطر دن ورات اپنا مال خرچ کرتے ہیں، لیکن مفسرین کرام نے یہ صراحت کی ہے کہ یہ آیت کریمہ بطور خاص سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں وارد ہوئی ہے، جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تفسیر درمنثور میں روایت نقل کی ہے:

عن ابن عباس في قوله (الذين ينفقون أموالهم بالليل والنهار سراً وعلانية) قال : نزلت في علي بن أبي طالب ، كانت له أربعة دراهم فأنفق بالليل درهماً ، وبالنهار درهماً ، وسراً درهماً ، وعلانية درهماً .	سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت کریمہ "الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا .." سے متعلق روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی، آپ کے پاس چار درہم تھے، آپ نے ایک درہم رات میں خرچ کیا اور ایک دن میں، ایک پوشیدہ طور پر خرچ کیا اور ایک علانیہ طور پر۔

(الدر المنثور فی التفسیر المأثور، سورۃ البقرۃ۔ 274)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے اس طرح خرچ کرنے کی ادا اللہ تعالی کو اتنی پسند آئی کہ اللہ تعالی نے آپ کی عظمت کے اظہار اور اپنے دربار میں آپ کی مقبولیت کو آشکار کرنے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے رضاء الہی کی خاطر نہ صرف اپنا مال قربان کیا بلکہ اپنے گھر اور وطن کو قربان کیا، شریعت کے تحفظ کی خاطر اپنی جان قربان کیا اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے آپ کے شہزادوں نے بھی عظیم قربانیاں دیں۔

جنت حضرت مولائے کائنات کی آمد کی آرزومند

حضرات! اللہ تعالٰی نے جن وانس کو اپنی اطاعت و بندگی اور معرفت وعبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جو بندگان خدا دنیا میں اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں ان کے لئے یہ بشارت عنایت فرمائی:

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ أُورِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.	یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو اُس عمل کے صلہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔

(سورۃ الزخرف، آیت:72)

چونکہ جنت کو مومنین کے لئے عبادت کا صلہ قرار دیا گیا؛ جہاں ابدی چین وقرار ہے، اسی لئے ہر کوئی جنت کا مشتاق اور اس کا طالب ہوتا ہے، لیکن کچھ مقربان بارگاہ' خدا ترس بندے ایسے ہوتے ہیں؛ جن کے لئے جنت مشتاق رہتی ہے، انہی نفوس قدسیہ میں مولائے کائنات، فاتح خیبر، ابوتراب، باب العلم، ابوالحسن سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست ہیں؛ جن کی بابت حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ	ہے انہوں نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً جنت تین افراد کی
إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ إِلَى	مشتاق ہے (1) (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ)
ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ	(2) (حضرت) عمار (رضی اللہ عنہ) (3)
وَسَلْمَانَ .	(حضرت) سلمان (رضی اللہ عنہ)

(جامع الترمذی،ابواب المناقب، باب مناقب سلمان الفارسی رضی الله عنه.حدیث نمبر4166)

دورِ خلافت

جب بلوائیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو اسی وقت آپ نے اسلامی خلافت کی باگ ڈور سنبھال لی، جیسا کہ روایت ہے:

استخلف یوم قتل عثمان وهو یوم الجمعة لثمانی عشرة خلت من ذی الحجة سنة خمس وثلاثین . حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سنہ پینتیس (35) ہجری ، 18 ذوالحجہ، بروز جمعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔(الاکمال فی اسماء الرجال، حرف العین، فصل فی الصحابۃ)

آپ کے عہد زریں کی مدت سے متعلق "الاکمال" میں ہے: **وکانت خلافته اربع سنین وتسعة اشهر وایاما .** آپ کی خلافت جملہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چار(4)سال،نو(9)مہینے اور چند دن رہی۔

(الاکمال فی اسماء الرجال،حرف العین ،فصل فی الصحابۃ)

مدینہ منورہ کی عظمت وتقدس کوملحوظ رکھتے ہوئے حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے کوفہ کو اپنا دار الخلافہ بنالیا،اور آپ نے دینی لبادہ اوڑھے ہوئے دشمنان اسلام بےادب وگستاخ فرقہ خوارج کا مقابلہ کیا اور مقام نہاوند میں انہیں تہ تیغ کیا،اور آپ نے اس موقع پر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر صادق بیان فرمائی کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:دس(10) اہل اسلام شہید ہوں گے اور دشمن سارے مارے جائیں گے،صرف دس(10)لوگ بچیں گے۔

شہادت کی بشارت

برادران اسلام!حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو پہلے ہی سے خلافت وشہادت کی بشارت عطا فرمائی تھی،چنانچہ امام ابونعیم اصبہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت نقل کی ہے:

عن جابر بن سمرۃ ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی : إنک مؤمر مستخلف وإنک مقتول .

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا،حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ارشاد فرمایا:بیشک تم والی اور خلیفہ مقرر کئے جانے والے ہواور بیشک تم شہید کئے جانے والے ہو۔

(فضائل الخلفاء الراشدین لأبی نعیم الأصبهانی ،ج 1ص 347)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شہادت مولائے کائنات

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت سے متعلق تفصیلات بیان کرتے ہوئے صاحب اِکمال رقم طراز ہیں:

ضربہ عبد الرحمن بن ملجم المرادی بالکوفة صبیحة الجمعة لثمانی عشرة لیلة خلت من شهر رمضان سنة اربعین ومات بعد ثلاث لیال من ضربة.

ابن ملجم شقی نے سنہ چالیس (40) ہجری، اٹھارہ (18) رمضان المبارک، جمعہ کی صبح آپ پر حملہ کیا اور حملہ کے تین (3) رات بعد آپ کی شہادت ہوئی۔ (الاکمال فی اسماء الرجال، حرف العین، فصل فی الصحابة)

اور الریاض النضرۃ کے بموجب 17 رمضان شریف کو آپ پر حملہ ہوا اور اس کے تین دن بعد آپ شہید ہوئے۔ وکان ذلک فی صبیحةیوم سبع عشرة من رمضان صبیحة بدر. (الریاض النضرۃ، ج1، ص296)

حضرت مولائے کائنات کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو شہادت کا منصبِ رفیع عطا فرمایا، ابن ملجم شقی کے حملہ کرنے کے بعد صبح صادق کے وقت آپ نے فرمایا کہ ”میرا چہرہ مشرق کی سمت پھیر دو! جب چہرۂ مبارک مشرق کی جانب پھیر دیا گیا تو آپ نے فرمایا: اے صبح صادق؛ تجھے اس ذات کی قسم جس کے حکم سے تو نمودار ہوتی ہے! بروز قیامت تو گواہی دینا کہ جس وقت سے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی ہے؛ اس وقت سے آج تک کبھی تو نے مجھے سوتا ہوا نہ پایا، تیرے نمودار ہونے سے قبل ہی میں بیدار ہو جاتا۔“ پھر سجدہ ریز ہو کر آپ نے دعا کی؛ الٰہی! قیامت کے دن جبکہ ہزار ہا انبیاء وملائکہ، صدیقین وشہداء تیرے عرش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظیم کو دیکھ رہے ہوں گے؛ اس وقت تو گواہی دینا کہ جب سے میں نے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا؛ کبھی آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی۔

(ملخص از شہادت نامہ)

غسل مبارک

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے غسل مبارک اور نماز جنازہ سے متعلق تاریخ میں اس طرح تفصیلات ملتی ہیں:

وغسله ابناه الحسن والحسين وعبد الله بن جعفر وصلى عليه الحسن.

آپ کے شہزادگان: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے غسل مبارک دیا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔

(الاکمال فی اسماء الرجال، حرف العین، فصل فی الصحابة)

ارشادات وفرمودات' حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ

علامہ مومن بن حسن شبلنجی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب' نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' سے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کے ارشادات وفرمودات نقل کئے جا رہے ہیں:

شیریں کلامی

من عذب لسانه كثر اخوانه.

جس کی زبان شیریں ہو اس کے دوست واحباب زیادہ ہوتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیکی کی برکت

بالبر یستعبد الحر.
نیکی اور حسن سلوک کے ذریعہ آزاد شخص کو بھی تابع کیا جاسکتا ہے۔

تقلیل کلام

اذا تم العقل نقص الکلام.
جب عقل کامل ہوتی ہے تو آدمی گفتگو کم کرتا ہے۔

من طلب مالا یعنیه فاته مایعنیه.
جو شخص بے فائدہ چیزوں کو طلب کرتا ہے، ضروری چیزیں اس سے چھوٹ جاتی ہیں۔

غیبت سے پرہیز

السامع للغیبة احد المغتابین.
غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

تقدیر اور تدبیر

اذا حلت المقادیر بطلت التدابیر.
جب تقدیر کا فیصلہ آجاتا ہے تو تدبیر ناکام ہوجاتی ہے۔

نادان اور دانا کی پہچان

قلب الاحمق فی فیه ،ولسان العاقل فی قلبه.
بے وقوف کا دل اس کی زبان میں ہوتا ہے اور عقل مند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عفوودرگزر

اذا قدرت علی عدوک فاجعل العفو شکرا للقدرة علیه.	جب تم اپنے دشمن پر قابو پالو تو اس پر قابو پانے کے شکر میں عفوودرگزر کو اختیار کرو!۔

بخالت کا نقصان

البخیل یستعجل الفقر،یعیش فی الدنیا عیشة الفقراء ویحاسب فی الاخرة حساب الاغنیاء .البخل جامع لمساوی الاخلاق.	بخیل شخص بہت جلد تنگدست ہوجاتا ہے،وہ دنیا میں تو تنگدستوں کی طرح زندگی گزارتا ہے اور آخرت میں اس سے مالداروں کی طرح حساب لیا جائے گا۔بخالت تمام اخلاقی خرابیوں کا مجمع ہے۔

علم کا فائدہ اور جہالت کا نقصان

العلم یرفع الوضیع ،والجهل یضع الرفیع.	علم پستی میں رہنے والوں کو بلندی عطا کرتا ہے اور جہالت بلند آدمی کو بے وقار کردیتی ہے۔

تواضع وخاکساری

لاتکون غنیا حتی تکون عفیفا،ولاتکون زاهدا حتی تکون متواضعا،ولاتکون	تم اس وقت تک مالدار نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم پاک دامن نہ ہوجاؤ،اوراس وقت تک زاہد(دنیا سے بے رغبتی کرنے والے)نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم منکسرالمزاج نہ ہوجاؤ،اورتم اس وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

متواضعا حتی تکون حلیما، ولا یسلم قلبک حتی تحب للمسلمین ما تحب لنفسک.	تک متواضع نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم بردبار نہ ہوجاؤ، اور تمہارا دل اس وقت تک قلب سلیم نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

مصیبت کے وقت صبر کا دامن تھامنے کی تلقین

وطن نفسک علی الصبر علی ما اصابک. قل عند کل شدة: "لا حول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم" تکف. وقل عند کل نعمة: "الحمد للہ" تزد منھا.	جو کچھ تم پر مصیبت آئے اس پر اپنے آپ کو صبر کا عادی بنالو۔ ہر مصیبت کے وقت "لا حول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم" کہا کرو، اس کی برکت سے تم مصیبت کو روک دوگے، اور ہر نعمت وراحت کے وقت "الحمد للہ" کہا کرو کہ تم نعمتوں میں اضافہ پاؤگے۔

گوشہ نشینی وتنہائی

الوحدة راحة، والعزلة عبادة، والقناعة غنی، والاقتصاد بلغة.	تنہائی راحت ہے، گوشہ نشینی عبادت ہے، قناعت (اپنے نصیب پر راضی رہنا) تونگری ہے اور میانہ روی بقدر ضرورت (چیزوں کو پورا کرتی) ہے۔

مردم شناسی کا طریقہ

ولا تعرف الناس الا	لوگوں کو امتحان وآزمائش کے ذریعہ تم پہچان سکتے ہو،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالاختبار،فاختبر اھلک وولدک فــی غیبتک،وصـدیقک فـی مـصیبتک،وذا الـقـرابة عـند فاقتک

توتم اپنے گھر اور اپنی اولاد کو غائبانہ میں آزماؤ!اپنے دوست کواپنی مصیبت کے وقت آزماؤ!اور اپنے رشتہ دار کو اپنی فاقہ کشی اور تنگدستی کےوقت آزماؤ!۔

دنیا کی بےثباتی

آپ نے ارشادفرمایا:

الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا.

لوگ خواب غفلت میں ہیں،جب انہیں موت آئے گی تو بیدارہوں گے۔

الـدنیـا والآخرۃ کالمشرق والـمـغـرب،ان قـربـت من احدھما بعدت عن الاخر.

دنیاوآخرت مشرق ومغرب کی طرح ہے،اگر تم ان میں سے کسی ایک کےقریب ہوجاؤ گے تو دوسرے سے خودبخود دور ہوجاؤ گے۔

☆...... آپ نے ارشادفرمایا:

الناس من جھة التمثال أكفاء ☆ أبوھم آدم ، والأم حواء .

تمام انسان جسم کے لحاظ سے برابر ہیں،ان کے والدحضرت آدم اور والدہ حضرت حواء ہیں علیہما السلام۔

فإن یکن لھم من أصلھم شرف ☆ یفاخرون به،فالطین والماء .

اگران کی اصل کےلحاظ سےکوئی عزت وبزرگی ہے،جس پر وہ فخر کرسکتے ہیں تو وہ مٹی اور پانی ہے

ماالفضل إلا لأھل العلم إنھم ☆ علی الھدی لمن استھدی أدلاء .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت وعظمت صرف اہل علم کے لئے ہے کیونکہ، وہ ہدایت پر ہیں اور
طالبین ہدایت کے لئے رہنما ہیں۔

وقیمة المرء ما قد كان يحسنه ☆ والجاهلون لأهل العلم أعداء .

اور آدمی کی قدر و قیمت انہیں خوبیوں سے ہے جو اسے زینت بخشے،
اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہوتے ہیں۔

فقم بعلم، ولاتطلب به بدلا ☆ فالناس موتى،وأهل العلم أحياء .

تو تم طلب علم کے لئے کمر بستہ ہوجاؤ اور اس علم کے ذریعہ کوئی دنیوی فائدہ
کے طلبگار نہ بنو، کیونکہ عام انسان مردے ہیں اور علم والے زندے ہیں۔

برادران اسلام! حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ، آپ کے فرامین وارشادات، عادات واطوار اور آپ کی تابناک زندگی بہترین نمونۂ عمل ہے، جس میں آپ کے چاہنے والوں اور محبین کے لئے درس حق وصداقت ہے کہ وہ غفلت سے بچیں اور آخرت کی تیاری کریں، نمازوں کا اہتمام کریں اور کتاب وسنت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل حضرات اہل بیت کرام وصحابۂ عظام رضی اللہ عنہم سے بے پناہ محبت کرنے والا بنائے، حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے بے انتہاء عقیدت والفت رکھنے والا بنائے اور آپ کے فیوض وبرکات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے۔

آمِین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

k

شب قدر، عظمت وفضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ .

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ

إِنَّا أَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ .وَمَا أَدْرَاکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ .لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ شَھْرٍ .تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ وَالرُّوحُ فِیھَا بِإِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ أَمْرٍ . سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرُ .صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ .

برادران اسلام! ماہ رمضان رحمتوں اور برکتوں کا سرچشمہ ہے، کثرت عبادت اور پابندیٔ صلاۃ وصیام کا مہینہ ہے، اہتمام سجود وقیام اور درود وسلام اورذ کر واذ کار کا مہینہ ہے، بندۂ مومن اس مہینہ میں مسلسل صدقات وخیرات کی ادائیگی، اوامر بجالانے اور نواہی سے اجتناب کرنے میں اپنے شب وروز کو بسر کرتا ہے، غرضکہ اس مبارک مہینہ میں تمام مسلمان خیرِ مجسم اور بھلائی کے پیکر بن جاتے ہیں۔

یقیناً یہ ماہ رمضان کا فیضان ہے کہ وہ گنہگار، معصیت شعار انسانوں کوتقوی وطہارت کا عادی بنا دیتا ہے اور عبادت وریاضت کا جامہ پہنا کرانہیں حریم خاص میں حاضری کے لائق بنا دیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رمضان المبارک وہ مہینہ ہے؛ جس میں امت مسلمہ کے لئے گناہوں کی بخشش کا سامان فراہم کیا گیا، ساتھ ہی ساتھ نیکیوں کی قدر و قیمت بڑھا دی گئی اور اس کی برکت سے شرح ثواب میں اضافہ کردیا گیا، اسی ماہ مبارک میں ایک ایسی مقدس رات بندوں کو عطا کی جاتی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل و بہتر ہے، جس کا نام ''لیلۃ القدر'' ہے۔

شب قدر عظمت وفضیلت اور برکت والی رات ہے، یہ نزولِ قرآن کریم کی وہ مقدس شب ہے جس میں فرشتوں کا ورود ہوتا ہے اور اس شب میں رب العالمین عبادت واطاعت میں مصروف رہنے والے بندگان حق کو ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ثواب عطا فرماتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ. سَلامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.	بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا، تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے حکم سے ہر کام (کی تدبیر) کے لئے اترتے ہیں، وہ رات سراپا سلامتی ہے، اور وہ صبح ہونے تک اپنی برکتوں کے ساتھ رہتی ہے۔

(سورۃ القدر، آیت:1/5)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شب قدر کی وجہ تسمیہ

حضرات! اس رات کو شب قدر کیوں کہا جاتا ہے، اسے قدر والی رات کہنے کی کیا وجہ ہے؛ اس سے متعلق متعدِّ دوجوہ بیان کی جاتی ہیں؛ جس کی بنا اسے قدر والی رات کہا جاتا ہے۔

پہلی وجہ: 'قدر' کے معنیٰ 'عظمت و وقار' کے ہیں، یہ لفظ اس آیت کریمہ میں 'عظمت' کے معنی میں مستعمل ہے:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ. انہوں نے اللہ کی قدر دانی اس کی عظمت کے مطابق نہ کی۔

(سورۃالانعام،آیت:91)

صاحب تفسیر خازن علامہ ابوالحسن علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

سمیت لیلۃ القدر لعظم قدرھا و شرفھا علی اللیالی. اس شب کو دیگر راتوں پراس کے تقدس وبزرگی اورعزوشرف کی وجہ "لیلۃ القدر" سے موسوم کیا گیا ہے۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل،سورۃ القدر،آیت:1)

معلوم ہوا کہ یہ رات عزوشان، اوروقاروعظمت والی رات ہے، اسی لئے اس کا نام ''لیلۃ القدر'' رکھا گیا۔

دوسری وجہ: جس طرح وہ رات شرف وفضیلت والی ہے؛ اسی طرح اس رات کیا جانے والا عمل بھی بارگاہ الٰہی میں مقبول اور بڑی قدرومنزلت والا ہوتا ہے، چنانچہ اس رات نیک عمل کرکے بندۂ مومن اسے قبولیت کے دروازہ تک پہنچاتا ہے، اس بنیاد پر بھی اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جیسا کہ تفسیر خازن میں ہے:

وسمیت بذلک لان العمل الصالح یکون فیها ذا قدر عند اللہ لکونہ مقبولا. اور اسے ''قدر'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس شب بندہ کا نیک عمل بارگاہ الٰہی میں مقبولیت کے سبب بڑی قدر والا ہو جاتا ہے۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل، سورۃ القدر، آیت:1)

تیسری وجہ: 'قدر' تنگی کو کہتے ہیں، اس کے معنی تنگ ہو جانے کے بھی ہیں، کلام الٰہی میں لفظ ''قدر'' تنگی کے معنی میں استعمال ہوا ہے، ارشاد باری ہے:

وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ. اور جس پر اس کا رزق تنگ کر دیا گیا وہ اسی میں سے خرچ کرے جو اسے اللہ نے عطا کیا ہے۔

(سورۃ الطلاق، آیت:7)

اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ یہ رات بندوں کے لئے تنگی کی رات ہے، دراصل اس رات عبادت گزاروں سے ملاقات کے لئے کثرت سے فرشتے نازل ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے زمین تنگ ہو جاتی ہے، چنانچہ صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں:

سمیت بذلک لان الارض تضیق بالملائکة فیها. اس (رات) کو اس لئے شب قدر کہا جاتا ہے؛ کیوں کہ اس رات زمین فرشتوں (کی آمد کی وجہ) سے تنگ ہو جاتی ہے۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل، سورۃ القدر، آیت:1)

چوتھی وجہ: حضرات! اس متبرک رات کو شب قدر کہے جانے کی ایک اور وجہ حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا ''قدر'' اس لئے کہ (1) کتاب قابل قدر، (2) رسولِ قابل قدر کی معرفت، (3) امت قابل قدر پر اتارا، اس لئے سورۂ قدر میں ''لیلۃ القدر'' کا لفظ تین وقت آیا ہے۔ (فضائل رمضان، ص: 107)

جیسا کہ تفسیر قرطبی میں ہے: **سمیت بذلک لانه أنزل فیها کتابا ذا قدر، علی رسول ذی قدر، علی أمة ذات قدر.**

(تفسیر القرطبی، سورۃ القدر۔1)

حضرات! شب قدر کی توقیر کرنا اور عظمت بجالانا اہل ایمان پر لازم ہے، ایک تو اس طرح کہ اس رات کا تقدس و عظمت قلب میں بسائے رکھیں، دوسرے اس طور پر کہ عبادات، اذکار وغیرہ ادا کرتے رہیں، اور ممنوعات اور گناہوں سے پرہیز کریں۔

شب قدر کا تقدس برقرار رکھنے والے بندے یقیناً رب قدیر کی ظاہری و باطنی نعمتوں کے حقدار بنیں گے، ان کے اعمال بارگاہ رب العزت سے شرف قبولیت حاصل کریں گے اور قدر و عظمت والے قرار پائیں گے۔

شب قدر کا تعین

اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اولین و آخرین کے تمام علوم عطا فرمائے ہیں، منجملہ ان کے رب قدیر نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کی تاریخ کا بھی قطعی علم عطا فرمادیا، چنانچہ صحیح بخاری و نیز زجاجۃ المصابیح میں امام مالک، امام شافعی اور امام ابوعوانہ رحمہم اللہ کے حوالہ سے روایت درج ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم انى رايت هذه الليلة فى رمضان فتلاحى رجلان فرفعت. رواه مالك والشافعي و ابو عوانة.	ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس رات (یعنی شب قدر) کو رمضان میں دیکھا، لیکن جب دو آدمیوں نے آپس میں جھگڑا کیا تو (شب قدر کو قطعیت کے ساتھ متعین طور پر تمہیں بتانے کا حکم) اٹھالیا گیا۔ امام مالک امام شافعی اور حضرت ابوعوانہ نے اس کی روایت کی ہے۔

(زجاجة المصابیح، باب لیلة القدر، حدیث نمبر: 2937)

شب قدر کی علامتیں

حضرات! شب قدر کی کیا علامتیں ہیں؟ ہم کیسے اندازہ لگائیں کہ ہم نے شب قدر کو پالیا ہے؟ اس سلسلہ میں ہمیں احادیث شریفہ سے روشنی ملتی ہے، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر ''درمنثور'' میں ایک تفصیلی روایت نقل کی ہے:

وأخرج أحمد وابن جرير ومحمد بن نصر والبيهقي وابن مردويه عن عبادة بن الصامت أنه سأل رسول الله صلى الله عليه و سلم عن ليلة القدر فقال: فى رمضان فى	اور امام احمد، امام ابن جریر، امام محمد بن نصر، امام بیہقی اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو حضور پاک علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العشر الأواخر فإنها فی ليلة وتر فی أحدی وعشرين أو ثلاث وعشرين أو خمس وعشرين أو سبع وعشرين أو تسع وعشرين أو آخر ليلة من رمضان من قامها إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن أماراتها أنها ليلة بلجة صافية ساكنة ساجية لا حارة ولا باردة كأن فيها قمرا ساطعا ولا يحل لنجم أن يرمی به تلك الليلة حتی الصباح ومن أماراتها أن الشمس تطلع صبيحتها لا شعاع لها مستوية كأنها القمر ليلة

الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوا کرتی ہے، کیوں کہ وہ طاق رات میں ہوا کرتی ہے، یا تو اکیسویں رات، یا تیئیسویں رات، یا پچیسویں رات، یا ستائیسویں رات، یا انتیسویں رات، یا رمضان المبارک کی آخری رات میں ہوتی ہے، جو شخص بحالت ایمان ثواب کے ارادہ سے اس رات قیام کرے تو اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور شب قدر کی یہ علامتیں ہیں: (1) وہ رات نہایت روشن (2) خوب شفاف (3) پرسکون (4) سہانی وخاموش (5) نہ گرم اور نہ ہی سرد، گویا کہ اس رات چاند خوب روشنی بکھیر رہا ہے، (6) اور جب تک صبح نہ ہوجائے اس رات کسی ستارہ کو نہیں پھینکا جاتا (7) اور اس کی علامتوں میں یہ بھی ہے کہ اس کی صبح سورج مکمل طور پر ایسا طلوع ہوتا ہے؛ گویا کہ وہ چودھویں رات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

البدر وحرم الله على الشيطان أن يخرج معها يومئذ .

کا چاند ہے،(8)اور اللہ تعالی نے شیطان پر یہ حرام کردیا ہے کہ اس دن وہ سورج کے ساتھ نکلے۔

(الدرالمنثور فی التفسیر الماثور،سورۃ القدر،آیت:2)

شب قدر،سمندر کا پانی شیریں ہوجاتا ہے

شب قدر کی علامتوں میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس رات سمندر کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے،امام رازی نے ستائیسویں شب سمندر کا پانی میٹھا ہونے سے متعلق ایک واقعہ بیان کیا ہے:

أنه كان لعثمان بن أبي العاص غلام ، فقال : يا مولاى إن البحر يعذب ماؤه ليلة من الشهر ، قال : إذا كانت تلك الليلة ، فأعلمني فإذا هي السابعة والعشرون من رمضان.

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا؛(اس نے)آپ سے کہا:(رمضان کے)مہینہ میں ایک ایسی رات ہے؛جس میں سمندر کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے،تو آپ نے اس سے فرمایا:جب وہ رات آجائے تو تم مجھ کو بتادینا،تو واقعی وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات تھی۔

(تفسیر مفاتیح الغیب،سورۃ القدر،آیت:1)

اسی طرح تفسیر قرطبی میں ایک روایت ہے کہ شب قدر میں سمندر کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال عبيد بن عمير : كنت ليلة السابع والعشرين في البحر ، فأخذت من مائه، فوجدته عذبا سلسا .	حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں (رمضان المبارک کی) ستائیسویں شب سمندر میں (سفر کررہا) تھا، میں نے سمندر سے پانی لیا تو اسے نہایت شیریں اور لطیف ولذیذ پایا۔

(تفسیر القرطبی،سورۃ القدر،آیت:1)

شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں

حضرات! معلوم ہوا کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہوا کرتی ہے، حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرنے یعنی آخری دس راتوں میں عبادتوں کا خصوصی اہتمام کرنے کی تلقین فرمائی، جیسا کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ .	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے اور ارشاد فرماتے تھے: ''تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو!''

(صحیح البخاری کتاب فضل لیلۃ القدر،باب تحری لیلۃ القدر......حدیث نمبر: 2020،صحیح مسلم،کتاب الصیام ،باب فضل لیلۃ القدر......،حدیث نمبر:2833،جامع الترمذی،ابواب الصوم ،باب ماجاء فی لیلۃ القدر،حدیث نمبر:797)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ستائیسویں شب' شب قدر

برادران اسلام ! حضرت رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد سے واضح ہورہا ہے کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوا کرتی ہے۔ چونکہ حضرات صحابۂ کرام حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے منشا اور مزاج سے زیادہ واقف اور وہی آپ کی مبارک سنتوں پر بہتر عمل کرنے والے ہیں؛ اس لئے ان سے متعلق کسی خلاف سنت عمل کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، چنانچہ وہی صحابۂ کرام بیان فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو ہوا کرتی ہے، اگر چیکہ حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک موقع پر حکمتاً اس کے تعین کی صراحت نہیں فرمائی تھی، لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی مذکورہ حدیث پاک کی روایت کے بعد امام ترمذی شب قدر کے تعین سے متعلق تفصیلات بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ أَنَّـهُ کَـانَ یَحْلِفُ أَنَّهَـا لَیْلَةُ سَبْـعٍ وَعِشْـرِیـنَ .وَیَـقُـولُ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَلاَمَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا.

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ قسم کھا کر یہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ (شب قدر) ستائیسویں رات ہے اور یہ فرماتے کہ ہمیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامتیں بیان فرمائیں تو ہم نے انہیں گِنا اور یاد کرلیا۔

سورۂ قدر کے کلمات سے استدلال

حضرات! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شب قدر ستائیسویں رمضان کو ہوا کرتی ہے، اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۂ قدر کے کلمات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ سورۂ قدر میں تیس(30) کلمات ہیں، ان میں ضمیر ھــــی (یعنی وہ رات) ستائیسواں کلمہ ہے، جس کا مرجع ''لیلۃ القدر'' ہے، جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی عظیم شرح فتح الباری میں ہے:

و قد روی عن عمر رضی اللہ عنـــه انها ليلة سبع وعشرين وروی عن عبد الله بن عباس مثل ذلک و استدل عليه بان سورة القدر ثلاثون كلمة و ان هی منها هی الكلمة السابعة والعشرون.	حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح کی روایت ہے اور آپ نے اس بنیاد پر استدلال کیا کہ سورۂ قدر میں تیس (30) کلمات ہیں، اور لفظ ''ھــی'' (یعنی وہ رات) ستائیسواں کلمہ ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب تحری ليلة القدر فی الوتر من العشر الا واخر۔ مفا تیح الغیب للامام الرازی، سورۃ القدر۔3)

لیلۃ القدر کے حروف سے ستائیسویں شب کی طرف اشارہ

سورۃ القدر میں لفظ لیلۃ القدر (یعنی شب قدر) تین مرتبہ استعمال ہوا اور ''لیلۃ القدر'' میں نو(9) حروف پائے جاتے ہیں، اور نو(9) کے عدد کو تین(3) میں ضرب دینے سے ستائیس (27) حاصل ہوتے ہیں، چنانچہ اس ستائیس (27) کے عدد سے بھی ''شب قدر'' ستائیسویں رات ہی ہونے کی طرف اشارہ ملتا ہے،

جیسا کہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واستنبط بعضهم ذلک فی جهة اخری فقال لیلة القدر تسعة احرف و قد اعیدت فی السورة ثلاث مرات فذلک سبع وعشرون.

اور بعض علماء نے ایک اور وجہ سے (شب قدر کے ستائیسویں تاریخ میں ہونے پر) استدلال کیا ہے، چنانچہ منقول ہے: لیلۃ القدر میں نو (9) حروف ہیں اور اس سورہ میں لیلۃ القدر تین (3) مرتبہ آیا ہے، اس طرح وہ ستائیس (27) ہوتے ہیں۔

(فتح الباری، باب تحری لیلة القدر فی الوتر من العشر الا واخر۔ مفا تیح الغیب للامام الرازی، سورۃ القدر: 3)

شب قدر اخیر عشرہ میں ہونے کی حکمت

حضرات! شب قدر ماہ رمضان کے اخیر عشرہ میں رکھی گئی ہے، اس کی ایک حکمت تو یہ ہے کہ جب عمل کرنے والا اپنا عمل پورا کرتا ہے تو اسے انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے، ایسے ہی رمضان المبارک کی قدر کرنے والوں اور روزوں کا اہتمام کرنے والوں کے حق میں گویا شب قدر ایک عظیم انعام الٰہی ہے۔

اس کی ایک اور حکمت حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ عام افراد کے لئے؛ پہلے اور دوسرے دہے میں روزہ وغیرہ سے ضعف ہوگا اور اخیر دہے میں ہمت پست ہوتی ہے، اس لئے ہمت بڑھانے کے لئے شب قدر مقرر ہوئی، اس میں تجلی خاص فرمائی، تاکہ ہمت بڑھے اور رمضان شریف کی تکمیل کرسکیں۔

(فضائل رمضان، ص: 110)

اخیر عشرہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام

برادران اسلام! یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الانبیاء ہیں، خالق کائنات نے آپ کو سرورکونین بنایا ہے، اس کے باوجود حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام ہم غلاموں کی ہمت افزائی فرماتے ہوئے کثرت سے عبادتوں کا اہتمام فرماتے، دیگر دنوں کی بنسبت رمضان المبارک اور خاص طور پر اس کے آخری عشرہ میں آپ کی شان عبادت عروج پر ہوتی، جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَھِدُ فِی الْعَشْرِ الاَوَاخِرِ مَا لاَ یَجْتَھِدُ فِی غَیْرِہٖ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیگر شب وروز کی بنسبت رمضان کے اخیر عشرہ میں عبادت کرنے میں مزید اہتمام فرماتے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتھاد فی العشر الاواخر من شھر رمضان .حدیث نمبر2845)

حضرات! نہ صرف حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس عبادتوں کا اہتمام فرماتے، بلکہ اپنے اہل بیت کو بھی اس کی توجہ دلاتے اور شب بیداری کی تلقین فرماتے، جیسا کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کا جب آخری عشرہ شروع ہوجاتا ہے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کمربستہ ہوکر ہمیشہ سے زائد عبادت میں مشغول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاَحْيَا لَيْلَهُ ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ . ہوجاتے ہیں اور شب بیدار رہتے (اورنوافل، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن فرمایا کرتے) اور اپنے گھر والوں کو (بھی ان راتوں میں) جگا دیتے (تاکہ وہ بھی شب بیدار رہ کر آخری عشرہ کی برکتیں حاصل کریں)۔

(صحیح البخاری، باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان،حدیث نمبر 2024۔صحیح مسلم، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان .حدیث نمبر 2844)

شب قدر کی خصوصیات

اس رات کی متعدّد خاصیتیں ہیں،قرآن کریم کی روشنی میں اس کی چھ(6) خاصیتیں آشکار ہوتی ہیں:

(1) شب قدر کی اہمیت اور فضیلت و برکت اس امر سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکمل ایک سورہ اس کی شان میں نازل فرمایا۔(2)اس رات میں نزول قرآن ہوا(3)یہ رات ہزار مہینوں سے افضل ہے(4)اس رات میں فرشتے زمین پر آتے ہیں(5)حضرت جبریل کی آمد ہوتی ہے اور(6)صبح صادق تک بندوں پر سلامتی کا نزول ہوتا ہے۔

شب قدر کی برکتوں سے محرومی سب سے بڑی محرومی ہے!

حضرات !اللہ تعالی نے شب قدر کے ذریعہ ہمیں ایک عظیم موقع عنایت فرمایا کہ ہم اس رات عبادت کے ذریعہ اجروثواب کے خزانے حاصل کریں،رب کی عنایتوں سے اپنے دامن مراد کو بھرلیں،لیکن کوئی ایسے عظیم موقع کو بھی غفلت کی نذر کرتا ہے تو یہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی محرومی کی علامت ہے، سنن ابن ماجہ میں حدیث پاک ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ مہینہ ہے؛ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا اور اس کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو مکمل محروم ہے۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الصيام باب ماجاء في فضل شهر رمضان ،حديث نمبر1634)

سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں

شب قدر کی فضیلت میں کئی احادیث شریفہ وارد ہوئی ہیں، اس رات میں عبادت کرنے اور قیام کرنے والے کے سابقہ گناہ معاف کردئے جاتے ہیں، بشرطیکہ وہ صاحب ایمان اور اخلاص والا ہو، شب قدر میں قیام کرنے اور عبادت کرنے کی وجہ سے سابقہ گناہوں کی معافی کیلئے ایمان وعقیدہ اساسی شرط ہے، اس کے بغیر بخشش کا تصور بھی محال ہے، چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بحالت ایمان ثواب کے ارادہ سے شب قدر میں قیام کرے تو اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.　کے گذشتہ سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان ،باب قیام لیلۃ القدر من الایمان، حدیث:35)

شب قدر میں ملائکہ کا نزول اور دعائے مغفرت

شب قدر کی ایک خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس رات فرشتوں کی آمد ہوتی ہے اور وہ رب العالمین کی عبادت میں مصروف بندوں کے لئے رحمت ومغفرت کی دعائیں کرتے ہیں، چنانچہ شعب الایمان، مشکوۃ المصابیح اور زجاجۃ المصابیح میں حدیث مبارک ہے:

عن انس بن مالک ، قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : إذا کان لیلۃ القدر نزل جبریل علیہ السلام فی کبکبۃ من الملائکۃ یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عز وجل.	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ہمراہ (زمین پر) اترتے ہیں اور ہر اس بندہ کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں؛ جو کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر اللہ کی یاد اورعبادت میں مشغول رہتا ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی، کتاب فی لیلۃ العیدین ویومھما، حدیث نمبر3562)

ستر ہزار فرشتوں کا نزول اور نورانی جھنڈوں کی تنصیب

سلطان الاولیاء حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف منیف الغنیۃ لطالبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طریق الحق میں تفصیلی حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ اس رات حکم الٰہی سے ہزاروں فرشتے زمین پر آتے ہیں، اور وہ نورانی جھنڈے خانۂ کعبہ اور روضۂ نبوی وغیرہ پر نصب کرتے ہیں، چنانچہ مروی ہے:

وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما انہ قال: اذا کان لیلۃ القدر یامر اللہ سبحانہ وتعالی جبریل علیہ السلام ان ینزل الی الارض ومعہ سکان سدرۃ المنتھی وھم سبعون الف ملک، ومعھم الویۃ من نور، فاذاھبطوا الی الارض رکز جبریل علیہ السلام لو اء ہ والملائکۃ الویتھم فی اربع مواطن: عند الکعبۃ، وعند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وعندمسجد بیت المقدس، وعند مسجد طورسیناء ....

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے کہ زمین پر اتر جاؤ، آپ کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ کے ساکن ستر ہزار فرشتے آتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں، جب وہ سب زمین پر آتے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اور دیگر فرشتے اپنے جھنڈے چار مقامات پر نصب کرتے ہیں: (1) خانۂ کعبہ کے پاس (2) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے پاس (3) مسجد اقصیٰ کے پاس (4) اور مسجد طور سینا کے پاس......

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق، ج:2، ص:14)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شب قدر ہزار مہینوں سے افضل کیوں؟

برادران اسلام! شب قدر کی عظمت وفضیلت یہ ہے کہ اس رات کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا گیا، لیکن سوال یہ ہے کہ اس رات کو اتنی عظمت کیوں دی گئی اور یہ مقدس رات امت محمدیہ کو کیوں دی گئی؟ اس بارے میں احادیث شریفہ سے مختلف وجوہ سامنے آتی ہیں۔

کتب تفاسیر میں یہ روایت منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایسی عبادت گزار ہستیاں تھیں جو مسلسل ہزار مہینوں تک حق تعالیٰ کی عبادت کرتی رہیں اور اتنی طویل مدت میں انہوں نے کبھی کوئی غفلت نہ کی، جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سماعت فرمایا تو انہیں بہت تعجب ہوا اور ساتھ ہی یہ خیال ہونے لگا کہ ہماری عمریں اتنی طویل نہیں، تو ہم کیسے وہ ثواب پاسکیں گے جو بنی اسرائیل کی ان مبارک ہستیوں نے حاصل کیا تو اللہ رب العزت نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر رات عطا فرمائی۔ یہ روایت متعدد تفاسیر میں منقول ہے، چنانچہ علامہ ابن کثیر نے بھی اس حدیث پاک کو اپنی تفسیر میں درج کیا ہے:

عن علی بن عروة قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوما اربعة من بنی اسرائیل عبدوا اللہ ثمانین عاما لم یعصوه طرفة عین فذکر	حضرت علی بن عروہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن بنی اسرائیل کے چار (4) (انبیاء کرام علیہم السلام) کا تذکرہ فرمایا، جنہوں نے اسی (80) سال تک اللہ تعالی کی عبادت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایوب،وزکریا،وحزقیل بن العجوز و یوشع بن النون قال فعجب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک فاتاہ جبریل فقال یا محمد عجبت امتک من عبادۃ ھولاء النفر ثمانین سنۃ لم یعصوہ طرفۃ عین فقد انزل اللہ خیرا من ذلک فقرء علیہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، وماادراک ما لیلۃ القدر،لیلۃ القدر خیر من الف شھر. ھذا افضل مما عجبت انت و امتک قال فسرّ بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ.	کی اورکبھی انہوں نے لمحہ بھر کے لئے بھی کوئی معصیت کا ارتکاب نہیں کیا،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ایوب، حضرت زکریا،حضرت حزقیل اورحضرت یوشع علیہم السلام کا تذکرہ فرمایا۔راوی کہتے ہیں:اس بات پر صحابۂ کرام کو تعجب ہوا،تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہوکرعرض کیا:یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!آپ کی امت کو ان چار (4)حضرات کی عبادت پر تعجب ہوا کہ انہوں نے اسی (80)سال تک عبادت کی اورکبھی انہوں نے لمحہ بھر کے لئے بھی معصیت کاارتکاب نہیں کیا،تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بہترنعمت نازل فرمائی، پھر حضرت جبریل نے سورۂ قدر کی تلاوت کی پھرعرض کیا یہ اس سے بھی افضل وبہتر ہے جس پر آپ اور آپ کی امت نے تعجب کا اظہار کیا،اس خبر سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورصحابۂ کرام مسرور ہوگئے۔

(تفسیر ابن کثیر،سورۃالقدر۔3۔الدر المنثور،سورۃالقدر۔3)

حضرات!مذکورہ روایت سے یہ بات آشکار ہورہی ہے کہ امت مرحومہ کے لئے رحمت الٰہی کے کیسے ابواب کھلتے ہیں باوجود یہ کہ اس امت کی عمریں کم ہیں اوراعمال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی ناقص ہیں، لیکن حق تعالیٰ نے اپنے لطف وکرم اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہر سال ایک ایسی رات عطا فرمائی، جس میں وہ ثواب حاصل کرنے کا موقعہ عنایت فرمایا جو پچھلے زمانہ میں اسی (80) سال کی سخت محنتوں سے پایا جاسکتا تھا۔

شب قدر میں محروم کون؟

حضرات! اس رحمت ومغفرت، عنایت وبخشش کی رات بھی چند افراد محروم رہ جاتے ہیں، اگر وہ افراد بھی اپنے گناہوں کو ترک کریں اور صدق دل سے توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے بھی شامل حال ہوگی۔

امام بیہقی کی شعب الایمان میں حدیث شریف ہے:

عن عبد الله بن عباس ، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : ....وإذا كانت ليلة القدر يأمر الله عز وجل جبريل عليه السلام ، فيهبط في كبكبة من الملائكة إلى الأرض ومعهم لواء أخضر ، فيركز اللواء على ظهر الكعبة ، وله مائة جناح منها جناحان لا ينشرهما إلا في تلك

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا .... جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین کو حکم فرماتا ہے، تو وہ فرشتوں کی ایک عظیم جماعت کے ہمراہ زمین پر اترتے ہیں، ان کے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے جسے خانہ کعبہ پر نصب کیا جاتا ہے۔ جبریل امین (علیہ السلام) کو خصوصی شان والے ایک سو (100) پر ہیں، جن میں دو پر ایسے ہیں جنہیں وہ شب قدر کے علاوہ کبھی نہیں کھولتے، جب (حضرت)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الليلة، فينشرهما فى تلك الليلة فيجاوز المشرق إلى المغرب، فيبث جبريل عليه السلام الملائكة فى هذه الليلة فيسلمون على كل قائم، وقاعد، ومصل وذاكر يصافحونهم، ويؤمنون على دعائهم حتى يطلع الفجر، فإذا طلع الفجر ينادى جبريل معاشر الملائكةالرحيل الرحيل، فيقولون يا جبريل، فما صنع الله فى حوائج المؤمنين من أمة محمد صلى الله عليه وسلم؟ فيقول جبريل: نظر الله إليهم فى هذه الليلة فعفا عنهم، وغفر لهم إلا

جبریل اس رات اپنے پروں کوکھولتے ہیں تو مشرق و مغرب ڈھنک جاتے ہیں۔پھر (حضرت) جبریل ملائکہ کو ہر طرف پھیل جانے کے لئے کہتے ہیں،کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر عبادت کرنے والے،نماز پڑھنے والے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والوں کو وہ فرشتے سلام کرتے ہیں اوران سے مصافحہ کرتے ہیں،ان کی دعاؤں پر آمین کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔جیسے ہی فجر طلوع ہوتی ہے (حضرت) جبریل ندا دیتے ہیں:اے فرشتو! واپس چلو! واپس چلو! ملائکہ کہتے ہیں:اے جبریل! امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے مؤمنین کی ضروریات وحوائج سے متعلق اللہ تعالی نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ (حضرت) جبریل، فرماتے ہیں:اس رات اللہ تعالی نے ان کی جانب نظر رحمت اور توجہ خاص فرمائی،انہیں درگزر فرمادیا اورانہیں بخش دیا سوائے چار(4) افراد کے! حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أربعة ، فقلنا : يا رسول الله من هم ؟ قال : رجل مدمن خمر ، وعاق لوالديه ، وقاطع رحم ، ومشاحن .	نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! وہ چار (4) افراد کون ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (1) شراب کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتوں کو توڑنے والا اور (4) کینہ پرور۔

(شعب الایمان للبیهقی ،حدیث نمبر:3540)

شب قدر کے معمولات

برادران اسلام! اس مقدس رات کی فضیلت وبرکت جاننے کے بعد غفلت میں پڑے رہنا مؤمنین کا شیوہ نہیں، چنانچہ بندۂ مومن کو چاہئے کہ وہ نعمت الٰہی پر شکر ادا کرنے کی خاطر غسل کرے، عبادات واذکار کا اہتمام کرے، خدائے تعالی کو راضی کرنے اوراس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ شب قدر کے معمولات سے متعلق ایک روایت میں آتا ہے:

قال زر هي ليلة سبع وعشرين فمن ادركها فليغتسل و ليفطر على لبن .	حضرت زربن حبیش رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: شب قدر ستائیسویں شب ہے، تو جو کوئی اسے پائے تو چاہئے کہ وہ غسل کرے اور دودھ سے افطار کرے۔

(مصنف عبد الرزاق،باب ليلة القدر،حدیث نمبر: 7701)

شب قدر میں کی جانے والی دعا

شب قدر کے معمولات میں یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات پڑھنے کے لئے خصوصی دعا تعلیم فرمائی کہ اس رات یہ دعا کرے: " اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ".

جامع ترمذی شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُولُ فِيهَا ؟ قَالَ : قُولِی ! " اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ".	ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر مجھے شب قدر مل جائے تو اس میں کیا دعا پڑھوں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دعا کرو! اے اللہ! تو بہت معاف فرمانے والا ہے، اور معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف فرما۔

(جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب ای الدعاء افضل، حدیث نمبر: 3855)

"اعتکاف" فضائل واحکام

حضرات! اعتکاف کے لغوی معنی کسی جگہ اپنے کو ٹھیرنے کا پابند بنا لینا ہے اور شرع میں عبادت کی نیت سے روزہ کی حالت میں مسجد میں شب وروز رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:۔

(1) واجب، (2) سنت اور (3) نفل۔ واجب اعتکاف یہ ہے کہ کوئی شخص اعتکاف کرنے کی نذر مانے اور اس کو اپنے اوپر واجب کرلے۔ سنت اعتکاف یہ ہے کہ رمضان کے آخری دہے میں مسجد میں معتکف رہے اور یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بھی محلّہ کی مسجد میں معتکف نہ رہے تو سب گنہگار رہوں گے۔ اوران دنوں کے سوا جب کبھی مسجد میں ٹھیر جائے تو یہ مستحب اعتکاف ہے اور اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدار کم سے کم ایک ساعت ہے۔اعتکاف صرف ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں پانچوں وقت جماعت سے نماز کا اہتمام ہو۔

صحیح بخاری میں روایت ہے:

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ .

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری دہے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے (اپنے اپنے گھروں میں)اعتکاف کیا۔

(صحیح بخاری،کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر والاعتکاف فی المساجد کلھا،حدیث نمبر:2026)

اعتکاف کا احادیث کریمہ میں بہت ثواب آیا ہے،سنن ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ " هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ ا لْحَسَنَاتِ كُلِّهَا " .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معتکف (اعتکاف کرنے والے) سے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ گناہوں سے باز رہتا ہے،اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے کہ گویا اس نے تمام نیکیاں کیں۔

(سنن ابن ماجہ،کتاب الصیام،باب فی ثواب الاعتکاف،حدیث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر:1853۔زجاجة المصابيح،باب الاعتكاف،حديث نمبر:2948)

شب عید لیلۃ الجائزۃ یعنی انعام والی رات ہے

مسلمان' رات بھر بازاروں میں گھومنے پھرنے سے احتراز کریں اور عید الفطر کی اس مبارک رات کو عبادت الہی میں گزاریں کیونکہ اس رات عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے، درمختار ج1 ص 507 میں ہے: و من المندوبات . . . احياء ليلة العيدين.

اس شب کو ليلة الجائزة (انعام واکرام کی رات) اور ليلة الاجرة (مزدوری حاصل کرنے کی رات) کہا گیا ہے۔

نیک بندے جب رمضان کے مہینہ میں اللہ تعالی اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کرتے رہے اور جب یہ مہینہ ختم پذیر ہوتو انعام واکرام سے سرفراز ہونے کے لئے اپنے آقا ومولی کے سامنے کھڑے ہوجائیں اور دنیا وآخرت میں صلاح وفلاح کی دعاء مانگیں، کیونکہ اس رات رب تعالیٰ کی رحمت جوش میں رہتی ہے اور دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔

عن ابن عمر قال خمس ليال لا ترد فيهن الدعاء . . . وليلة العيدين.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعاء رد نہیں کی جاتی منجملہ ان کے عیدین کی راتیں ہیں۔

(مصنف عبد الرزاق ج 4ص 317)

عیدین اور دیگر متبرک راتوں میں عبادت کا اہتمام کرنے والوں کیلئے جنت کی خوشی خبری دی گئی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من احیا اللیالی الخمس وجبت له الجنة: لیلة التروية و لیلة عرفة و لیلة النحر ولیلة الفطر ولیلة نصف من شعبان	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی ان پانچ راتوں میں عبادت کرتا ہے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے (1) آٹھویں ذوالحجہ اور (2) نویں ذوالحجہ کی رات (3) عید الاضحیٰ اور (4) عید الفطر کی رات اور (5) شعبان کی پندرھویں رات۔

(الترغیب والترهیب ج 2ص 152)

لہذا اگر عید کی تیاری باقی رہ گئی ہے تو اس مبارک رات میں زیادہ وقت صرف کئے بغیر شاپنگ کرلیں غیر ضروری چیزوں میں وقت ضائع نہ کریں اور اس شب کو حسب استطاعت عبادت میں گذارنے کی کوشش کریں۔

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے، ہمیں مغفرت ونجات کا پروانہ عطا فرمائے اور ہمیں عبادت واطاعت کے ذریعہ شب قدر کی قدر کرنے والا اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرنے والا بنائے۔

آمِین بِجَاهِ طٰهٰ وَيٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار خطابت

حصہ دہم برائے شوال المکرّم

عید کا آفاقی پیام انسانیت کے نام 964

رمضان کے بعد ہماری زندگی کیسی ہو؟ 983

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ فضائل و مناقب 997

عصر حاضر کے تناظر میں علم کی اہمیت و افادیت 1023

خوف و خشیت، تقرب الٰہی کا ذریعہ 1044

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عید کا آفاقی پیام انسانیت کے نام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنْ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنْ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنْ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰئکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ـ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

خوشی ومسرت اور رنج وغم انسانی طبیعت پر آنے والے احوال ہیں، جوں جوں طبیعت میں اختلاف آتا ہے احوال بھی مختلف ہوتے ہیں، گویا یہ احوال فطرت انسانی میں داخل ہیں چنانچہ جب بھی روز عید آتا ہے تو بتقاضۂ فطرت، طبیعت پر فرحت کی چادر تنی جاتی ہے کیونکہ روز عید عطاء نعمت کا دن ہوتا ہے۔

عید عَود سے ماخوذ ہے جس کے معنی لوٹنے کے ہیں، عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دن ہر سال نئی فرحت وشادمانی لاتا ہے اور اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس دن اللہ تعالی بندوں کو منافع واحسانات سے سرفراز فرماتا ہے، اور ایک وجہ یہ کہ بندہ اس دن اللہ تعالی اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف لوٹتا ہے اسی لئے اس کو عید کہا جاتا ہے۔

جو بندے اطاعت واتباع، عبادت وتقوی کے ساتھ خوشی مناتے ہیں وہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالی کے محبوب ہیں اور جو تکبر و نافرمانی کے ساتھ اظہار خوشی کرتے ہیں وہ اللہ تعالی کے پاس مبغوض و ناپسند ہیں جیسا کہ ارشاد حق تعالی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ بیشک اللہ تعالی اِترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

(سورۃالقصص،آیت:76)

دین اسلام کے سایۂ رحمت و ظل عاطفت میں رہنے والوں کو خالق کائنات نے بیشمار خوشیاں اور کئی عیدیں عطا فرمائی ہیں، جن میں مشہور عیدیں یہ ہیں:

(1) عیدالفطر (2) (عیدالاضحیٰ)

احادیث شریفہ میں عیدالفطر کے فضائل وارد ہیں جن میں سے ایک حدیث شریف ذکر کی جارہی ہے جس کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر فرمائی ہے:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الطُّرُقِ ، فَنَادَوْا : اغْدُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ ، ثُمَّ يُثِيبُ عَلَيْهِ الْجَزِيلَ ، لَقَدْ أُمِرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ وَأُمِرْتُمْ

سیدنا سعید بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عیدالفطر کا دن آتا ہے تو فرشتے چوراہوں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اورندا دیتے ہیں: اے مسلمانوں کی جماعت! رب کریم کی جانب چلو؛ جو خیر سے نوازتا ہے، پھر اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے، یقیناً تمہیں رات میں قیام کرنے کا حکم دیا گیا تو تم نے قیام اللیل کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ ، وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ ، فَاقْبِضُوا جَوَائِزَكُمْ ، فَإِذَا صَلَّوْا ، نَادَى مُنَادٍ : أَلا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ ، فَارْجِعُوا رَاشِدِينَ إِلَى رِحَالِكُمْ ، فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ، وَيُسَمَّى ذَلِكَ الْيَوْمُ فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْجَائِزَةِ .

اور تمہیں دن میں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے رکھے،تم نے اپنے رب کی اطاعت کی، اب اپنے انعامات حاصل کرلو! پھر جب لوگ نمازعیدادا کرتے ہیں تو ایک نداء دینے والا نداء دیتا ہے،سنو! بے شک تمہارے پروردگار نے تمہیں بخش دیا، اب تم اپنے گھر لوٹ جاؤ! اس حال میں کہ تم ہدایت والے ہو،تو یہ یوم الجائزۃ (انعام کا دن) ہے اور آسمان میں اس دن کو یوم الجائزۃ (انعام کا دن) کہا جاتا ہے۔

(معجم کبیرطبرانی ،حدیث نمبر:616)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی غوث اعظم رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین میں رقمطراز ہیں:

قال وهب بن منبه رحمه الله:خلق الله الجنة يوم الفطر،وغرس شجرة طوبى يوم الفطر،واصطفى جبريل عليه السلام للوحي يوم الفطر،والسحرة وجدوا المغفرة يوم الفطر.

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے عیدالفطر کے دن جنت پیدا فرمائی اوراسی دن درخت طوبی لگایا اورحضرت جبرئیل علیہ السلام کووحی کیلئے منتخب فرمایا اوراسی دن حضرت موسی علیہ السلام کے مقابل آنے والے جادوگروں کوتوبہ نصیب ہوئی۔

(الغنية لطالبی طريق الحق، ج 2،ص 18)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عیدالفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عیدالاضحیٰ۔ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں ان دونوں دنوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکر ادا کرنا واجب ہے۔ جمعہ کی نماز کی صحت اور وجوب کے لئے جو شرائط ہیں، وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں، سوائے خطبہ کے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے، اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے۔ اور نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کا خطبہ سننا بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح واجب ہے یعنی اس وقت بات چیت کرنا نماز پڑھنا سب منع ہے۔

عیدالفطر کے دن تیرہ (13) چیزیں مسنون ہیں:

شرع شریف کے موافق اپنی آرائش کرنا غسل کرنا، مسواک کرنا، عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا، خوشبو لگانا، صبح کو بہت سویرے اٹھنا، عیدگاہ میں بہت سویرے جانا، عیدگاہ جانے کے قبل کوئی میٹھی چیز جیسے کھجور وغیرہ کھانا، عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر دے دینا، عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا، شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا، ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا، پیدل جانا، راستہ میں "اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

عیدالاضحیٰ میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عیدالفطر میں ہیں، فرق اس قدر ہے کہ عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے عیدالاضحیٰ میں نہیں۔

عیدالفطر میں راستہ میں آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور عیدالاضحیٰ میں بلند آواز سے، عیدالفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عیدالاضحیٰ کی سویرے اور عیدالاضحیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں صدقہ فطر نہیں بلکہ نماز کے بعد اہل وسعت پر قربانی واجب ہے،اذان و اقامت نہ عیدالاضحٰی میں ہے اور نہ عیدالفطر میں۔

(نورالایضاح، در مختار)

اور اللہ تعالی کا بہت بڑا احسان ہے کہ رمضان المبارک میں روزے رکھنے کا حکم دیا۔جس سے دل کی طہارت اور نفس کی اصلاح ہوتی ہے،اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ رمضان المبارک کے بعد عید کی نماز جس میں اللہ اکبر زیادہ تعداد میں کہے جاتے ہیں پڑھ کر اللہ کی بزرگی بیان کریں اور شکر ادا کریں کہ اس نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی ہدایت کرکے ہماری اصلاح فرمائی

چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

”وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰئكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔	اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔

(سورئہ بقرہ،آیت :185)

عید کی مشروعیت سے متعلق سنن ابوداود میں حدیث شریف ہے:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا ،	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ مدینہ والوں کے لئے دو دن مقرر تھے، جن میں وہ عید مناتے تھے ،لہولعب سے کھیل کود سے ظاہر کرتے تھے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ . قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دو دن جن کو تم عید مقرر کئے ہو، ان سے کیا غرض ہے تو مدینہ والوں نے کہا کہ یہ وہی دن ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ہم ان میں کھیلا کرتے تھے اور خوشیاں مناتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائے: اللہ تعالی ان دودنوں کے بدلہ میں دوسرے دودن عید منانے کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ایک تو عیدالاضحٰی اور دوسرے عیدالفطر۔

(سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: 1136)

عیدالاضحٰی تو وہ دن ہے جس میں اللہ تعالی نے حضرت خلیل اللہ پر بڑا فضل کیا کہ ان کے فرزند کو ذبح ہونے سے بچالیا۔ ہم کو حضرت خلیل اللہ کی پیروی کرنے کا حکم ہوا ہے، جو دن حضرت خلیل اللہ کی خوشی کا ہے ہم کو بھی ان کی پیروی کر کے اس میں خوشی کر کے عید منانا چاہیئے۔ دوسرا دن عیدالفطر ہے کہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو رمضان شریف دے کر نفس کی اور دل کی اصلاح فرمایا۔ روزے پورے ہوگئے۔ کتنا بڑا احسان ہے اللہ کا جس نے ہم سے پورے روزے کروائے۔ اس نعمت کے شکریہ میں بھی ختم رمضان کے بعد عیدالفطر کے دن کو عید منا کر اللہ تعالی کے اس احسان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مسلمان ہمیشہ لہو لعب سے بچا کرتے ہیں، اس لئے ان دونوں عیدوں کو بھی کفار کی طرح لہو ولعب کھیل کود میں نہ گزاریں بلکہ اللہ تعالی کی عبادت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کے عید کی خوشی کا اظہار کریں، مسلمان کے پاس عبادت سے بڑھ کر کوئی چیز خوشی کے قابل نہیں)۔

حقیقی عید کیا ہے؟

زبدۃ المحدثین، حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

بے شک عید کی خوشی منانا بھی مسنون ہے، لیکن کیا معلوم کہ ہمارے لئے یہ عید ہے یا وعید؟

حضرات! اصلی عید تو اس روز ہوگی جس روز وہ جانِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نظر فرمائیں گے۔

عید گاہِ ما غریباں کوئے تو انبساطِ عید دیدن روئے تو

صد ہلال عید قربانت کنم اے ہلالِ ما خم ِ ابروئے تو

(ہم غریبوں کی عیدگاہ، اے محبوب تیری گلی ہے اور عید کی خوشی ہمیں آپ چہرے کو دیکھنے سے ملتی ہے)۔(عید کے سو(100) چاند میں آپ پر قربان کرتا ہوں، ہماری عید کا چاند آپ کے ابرو کا خم ہے)۔

عید کی خوشی منانا چاہئے اس لئے کہ یہ بھی سنت ہے۔

مگر صاحبو! عید تو اس روز ہوگی جب ہم خدائے تعالیٰ سے ملیں گے، اس حالت میں کہ ہم اس سے راضی اور وہ ہم سے راضی، ہمیشہ اسی کوشش میں رہنا چاہئیے۔

یہ عید اور اس کی خوشی دونوں فانی ہیں، خدا کرے کہ وہ دن آئے جس میں دل کی اصلاح ہوکر دل' دلدار کا ہوجائے، وہ دن حقیقی عید کا ہے، یہ عید بھی باقی اور اس کی خوشی بھی باقی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عید کے دن مغفرت ہوتی ہے اس لئے وہ خوشی کا دن ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بندے عید کے دن خدا کے دربار (عیدگاہ) میں جاتے ہیں تو وہاں سے بخشے بخشوائے گھروں کو واپس ہوتے ہیں۔

بعض لوگ خلافِ شریعت اُمور کے مرتکب ہوکر عید کی نماز کے لئے آتے ہیں، ان سب خرافات سے باز آ کر سرفرازیوں کے مستحق بن کر آنا چاہیے۔

(مواعظِ حسنہ، حصہ اول، ص 277،از محدث دکن)

حضرت صالح رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہر عید کے روز اپنے اہل وعیال کو اکٹھا کرتے اور سب مل کر روتے بیٹھتے، لوگوں نے اس بارے میں دریافت کیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمانے لگے: میں غلام ہوں، اللہ تعالی نے ہمیں نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کا حکم فرمایا ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ وہ ہم سے پورا ہوا یا نہیں؟ عید کی خوشی منانا اُسے مناسب ہے جو عذاب الٰہی سے امن میں ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ عید کے دن گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر اتنا روئے کہ ریش مبارک تر ہوگئی، لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا: جس کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے روزے قبول ہوئے یا نہیں وہ عید کیسے منائے؟۔

(مواعظِ حسنہ، حصہ دوم، ص 315،از محدث دکن)

عید منانے کا طریقہ

مومن کی عید یہ نہیں ہوتی کہ وہ اس میں کھیل کود کرے اور لہو ولعب میں مشغول رہے بلکہ وہ اللہ تعالی کی عبادت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت میں عید مناتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور عید کا مفہوم ہی طاعت و عبادت، فرحت و مسرت، سلامتی و راحت ہے، تقاضۂ عقل کے مطابق اس دن عبادت میں تخفیف ہونی چاہیۓ تھی، لیکن اس کے برخلاف اللہ تعالی نے امت پر ایک اور نماز اضافہ واجب فرمائی، جس میں اس بات کی تعلیم ہے کہ بندے جب ایک مقام پر جمع ہو جائیں تو معاشرہ میں افراتفری و انتشار پیدا ہونے کے بجائے رب کریم کی عبادت میں رہ کر انسانی معاشرہ کو اپنے اجتماع سے امن و سلامتی کا پیام دیں۔

برادرانِ اسلام! عیدگاہ جاتے وقت راستہ میں تکبیر کہنا سنت ہے تکبیر اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ بشری تقاضے کے مطابق جب کثیر اجتماع ہوتا ہے تو بلا وجہ آوازیں بلند ہوتی ہیں اور راہ گیروں کیلئے اذیت کا سبب بنتی ہیں اور رفتہ رفتہ بات جھگڑے و فساد تک پہنچ جاتی ہے، معاشرتی و معاشی فضا سے تکدر کو دور کرنے کیلئے تکبیر کہنے کا حکم دیا گیا، اس کے علاوہ عید کے دن نماز اور تکبیروں سے مومن بندے ذکر خداوندی کر کے اس کی برکتوں اور رحمتوں سے عالم کو فیض یاب بناتے ہیں کیونکہ جب ابر کرم برستا ہے تو وہ رحمت عامہ بن کر سب کو اپنے سایہ میں لیتا ہے۔

حضرات! عید کے دن مالدار، صاحب نصاب مومن پر صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے تا کہ غریب، نادار محتاج افراد بھی عید کی خوشیوں سے محروم نہ رہیں اس کے علاوہ ہر خطہ کے مسلمان نماز عید کے بعد فقراء و مساکین میں گھر واپس ہونے تک راستہ بھر اپنا مال اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یہ عمل مسلمانوں کی سخاوت، ملت سے محبت اور ان پر مہربانی کو عیاں کرتا ہے، اس طرح عید کی ابتداء سے انتہاء تک مسلمانوں کا ہر عمل دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے کا پیام افرادِ وطن کے نام دیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عید کی خصوصی دعاء

امام طبرانی کی معجم اوسط میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا منقول ہے:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو تعلیم دینے کیلئے یہ دعاء فرمائی:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : كَانَ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ " اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِيْشَةً تَقِيَّةً ، وَمِيْتَةً سَوِيَّةً ، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فَجَاْةً ، وَلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً ، وَلَا تُعَجِّلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى ، وَالتُّقٰى وَالْهُدٰى ، وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ ، وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِيْنِكَ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے فرمایا: عیدین کے موقع پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ دعاء فرماتے: اے اللہ! ہم تجھ سے تقوی والی زندگی اور حسن خاتمہ والی موت کا سوال کرتے ہیں، ایسا انجام مانگتے ہیں جو ذلیل اور رسوا کرنے والا نہ ہو، اے اللہ! تو ہمیں اچانک ہلاک نہ فرما، فوراً ہمارا مؤاخذہ نہ فرما اور کسی حق کی ادائیگی یا وصیت پوری کرنے سے پہلے ہمیں ناگہانی موت نہ دے، اے اللہ! ہم تجھ سے پاکدامنی و بے نیازی پرہیزگاری وہدایت مانگتے ہیں اور دنیا وآخرت کے اچھے انجام کا سوال کرتے ہیں، ہم تیرے دین میں شک و اختلاف، ریاء کاری اور شہرت سے تیری پناہ میں آتے ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبُ! لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ".

اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا مت کر، اور ہمیں اپنی جانب سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی خوب عطا فرمانے والا ہے۔

(معجم اوسط طبرانی ، باب العین ، حدیث نمبر:7787)

یہ عید کے موقع سے مناسبت رکھنے والی ایسی جامع دعاء ہے کہ اس میں ان تمام چیزوں کی درخواست ہے، جو ہر کسی کیلئے دنیا و آخرت میں مسرت و شادمانی، امن وسلامتی اور اتحاد و اتفاق کا باعث ہوتی ہیں۔

عید و برات وغیرہ کے موقع پر بھی آتش بازی سے پرہیز کریں:

برادران اسلام! آتش بازی میں بلا کسی فائدہ کے مال ضائع ہوتا ہے، یہ فضول خرچی اور اسراف ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا .إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ .

اور فضول خرچی بالکل مت کرو ، بیشک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔

(سورة بنی اسرائیل،آیت:26/27)

آتش بازی میں کسی عضو کے ہلاک ہونے کا اندیشہ رہتا ہے جبکہ شریعت مطہرہ میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ .

تم اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(سورۃ البقرۃ،آیت:195)

مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے وقت عزیز کو لایعنی اور بے فائدہ امور میں صرف کرے،جیسا کہ جامع ترمذی شریف ج2 ص58 میں حدیث پاک ہے:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ. انسان کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہیکہ وہ بے فائدہ چیز چھوڑ دے۔

(جامع ترمذی،ابواب الزھد،حدیث نمبر:2487)

عید کے دن بھی غیر شرعی امور سے باز رہیں!

اسلام'امن وسلامتی عطا کرنے والا تہذیب وشائستگی کی تعلیم دینے والا مقدس دین ہے،جس کے احکام وقوانین اقوام عالم کے ہر فرد وہر قبیلہ،ہر رنگ ونسل،ہر زماں و مکاں کیلئے امن وشانتی' راحت واطمینان فراہم کرتے ہیں،جس کا پیغامِ امن اپنے ماننے والوں تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام عالم انسانیت کیلئے ہے۔

زمین پر کسی بھی قسم کا فتنہ وفساد،نقصان وخسران،قتل وغارتگری اس دین متین میں بالکل ناجائز وممنوع ہے،ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا . تم زمین میں اصلاح کے بعد فساد مت کرو!۔

(سورۃالاعراف،آیت:65)

مسلمان کا وطیرہ یہ ہے کہ وہ اپنے طرز عمل اور گفتار سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور ساری انسانیت اس سے محفوظ ومامون رہیں،''مشکوۃ المصابیح''میں جامع ترمذی اور سنن نسائی کے حوالہ سے منقول ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ .	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مؤمن وہ ہے جس سے سارے لوگ اپنی جان ومال سے متعلق بےخوف رہیں۔

(جامع ترمذی،ابواب الایمان،حدیث نمبر: 2836۔سنن نسائی، حدیث نمبر:5011۔مشکوۃ المصابیح،کتاب الایمان، حدیث نمبر:33)

حضرات! شعار اسلام یہ ہے کہ غیر مسلم سے بھی تکلیف کو دور کرنا اور اس کی ایذاءرسانی سے احتراز کرنا ضروری ہے۔درمختار میں ہے:

ویجب کف الاذی عنه وتحریم غیبته کالمسلم.	غیر مسلم کی تکلیف دور کرنا لازم اور اس کی غیبت کرنا حرام ہے جس طرح کسی مسلمان کو تکلیف دینا اور اس کی غیبت کرنا حرام ہے۔

(درمختار، ج:3،ص:272)

آنے والے گیارہ مہینوں کے لئے لائحہ عمل

حضرات! رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہونے اور گناہوں سے پاک ہونے کے بعد ہم دوبارہ اسی گناہوں والی زندگی کی طرف نہ جائیں بلکہ رمضان میں کی گئی تربیت سے استفادہ کریں اور آنے والے گیارہ مہینوں کے ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائحہ عمل تیار کریں ،کیونکہ دنیا دار فانی ہے،انسان یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا،وقت مقرر پر اسے اس دنیا سے کوچ کرنا ہے۔انسان ،لہو ولعب اور خواہشات کی تکمیل کے لئے دنیا میں نہیں آیا بلکہ اسے ایک خاص مقصد کے تحت بھیجا گیا ہے،اس کا مقصدِ تخلیق اللہ تعالی کی عبادت ومعرفت ہے۔اللہ تعالی نے اہل ایمان کوتاکید کی ہے کہ وہ پرہیز گاری کی زندگی بسر کریں اوراپنے آپ کا محاسبہ کریں،ارشادالہی ہے:

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.	اے ایمان والو!اللہ تعالی سے ڈرو!اور ہرآدمی جائزہ لے اورمحاسبہ کرے کہ وہ آنے والے دن کے لئے کیا توشہ تیار کررکھا ہے،اوراللہ تعالی سے ڈرتے رہو،بیشک اللہ تعالی تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

(سورۃ الحشر،آیت:18)

مسلمان'اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی اورمنشا کے مطابق زندگی بسر کرے،نفسانی خواہشات کو ترک کرکے اپنے آپ کو احکام الہی وشریعت مصطفوی کے تابع کردے،اور ہمیشہ موت کویاد کرتا رہے،حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِى الْمَوْتَ.	لذتوں کوختم کرنے والی موت کو یاد کرتے رہو!۔

(جامع الترمذی،ابواب الزھد، باب ما جاء فی ذکر الموت.حدیث نمبر:2477)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات !انسان کی عادت ہے کہ اگر اسے کسی مقام کا سفر کرنا ہوتو وہاں کے احوال سے آگہی حاصل کرتا ہے،زادِ راہ ساتھ لے کر مکمل تیاری کے ساتھ سفر کرتا ہے،اسی طرح ہمیں آخرت کا سفر طے کرنے لئے بھی مکمل تیاری کرنی ہوگی۔بروز قیامت بندہ سے ذرہ ذرہ کا حساب لیا جائے گا،اس کا نامۂ اعمال اس کے سامنے کھول کر رکھدیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ:

اِقْرَأ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ ٍ تو خود اپنا اعمال نامہ پڑھ لے،آج اپنا
الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا. حساب لینے کے لئے تو خود کافی ہے۔

(سورہ بنی اسرائیل،آیت :14)

نیک بندوں کو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا اور نافرمان کو بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا،وہ پریشانی کے عالم میں کہے گا کہ کاش مجھے نامۂ اعمال نہ دیا جاتا! مجھے موت آجاتی کہ میں اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرسکوں۔

دنیا میں کوئی مصیبت آتی یا میرے خلاف کوئی مقدمہ دائر کیا جاتا تو مال خرچ کرکے خلاصی حاصل کرتا تھا؛افسوس کہ آج مال کچھ کام نہیں آئے گا۔دنیا میں اپنی طاقت اور عہدہ کے سبب مطمئن تھا،بلاخوف وخطر جوچاہا کردیا؛افسوس کہ میرا اقتدار اور منصب سب کچھ خاک میں مل گیا۔اللہ تعالی کی جانب سے اعلان ہوگا کہ اس کو زنجیروں میں جکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (خلاصۂ مضمون سورۃ الحاقۃ)

رمضان کے بعد والی اس نئی زندگی میں بطور خاص ہم ہر جہت سے اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں،عقیدہ وعمل کا جائزہ لیں اور متعلقہ حقوق کا بھی جائزہ لیں،اگر کہیں کوتاہی ہوئی ہوتو فوراً اللہ تعالی کی بارگاہ میں رجوع ہوکر صدق دل سے توبہ واستغفار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریں، اگر حقوق العباد میں کسی کی حق تلفی ہوئی ہو تو صاحب حق کو اس کا حق دیں۔ حقوق العباد کا بطور خاص خیال رکھیں؛ کیونکہ اللہ تعالی حق تلفی کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ صاحب حق اس کو معاف نہ کر دے۔

اولیاء کرام کا یہ معمول رہا کرتا کہ وہ رات میں دن بھر کے اعمال کا محاسبہ کیا کرتے تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ رات میں تنہائی میں بیٹھ کر کم از کم دن بھر کے ضروری اعمال کا محاسبہ کریں۔ اگر ہم سے کوئی نیکی ہوئی ہے تو اس پر شکر کریں اور استقامت کی دعاء کریں، اگر کوئی خطا سرزد ہوئی ہو تو توبہ واستغفار کریں۔

جب ہم اپنے آپ کی اصلاح کریں گے تو ایک صالح معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے؛ کیونکہ معاشرہ افراد سے بنتا ہے، اگر فرد کی اصلاح ہو جائے تو معاشرہ کی بھی اصلاح ہو جائے گی۔

نماز عید کی تکبیرات

معزز سامعین کرام !اب اختصار کے ساتھ نماز عید کا طریقہ بتلاتے ہوئے اپنے اس بیان کو اختتام کی طرف لاتا ہوں۔ حدیث شریف کی روشنی میں امام اعظم کی تحقیق کے مطابق عیدین کی نمازوں میں علاوہ عام تکبیروں کے ہر رکعت میں تین تین اس طرح ہر نماز عید میں چھ چھ تکبیرات واجب ہیں۔

فقہاء مالکیہ اور فقہاء حنابلہ کے پاس نماز عید کی زائد تکبیرات پہلی رکعت میں چھ (6) اور دوسری رکعت میں پانچ (5) ہیں۔

فقہاء شافعیہ کے پاس پہلی رکعت میں سات (7) اور دوسری رکعت میں پانچ (5) ہیں۔ سنن ابوداود، طحاوی، اور زجاجۃ المصابیح میں حدیث شریف ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعن سعيد بن عمرو بن العاص؛ أنه سأل أبا موسى الأشعرى وحذيفة بن اليمان، كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الأضحى، والفطر؟ فقال أبوموسى كان يكبر أربعا تكبيرة على الجنازة، فقال حذيفة صدق، فقال أبوموسى كذلك كنت أكبر في البصرة، حيث كنت عليهم رواه أبوداود، والطحاوى وسكت أبو داود عنه، ثم المنذرى، في مختصره ورواه عبد الرزاق عن ابن مسعود بإسناد صحيح.

سعید بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدالاضحی کی نماز اور عیدالفطر کی نماز میں کس طرح تکبیرات فرماتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ نے جواب دیا کہ جنازہ کی تکبیروں کی طرح دونوں عیدوں کی چار تکبیرات فرماتے تھے۔ حضرت حذیفہ نے ان کی تصدیق کی، یہ سن کر حضرت ابو موسیٰ کہنے لگے کہ میرا اسی طرح عمل درآمد رہا ہے جس وقت میں بصرہ کا حاکم تھا۔ اس حدیث کی روایت ابوداؤد اور طحاوی نے کی ہے اور ابوداؤد نے سکوت اختیار کیا ہے اور ابو داؤد کا سکوت حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور منذری نے بھی اپنی مختصر میں اس کی روایت کی ہے۔ اور عبدالرزاق نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت سند صحیح کے ساتھ کی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(جس میں سے پہلی تکبیر تکبیر تحریمہ ہوتی تھی، اس کے بعد ثنا پڑھتے پھر تین تکبیرات زائد فرماتے تھے، ہر دو تکبیروں کے بیچ میں تین تسبیحات کے موافق فصل کرتے تھے، اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین بھی کرتے تھے اور تیسری تکبیر کے بعد قیام کے لئے ہاتھ باندھ لیتے تھے ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی نماز جنازہ کی طرح چار تکبیر فرماتے۔ جس میں سے پہلے تین تکبیرات زائد ہوتے ہر دو تکبیر کے بیچ میں تین تسبیحات کی مقدار فصل ہوتا تھا۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین بھی کرتے تھے چوتھی تکبیر کے ساتھ بغیر رفع یدین کئے رکوع میں چلے جاتے تھے)

نوٹ: حنفی شخص اگر شافعی مالکی یا حنبلی امام کی اقتداء میں نماز عید ادا کرے تو امام کے مسلک کے مطابق تکبیرات کہے۔ عیدین کے نماز کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر بھی واجب ہے۔

نماز عید کا طریقہ

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نماز عید کی دل سے نیت کرے:

نَوَيتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ عِیدِ الفِطْرِ مَعَ سِتَّۃِ تَکْبِیرَاتٍ	دو رکعت نماز عید الفطر ادا کرتا ہوں چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے واسطے۔

امام امامت کی نیت کرے اور مقتدی اقتداء کی نیت کریں پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں پھر (امام ومقتدی ہر دو) اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں ہاتھ چھوڑ کر اتنی دیر توقف کریں کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں پھر دوسری مرتبہ اسی طرح اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھوڑ دیں اور اسی قدر توقف کریں پھر تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر (اس دفعہ نہ چھوڑیں بلکہ) باندھ لیں پھر امام (آہستہ) اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور دوسری سورۃ جہر کے ساتھ پڑھے اور قاعدہ کے موافق رکوع و سجود وغیرہ کر کے دوسری رکعت شروع کرے جب دوسری رکعت میں قراءت (سورہ فاتحہ اور دوسری سورۃ) ختم کر چکے تو (امام و مقتدی ہر دو) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں اور تین تسبیح کے موافق توقف کریں اسی طرح دوسری اور تیسری تکبیر کہتے اور کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں (یعنی تیسری تکبیر کے بعد بھی ہاتھ نہ باندھیں چھوڑے رہیں) پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور حسب قاعدہ نماز پوری کر لیں ختم نماز کے بعد امام منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھے، خطبہ سنیں۔ عیدین میں بھی دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام اہل اسلام کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقہ و طفیل راہ حق پر گامزن رکھے اور اس عید سعید کی بھرپور خوشیاں عطا فرمائے۔ ہمارے دلوں کو اپنے خوف اور خشیت سے معمور فرمائے، صحابۂ کرام، اہل بیت عظام اور بزرگان دین کی پیروی کرتے ہوئے نفس کا محاسبہ کرنے اور تصور آخرت ملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور بار بار عید کی خوشیاں زندگی میں نصیب کرے!

اٰمِیۡن بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان کے بعد ہماری زندگی کیسی ہو؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! ہر ایمان والے کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہو جائے، رب العزت اسے اپنی خوشنودی سے سرفراز فرمائے، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے دربار سے وابستگی بندۂ مومن کی زندگی کا اہم مقصد ہوا کرتا ہے، چنانچہ وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اطاعت واتباع کی راہ کو اختیار کرتا ہے، احکام شریعت پر کاربند ہو جاتا ہے ہمیشہ نیکیوں کو انجام دینے کی سعی کرتا ہے، برائیوں سے اجتناب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور تقوی وطہارت کی زندگی گزارتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی بات سے راضی ہوتا ہے کہ اس کے بندے راہ حق پر گامزن رہیں، رب العالمین کی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کیا کریں اور متقی و پرہیزگار بن جائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رمضان المبارک میں اللہ رب العزت نے جو روزے فرض کئے ہیں، اس کی اہم حکمت یہ بیان فرمائی کہ روزہ کی برکت سے روزہ دار تقوی شعار اور پرہیز گار بن جاتا ہے' جس طرح سورۂ بقرہ کی (183) آیت مبارکہ میں روزہ کی مقصدیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ!۔

(سورة البقرة،آیت:183)

واضح رہے کہ تقوی اور پرہیز گاری کی یہ حالت محض رمضان المبارک تک ہی محدود نہیں ہونی چاہئے، مذکورہ ارشاد الٰہی میں جو مقصد بیان کیا گیا اس سے یہی روشنی ملتی ہے کہ روزہ دار کی ساری زندگی تقوی وطہارت کی آئینہ دار ہو، ماہ رمضان میں کی جانے والی عبادتیں اور ریاضتیں ماضی کی یادگار بن کر نہ رہ جائیں بلکہ آئندہ زندگی میں بھی انہی مجاہدات کو اپنایا جائے، کیونکہ تقوی کا مفہوم یہی ہے کہ ہمیشہ رضائے الٰہی کے حصول کی فکر ہو، بندہ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو۔

تقوی کے مختلف معانی بیان کئے گئے ہیں' علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

التقوی ان لا یراک اللہ حیث نھاک ولا یفقدک حیث امرک . پرہیز گاری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے منع فرمایا اس میں تجھے مشغول نہ پائے اور جس کا حکم فرمایا وہاں غافل نہ پائے۔

(روح المعانی ، سورة البقرة :2)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا رمضان کے بعد رحمت و برکت کا سلسلہ منقطع ہو گیا؟

حضرات! معلوم ہوا کہ بندۂ مومن کے ہر عمل سے تقوی کا تعلق ہے، رمضان المبارک ہو یا دیگر مہینے' وہ ایسے ہی عمل کو اختیار کرے جس میں خدائے تعالیٰ کی خوشنودی ہو اور اس عمل کو ہرگز نہ اپنائے جو مرضیٔ الٰہی کے خلاف ہو۔

نہ مطلب ہے گدائی سے' نہ یہ خواہش کہ شاہی ہو
الٰہی! ہووے وہ جو کچھ کہ مرضیٔ الٰہی ہو

(خواجہ میر دردؔ)

رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہم نیکیوں سے اپنا دامن بھرتے رہے، اس مبارک مہینہ کی برکتیں اور سعادتیں ہمارے مقدر میں آتی رہیں، سارا مہینہ رحمت الٰہی کی چادر ہم پر تنی رہی، سوال یہ ہے کہ کیا برکتوں کا یہ سلسلہ ماہ رمضان کے بعد ختم ہو جائیگا، رحمتوں کی جو چادر ہم پر سایہ فگن تھی، کیا ماہ رمضان گزر جانے کے بعد کھینچ لی جائے گی؟ ہرگز نہیں! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اندر اہلیت پیدا کریں، اپنے دامن کو اس قابل بنائیں کہ اس میں ہم دنیا وآخرت کی برکتیں سما سکیں، ہم اپنے اندر اتنی لیاقت پیدا کریں کہ سایۂ رحمت کے نیچے ٹھہرنے کے حقدار بنیں!

ایسا نہ ہو کہ صرف ماہِ رمضان میں نمازی' قرآن کی تلاوت کرنے والے' صدقہ وخیرات میں پہل کرنے والے' راتوں میں شب بیداری وقیام کرنے والے رہیں اور رمضان المبارک کے بعد معاصی کا ارتکاب کرنے والے' گناہوں پر اصرار کرنے والے اور شیطان کے نقش قدم پر چلنے لگیں' جس کے نتیجہ میں اللہ تعالی کے غضب وجلال کا شکار ہو جائیں۔اللہ تعالی ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماہ رمضان میں ہمیں خیر و خوبی اس لئے عطا کی گئی تھی کہ ہم نے پرہیزگاری اختیار کی تھی، پورا مہینہ تقوی وطہارت کے پابند رہے اور اس کے گزر جانے کے بعد اگر ہم تقوی و پرہیزگاری پر استقامت کے ساتھ جمے رہیں تو ضرور ہماری زندگی خوشگوار رہے گی، اگر ماہ رمضان کی طرح دیگر مہینوں میں ہمارے عقائد واعمال سے متعلق مستقل مزاجی پائی گئی تو یقیناً ہم خیر و برکت سے بہرہ ور رہیں گے، اور ضرور خدائے رحیم کی کرم نوازیاں ہمیں اپنی آغوش میں لے لیں گی، جیسا کہ رب العالمین کا وعدہ ہے' سورۂ اعراف میں ارشاد ہورہا ہے:

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ.

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیری ہوئی ہے تو میں اسے ضرور ان کے حق میں لکھدوں گا جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں۔

(سورۃ الاعراف، آیت:156)

اس ارشاد خداوندی سے آشکار ہورہا ہے کہ جب تک ہم میں تقوی وطہارت ہے' ہم خصوصی رحمتوں کے سایہ میں رہیں گے اور جب تک ہم میں پرہیزگاری پائی جائیگی، چین وسکون کی زندگی میسر رہے گی۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی استقامت

برادران اسلام! بزرگان دین کی زندگیوں سے ہم روشنی حاصل کریں کہ ان کا تقوی کس کمال کو پہنچا ہوا تھا، دین پر ان کی استقامت کیسی تھی، حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر تابعی گزرے ہیں' جنہیں سید التابعین کے لقب سے دنیا یاد کرتی ہے' اُن کے حالات ذکر کرتے ہوئے امام ابونعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان کیا ہے:

حدثنا عبد المنعم بن إدريس، عن أبيه، قال: صلى سعيد بن المسيب الغداة بوضوء العتمة خمسين سنة. وقال سعيد بن المسيب: ما فاتتني التكبيرة الأولى منذ خمسين سنة، وما نظرت في قفا رجل في الصلاة منذ خمسين سنة.	حضرت عبدالمنعم بن ادریس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے پچاس (50) سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے فرمایا: پچاس (50) سال سے کبھی میری تکبیر اولٰی نہیں چھوٹی اور نہ میں نے نماز کے موقع پر پچاس (50) سال سے کسی آدمی کی گدّی دیکھی ہے۔(یعنی ہمیشہ صف اول ہی میں تکبیر اولی کے ساتھ نماز پڑھنے کا شرف حاصل رہا۔)

(حلية الاولياء وطبقات الاصفياء طبقةاهل المدينة، سعيد بن المسيب، ص: 186، 187)

یہاں بطورِ مثال حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کا واقعہ کا بیان کیا گیا، ورنہ ہمارے تمام اسلاف کرام اور صالحین عظام کی زندگیاں اس طرح کی طاعت وریاضت کے واقعات سے لبریز ہیں' جن سے ہمیں اپنی زندگیوں کو پاکیزہ بنانے کا درس وسبق ملتا ہے۔

حضرات! غور فرمائیں کہ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی استقامت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا عالم ہے،خود آپ ارشاد فرمارہے ہیں کہ پچاس (50) سال کا طویل عرصہ گزر چکا لیکن میں نے کبھی پہلی صف کے علاوہ با جماعت نماز ادانہ کی' جس کی بنا میں نے کبھی اگلی صف والوں کی گدی نہیں دیکھی ، پچاس سال میں نسلیں تبدیل ہو جاتی ہیں ،حکومتیں بدل جاتی ہیں ،نو جوان بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے' لیکن پچاس سال کے طویل عرصہ میں آپ کے پایۂ استقامت میں ذرہ برابر فرق نہ آیا' اس قدر طویل عرصہ میں با جماعت نماز کی ادائیگی، تکبیر اولی کا التزام، صف اول میں شرکت یقیناً غیر معمولی استقامت کی آئینہ دار ہیں، رمضان کے بعد زندگی کو بہتر بنانے والوں کے لئے اور پرہیز گاری پر ثابت قدم رہنے والوں کے لئے یہ ایک بہترین نمونہ ہے۔

ماہ رمضان رخصت ہوا' فیضان خداوندی نہیں!

برادران اسلام! یاد رکھیں کہ ہم نے ماہ رمضان کو تو رخصت کیا ہے لیکن اس کے فیضان کو رخصت نہیں کیا' قرآن کی تلاوت کو رخصت نہیں کیا' اعمال خیر کو رخصت نہیں کیا' جس طرح ہم رمضان المبارک میں اعمال خیر انجام دیا کرتے تھے، اس سلسلہ کو بعد رمضان بھی جاری رکھیں ، اس مہینہ میں ہمارا ہر قدم نیکی اور بھلائی کی طرف اٹھا کرتا تھا' صبر وشکر ہمارا شیوہ بن چکا تھا' یہ رفتار و کردار ماہ رمضان کے بعد بھی باقی رہے۔

ماہ رمضان میں ہمارا ہر عمل شریعت مطہرہ کی روشنی میں ہوا کرتا تھا' رمضان المبارک کے گزرنے کے بعد اس اطاعت واتباع میں تساہل اور غفلت نہ ہونے پائے ، ایمان والوں کا یہ شعار نہیں کہ وہ احکام الہی سے انحراف کریں ،رمضان کے روزہ داروں کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ اس مہینہ کے گزر جانے کے بعد ارشادات نبوی سے روگردانی اختیار کریں' کیونکہ شریعت تو ایمان والوں پر ہر حال میں لاگو رہے گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دین پر ثابت قدم رہنے والے دارین میں سعادتمند

حضرات! رمضان المبارک ہو یا دیگر مہینے ، ہر حال میں شریعت مطہرہ پر استقامت ضروری ہے اور دین پر استقامت ہی کامیابی ہے، رب العالمین نے اپنے کلام مجید میں ان بندوں کو سراہا ہے جو اپنے عقیدہ وعمل میں ثابت قدم رہتے ہیں، جیسا کہ خطبہ میں تلاوت کی گئی آیت مبارکہ میں ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ.

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تبارک وتعالی ہے، پھر (اس پر) ثابت قدم رہے، ان پر فرشتے اتریں گے (اورکہیں گے کہ) تم خوف نہ کرو اور نہ رنجیدہ ہو اور جنت (کے ملنے) پر خوش ہوجاؤ! جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(سورۃ حم السجدۃ،آیت:30)

حضرات! ایک بندۂ مؤمن میں اپنے عقیدہ وعمل پر استقامت تادم زیست رہنی چاہئے، مرتے دم تک وہ احکام اسلام پر ثابت قدم رہے اور اپنے حسنِ عمل پر مداومت و پابندی کرے، تبھی وہ دارین کی سعادتوں کا حق دار ہوگا، حق تعالی ارشاد فرماتا ہے:

يٰا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو! جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام کی حالت پر ہی دنیا سے رخصت ہوجاؤ۔

(سورۃ ال عمران ،آیت:102)

جولوگ اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری میں مشغول رہتے ہیں، شب وروز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی نافرمانی سے گریز کرتے ہیں، رات ودن اس کی عبادت و بندگی کیا کرتے ہیں، اسی کی حمد وثنا اور یاد میں اپنے لیل ونہار گزارا کرتے ہیں، اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے شب بیداری کرتے ہیں، اور کسبِ معاش، تجارت وکاروبار انہیں ذکرالٰہی سے نہیں روکتے، ایسے بندوں کو بروز قیامت ممتاز مقام دیا جائے گا، جس دن ہر شخص بارگاہ الٰہی میں خائف وحیراں، لرزاں وترساں حاضر ہوگا؛ اُس دن انہیں امن وقرار، راحت ورحمت سے نواز کر اُن کی امتیازی شان ظاہر کی جائے گی۔

مستدرک علی الصحیحین میں حدیث پاک ہے:

عن عقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه ، قال : كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فكنا نتناوب الرعية ، فلما كانت نوبتي سرحت إبلي ثم رجعت فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب الناس فسمعته يقول : .... يجمع الناس في صعيد واحد ينفذهم البصر	سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنہوں نے فرمایا: ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم باری باری سے اُونٹوں کو چَرانے کی ذمہ داری لیتے تھے، جب میری باری آئی تو میں نے اپنے اونٹوں کو چَرنے کے لئے بھیجا' پھر واپس ہوکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' جبکہ آپ صحابہ کے درمیان خطبہ ارشاد فرمارہے تھے' تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ......لوگوں کوایک ایسے میدان میں جمع کیا جائے گا کہ نگاہ اُن کو پالے گی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ويسمعهم الداعي فينادي	داعی اُن کو اپنی آواز سنائے گا، ایک ندا دینے والا
مناد سيعلم أهل الجمع	ندا دے گا: ضرور سارا مجمع جان لے گا کہ آج
لمن الكرم اليوم ثلاث	بزرگی کس کے لئے ہے، یہ ندا تین مرتبہ ہوگی، پھر
مرات ثم يقول: أين الذين	ندا دینے والا کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کے
كانت تتجافى جنوبهم عن	پہلو خوابگاہوں سے علحدہ ہوجایا کرتے تھے؟ پھر
المضاجع، ثم يقول: أين	کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں اللہ کے ذکر سے
الذين كانوا (لا تلهيهم	نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تجارت
تجارة ولا بيع عن ذكر	غافل کرتی تھی اور نہ خرید وفروخت، وہ اس دن
الله) إلى آخر الآية، ثم	سے ڈرتے تھے جس میں دل اور نگاہیں مضطرب
ينادي مناد سيعلم الجمع	ہوں گی۔ پھر ندا دینے والا ندا دے گا: ضرور تمام
لمن الكرم اليوم، ثم يقول	لوگ جان لیں گے کہ آج بزرگی کس کے لئے ہے
أين الحمادون الذين كانوا	، پھر کہے گا: خوب حمد کرنے والے کہاں ہیں جو
يحمدون ربهم.	اپنے رب کی حمد وثنا کیا کرتے تھے۔
هذا حديث صحيح	یہ صحیح حدیث ہے۔

(المستدرك على الصحيحين ،تفسير سورة النور، كتاب التفسير، حديث نمبر: 3467)

استقامت کے بارے میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے روح البیان میں لکھا ہے:

قال الشيخ ابو طالب رحمه	شیخ ابوطالب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
الله مداومة الاوراد من	معمولات کو بہ پابندی انجام دینا ایمان والوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخلاق المؤمن وطریق	کے اخلاق سے ہے اور عبادت گزاروں کا
العابدین وھی مزید الایمان	طریقہ ہے نیز یہ ایمان میں اضافہ کا باعث اور
وعلامۃ الایقان.	ایقان کی علامت ہے۔

(تفسیرروح البیان، سورۃ ال عمران،آیت: 112)

استقامت فی الدین کی برکت

برادران اسلام! نیک اعمال پر ثابت قدمی‘خیروبھلائی کی انجام دہی پر استقامت کی وجہ سے آدمی کا مقام ومرتبہ بلند ہوتا ہے، مصیبتیں دفع ہوجاتی ہیں،جیسا کہ نزھۃ المجالس میں بنی اسرائیل کی ایک مستقل مزاج‘دین پر ثابت قدم اور عبادت گزار خاتون کا واقعہ مذکور ہے:

کان فی بنی إسرائیل	بنی اسرائیل میں ایک نیک وصالح خاتون نماز کو
امرأۃ صالحۃ محافظۃ	بروقت پابندی کے ساتھ ادا کیا کرتی تھی ، اس
علی الصلاۃ فی وقتھا	خاتون کا شوہر غیر مسلم تھا (سابقہ شریعت میں غیر
ولھا زوج کافر	مسلم سے نکاح کرنا منع نہیں تھا) جو اُسے نماز سے
فنھاھا عن ذلک فلم	روکتا تھا اور وہ خاتون اس کی بات نہیں مانتی تھی ،
تطعہ، فأودعھا مالا ثم	شوہر نے اس خاتون کے پاس کچھ مال امانت رکھا
سرقہ وألقاہ فی البحر	‘پھر خود اُسے چوری کیا اور اُسے سمندر میں ڈال
فابتلعتہ سمکۃ فأخذھا	دیا،اُس مال کو ایک مچھلی نے نگلا تو ایک شکاری نے اُس
صیاد وباعھا لزوج المرأۃ	مچھلی کا شکار کیا اور اُسے نیک خاتون کے شوہر کو فروخت
فأخذتھا لتصلحھا	کیا،خاتون نے مچھلی لی تا کہ اُسے استعمال کرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فوجدت الصرة التي فيها	تو اس کے پیٹ میں وہ تھیلی پائی؛ جس میں مالِ
المال في جوفها فوضعتها	امانت رکھا ہوا تھا' پھر اس نے تھیلی کو اُس کی جگہ
في مكانها ثم طلب منها	رکھدیا اور شوہر نے اُس سے وہ امانت طلب کی
المال فدفعته إليه فتعجب	تو خاتون نے امانت کو بہ حفاظت واپس کر دیا،
من ذلك فأوقدت المرأة	شوہر نے امانت کی واپسی پر تعجب کیا، خاتون نے
تنورا لتخبز فيه العجين	تنّور جلایا تا کہ اُس پر روٹی پکائے تو غیر مسلم شوہر
فرماها الكافر فيه فقالت يا	نے خاتون کو تنّور میں پھینک ڈالا، خاتون نے کہا
واحد أحد ليس لي على	: اے وہ تنہا ذات جس کا کوئی شریک نہیں! میں
النار جلد فخمدت النار	آگ کی تاب نہیں لاسکتی' تو اللہ تعالی کے حکم سے
بإذن الله.	اسی وقت آگ بجھ گئی۔

(نزهة المجالس ومنتخب النفائس ، ج1،ص:105)

ماہ رمضان میں کی گئی تربیت کا مقصود

حضرات! رمضان کے مہینہ میں خصوصی طور پر ہماری روحانی تربیت کی گئی تھی، روزہ کی حالت میں ہم نے یہ بات ہمیشہ ملحوظ رکھی کہ اللہ تعالی ہمیں دیکھ رہا ہے، یہی وجہ تھی کہ روزہ دار نے بند کمرہ میں بھی بھوک سے بے قرار' پیاس سے بے تاب ہونے کے باوجود کبھی کچھ کھاپی لینے کی جسارت نہیں کی کیونکہ اس کو یقین ہے کہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے، میرا پروردگار مجھ سے بے خبر نہیں ہے، میرا پالن ہار تو مجھے دیکھ رہا ہے، کیونکہ اسے پہلے ہی سے آگاہ کر دیا گیا تھا، حق تعالی ارشاد فرماتا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالی دیکھ رہا ہے۔

(سورۃ العلق،آیت:14)

اس تربیت کا مقصود یہی ہے کہ بعد رمضان بھی ہر وقت انسان یہی کیفیت اپنے اندر باقی رکھے اور ہمیشہ اس بات کو ملحوظ نظر رکھے کہ مالک ومولی مجھے دیکھ رہا ہے' میری گفتار وکردار' سماعت وبصارت اور چال چلن پر نظر رکھے ہوئے ہے' یہ کیفیت باقی رہے اور یہ بات ذہن نشین رہے تو قدم کبھی ناجائز مقامات کی طرف نہیں بڑھیں گے،اس کی زبان کبھی لغویات وبدگوئی میں ملوث نہیں ہوگی، ہاتھ کبھی خلاف شرع امور کا ارتکاب نہیں کریں گے اور آنکھیں کبھی قبیح مناظر اور غیر محارم کی طرف نہیں اٹھیں گی۔

تربیت رمضان فکر وعمل کی حفاظت کا ذریعہ

حضرات !رمضان المبارک کی اس عظیم روحانی تربیت کے بعد کل بروز قیامت کوئی شخص عذر نہیں کرسکے گا کہ نفس وشیطان کے مکر وفریب میں آکر ہم گناہ کر بیٹھے ہیں' کیونکہ ایک ماہ کی تربیت میں شیطان کو قید کردیا گیا تھا اور روزوں کے ذریعہ نفس کی اصلاح کی گئی' تلاوت قرآن کریم اور تراویح کے ذریعہ روحانی قوت میں اضافہ کردیا گیا' جس طرح ملک کی حفاظت کے لئے فوج تیار کرکے سرحد پر کھڑا کیا جاتا ہے تاکہ دشمن ملک میں داخل نہ ہو؛اسی طرح ایمان کا ملک جو اعمال صالحہ کے ذریعہ آباد ہے اس کی حفاظت کیلئے انسان کی روحانی تربیت کی گئی اور اسے مستعد کردیا گیا کہ کہیں شیطان اس کے ایمان وعقیدہ اور اعمال صالحہ کو برباد نہ کرسکے۔

رمضان کے بعد بھی ہمیں اعمال صالحہ انجام دیتے ہوئے تقوی وطہارت والی زندگی بسر کرنی لازم ہے اور شریعت مطہرہ کے ہر حکم پر عمل آوری ضروری ہے،چونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت نبیءکریم صلی اللہ علیہ وسلم جو عمل فرماتے ہمیشہ اس پر مداومت فرماتے اور اس عمل کو ترک نہیں فرماتے،آپ کا عمل کسی زمانہ یا مدت پر منحصر نہیں ہوتا۔

جیسا کہ صحیح بخاری شریف وصحیح مسلم شریف وغیرہ میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لاَ. كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ.	حضرت علقمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا: میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اے ام المؤمنین! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملِ مبارک کیسا ہوا کرتا' کیا آپ (عمل کے لئے) کچھ دن مخصوص فرمایا کرتے تھے؟ حضرت ام المؤمنین نے فرمایا: نہیں! آپ کا عمل مبارک ہمیشہ ہوا کرتا' تم میں کون اس طرح عمل کرسکتا ہے؟ جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

(صحیح مسلم ، کتاب الصلوٰۃ،باب فضیلۃ العمل الدائم ......،حدیث نمبر:1865۔صحیح البخاری ، کتاب الصوم،باب ھل یخص شیئا من الایام ، حدیث نمبر:1981)

بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ تعالی اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام پر عمل پیرا رہیں' پنجوقتہ نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کریں'

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن کریم کی تلاوت کریں، والدین کی خدمت کریں، غرباء وفقراء کا خیال رکھیں، مفلس ونادار حضرات کی مدد کریں، حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔

بارگاہ یزدی میں دعا کریں کہ اللہ تعالی ماہ رمضان کی طرح سال بھر ہمیں اپنی رحمتوں کے زیر سایہ عبادت وبندگی میں مصروف رکھے، اطاعت وفرمانداری کی توفیق عطا فرمائے، گناہوں کے ارتکاب، شیطان کے مکروفریب سے بچائے، اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے تصدق میں ہمیں نافرمانی ومعصیت سے باز رکھے، عمل صالح کی توفیق خیر مرحمت فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔

آمِیْن بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

X

جب ولادت کا زمان باسعادت آ گیا — پہنچیں خدمت کے لئے جلدی سے مریم آ سیا
باندھیں حوروں نے پرے جس سے تھا سارا گھر بھرا — اور ملائک آفتابے لے کھڑے تھے جابجا
شبِ برات و قدر ہو جس پر فدا کیا رات تھی
تھا نمایاں جلوۂ شانِ خدا کیا رات تھی
پس وہ نور پاک رب العالمیں پیدا ہوئے — مبدأ کونین و ختم المرسلیں پیدا ہوئے
جان عالم قبلۂ اہل یقیں پیدا ہوئے — شکر ایزد رحمۃ للعالمیں پیدا ہوئے
دھوم تھی عالم میں خورشیدِ کرم طالِع ہوا
ہاں کریں تعظیم اب نورِ قدم طالِع ہوا

X

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضائل ومناقب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ .

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام ! اللہ تعالیٰ نے امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت گرامی کے سبب حضرات اہل بیت کرام وحضرات صحابۂ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو امتیازی شان اور خصوصی فضیلت عطا فرمائی، ان کے سروں پر عظمت ورفعت کا تاج سجایا اور انہیں شرافت وبزرگی کی نعمت لازوال سے مالا مال فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرات اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہر طرح کی گندگی خواہ وہ فکری ہو یا اعتقادی، علمی ہو یا عملی، ظاہری ہو یا باطنی ہر طرح کی نجاست وگندگی سے پاک وصاف رکھا اور ان کی پاکی وطہارت کے بیان میں آیت کریمہ نازل فرمائی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا . بیشک اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھرانے والو کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(سورۃ الاحزاب، آیت:33)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اورحضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے متعلق اپنی رضا وخوشنودی کا اس طرح اظہار فرمایا:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوا عَنۡهُ وَأَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِی تَحۡتَهَا الۡأَنۡهَارُ خَالِدِینَ فِیهَا أَبَدًا ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیمُ .

اللہ تعالی ان تمام (صحابۂ کرام) سے راضی ہوگیا اوروہ اللہ تعالی سے راضی ہوگئے، اوراللہ تعالی نے ان کے لئے (بہشت کے) ایسے باغ تیار کئے ہیں؛ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ التوبۃ،آیت:100)

اسی طرح سورۂ نساء میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَکُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰی .

اوراللہ تعالی نے تمام صحابۂ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(سورۃ النساء،آیت:95)

حضرات! ہمارے لئے سعادت اورنجات کا ذریعہ یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں کو حضرات اہل بیت کرام کی محبت سے آباد کریں اورحضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی محبت سے اپنے قلوب کو روشن ومنور کریں، کیونکہ یہی وہ مقدس حضرات ہیں جو ہماری نجات کا ذریعہ بھی ہیں اورہمارے لئے ہدایت کا معیار بھی ہیں۔

ان ذوات قدسیہ میں بعض وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہیں خالق کائنات نے اہل بیت نبوت اورحضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کے شرف سے بھی نوازا ہے اور صحابیت کے درجۂ باکمال سے بھی بہرہ مند فرمایا ہے، انہی مقدس باکمال وبے مثال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبقری شخصیات میں ایک صاحبِ عظمت ورفعت ہستی' سید الشھداء، شیر خدا سیدنا ابو عمارہ امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات گرامی نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔

برادران اسلام! چونکہ شوال المکرّم کی 11 تاریخ کو اور ایک روایت کے مطابق 7 یا 15 شوال المکرّم کو اسلام کا ایک عظیم معرکہ "غزوۂ احد" رونما ہوا اور اس معرکہ میں ستر (70) صحابۂ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا' جن میں سرفہرست سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، اسی مناسبت سے آج آپ کے فضائل ومناقب بیان کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

خطبہ میں جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا گیا اس میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ .	اور جو لوگ اللہ تعالی کے راستہ میں شہید کئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ (وہ) اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔

(سورۃ ال عمران، آیت: 169)

حضرات! اس آیت کریمہ میں عمومی طور پر تمام شہداء کرام کی حیات اور انہیں ملنے والی نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، حقیقت میں یہ آیت کریمہ سید الشھداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات کی شان میں نازل ہوئی، جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں روایت ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ، قال :	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نزلت هذه الآية في حمزة وأصحابه (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ.

یہ آیت کریمہ ''وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ. (ترجمہ:اور جولوگ اللہ تعالی کے راستہ میں شہید کئے گئے،انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہیں اوران کورزق مل رہا ہے۔)'' سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات کی شان میں نازل ہوئی۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب التفسير، تفسير سورة الحج، حديث نمبر3414)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبتِ قرابت ورضاعت

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت قرابت بھی حاصل ہے اور رشتۂ رضاعت بھی،آپ نسبی رشتہ کے لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان ہیں اور چونکہ حضرت ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا ہے،اس لحاظ سے آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ شریک بھائی بھی ہیں،جیسا کہ سیرت کی معروف کتاب ''الروض الانف'' میں مذکور ہے:

......وَذَكَرَ إِسْلَامَ حَمْزَةَ وَأُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ أُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ ،

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام قبول کرنے کا تذکرہ(کرتے ہوئے حضرت ابن اسحاق رحمہ اللہ نے) فرمایا: آپ کی والدہ حضرت ہالہ بنت اُہَیب بن عبد مناف بن زُہرَہ ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَأُهَيْبُ عَمّ آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ تَزَوّجَهَا عَبْدُ الْمُطّلِبِ ، وَتَزَوّجَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّهِ آمِنَةَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ فَوَلَدَتْ هَالَةُ لِعَبْدِ الْمُطّلِبِ حَمْزَةَ. وَوَلَدَتْ آمِنَةُ لِعَبْدِ اللّهِ رَسُولَ اللّهِ . صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ . ثُمّ أَرْضَعَتْهُمَا ثُوَيْبَةُ.	اور حضرت اہیب سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالی عنہا کے چچا جان ہیں، حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت ہالہ سے نکاح کیا اور اس زمانہ میں آپ کے شہزادے سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عقد فرمایا، تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو حضرت ہالہ کے بطن سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہوئے، پھر حضرت ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں حضرات کو دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی۔

(الروض الأنف، إسلام حمزة رضى الله عنه)

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع

حضرات! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس سال کی عمر مبارک میں نبوت کا اعلان فرمایا اور مسلسل دین اسلام کی تبلیغ واشاعت فرماتے رہے، جس کے نتیجہ میں اسلام ترقی کرتا ہوا امن وامان کی چادر پھیلاتا جارہا تھا، دن بہ دن لوگ حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے، اب ایسے لوگوں کی باری تھی جو جاہ وجلال، عزت وعظمت رکھتے ہوں اور اہل مکہ میں ان کا رعب ودبدبہ ہو اور ان کی بات ٹالی نہ جاتی ہو۔

چنانچہ اعلان نبوت کے چھٹے سال ایسی مقدس ہستیاں قلعۂ اسلام میں داخل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئیں؛ جن سے اسلام کا پرچم مزید بلند ہوا اور مسلمان علانیہ طور پر معبود حقیقی کی عبادت کرنے لگے۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت کرتے تھے اور سرداران قریش میں آپ بڑی بہادری و دلیری رکھتے تھے' صبح شکار کے لئے جاتے تو شام گھر واپس لوٹتے' پھر خانۂ کعبہ کے طواف کے لئے آتے، اس کے بعد قریش کے سرداروں کی محفل میں بیٹھتے تھے۔

ایک دن معمول کے مطابق جب شکار سے واپس لوٹے تو آپ کی بہن حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج ابوجہل نے آپ کے بھتیجے کے ساتھ کیسا گستاخانہ برتاؤ کیا؟ یہ سن کر سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اپنی تیر کمان لیکر ابوجہل کے پاس پہنچ گئے اور کمان سے بڑی قوت کے ساتھ اس کے سر پر ایسا مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں بھی انہی کے دین پر ہوں! یہ دیکھ کر قبیلہ بنی مخزوم کے لوگ ابوجہل کی مدد کیلئے آئے تو اس نے یہ سوچ کر کہ کہیں بنی ہاشم سے بنی مخزوم کی جنگ نہ چھڑ جائے، کہنے لگا: جانے دو! میں نے آج ان کے بھتیجے کو بہت سخت سست کہا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب، ج 1، ص 477۔سبل الہدی والرشاد، ج2،ص332۔الروض الانف،اسلام حمزۃ رضی اللہ عنہ،ج2،ص43)

اولاد امجاد

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے متعلق کتب سیر و تاریخ میں یہ تفصیل ملتی ہے کہ آپ کو دو (2) شہزادے اور تین (3) شہزادیاں ہیں، جیسا کہ سبل الہدی والرشاد میں مذکور ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واثنان لحمزة	حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو دو شہزادے
عمارة، ويعلى،	(1) حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ اور (2) حضرت یعلی
...وواحدة لحمزة	رضی اللہ عنہ ہیں، اور آپ کو تین شہزادیاں ہیں، ایک
وهى أمامة، ويقال	شہزادی کا نام: (1) حضرت امامہ رضی اللہ تعالی عنہا
أمة الله...ولحمزة	جنہیں "امۃ اللہ" بھی کہا جاتا ہے، (2) اور دوسری
أيضا ابنة تسمى أم	شہزادی کا نام: حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا (3) اور
الفضل وابنة تسمى	تیسری شہزادی کا نام: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
فاطمة.	ہے۔ (ترجمہ ملخصاً)

(سبل الهدى والرشاد، فى سيرة خير العباد، جماع أبواب أعمامه وعماته وأولادهم وأخواله صلى الله عليه وسلم، ج11، 82)

دعاء حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مشرف بہ اسلام

برادران اسلام! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جو مشرف بہ اسلام ہوئے دراصل یہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء مقبول کا نتیجہ تھا، خود سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

أَنَّهُ قَالَ لَمّا احْتَمَلَنِي الْغَضَبُ	واقعہ یہ ہے کہ جب مجھ پر غصہ غالب ہو گیا تو
وَقُلْت : أَنَا عَلَى آبَائِي	میں نے کہا کہ میں اپنی قوم وقبیلہ کے دین پر
وَقَوْمِي ، وَبِتّ مِنْ الشّكّ	ہوں، اور میں نے بڑی کشمکش میں اس اہم
فِي أَمْرٍ عَظِيمٍ لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ	معاملہ میں اس طرح رات گزاری کہ لمحہ بھر بھی
ثُمّ أَتَيْت الْكَعْبَةَ ،	نہ سویا، پھر میں کعبۃ اللہ شریف کے پاس آیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَتَضَرَّعْتُ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ	اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دربار میں تضرع وزاری
أَنْ يَشْرَحَ صَدْرِي لِلْحَقِّ	کی کہ اللہ تعالیٰ میرے سینہ کو حق کے لئے کھول
وَيُذْهِبَ عَنِّي الرَّيْبَ فَمَا	دے اور مجھ سے شک وشبہ کو دفع کر دے، تو میں
اسْتَتْمَمْتُ دُعَائِي حَتّٰى زَاحَ	نے ابھی دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دور
عَنِّي الْبَاطِلُ وَامْتَلَأَ قَلْبِي	ہو گیا اور میرا قلب یقین کی دولت سے مالا مال
يَقِينًا أَوْ كَمَا قَالَ. فَغَدَوْتُ	ہو گیا۔ پھر صبح میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تمام
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُه بِمَا كَانَ	حالت بیان کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مِنْ أَمْرِي ، فَدَعَا لِي بِأَنْ	نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے
يُثَبِّتَنِي اللّٰهُ وَقَالَ حَمْزَةُ بْنُ	اس نعمت اسلام پر ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔ جس
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِينَ أَسْلَمَ.	وقت آپ نے اسلام قبول کیا یہ اشعار کہے:

حَمِدْتُ اللّٰهَ حِينَ هَدَى فُؤَادِي إِلَى الْإِسْلَامِ وَالدِّينِ الْحَنِيفِ

میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بجالاتا ہوں اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے میرے دل کو اسلام اور دین حنیف کے لئے کھول دیا۔

الدِّينُ جَاءَ مِنْ رَبٍّ عَزِيزٍ خَبِيرٍ بِالْعِبَادِ بِهِمْ لَطِيفِ

یہ وہ مبارک دین ہے جو ایسے پروردگار کی جانب سے آیا ہے جو غلبہ والا، بندوں کی خبر رکھنے والا ہے اور اُن پر مہربان ہے۔

إِذَا تُلِيَتْ رَسَائِلُهُ عَلَيْنَا تَحَدَّرَ دَمْعُ ذِي اللُّبِّ الْحَصِيفِ

جب اس خدائے واحد کی آیتیں ہمارے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو کامل عقل رکھنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شخص کے آنسو بے اختیار بہہ جاتے ہیں۔

رَسَائِلُ جَاءَ أَحْمَدُ مِنْ هُدَاهَا   بِآيَاتٍ مُبَيَّنَةِ الْحُرُوفِ

یہ وہ باعظمت احکام ہیں کہ اُن کی ہدایت دینے کے لئے حضرت احمد مجتبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی روشن آیات لائے ہیں جن کے ہر حرف میں ہدایت ہے۔

وَأَحْمَدُ مُصْطَفًى فِينَا مُطَاعٌ   فَلَا تَغْشَوْهُ بِالْقَوْلِ الْعَنِيفِ

اور حضرت احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کی جانب سے ہم میں منتخب اور برگزیدہ ہیں اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کی جاتی ہے، تو اے لوگو! ان کی تعلیمات کو باطل کے ذریعہ نہ چھپاؤ!۔

(الروض الأنف، إسلام حمزة رضى الله عنه ،ج2،ص43۔)

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا سینہ نور سے معمور، قرآن کریم کی گواہی

برادران اسلام! انسان کی خوش بختی اور سعادت مندی یہ ہے کہ وہ دامن اسلام سے وابستہ رہے، ایمان کے انوار سے اپنے دل و جان کو روشن و منور کرے، اسی لئے بندۂ مؤمن کی عین آرزو و تمنا یہی ہوتی ہے کہ جب تک وہ زندہ رہے اسلام پر ثابت قدم رہے اور موت بھی آئے تو ایمان کی حالت میں آئے اور اس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ یہ تو عمومی طور پر تمام اہل ایمان کی کیفیت ہے لیکن سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات قدسی صفات وہ ہے، جن کے سینہ کو اللہ تعالی نے اسلام کے لئے کھول دیا تھا اور اُسے نور ایمان سے معمور فرما دیا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سورۂ زمر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ	بھلا جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا اور وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہے (تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہوگا) تو ان کے لئے خرابی ہے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے سخت ہو رہے ہیں اور یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

(سورۃ الزمر، آیت:22)

برادران اسلام! اس آیت کریمہ میں عمومی طور پر ان حضرات کا تذکرہ کیا گیا جن کے سینوں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور انہیں روشن ومنور بھی فرما دیا ہے، نیز ان کی عظمت ورفعت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حضرات ہرگز اس شخص کی طرح نہیں ہو سکتے جس کا دل یادِ الٰہی سے غافل ہے، تاہم علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''تفسیر روح البیان'' میں لکھا ہے کہ یہ آیت کریمہ بطور خاص سیدنا امیر حمزہ اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں نازل ہوئی، جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے:

واعلم ان الآية عامة فيمن شرح صدره للاسلام بخلق الايمان فيه وقيل نزلت فيحمزة بن عبد المطلب	اس بات کو ذہن نشین کر لو کہ یہ آیت کریمہ ان حضرات کے حق میں وارد ہوئی ہے جن کے سینوں میں ایمان کی شمع روشن کر کے انہیں اسلام کے لئے کھول دیا گیا ہو۔ نیز یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت کریمہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعلی بن ابی طالب	علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اور ابولہب
رضی الله عنهما وابی	اور اس کے لڑکے کی مذمت میں نازل ہوئی، کیونکہ
لهب وولده. فحمزة	سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا علی مرتضی
وعلی ممن شرح الله	رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وہ برگزیدہ حضرات ہیں جن کے
صدره للاسلام. وابو	سینہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے، اور
لهب وولده من الذين	ابولہب اور اس کا لڑکا ان لوگوں میں سے ہے جن
قست قلوبهم	کے دل سخت ہوگئے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی
فالرحمة للمشروح	رحمت اس خوش نصیب کے لئے ہے جس کا شرح
صدره والغضب	صدر ہوگیا ہو، اور اللہ تعالیٰ کا غضب وقہر اس کے لئے
للقاسی قلبه.	ہے جس کا دل سخت ہوگیا ہے۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ الزمر، آیت:22)

القاب مبارکہ

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن مبارک القاب سے یاد کیا جاتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں: (1) سید الشہداء، (2) اسد اللہ، (3) اسد الرسول، (4) افضل الشہداء، (5) فاعل الخیرات، (نیکیاں کرنے والے) (6) کاشف الکربات (مصائب کو دور کرنے والے)۔

محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو آپ کا نام بھی محبوب

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ وہ باعظمت صحابی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم صرف آپ کی ذات ہی سے محبت نہیں کرتے بلکہ آپ کا نام بھی بے حد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پسند فرماتے تھے، جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے:

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما ، قال : ولد لرجل منا غلام فقالوا : ما نسميه ؟ فقال النبی صلی الله علیه وسلم : سموه بأحب الأسماء إلی حمزة بن عبد المطلب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہمارے قبیلہ کے ایک صاحب کو لڑکا تولد ہوا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے؟ تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سب سے زیادہ محبوب جو نام ہے وہی اس لڑکے کا نام رکھا جائے! (مجھے سب سے پسندیدہ نام) ''حمزہ بن عبدالمطلب'' (رضی اللہ تعالی عنہ) کا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ذکر إسلام حمزة بن عبد المطلب ، حدیث نمبر4876)

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کا دیدار کیا

برادران اسلام! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بحالت ایمان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھ کر صحابیت کا عظیم مرتبہ حاصل کیا اور اسی نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک معروضہ کیا کہ وہ وحی الہی کے امین، سدرۃ المنتہی کے مکین حضرت جبریل امین علیہ السلام کو ان کی حقیقی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درخواست کو منظور فرمایا۔ جب روح الامین بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اوپر دیکھو! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جب نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ سامنے حضرت جبریل علیہ السلام ہیں، چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''دلائل النبوۃ'' میں روایت نقل کی ہے:

عن عمار بن أبی عمار ، أن حمزة بن عبد المطلب قال :یا رسول الله أرنی جبریل علیه السلام فی صورته .فقال : إنک لا تستطیع أن تراه قال : بلی فأرنیه .قال : فاقعد ، فقعد، فنزل جبریل علیه السلام علی خشبة کانت فی الکعبة یلقی المشرکون علیها ثیابهم إذا طافوا فقال النبی صلی الله علیه وسلم :ارفع طرفک فانظر ، فرفع طرفه، فرأی قدمیه مثل الزبرجد کالزرع الأخضر فخر مغشیا علیه .

حضرت عمار بن ابو عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے جبریل امین علیہ السلام کا ان کی حقیقی صورت میں دیدار کروایئے! تو آپ نے ارشاد فرمایا: آپ انہیں حقیقی صورت میں نہیں دیکھ سکتے! انہوں نے عرض کیا: یقیناً میں نہیں دیکھ سکتا، لیکن آپ مجھے دکھایئے! آپ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ! جب وہ بیٹھ گئے، تو حضرت جبریل علیہ السلام خانۂ کعبہ کی اس لکڑی پر اتر آئے جس پر مشرکین طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالا کرتے، پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نگاہ اٹھاؤ اور دیکھو! انہوں نے اپنی نگاہ اٹھائی اور حضرت جبریل علیہ السلام کے دونوں قدموں کو دیکھا جو زمرد کی مانند سبز کھیتی کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ تو (کثرت انوار کی وجہ سے) آپ پر بے خودی طاری ہوگئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب كيفية نزول الوحى على رسول الله صلى الله عليه و سلم،حديث نمبر3010)

ہدیۂ درودؔ میزان میں سب سے وزنی عمل

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود وسلام پیش کرنا یہ وہ حکم الٰہی ہے کہ اللہ تعالی نے نہ صرف بندوں کو اس کا حکم فرمایا بلکہ وہ خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے،اسی لئے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے امت کو پیام دیا کثرت سے درود شریف کا اہتمام کریں' کیونکہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں درود پیش کرنا میزان میں سب سے زیادہ وزنی عمل ہے،سفر معراج کے موقع پر سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ملاحظہ فرمایا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرما رہے ہیں اور ان سے ارشاد فرمایا کہ تمہاری نظر میں محبوب ترین عمل کونسا ہے؟ تو انہوں نے یہی عرض کیا کہ ہدیۂ درود ہی بہتر عمل اور نامۂ اعمال میں سب سے اہم چیز اور قیمتی ذخیرہ ہے،جیسا کہ ''نزہۃ المجالس''میں روایت ہے:

عن النبى صلى الله عليه وسلم دخلت الجنة ليلة أسرى بى فاستقبلنى حمزة بن عبد المطلب فسألته أى الأعمال أفضل	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ شب معراج جب میں جنت میں داخل ہوا تو حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے میرا استقبال کیا،میں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کونسا عمل ہے جس کو سب سے زیادہ فضیلت والا،اللہ تعالی کے دربار میں محبوب ترین اور میزان میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وأحب إلى الله واثقل في الميزان فقال الصلاة عليك والترحم على أبي بكر وعمر.	سب سے زیادہ وزنی سمجھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: آپ کی خدمت میں درود پیش کرنا اور آپ کی شان وعظمت بیان کرنا' نیز حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں خدائے تعالی سے درخواست رحمت کرنا۔

(نزهة المجالس ومنتخب النفائس،باب مناقب أبي بكر وعمر جميعا رضي الله عنهما، ج1،348)

جنت میں اعلی مقام پر فائز

حضرات! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت بافیض وصحبت بابرکت سے جنت کے اعلی مقامات پر فائز فرمایا، جیسا کہ ابھی مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ آپ نے سفر معراج کے موقع پر جنت میں حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کا استقبال کیا، اسی طرح امام حاکم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی "مستدرک "اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی "جامع الاحادیث" میں روایت ہے:

عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: دخلت الجنة البارحة فنظرت فيها فإذا جعفر يطير مع الملائكة،	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ شب جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ (حضرت) جعفر (رضی اللہ تعالی عنہ) جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وإذا حمزة متكئ على سرير.	اور (حضرت) حمزہ (رضی اللہ تعالی عنہ) ایک عظیم تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم،ذكر إسلام حمزة بن عبد المطلب،حديث نمبر4878۔جامع الأحاديث للسيوطى،حديث نمبر12265)

آسمانوں میں آپ کا مبارک تذکرہ

برادران اسلام! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرت کے بیان اور آپ کے مبارک تذکرہ کو اللہ تعالی نے یہ رفعت وعظمت اور قبولیت وبلندی عطا کی ہے کہ آپ کا تذکرہ صرف زمین والے ہی نہیں کرتے بلکہ آسمان والے بھی آپ کا ذکر خیر کرتے ہیں، جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں روایت ہے:

قالوا : لما أصيب حمزة جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : لن أصاب بمثلك أبدا ، ثم قال لفاطمة ولعمته صفية رضى الله عنهما : أبشرا أتانى جبريل عليه الصلاة والسلام ، فأخبرنى أن حمزة	حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے فرمایا: جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمانے لگے: آپ کی جدائی سے بڑھ کر میرے لئے کوئی اور صدمہ نہیں ہوسکتا، پھر آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اپنی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا: خوش ہوجاؤ! ابھی جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے تھے، انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ یقیناً حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مــكــتــوب فــي أهــل السـمـاوات حـمـزة بن عبـد الـمطلب أسد الله وأسد رسوله.

آسمان والوں میں لکھا ہوا ہے:"حـمـزة بن عبـد الـمـطـلـب أسد الـلـه وأسـد رسوله "سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں۔

(الـمستـدرك عـلـى الـصـحـيـحـين للحاكم، ذكر إسلام حمزة بن عبد المطلب، حديث نمبر ،حديث نمبر4869)

برادران اسلام! غزوۂ احد میں چونکہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمی ہوئی، اسی لئے بہ اختصار اس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کی شہادت کا واقعہ ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے:

غزوۂ احد

غزوۂ احد 3ھ میں واقع ہوا۔''اُحُد'' مدینہ طیبہ کے ایک وسیع پہاڑ کا نام ہے ،جس کے متعلق نبی برحق صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَـذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. یہ (اُحُد) وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔(صـحـيـح الـبـخـارى ، كـتـاب الـمغازى،باب احد يحبنا و نحبه ،حديث نمبر4083)

یہ حق و باطل کا معرکہ اسی پہاڑ کے دامن میں واقع ہوا۔ اس معرکہ میں مسلمانوں کے کاروان حق کی تعداد سات سو (700) تھی ،جس میں صرف سو (100) صحابہء کرام رضی اللہ عنہم زرہ پوش تھے، اور قریش کا لشکر تین ہزار (3000) افراد پر مشتمل تھا، جن میں سات سو (700) افراد زرہ پوش تھے۔ حق وصداقت کی راہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں جام شہادت نوش کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ستر (70) تھی' جبکہ باطل پرستوں کے تیس (30) افراد جہنم رسید ہوئے۔

سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمیٰ:

غزوۂ احد میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مکمل شجاعت و جواں مردی کے ساتھ اہل مکہ کا مقابلہ کرتے رہے۔ ہند بنت عتبہ کے وحشی نامی ایک حبشی غلام جو ماہر نشانہ باز تھے اور وہ دونوں اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے' چنانچہ ان سے ہندہ نے کہا: اگر تم جنگ میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دو تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا، وہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسلسل تعاقب کر رہے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے کہ جیسا ہی موقع ملے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر نشانہ لگائیں گے۔ وہ ایک مقام پر چھپ کر بیٹھ گئے، جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ مقابلہ کرتے ہوئے ان کے قریب سے گزرے تو انہوں نے چھپ کر آپ رضی اللہ عنہ پر ایک نیزہ سے وار کیا جو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی ناف مبارک سے ہو کر پشت مبارک سے نکل گیا۔ اور آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر ہندہ نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کی اور آپ کا شکم مبارک چاک کر کے اس سے جگر کو نکالا اور چبا کر نگلنا چاہا لیکن وہ نگل نہ سکی۔ واضح رہے کہ بعد میں حضرت وحشی اور حضرت ہندہ دونوں کو نعمت اسلام سے سرفرازی ہوگئی! رضی اللہ عنہما۔

امام حاکم نے ''مستدرک'' میں روایت کی ہے

حمزة بن عبد المطلب	حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی
وقتل يوم أحد وهو ابن	شہادت اُحُد کے دن ہوئی اس وقت آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أربع وخمسين. کی عمر مبارک چوپن (54) سال تھی۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ،ذكر إسلام حمزة بن عبد المطلب ، حديث نمبر4880)

نیکیاں کرنے والے اور مصیبتوں کو دور کرنے والے

حضرات! جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید رنج وملال کا اظہار فرمایا اور نہایت غمگین ہوگئے یہاں تک کہ آپ کی چشمان مقدس سے آنسو رواں ہوگئے اور جب حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھائی تو ہر شہید کی نماز جنازہ کے ساتھ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ بھی پڑھائی، اس لحاظ سے آپ کو یہ اعزاز وامتیاز حاصل ہے کہ ستر مرتبہ آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی' چنانچہ شرح مسند ابوحنیفہ، ذخائر عقبی اور سیرت حلبیہ میں روایت ہے:

وعن ابن شاذان من حديث ابن مسعود رضى الله عنه : ما رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم باكيا قط أشد من بكائه على حمزة رضى الله عنه وضعه فى القبلة، ثم وقف على جنازته، وأنحب حتى نشغ، أى شهق، حتى بلغ به لغشى من البكاء يقول

حضرت ابن شاذان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ ہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اتنا اشک بار نہیں دیکھا جتنا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اشک بار ہوئے، آپ نے انہیں قبلہ کی جانب رکھا، پھر آپ جنازہ کے سامنے قیام فرما ہوئے، آپ اس قدر اشک بار ہوئے کہ سسکیاں بھی لینے لگے، قریب تھا کہ رنجیدگی کے سبب آپ پر بیہوشی طاری ہوجائے، آپ یہ فرماتے جاتے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يا حمزة يا عم رسول الله وأسد رسوله : يا حمزة يا فاعل الخيرات ، يا حمزة يا كاشف الكرب ، يا حمزة يا ذاب عن وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وكان صلى الله تعالى عليه وسلم إذا صلى على جنازة ، كبر عليها أربعا .وكبر على حمزة سبعين تكبيرة ، رواه البغوى فى معجمه .	اے حمزہ! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا، اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیر! اے حمزہ ! اے نیکیوں کو انجام دینے والے! اے حمزہ ! اے مصیبتوں کو دور کرنے والے! اے حمزہ! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے دفاع کرنے والے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز جنازہ ادا فرماتے تو چار مرتبہ تکبیر فرماتے اور آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ستر (70) مرتبہ تکبیر کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ امام بغوی نے اس روایت کو اپنی معجم میں نقل کیا ہے۔

(شرح مسند أبى حنيفة، ج 1، ص 526۔ ذخائر العقبى۔ ج 1 ، ص : 176۔ السيرة الحلبية، ج 4، ص 153۔ سمط النجوم العوالى فى أنباء الأوائل والتوالى، ج 1، ص 161۔ المواهب اللدنية مع شرح الزرقانى۔)

عظمت وفضیلت

برادران اسلام! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا جو اندوہناک واقعہ پیش آیا اور حق تعالی نے آپ کو جو سرفرازی اور فضیلت عطا فرمائی، اس کا تذکرہ مختلف کتب حدیث وکتب تاریخ میں ملتا ہے' چنانچہ مستدرک علی الصحیحین اور امام طبرانی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معجم اوسط وغیرہ میں روایت ہے:

عن علي قال : إن أفضل الخلق يوم يجمعهم الله الرسل ، وأفضل الناس بعد الرسل الشهداء ، وإن أفضل الشهداء حمزة بن عبد المطلب	حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: جس دن اللہ تعالی تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا ان میں سب سے افضل انبیاء ومرسلین ہی رہیں گے اور رسولوں کے بعد سب سے افضل شہداء کرام ہوں گے اور یقیناً شہداء کرام میں سب سے افضل حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ ہونگے۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، ذكر إسلام حمزة بن عبد المطلب،حديث نمبر: 4864۔المعجم الأوسط للطبراني، حديث نمبر: 930۔ جامع الأحاديث للسيوطي،حديث نمبر:4003۔كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال،كتاب الفضائل من قسم الأفعال،باب فضائل الصحابة مفصلا مرتبا على ترتيب حروف المعجم،حرف الحاء ،حمزة رضى الله عنه،حديث نمبر:36937)

سید الشہداء ہونے کا شرف

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی عظیم شہادت سے متعلق ارشاد فرمایا کہ آپ شہداء امت کے سردار ہیں، جیسا کہ امام حاکم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت کی ہے:

عن جابر رضى الله عنه ، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :سيد الشهداء	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: حمزہ بن عبد المطلب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حـمـــزـة بـن عبد المطلب ، ورجل قام إلـى إمـام جائر فأمره ونهاه فقتله .	تمام شہیدوں کے سردار ہیں اور ایک وہ ہستی بھی سید الشہداء ہے جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق کا پرچم بلند کرے اور اسے بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور وہ بادشاہ اسے شہید کر دے۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، ذكر إسلام حمزة بن عبد المطلب ، حديث نمبر4872)

نیز اس روایت کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے نقل کیا ہے۔

(المعجم الأوسط للطبرانی، باب العين من اسمه علی، حدیث نمبر: 4227)

لقب ”سید الشہداء“ سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ

حضرات! یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ حدیث مبارک میں سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو کہا گیا ہے، تو پھر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو سید الشہداء کیوں کہا جاتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی سید الشہداء ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی سید الشہداء ہیں، کیونکہ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی سید الشہداء فرمایا اور اس ہستی کو بھی سید الشہداء کے لقب سے ممتاز کیا جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق کو پیش کرے اور باطل کے خلاف آواز اٹھائے یہاں تک کہ جامِ شہادت نوش کرے، چنانچہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے ظالم و جابر حاکم یزید پلید کے خلاف آواز اٹھائی اور حق کا پیام پہنچایا اور آپ کو اس ظالم نے شہید کروا دیا، لہذا اس حدیث شریف کی روشنی میں حضرت امام حسین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہ کو بھی سید الشہداء کہا جاتا ہے اور دونوں حضرات کا اپنی اپنی شان کے لحاظ سے سید الشہداء ہونا حدیث شریف کی روشنی میں حق وصداقت پر مبنی ہے۔

شہداء احد کی فضیلت

برادران اسلام! غزوۂ احد میں شہید ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی خصوصی حیات سے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے انہیں جنت میں امتیازی مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے اور وہ اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتوں سے استفادہ کررہے ہیں جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث شریف ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ	روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ
وَسَلَّمَ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ''احد
بِأُحُدٍ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ	''میں تمہارے بھائی شہید ہوگئے تو اللہ تعالی نے
أَرْوَاحَهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ	ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا، وہ
خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ	حضرات سیرابی کے لئے جنت کی نہروں پر آتے
تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِى	ہیں، وہ جنت کے پھل تناول کرتے ہیں اور عرش
إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ فِي	کے سایہ میں سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے
ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا	ہیں، جب انھوں نے اپنے کھانے اور مشروبات
طِيبَ مَشْرَبِهِمْ وَمَأْكَلِهِمْ	کی خوشبو کو پایا اور اپنے بہترین ٹھکانہ کو دیکھے تو
وَحُسْنَ مُنْقَلَبِهِمْ قَالُوا يَا	کہنے لگے: اے کاش! ہمارے بھائی بھی جان لیتے
لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ بِمَا	کہ اللہ تعالی نے ہمارے لئے کیا کیا نعمتیں تیار کررکھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صَنَعَ اللّٰهُ لَنَا لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عَنِ الْحَرْبِ .فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ عَلٰى رَسُولِهِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ......).	' تا کہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں اور میدان جنگ سے پیچھے نہ ہٹیں۔تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانب سے یہ خوش خبری میں ان تک پہنچاتا ہوں! پھر اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیاتِ کریمہ نازل فرمائیں: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ .(ترجمہ: اور جو لوگ اللہ تعالی کے راستہ میں شہید کئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کورزق مل رہا ہے۔)

(سورۃ ال عمران، 169۔مسند الامام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، حدیث نمبر 2430)

شہداء احد کی زیارت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ کی مداومت

حضرات! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ ہرسال اہتمام کے ساتھ شہداء احد کی زیارت کے لئے تشریف لیجایا کرتے اور حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کے بعد آپ کی اتباع میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے اپنے دورِ خلافت میں ہرسال پابندی کے ساتھ شہداء احد کی زیارت کے لئے تشریف لیجایا کرتے تھے، سیدنا علی مرتضی رضی للہ عنہ کے دورِ خلافت میں چونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے کوفہ کو دارالخلافہ بنایا تھا' اسی لئے آپ کا قیام کوفہ میں تھا، چنانچہ آپ کے بارے میں اس معمول کا تذکرہ نہ ملنے کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے، جیسا کہ تفسیر روح المعانی، تفسیر قرطبی، تفسیر درمنثور اور تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں روایت ہے:

وأخرج ابن جرير عن محمد بن إبراهيم قال : كان النبي صلى الله عليه وسلم يأتي قبور الشهداء على رأس كل حول فيقول: (سلام عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عقبى الدار) وكذا كان يفعل أبو بكر . وعمر .وعثمان رضى الله تعالى عنهم .	حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت نقل کی ہے، آپ نے فرمایا، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کی ابتداء میں شہداء احد کی زیارت کے لئے تشریف لاتے اور فرماتے: "سلامتی ہو تم پر کیونکہ تم نے صبر کیا، تو کیا ہی اچھا آخرت کا گھر ہے" اور اسی طرح ہر سال حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بھی زیارت کیا کرتے۔

(تفسیر القرطبی، ج9، ص312۔روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔الدر المنثور فی التأویل بالمأثور۔تفسیر ابن کثیر۔السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، ج3، ص90۔ مغازی الواقدی، دفن شہداء احد، ج1، 311)

حضرات! ماہ شوال المکرّم کی مناسبت سے آج غزوۂ احد کا تذکرہ کیا گیا اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل ومناقب بیان کئے گئے، اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ جو کچھ ہم نے کہا اور سنا ہے اسے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توسل سے قبول فرمائے اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کی روشنی سے ہماری تاریک زندگیوں کو روشن و منور کرے۔

آمِیْن بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کلامِ شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ

رہے خوب لطف و کرم پہلے پہلے
عدم میں بھی تھے محترم پہلے پہلے

یہاں آتے ہی رو دیا بے تکلف
جدائی کا ہوتا ہے غم پہلے پہلے

کنارے تعلق کی پابندیوں سے
تھے آزاد شکل عدم پہلے پہلے

نہیں جانتے تھے جہاں میں کسی کو
مگر ایک اپنے کو ہم پہلے پہلے

ہمارے لئے اب غذا وہ بنی ہے
جسے ہم سمجھتے تھے سَم پہلے پہلے

ہوا نے کیا ہم کو برباد انورؔ
وگرنہ تھے ثابت قدم پہلے پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عصر حاضر کے تناظر میں علم کی اہمیت وافادیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ، وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ .

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِى خَلَقَ .صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ .

برادران اسلام! ماہ شوال میں چونکہ دینی مدارس وجامعات کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوتا ہے، اسی مناسبت سے آج کتاب وسنت کی روشنی میں علم کی اہمیت اور فضیلت سے متعلق کچھ عرض کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

تعلیم ہر بلندی کا زینہ اور ہر ترقی کا ذریعہ ہے، ہر دور میں وہی قوم اور وہی جماعت کامیاب رہی جس نے اپنے آپ کو تعلیم سے وابستہ رکھا، درحقیقت ظاہری ترقی اور باطنی عروج علم ہی سے متعلق ہے۔ تعلیم سے خود علم حاصل کرنے والا ترقی کرتا ہے اور معاشرہ کے لئے بھی ترقی کی راہیں کھلتی ہیں۔ تعلیم کے ذریعہ انسان ترقی وعروج کی منزلیں طئے کرتا ہوا اوجِ ثریا پر پہنچتا ہے تعلیم کے ذریعہ ہر میدان میں شہسواری کرتا ہے ہوائی جہاز وراکٹ کی ظاہری پرواز بھی تعلیم کے بغیر نہیں ہوسکتی اور روحانی وحقیقی پرواز کے لئے بھی تعلیم ضروری ہے، تعلیم انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میراث اور ان کا پیغام ہے، تعلیم ایک ایسا انقلاب ہے جس کے ذریعہ افراد اور اقوام کی تقدیر سنورتی ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم کی وجہ سے تہذیب وتمدن کا وجود ہے،اس کے ذریعہ طبیعت شائستہ ہوتی ہے، جذبات واحساسات پاکیزہ ہوتے ہیں اور مزاج سنجیدہ ہوتا ہے،اُسی کے اثر سے ابلیسی قوتیں،شیطانی طاقتیں اور طاغوتی خیالات نیست ونابود ہوتے ہیں۔

دین اسلام نے دینی اور عصری تمام قسم کے علوم حاصل کرنے کی حد درجہ تاکید فرمائی ہے،اسلام علم کی راہ میں کسی ایک مقام پر رکے رہنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ لمحہ بہ لمحہ اس میں ازدیاد واضافہ چاہنے کا حکم دیتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالی نے علم میں اضافہ وترقی مزید کی دعا کرنے کا حکم فرمایا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا . اور آپ عرض کیجئے:اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔

(سورۃ طٰہٰ،آیت: 114)

پہلی وحی،تحصیل علم سے متعلق

دین اسلام میں تعلیم کو نہایت درجہ اہمیت دی گئی ہے،سب سے پہلی وحی علم حاصل کرنے سے متعلق نازل ہوئی،ارشاد الٰہی ہے:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

(سورۃ العلق،آیت:1)

حضرات!اس آیت کریمہ پر غور فرمائیں!یہاں پڑھنے کا تو حکم ہے لیکن کیا پڑھا جائے اس کا متعین طور پر ذکر نہیں فرمایا اسی طرح پیدا کرنے کا تو ذکر ہے لیکن کس کو پیدا کیا اس پہلی آیت میں اس کی تصریح نہیں فرمائی۔نہ ''اِقْرَأْ'' کا مفعول مذکور ہے اور نہ ''خَلَقَ'' کا مفعول مذکور،اس اسلوب کلام سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارض وسماء، شمس وقمر، کواکب وانجم، کل کائنات کا خالق ہے۔ لہٰذا علم وقراءت تحقیق وریسرچ کا موضوع بھی کائنات پست وبالا کی ہر ہر شیء کو بنایا جائے گویا انسان کو یہ اشارہ دے دیا گیا کہ وہ طلب علم کی راہ میں ہر موضوع پر دسترس حاصل کرنے کی سعی مسلسل کرتا رہے تاکہ معرفت خداوندی کی نعمت لازوال سے بہرہ مند ہوسکے، ہمیں دنیوی علوم سے اعراض کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے مدارس اسلامیہ میں بھی علم ریاضی، علم فلکیات اور دیگر وہ علوم جو ہمارے دین کے لئے ممد ومعاون ہیں پڑھائے جاتے ہیں۔ جب تک ہمیں چاند وسورج کی گردش کا علم نہیں ہوگا تب تک اوقات نماز، اوقات سحر وافطار کا تعین کس طرح ممکن ہوگا؟ بغیر ریاضی میں مہارت کے ترکہ کی تقسیم ممکن نہیں۔ لہٰذا ہر وہ علم جو ہمارے دین کے لئے معاون اور لوگوں کے نفع کا باعث ہوگا وہ ضرور مطلوب ہی ہوگا۔ لیکن محض اشیاء وآثار میں کھو کر خالق ومالک سے غافل ہوجانا بندہء مومن کی شان نہیں، بقول شاعر

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا   اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا   زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

قرآن کریم علوم اولین وآخرین کا سرچشمہ ہے

حاضرین باتمکین، اللہ کریم نے صرف ہمیں حصول علم کا حکم نہیں فرمایا بلکہ قرآن کریم کی صورت میں ایک علم کا ناپیدا کنار سمندر بھی عطا فرمایا کہ جس کی وسعتوں میں اولین و آخرین کے سارے علوم جمع ہیں، کوئی خشک وتر اس کے دائرے سے باہر نہیں۔ چنانچہ رب کریم کا ارشاد ہے۔

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ   ہر خشک وتر کا بیان کتاب مبین میں ہے۔

(سورۃ الانعام، آیت:59)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام علوم کو اس میں جمع فرما کر ہمیں اس سے استفادہ کا حکم فرمایا۔

قرآن کریم سیکھنے کی فضیلت

حضرات! قرآن کریم وہ مقدس کتاب ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل فرمایا، جس کی ہر آیت اور ہر حرف میں مخلوق کے لئے ہدایت ہے، اس کلام مبارک کے ہر حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیوں کی بشارت دی گئی، نیز سب سے بہتر شخص اسی کو قرار دیا گیا جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ	حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن ،باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه . حدیث نمبر 5027)

قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی برکت صرف دنیا کی حد تک محدود نہیں بلکہ آخرت میں بھی بندہ اس کی برکت سے مالا مال کیا جاتا ہے، قبر میں بھی اس کے ساتھ عزت واکرام کا معاملہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا أَبَا هُرَیْرَةَ عَلِّمِ النَّاسَ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْقُرْاٰنَ وَتَعَلَّمُهُ فَإِنَّکَ اِنْ مُتَّ	لوگوں کو قرآن سکھاتے رہو اور سیکھتے رہو، کیونکہ
وَأَنْتَ کَذٰلِکَ زَارَتِ	اسی حال میں اگر تمہیں موت آ جائے تو فرشتے
الْمَلَائِکَةُ قَبْرَکَ کَمَا یُزَارُ	تمہاری قبر کی اس طرح زیارت کریں گے جیسے
الْبَیْتُ الْعَتِیْقُ.	کعبۃ اللہ شریف کی زیارت کی جاتی ہے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی،مسند أبی هریرة،حدیث نمبر: 4265 ۔ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال ،حرف العین کتاب العلم من قسم الأفعال،باب فی فضله والتحریض علیه،حدیث نمبر:29377)

حافظ قرآن کی فضیلت

حافظ قرآن کے فضائل میں کئی ایک احادیث شریفہ وارد ہیں دسویں صدی ہجری کے محدث جلیل علامہ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف کتاب ''کنز العمال'' میں حافظ قرآن کی فضیلت سے متعلق متعدد احادیث وروایات نقل کی ہیں:

حامل القرآن حامل رایة	حافظ قرآن اسلام کے جھنڈے کو اٹھانے والا
الإسلام ومن اکرمه فقد اکرم	ہے اور جس شخص نے اس کی تعظیم کی یقیناً اس نے
الله ومن اهانه علیه لعنة الله.	اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے اس کی توہین کی
(فر عن ابی امامة).	اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(کنز العمال الباب السابع: فی تلاوة القرآن وفضائله الفصل الاول: فی فضائله فی فضائل تلاوة القرآن حدیث نمبر:2294)

نیز مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ	سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ آخِرِ آیَةٍ تَقْرَؤُهَا.	اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن کریم پڑھتا جا اور درجہ بہ درجہ چڑھتا جا اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کر جس طرح تو دنیا میں تلاوت کرتا تھا کیونکہ تیرا مقام آخری آیت کے پاس ہے جس کو تو پڑھے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 6508)

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

(علامہ اقبال)

علم حدیث شریف حاصل کرنے کی برکت

حضرات! قرآن کریم اور حدیث شریف قانون اسلام کی بنیاد و اساس ہیں، قرآن کریم ایک جامع قانون اور دستور الٰہی ہے، جس کی تفصیل، تشریح و توضیح احادیث مبارکہ کے ذریعہ ملتی ہے، قرآن کریم میں نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم ہے، روزوں کی فرضیت کا ذکر ہے، حج کا حکم دیا گیا ہے لیکن واضح طور پر نمازوں کی تعداد و اوقات، رکعتوں کا تعین، زکوۃ کے نصاب کی مقدار، روزے کے مستحبات ومباحات، مکروہات ومفسدات نیز مناسک حج وعمرہ بیان نہیں کئے گئے بلکہ یہ ساری تفصیلات اللہ تعالی نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ فرما دی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے فرامین وارشادات قانون کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کا ہر قول وفعل شریعت کا درجہ رکھتا ہے، حدیث شریف کی خدمت کرنے والوں کے حق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خصوصی دعا فرمائی جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ.

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی خوش حال رکھے اس شخص کو جو ہماری کوئی حدیث سنے اور اسے دوسروں تک پہنچا دے۔

(سنن ابن ماجه، مقدمة، باب من بلغ علما، حديث نمبر:238)

خدمت حدیث میں مشغول رہنے والے حضرات کو یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنا خلیفہ وجانشین قرار دیا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " اَللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ: وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟ قَالَ: اَلَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي

سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں جلوہ گر ہوئے اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! میرے جانشینوں پر رحم فرما! صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے جانشین وخلفاء کون ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے جانشین وہ ہیں جو میرے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَيَــرْوُوْنَ أَحَــادِيْثِــيْ وَيُـعَـلِّـمُـوْنَهَـا النَّـاسُ " طس.	آئیں گے اور میری احادیث کی روایت کرینگے اور لوگوں کو اس سے روشناس کرائیں گے۔(معجم اوسط طبرانی)

(کنز العمال ، کتاب العلم باب فی آداب العلم و العلماء ،حدیث نمبر:29488)

چالیس احادیث یادکرنے پرشفاعت کی بشارت

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس احادیث یاد کرنے والے شخص کے لئے خصوصی بشارت عطا فرمائی ہے' جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے روایت نقل کی ہے:

من حفظ على أمتي أربعين حديثًا من السنة كنت له شفيعًا و شهيدًا يوم القيامة (ابن عدى ، و ابن النجار ، و الرافعي عن ابن عباس . ابن الجوزى فى العلل عن ابن عمر)	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت کا جوفرد میرے معمولات میں سے چالیس حدیثیں یادکرے تو بروز قیامت میں اس کی شفاعت کرنے والا اور اللہ تعالی کے دربار میں اس کے ایمان کی گواہی دینے والا رہوں گا۔

(جامع الأحاديث للسيوطى،حرف الميم،حديث نمبر22048)

اسی طرح کی ایک اورروایت امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے:

عَنْ أَبِـيْ هُـرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَسَلَّمَ :مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْمَا يَنْفَعُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ سَبْعِيْنَ دَرَجَةً ، اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ .	علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کی جو انہیں ان کے دین کے معاملہ میں نفع دینے والی ہوں تو ایسا شخص قیامت کے دن علماء کے ساتھ اٹھایا جائے گا،اور عالم کی فضیلت عابد (عبادت کرنے والے) پر ستر درجہ زیادہ ہے،اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر درجہ کے درمیان کتنی بلندی ہے۔

(شعب الإيمان للبيهقي، السابع عشر من شعب الإيمان وهو باب في طلب العلم

حدیث نمبر1684)

علم فقہ سیکھنے کی برکت

حضرات !علم فقہ کوئی نیا علم نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث کے مجموعہ اور دین کی سمجھ بوجھ کا نام ہے،اس کی ہر مسلمان کو ضرورت ہے،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ.	چاہئے کہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

(سورۃ التوبۃ،آیت:122)

اللہ تعالی علم فقہ کی دولت سے انہی بندوں کو نوازتا ہے جن کے ساتھ اللہ تعالی خصوصی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے،جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.	حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی جس شخص کے ساتھ خیر وبھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے،اور اس کے سوا نہیں کہ میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالی عطا فرماتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(صحیح البخاری، کتاب العلم،باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین،حدیث نمبر71)

امام اعظم اور طلب علم کا اشتیاق

برادران اسلام ! آج علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں کافی سہولتیں میسر آئی ہیں، کتابیں طبع شدہ ہیں، مدارس وجامعات قائم ہیں،اس کے برخلاف گزشتہ صدیوں میں اتنی سہولتیں اور آسانیاں نہیں تھیں، تحصیل علم کے لئے ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کیا جاتا تھا،اگر کسی کو معلوم ہوجاتا کہ فلاں صاحب کے پاس حدیث شریف ہے تو مہینوں سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے اسے حاصل کرتے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سولہ سال کی عمر میں اپنے والد محترم کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے گئے، وہاں آپ نے ایک صحابی کو دیکھا کہ وہ حدیث شریف بیان فرمارہے ہیں،تو آپ نے فوراً اپنے والد محترم سے درخواست کی کہ آپ کو ان کی خدمت میں پیش کریں، کثیر مجمع کے باوجود امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ حصول علم اور صحابی جلیل کے چہرۂ مبارک کے دیدار کے اشتیاق میں آگے بڑھے اوران کی خدمت میں حاضر ہوکر براہ راست ان سے حدیث شریف سننے کی سعادت حاصل کی جیسا کہ مسند ابو حنیفہ میں روایت ہے:

عن أبی یوسف قال : سمعت أبا حنیفة رحمه الله یقول : حججت مع أبی سنة ثلاث وتسعین ولی ست عشرة سنة	امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت ہے ،آپ نے فرمایا کہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا:میں نے سنہ ترانوے(93)ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی اوراس وقت میری عمر سولہ(16)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فإذا شيخ قد اجتمع الناس عليه فقلت لأبي: من هذا الشيخ؟ فقال: هذا رجل قد صحب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له عبد الله بن الحارث بن جزء، فقلت لأبي: فأي شيء عنده؟ قال: أحاديث سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأبي: قدمني إليه حتى أسمع منه، فتقدم بين يدي وجعل يفرج الناس حتى دنوت منه فسمعته يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تفقه في دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث

سال تھی، میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ شخصیت تشریف فرما ہیں، جن کے اردگرد لوگ حاضر ہیں، یہ دیکھ کر میں نے اپنے والد محترم سے عرض کیا کہ یہ بزرگ صاحب کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ وہ مرد مؤمن ہیں جنہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا ہے، انہیں ''عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہا جاتا ہے۔ تو میں نے اپنے والد سے کہا: ان کے پاس کیا ذخیرہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: ان کے پاس وہ احادیث ہیں جن کو انہوں نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، تو میں نے اپنے والد بزرگوار سے عرض کیا: مجھے ان کی خدمت میں پیش کیجئے تاکہ میں ان سے کچھ سنوں، تو وہ آگے بڑھے اور لوگوں کے درمیان راستہ بنانے لگے یہاں تک کہ میں ان سے قریب ہوگیا اور میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دین میں سمجھ حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی فکر و مصیبت کو دور کردیتا ہے اور اس کو ایسے مقام سے رزق عطا فرماتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لا یحتسب قال أبو	ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا ہے‘‘حضرت ابو
عمر : ذکر محمد بن	عمر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: حضرت محمد بن
سعد کاتب الواقدی أن	سعد رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو امام واقدی کے کاتب ہیں
أبا حنیفة رأی أنس بن	انہوں نے بیان کیا ہے کہ بیشک امام ابوحنیفہ رحمۃ
مالک ، وعبد الله بن	اللہ تعالی علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
الحارث بن جزء	اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزز بیدی رضی اللہ
الزبیدی .	عنہ کو دیکھا ہے۔

(مسند أبی حنیفة،روایته عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبیدی ،حدیث نمبر1)

فضیلت علم پر مشتمل جامع فرمان عالی شان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرامین عالیہ کے ذریعہ بے شمار مقامات پر علم کی فضیلت کو اجاگر فرمایا: ایک روایت میں آپ نے علم کے تقریبا پینتیس "35" فوائد بیان فرمائے ہیں، آپ کا وہ فرمان عالی شان ملاحظہ ہو:

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:	اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلّٰهِ	فرمایا: علم سیکھا کرو؛ کیونکہ اللہ تعالی کی رضا کی
حَسَنَةٌ وَطَلَبُهُ عِبَادَةٌ وَمُذَاكَرَتُهُ	خاطر علم سیکھنا نیکی ہے،اس کا حاصل کرنا عبادت
تَسْبِيحٌ وَالْبَحْثُ عَنْهُ جِهَادٌ	ہے ،آپس میں علمی گفتگو کرنا اللہ تعالی کی تسبیح
وَتَعْلِيمُهُ لِمَنْ لَّا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ	کرنے کے درجہ میں ہے،علم میں تحقیق کرنا جہاد
وَبَذْلُهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ لِأَنَّهُ مَعَالِمُ	کے برابر ثواب رکھتا ہے، بے علم شخص کو تعلیم دینا
الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَمَنَارُ	نیکی اور صدقہ ہے،اور علم کو اس کے اہل پر خرچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سَبِيْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ	کرنا قرب الٰہی کا ذریعہ ہے کیونکہ علم حلال وحرام
الْأَنِيْسُ فِيْ الْوَحْشَةِ	سے واقفیت کا وسیلہ ہے، وہ اہل جنت کے راستہ کا
وَالصَّاحِبُ فِيْ الْغُرْبَةِ	مینار ہے، اور علم وحشت وتنہائی میں مونس وغمگسار
وَالْمُحَدِّثُ فِيْ الْخَلْوَةِ	ہے، سفر میں بہترین ساتھی ہے، تنہائی میں گفتگو
وَالدَّلِيْلُ عَلَى السَّرَّاءِ	کرنے والا ہے، وہ خوش حالی میں رہنما اور تنگدستی
وَالْمُعِيْنُ عَلَى الضَّرَّاءِ	میں مددگار ہے، دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے اور
وَالسِّلَاحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ	دوستوں کے درمیان زینت ہے۔علم کے سبب
وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخِلَّاءِ يَرْفَعُ	اللہ تعالیٰ کچھ افراد کو رفعت وبلندی عطا فرماتا ہے
اللّٰهُ بِهِ أَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ	اور انہیں خیر وبھلائی کے کاموں میں ایسا قائد
لِلْخَيْرِ قَادَةً وَأَئِمَّةً يُقْتَفٰى	وامام بناتا ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلا جاتا
آثَارُهُمْ وَيُقْتَدٰى بِأَفْعَالِهِمْ	ہے، ان کے طریقہ کو اپنایا جاتا ہے، اور ان کی
وَيُنْتَهٰى إِلَى رَأْيِهِمْ تَرْغَبُ	رائے کو قول فیصل مانا جاتا ہے۔فرشتے ان کے
الْمَلَائِكَةُ فِيْ خُلُقِهِمْ	اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور اپنے پروں کو ان کے
وَتَمْسَحُهُمْ بِأَجْنِحَتِهَا	لئے بچھاتے ہیں، ہر خشک وتر ان کے حق میں
يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ كُلُّ رَطْبٍ	بخشش کی دعا کرتے ہیں، سمندر کی مچھلیاں اور
وَيَابِسٍ وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ	جانور اور خشکی کے درندے اور چوپائے ان کی
وَهَوَامُّهُ وَسِبَاعُ الْبَرِّ وَأَنْعَامُهُ	مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں؛ کیونکہ علم
لِأَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُ الْقُلُوْبِ مِنَ	جہالت میں رہنے والوں کے حق میں دلوں کو
الْجَهْلِ وَمَصَابِيْحُ الْأَبْصَارِ	زندگی بخشنے والا ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنَ الظُّلَمِ يَبْلُغُ الْعَبْدُ مِنَ الْعِلْمِ مَنَازِلَ الْأَخْيَارِ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالتَّفَكُّرُ فِيهِ يَعْدِلُ الصِّيَامَ وَمُدَارَسَتُهُ تَعْدِلُ الْقِيَامَ. بِهٖ تُوْصَلُ الْأَرْحَامُ وَبِهٖ يُعْرَفُ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَهُوَ إِمَامُ الْعَمَلِ وَتَابِعُهُ يُلْهِمُهُ السُّعَدَاءُ وَيَحْرِمُهُ الْأَشْقِيَاءُ.

تاریکی میں رہنے والوں کے لئے نگاہوں کا چراغ ہے۔بندہ علم کی برکت سے نیکوکاروں کے مقامات پر پہنچتا ہے اور دنیا وآخرت میں بلند درجات پر فائز ہوجاتا ہے،اور علم کے اندر غور وفکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر ہے،آپس میں بیٹھ کر پڑھنا رات میں قیام کرنے کے برابر ہے،اسی کے ذریعہ رشتوں کو جوڑا جاتا ہے،اسی کے ذریعہ حلال وحرام کو جانا جاتا ہے،اور وہ عمل کی طرف لے جانے والا اور اس کے ساتھ رہنے والا ہے،وہ نیک بختوں کو عطا کیا جاتا ہے اور بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔

(نزهة المجالس و منتخب النفائس،باب فضل العلم و أهله)

تحصیل علم کا مقصد

بندۂ مؤمن کا عمل اللہ تعالی کے دربار میں اسی وقت شرف قبولیت حاصل کرتا ہے جبکہ وہ عمل خالصۃً اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے انجام دیا گیا ہو،کیونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر موقوف ہے،جس طرح نیت ہوگی اس طرح ثواب ملے گا،اسی طرح علم حاصل کرنے کا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ ہم اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا وخوشنودی کے لئے علم حاصل کررہے ہیں،ہم اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اوراس علم کو دوسروں تک پہنچائیں گے،حق کے پیام کو عام کریں گے،سنجیدہ طریقہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باطل کوختم کرنے کی مکمل کوشش کریں گے۔

علوم دینیہ ہو کہ علوم عصریہ ہر ایک سے مقصود خدمت خلق کے ساتھ معرفت حق تعالی ہے، ارشاد خداوندی ہے:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . پھر جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(سورۃ محمد، آیت: 19)

نیز اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ. ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ان کی ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت نکلتی تا کہ وہ دین میں تفقہ (سوجھ بوجھ) حاصل کرتی اور اپنی قوم کو ڈراتی جب وہ اس کے پاس لوٹتی تا کہ وہ لوگ ڈرنے والے ہو جاتے۔

(سورۃ التوبۃ، آیت:122)

مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ینبغی ان یکون غرض المعلم الارشاد والانذار وغرض المتعلم اکتساب الخشیۃ لا التبسط والاستکبار. معلم کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہئے کہ طالب علم کو ہدایت ورہنمائی کا راستہ بتلائے بداعتقادیوں اور بداعمالیوں سے ڈرائے اور طالب علم کا کلیدی مقصد یہ ہو کہ ہمیشہ خداوند تعالی کا خوف اپنے دل میں رکھے، اس کا مقصود نہ سیر وتفریح ہو اور نہ بڑائی کا حصول۔

(روح المعانی، سورۃ التوبۃ۔122)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحصیل علم کا اولین مقصد اور انتہائی غرض یہی ہونی چاہئے کہ انسان دل کی سیپی میں خوف خدا کا موتی سموئے ہوئے رضائے الٰہی کا طلب گار اور خوشنودیٔ یزدانی کا خواستگار رہے، ارشاد الٰہی ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ. یقیناً اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علم والے ہی ڈرتے ہیں۔

(سورۃ الفاطر، آیت:28)

علم حاصل کرنے والا اپنے علم کے ذریعہ نہ شہرت و عزت طلب کرے اور نہ نام و نمود کی خواہش رکھے، نہ کوئی اور فاسد و کاسد مقصد پیش نظر رکھے' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسد اغراض کے لئے علم حاصل کرنے سے منع فرمایا، چنانچہ ترمذی میں حدیث پاک ہے:

حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ . حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا میں نے حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اس غرض سے علم طلب کیا کہ اُس کے ذریعہ علماء کا مقابلہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرے یا اپنے علم کے ذریعہ لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرلے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا۔

(جامع الترمذی، ابواب العلم، باب ما جاء فیمن یطلب بعلمه الدنیا. حدیث نمبر2866)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز جامع ترمذی میں حدیث شریف ہے: حضرت شُفَی اصبحی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر حدیث پاک بیان کرنے کی درخواست کی، جب آپ نے حدیث شریف بیان کرنا شروع کیا تو آپ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ آپ سسکیاں لیتے ہوئے بے ہوش ہوگئے، جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تمہیں وہ حدیث شریف بیان کرتا ہوں جسے میں نے اس مقام پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے، آپ پر متعدد مرتبہ غشی طاری ہوتی رہی، جب افاقہ ہوا تو فرمایا: بروز قیامت تین اشخاص کو دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا، (1) وہ شخص جسے قرآن کا علم دیا گیا، (2) وہ شخص جو خدا کی راہ میں شہید کیا گیا، اور (3) مالدار شخص۔ پھر اللہ تعالی قاری قرآن سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں وہ کلام نہیں سکھایا جسے میں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا، وہ عرض کریگا، کیوں نہیں! ارشاد ہوگا: تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں شب وروز اس کی تلاوت کرتا رہا، ارشاد ہوگا: تو نے جھوٹ کہا، فرشتے بھی کہیں گے: تو جھوٹا ہے، اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: تو چاہتا تھا کہ یہ کہا جائے "فلاں شخص قاری ہے" وہ تو تجھے کہہ دیا گیا۔ مالدار سے کہا جائے گا: کیا میں نے تجھے فراخی وخوشحالی نہیں دی تھی؟ یہاں تک کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا، وہ کہے گا: کیوں نہیں! ارشاد ہوگا: میری عطا کی ہوئی دولت سے تو نے کیا عمل کیا؟ کہے گا: میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا رہا، اور صدقہ کرتا رہا، اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا ہے، فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے، ارشاد ہوگا، تو یہ چاہتا تھا کہ کہا جائے "فلاں بڑا سخی ہے" اور وہ تو کہا جاچکا ہے، پھر شہید کو لایا جائے گا، پوچھا جائے گا کہ تو کس لئے قتل کیا گیا؟ وہ کہے گا: تو نے مجھے اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

راستہ میں جہاد کا حکم دیا ہے،اس لئے میں نے جہاد کیا: یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا ہے، فرشتے بھی کہیں گے تو نے جھوٹ کہا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں ''فلاں بہت بہادر ہے'' اور یہ بات کہی جا چکی ہے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! مخلوق خدا میں سب سے پہلے ان ہی تین اشخاص سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔

(جامع الترمذی ،ابواب الزھد، باب ما جاء فی الریاء والسمعة .حدیث نمبر: 2557)

طلبہ جو علم حاصل کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں' اپنے اوقات کو حصول علم کے لئے صرف کرتے ہیں وہ بطور خاص اخلاقی اقدار کے حامل ہوں ، ہر خوبی کے خوگر ہوں اور ہر بری صفت و مذموم عادت سے گریزاں ہوں،طلبہ کو زیور علم سے اس لئے آراستہ نہیں کیا جاتا کہ وہ اعلی سندیں حاصل کریں اور لوگ انہیں تعلیم یافتہ کہیں ، بلکہ تعلیم اور تدریس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا ان کی گفتار و کردار اور طریقۂ کار کو دیکھ کر اخلاق کا درس حاصل کرے ،وہ مخلوق خدا کے لئے راہ اخلاق میں سنگ میل بنیں ،ان کا اخلاقی معیار سب کے لئے کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہو۔

تعلیم نسواں اور اسلامی نظریہ

برادران اسلام! انسانی زندگی صرف مرد کے وجود سے مکمل نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ عورت شامل نہ ہو،عورت معاشرہ کا ایک اہم جزء ہے، عائلی،معاشرتی اور گھریلو،تربیتی مسائل خواتین سے وابستہ ہیں اگر صرف مرد کی تعلیم کی طرف توجہ کی جائے اور اس معاملہ میں عورت کو نظر انداز کر دیا جائے تو یہ نہ صرف عورت پر ظلم ہوگا بلکہ معاشرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ایک بڑا حصہ ناخواندگی میں مبتلا' حصول تعلیم سے محروم اور مقاصد تعلیم سے بے بہرہ ہوجائے گا،اس لئے اسلام نے عورت کی تعلیم کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔

دختران ملت دینی تعلیم اور دنیوی تعلیم ہر دو میں حصہ لیکر باکردار خواتین کی حیثیت سے معاشرہ کے ظہر و بطن کی اصلاح کرسکتی ہیں،خواتین کی اصلاح کرنا،انہیں دینی،تعلیمی،اصلاحی ذمہ داریوں کا احساس دلانا،بچوں کی تربیت کا شعور پیدا کرنا،انہیں تعلیم یافتہ،باشعور بنانا اور اخلاقی خوبیوں سے آراستہ کرنا نہایت ضروری ہے،اس میں خواتین بھی اہم کردار ادا کرسکتی ہیں پردہ کا مکمل اہتمام کرتے ہوئے اور حدود شرعی میں رہ کر سماجی خدمات بھی انجام دے سکتی ہیں،چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَسْقِي ، وَنُدَاوِي الْجَرْحَى ، وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ .	حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،وہ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پانی پلاتیں' زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور شہداء کو مدینہ طیبہ کی جانب لے جاتیں۔

(صحيح البخارى ، ج: 1، كتاب الجهاد ،باب مداواة النساء الجرحى فى الغزو، ص:403،حديث نمبر:2882)

عہد نبوی میں باعظمت صحابیات زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں معرکوں میں پانی پلاتی تھیں اور مختلف امور انجام دیا کرتی تھیں۔

الحاصل عفت مآب دختران اور پاکدامن خواتین حجاب کو اپناتے ہوئے عصری علوم بھی حاصل کریں اور اندرونی وبیرونی،معاشی ومعاشرتی،صنعتی فنون سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آراستہ ہوں اور بالواسطہ و بلاواسطہ حسب ضرورت خدمات انجام دیں، اور علم طب کے شعبہ نسوانی امراض میں تخصص حاصل کریں اور اس کی اسپیشلسٹ بن جائیں۔

تعطیلات سے استفادہ کریں

برادران اسلام! انسان اپنی زندگی میں روزانہ کی مصروفیات کے باوجود کچھ فرصت بھی پاتا ہے ان فرصت کے لمحات میں اُسے کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی ایسے وقت آدمی چاہتا ہے کہ اُسے بہتر سے بہتر کام میں گذارے بعض افراد اپنا وقت بے فائدہ کاموں میں گذارتے ہیں عارضی طور پر شوق کی تسکین اور خواہش کی تکمیل ہوتی ہے لیکن اس کی وجہ سے اُن کی صحت فکر اور طبیعت پر بُرا اثر مرتب ہوتا ہے سنیما بینی لہو ولعب ہنسی مذاق مخرب اخلاق مناظر میں یہ اپنا بیش قیمت وقت صرف کرتے ہیں اور اپنے لئے نقصان بھی مول لیتے ہیں جو امور شرعی طور پر ممنوع ہیں اُن کی قباحت تو واضح ہے غیر ممنوع اور مباح کھیل بھی اس قدر کھیلنا کہ ورزش کی حد سے بڑھ جائے اور آدمی کو غفلت میں مبتلا کردے ایک طالب علم کو اُس سے بھی اجتناب وگریز کرنا چاہیئے۔

ارشاد نبوی ہے: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

ترجمہ: بہترین مسلمان وہ ہے جو لایعنی عمل چھوڑ دے۔

(جامع الترمذی، ابواب الزهد، باب فيمن تكلم بكلمة يضحك بها الناس، باب ......حدیث نمبر 2487)

وقت کی دولت جس نے گنوائی
اس نے عزت کہیں نہ پائی

جس وقت تعلیم حاصل کی جارہی ہے اس زمانہء طالب علمی میں جو فرصت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وتعطیلات کے اوقات میسر آئیں ان کو بہتر طور پر گذارنے کے لئے اپنے آپ کو تعلیمی مشاغل میں مصروف رکھا جائے۔ جیسے گرمائی تعطیلات میں مختصر مدنی اسلامک اسٹڈیز کورسس کمپیوٹر کورسس اسپوکن انگلش کورسس اسپوکن عربک کورسس وغیرہ۔ طالب علم مستقبل میں اپنے مقررہ کاموں سے فارغ ہوکر جو لمحاتِ فرصت پائے انہیں بہتر طور پر گذارے جیسے قراءت قرآن کریم، قرآن فہمی اور معلومات عامہ میں ازدیاد و اضافہ کرنے والے تعلیمی پروگرام وغیرہ سے استفادہ کرے۔

ضمیر لالہ میں روشن چراغ آرزو کردے
چمن کے ذرے ذرے کو شہید جستجو کردے

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ معلم کتاب وحکمت، قاسم علم ونعمت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے ہمیں علم نافع کی دولت سے مالا مال فرمائے اور جو کچھ ہم نے سیکھا ہے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

خوف وخشیت تقرب الٰہی کا ذریعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ . صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! بندۂ مومن کا یہ ایمان وعقیدہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی معبود حقیقی ہے،وہی خالق و مالک ہے اور بڑائی و کبریائی اُسی کے لائق وسزاوار ہے،قدرت کاملہ اُسی کی صفت ہے، چنانچہ ایک بندہ کی اپنے مولی سے وابستگی اس کی بندگی کا حقیقی ثبوت ہے،اس پر اپنے آقا کی اطاعت اوراس کے احکام کی بجا آوری لازم ہےاور اپنے پروردگار سے ڈرنااور خوف وخشیت رکھنا اس کے لئے انتہائی ضروری ہے،بارگاہ خداوندی میں خوف وخشیت کے ساتھ رہنے والوں سے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ. اور جو اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے سے ڈرتا ہے اُس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

(سورۃ الرحمن،آیت:46)

خوف وخشیت کا تقاضہ یہ ہے کہ بندہ کا ہرقول وعمل مرضئ الہی کے مطابق رہے،اس کی ہرحرکت وسکون منشأ خداوندی کے موافق رہے، وہ ہرآن اور ہرگھڑی اس خوف میں گزارے کہ اللہ تعالی کہیں اس کے کسی عمل سے یااس کی کسی بات سے ناراض نہ ہوجائے۔

جب کوئی اس طرح خوف وخشیت کا خوگر ہوجاتا ہے تو اُسے ایسی ایسی نعمتیں دی جاتی ہیں کہ کسی جن وبشر نے گمان بھی نہ کیا ہوگا،اس کے لئے دو جنتیں ہوں گی، جنت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں خصوصی واعلی درجہ کی نعمتیں ہوں گی،اُس کے لئے گھنے باغ ہوں گے، بہتے چشمے ہوں گے، تمام میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی ،نظریں نیچی رکھنے والی یاقوت ومرجان جیسی حوران بہشت ہوں گی،جنہیں کوئی انسان یا کوئی جن دیکھا اور نہ چُھوا ہوگا۔

صاحب رسالۂ قشیریہ حضرت عبد الکریم قشیری رحمۃ اللہ علیہ خوف کی اہمیت بتلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد فرض اللہ سبحانہ علی العباد ان یخافوہ فقال تعالی:وخافون ان کنتم مومنین۔	یقیناً اللہ سبحانہ وتعالی نے بندوں پر فرض فرمایا ہے کہ وہ اس سے خوف کریں!چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: اور اگر تم مومن ہوتو مجھ سے ڈرتے رہو!۔

(سورۃ ال عمران۔175)(الرسالۃ القشیریۃ،الفصل الاول،باب الخوف)

وعیدوں کے ذریعہ خدائے ذوالجلال کی تنبیہ

بندہ جب اپنے دل میں اللہ تعالی کا خوف رکھتا ہے تو اس کی عملی زندگی میں تقوی وپرہیزگاری پیدا ہوتی ہے،اللہ رب العزت نے اپنے کلام مقدس میں جا بجا اپنی ذات سے ڈرنے‘ خوف کرنے اورتقوی وپرہیزگاری اختیار کرنے کا حکم فرمایا،حشر کے دن خسارہ اٹھانے والوں کا ذکر فرماتے ہوئے سورۂ زمر میں حق تعالی ارشاد فرماتا ہے:

لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذَلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُيَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ .	ان کے اوپر آگ کے سائباں ہونگے اوران کے نیچے بھی آگ کے فرش ہونگے ،یہ(وہی عذاب ہے)جس سے اللہ تعالی اپنے بندوں کوڈراتا ہے، تو اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو!

(سورۃ الزمر،آیت:16)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوف خدا کی ایک عظیم مثال

حضرات! رب العالمین سے ڈرنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے والے بندے خدائے تعالی کے حکم کی بجاآوری کس طرح کرتے ہیں، خوف الٰہی سے ان کے دلوں کا کیا حال ہوا کرتا ہے؟ اس سلسلہ میں صحیح بخاری شریف میں مذکور ایک واقعہ ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِی سَعِيدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلاً فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً وَوَلَدًا يَعْنِی أَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَیَّ أَبٍ كُنْتُ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ. قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے گزشتہ امت کے ایک شخص کا ذکر فرمایا؛ جسے اللہ تعالی نے مال واولاد سے نوازا تھا۔حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جب اس کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے کہا : بحیثیت والد میں نے تمہاری کیسی پرورش کی ؟ انہوں نے کہا: آپ نے بہترین والد کی طرح پرورش کی، اس نے کہا: تمہارے والد وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں کوئی نیکی نہیں پیش کی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا، فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا. فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ. فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ ؟ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت قتادہ نے اس کی شرح فرمائی کہ نیکی جمع نہ کروائی، جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونگا تو وہ مجھے عذاب دیگا، تو تم یاد رکھو! جب میں انتقال کر جاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ میں کوئلہ ہو جاؤں، تو مجھے پیس دینا' یا انہوں نے کہا: ریزہ ریزہ کرنا' پھر جب تیز ہوا چلے تو مجھے اڑا دینا، اور اس نے اس بات پر اپنے بیٹوں سے وعدہ لیا۔ خدا کی قسم! انہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: ''کُن'' تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے عرض کیا: تیرے خوف وخشیت نے یا یہ کہا کہ تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تو اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرما دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الخوفِ من الله، حدیث نمبر: 6481)

اگرچہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے اور خوف کرنے کا یہ طریقہ درست نہیں تھا، کیونکہ جسم کے ذرات مشرق ومغرب میں بھی پھیل جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ اُن کو یکجا کر کے زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، تاہم اُس شخص نے جو کچھ اپنے بیٹوں سے کہا تھا اُس کا سبب وداعیہ یہی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اُس کے دل میں پروردگار عالم کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوف تھا، محض خوفِ الٰہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے گناہوں کو معاف فرمایا اور اُس پر لطف وکرم فرمایا۔

حضرات ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں اگر کوئی اس طرح کی وصیت کرتا ہے تو وہ وصیت ناقابلِ عمل ہوتی ہے اور خدانخواستہ اولاد اس پر عمل کرتی ہے تو وہ گناہگار قرار پاتی ہے۔

بروزحشر سات (7) افراد سایۂ رحمت میں

برادرانِ اسلام ! کتاب وسنت میں جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے اوران سے خوف نہ کرنے والوں کے حق میں وعیدیں سنائی گئیں، وہیں خوف خدا رکھنے اوراس کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والوں کے حق میں بشارتیں بھی سنائی گئیں، انہیں بے سائیگی اور مشقتوں والے دن سایۂ رحمت عطا کئے جانے کی خوش خبری دی گئی، صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیه وسلم قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِی ظِلِّهِ یَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ :الإِمَامُ الْعَادِلُ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِی عِبَادَةِ رَبِّهِ ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ' آپ نے ارشاد فرمایا: سات (7) افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں رکھے گا' اس دن اس کے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا : (1) انصاف پسند بادشاہ، (2) وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، (3) وہ شخص جس کا دل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ . وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .	(مسجد سے نکلتے وقت دوبارہ مسجد کو لوٹنے تک) مسجد ہی میں لگا رہتا ہے، (4) وہ دو افراد جو اللہ تعالی کے لئے محبت کرتے ہوں؛ اسی کی خاطر ملتے ہوں اور اسی کی خاطر جدا ہوتے ہوں، (5) وہ آدمی جسے حسب ونسب اور جمال والی عورت نے (گناہ کے لئے) اپنی طرف بلایا ہو تو اس نے کہہ دیا: میں اللہ تعالی سے خوف کرتا ہوں!۔ (6) وہ آدمی جو پوشیدہ صدقہ کرے ، یہاں تک کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکے کہ اس کے سیدھے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ (7) اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ تعالی کو یاد کرے اور اس کی آنکھ سے آنسو رواں ہو گئے۔

(صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ، حدیث نمبر: 660)

صحابۂ کرام کے مجاہدات اور خشیت کا حال

برادران اسلام! صحابۂ کرام باوجود یہ کہ انہیں جنت کی بشارت دی جا چکی تھی، لیکن خدائے ذوالجلال کے خوف وخشیت کا جو غلبہ تھا اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا' چنانچہ حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حقیقۃ الفقہ میں اس سلسلہ میں روایت نقل فرماتے ہیں: ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کمال افسوس سے فرمایا کہ ''صحابہ کی یہ حالت تھی کہ رات بھر وہ قیام اور سجود اور تلاوت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن میں مشغول رہتے اور اتنا روتے کہ آنسوؤں سے اُن کے کپڑے تر ہو جاتے۔ اور اب ایسے لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ رات غفلت میں گزار دیتے ہیں'' اِس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، اُس وقت تک کہ آپ شہید ہو گئے۔ (ملخص از: حقيقة الفقه ، ج 1 ص 277)

خوف الٰہی عظیم نعمت اور شیوۂ صالحین

برادران اسلام! خوف الٰہی ایسی عظیم نعمت ہے کہ جسے یہ حاصل ہو جائے وہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب و کامران ہو گا۔ صحابہ کرام و اہل بیت عظام اور صالحین امت و بزرگان دین کی زندگیاں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں، وہ اپنی زندگی میں ہر لحظہ و ہر آن اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے اور آخرت کی فکر میں رہتے، دن کی روشنی ہو یا رات کی تاریکی ہمیشہ وہ اپنے مولیٰ سے لو لگائے رہتے ہیں، ان کے خوف وخشیت کو بیان کرتے ہوئے حق تعالیٰ فرماتا ہے:

تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا.

ان کے پہلو خوابگاہوں سے علحدہ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف و امید کی حالت میں پکارا کرتے ہیں۔

(سورة السجدة، آيت: 16)

امام زین العابدین پر غلبۂ خشیت

حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے خوف وخشیت کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا: حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما جب وضو فرماتے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کا چہرہ زرد پڑ جاتا' گھر والوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا: تم جانتے نہیں کہ کس کے حضور میں کھڑا ہونے کا ارادہ کرتا ہوں! (مواعظ حسنہ، ج 1، ص250)

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے آنسو سے پرنالہ بہہ رہا تھا حضرت کے آنسوؤں کا وہ پانی کسی شخص کے جسم پر گرا، اس شخص نے پوچھا کہ پرنالہ سے جو پانی گر رہا ہے ناپاک تو نہیں ہے؟ حضرت جواب دیئے بھائی دھو ڈالو! یہ گنہگار کے آنکھ کا پانی ہے۔ (میلاد نامہ' مولفہ حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ، ص138)

اس طرح ان حضرات کے دل خوف الٰہی سے سرشار رہتے اور یہ نفوس قدسیہ ہمیشہ اللہ کے دربار میں ڈرتے اور گڑگڑاتے رہتے۔

مسلمان ہمیشہ آخرت کی فکر کرے!

حضرات! ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان بزرگان دین کی مبارک زندگیوں سے روشنی حاصل کرے، اپنے اندر خوف خدا پیدا کرے اور ہمیشہ تصورآخرت ملحوظ رکھے! اور حشر کے دن کے حساب ومؤاخذہ کو یاد رکھے اور یہ بات ذہن نشین رکھے کہ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے؛ جس میں اللہ تعالیٰ ذرہ برابر کی گئی نیکی کا بدلہ دے گا اور ذرہ برابر کی ہوئی بُرائی کی سزا دے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(سورۃ الزلزال، آیت: 7،8)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امام اعظم اور خشیت الٰہی

حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی نمازوں کا حال اور آپ کی خشیت خداوندی کا ذکر کرتے ہوئے الانتصار، الخیرات الحسان اور تبییض الصحیفہ کے حوالہ سے روایت نقل فرماتے ہیں: یزید ابن لیث رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''ایک روز امام صاحب نے عشاء میں سورۂ اذازلزلت پڑھی اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی جماعت میں شریک تھے، نماز کے بعد دیکھا کہ اُن پر فکر کے آثار نمایاں اور حالت متغیر ہے، میں چلا گیا، جب صبح کے قریب آکر دیکھا تو آپ کھڑے ہیں، اور داڑھی پر ہاتھ رکھے ہوئے کہہ رہے ہیں:

یامن یجزی بمثقال ذرة خیر خیرا ویامن یجزی بمثقال ذرة شر شرا. آجر النعمان عبدک من النار ومایقرب منها وادخله فی سعة رحمتک.	اے ذرہ بھر بھلائی کا اس سے بہتر بدلہ دینے والے پروردگار! اے ذرہ بھر برائی کا اسی کے مثل جزا دینے والے پروردگار! تیرے بندے نعمان کو دوزخ اور اس سے قریب کرنے والی چیزوں سے نجات عطا فرما اور تیری وسعت وکشادگی والی رحمت کے سایہ میں اُسے جگہ عطا فرما۔)

(حقیقة الفقه، ج1 ص280، بحواله الانتصار لسبط ابن الجوزی، الخیرات الحسان لابن حجر المکی، تبییض الصحیفة للسیوطی)

خوف خدا اور عمل صالح کی برکتیں

برادران اسلام! رب العالمین کی اطاعت، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتباع کرنے کی اور اپنے دلوں میں خوف خدا رکھتے ہوئے دین اسلام کے سنہری اصول وقوانین پر پابند رہنے کی بے شمار برکتیں ہیں، اللہ رب العزت ان پر دنیا میں بھی نظر کرم فرماتا ہے اور آخرت میں بھی انہیں سرفراز کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ عمل کرنے اور اس سے خوف کرنے والوں پر رب العزت کی کیسی سرفرازیاں ہوتی ہیں، ان کا عمل بارگاہ الٰہی میں کیا حیثیت رکھتا ہے؛ حدیث مبارک کی روشنی میں سمجھتے چلیں:

عن علي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إن ثلاثة نفر انطلقوا إلى حاجة لهم فأووا إلى جبل فسقط عليهم، فقالوا: يا هؤلاء - يعني بعضهم لبعض - تفكروا في أحسن أعمالكم فادعوا الله بها لعل الله يفرج عنكم. فقال أحدهم: اللهم إنه كانت لي امرأة صديقة أطيل الاختلاف إليها فتركتها من مخافتك وابتغاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین افراد کسی ضرورت کے لئے چلے اور انہوں نے ایک غار میں پناہ لی، تو وہ چٹان غار پر گر پڑی اور بالکل نکلنے کی صورت نہ رہی۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے: اے ساتھیو! تم اپنے اچھے اعمال کے بارے میں غور کرو اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالی سے دعا کرو! ضرور اللہ تعالی تم سے مصیبت کو دور فرمادیگا، ان میں ایک نے کہا: اے اللہ ! ایک اجنبی خاتون کے ساتھ میرے تعلقات تھے میں اُس کے پاس کثرت سے جایا کرتا تھا، میں نے اسے تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری خوشنودی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرضاتك فإن كنت تعلم ذلك ففرج عنا. قال: فانصدع الجبل عنهم حتى طمعوا فى الخروج ولم يستطيعوا الخروج. وقال الثاني: اللهم إنه كان لى أجراء يعملون عملاً -أحسبه قال: - فأخذ كل واحد منهم أجره وترك واحد منهم أجره، وزعم أن أجره أكثر من أجور أصحابه، فعزلت أجره من مالى حتى كان خيراً وماشية فأتانى بعد ما افتقر وكبر فقال: أذكرك الله فى أجرى فأنا أحوج ما كنت إليه،فانطلقت فوق بيت فأريته ما أنمى الله له من أجره فى المال والماشية فى الغائط - يعنى فى الصحارى -

چاہتے ہوئے چھوڑ دیا،تو جانتا ہے کہ اگر میں نے صرف تیری رضا کے لئے اس سے دوری اختیار کی ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دور فرما!حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تو چٹان کا ایک تہائی حصہ ان سے ہٹ گیا کہ اُنہیں وہاں سے نکلنے امید ہوگئی،لیکن نہ نکل سکے۔دوسرے شخص نے کہا:اے اللہ!میرے ہاں چند مزدور تھے؛جو کام کیا کرتے تھے،(راوی نے کہا:)میں سمجھتا ہوں کہ حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی اجرت لے لی اور ایک مزدور نے اپنی اجرت چھوڑ دی اور اس نے گمان کیا کہ اس کی اجرت اس کے ساتھیوں کی اجرت سے زیادہ ہے۔(اس شخص نے کہا:) میں نے اپنے مال سے اس کی اجرت علحدہ کی،یہاں تک کہ وہ خوب مال اور مویشی ہوگئے۔وہ میرے پاس محتاج اور بوڑھا ہوکر آیا،اور کہا: میں تجھے میری اجرت کے متعلق اللہ تعالی کی یاد دلاتا ہوں!مجھے اس کی ضرورت ہے،تو میں (اس کے)ساتھ گھر کے اوپر گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقلت: هذا لک. فقال: لم تسخر بی أصلحک الله؟ کنت أریدک علی أقل من هذا فتأبی علی. فدفعت إلیه یا رب من مخافتک وابتغاء مرضاتک، فإن کنت تعلم ذلک ففرج عنا. فانصدع الجبل عنهم ولم یستطیعوا أن یخرجوا. وقال الثالث: یا رب کان لی أبوان کبیران فقیران لیس لهما خادم ولا راع ولا وال غیری أرعی لهما بالنهار وآوی إلیهما باللیل، وإن الکلأ تباعد فتباعدت بالماشیة فأتیتهما -یعنی لیلة- بعد ما ذهب من اللیل وناما، فحلبت فی

اوراسے زمین کا نشیبی حصہ یعنی میدان بتایا کہ اللہ تعالی نے اس کی اجرت میں مال اور مویشیوں کی شکل میں جو برکت دی تھی، اور میں نے اس سے کہا: یہ سب تمہارا ہے، اُس شخص نے کہا: تو مجھ سے مزاق نہ کر، خدا تیرا بھلا کرے! اس نے کہا: میں اسے کم چاہتا تب بھی تم میرا انکار کرسکتے تھے (لیکن خلاف توقع اتنا سب کچھ دینے کے لئے تیار ہوں) اس کے اس کہنے کے باوجود اے اللہ! میں نے تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری خوشنودی چاہتے ہوئے سب کچھ اس کے حوالہ کردیا، تو جانتا ہے کہ اگر میں یہ سب تیری رضا کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دور فرما! تو چٹان کا ایک اور تہائی حصہ ہٹ گیا' پھر بھی وہ نہ نکل سکے۔ تیسرے شخص نے کہا: اے میرے رب! میرے بوڑھے اور ضعیف والدین تھے، میرے سوا ان کا نہ کوئی خدمت گزار اور دیکھ بھال کرنے والا تھا اور نہ کوئی کفیل تھا، دن بھر میں ان کی دیکھ بھال کرتا اور رات ان کی خدمت میں گزارتا۔ چراگاہ بہت دور تھی اور میں ریوڑ کے ساتھ دور نکل گیا، ایک مرتبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الإنـاء ثـم جـلسـت عـنـد رؤوسهما -يعني بالإناء - كـراهية أن أوقـظهـما حتى يستيقظا من قبل أنفسهما، اللهـم إن كـنـت تـعلم أني فعلت ذلک من مخافتک وابتغاء مرضاتک ففرج. فـانـصـدع الـجـبـل وخـرجـوا ."رواه البـزار ورجاله ثقات.	میں رات گزرنے کے بعد آیا؛ جب تک وہ دونوں سوچکے تھے، میں نے برتن میں دودھ دوہا اور وہ برتن لے کر میں ان کے سرہانے بیٹھ گیا اور میں نے مناسب نہ سمجھا کہ انہیں بیدار کروں جب تک کہ وہ دونوں از خود نہ بیدار ہوجائیں۔اے اللہ! تو جانتا ہے اگر میں نے تیری خاطر یہ عمل کیا ہے، تو اس مصیبت کو دور فرما! تو چٹان کا بقیہ حصہ ان سے ہٹ گیا اور وہ بآسانی وہاں سے نکل گئے۔

(صحیح البخاری، حدیث نمبر: 2272،2215،2333،3465،5974 مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، المجلد الثامن۔ مسند البزار، مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه، حديث نمبر:13415)

خدائے تعالی کے ان مخلص بندوں کے عمل کی یہ شان ہے کہ بارگاہ الٰہی میں اسے وسیلہ بنایا جارہا ہے اور اس وسیلہ کو رب قدیر درجۂ قبولیت بھی عطا فرماتا ہے تو اب یہ ہمارے لئے مقام غور ہے کہ جب ان کے عمل کا یہ مرتبہ ہے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول وسیلہ بن رہے ہیں تو پھر عمل کرنے والے مخلصین کی کیا شان ہوگی، خدائے تعالی کے نزدیک ان کا مقام و مرتبہ کتنا بلند ہوگا اور حق تعالی ان سے نسبت رکھنے اور انہیں اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارگاہ میں وسیلہ بنانے والوں کے دامن میں کس قدر برکتوں اور سعادتوں کو مقدر فرمائیگا ؛اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ نیز ہمارے لئے یہ بات بھی سبق حاصل کرنے کی ہے کہ جو عمل خوف الٰہی کی وجہ سے کیا جاتا ہے' وہ مقبول ہوتا ہے۔

نفس کا محاسبہ اور خوف خدا' وقت کا تقاضہ

برادران اسلام ! آج کے اس مادیت زدہ دور میں ہمیں اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہئے ،آج ہر کوئی مال ودولت جمع کرنے کی فکر میں ہے، نہ حلال روزی کا خیال ہے نہ حرام کی کوئی خبر !اور نہ ہمیں اپنی معاشی ومعاشرتی ذمہ داریوں کا احساس ہے،

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

(علامہ اقبالؔ)

دن لہو میں کھونا تجھے شب نیند بھر سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(اعلی حضرت)

ہمیں چاہئے کہ اپنے دلوں میں خوف الٰہی پیدا کر کے اپنے معاملات شریعت مطہرہ کی روشنی میں انجام دیں،معاشرتی زندگی اور اخلاقی اقدار کو صاحب خلق عظیم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حضرت شیخ الاسلام کا جذبۂ دیانت اور خوف وخشیت

اولیاء کرام کی مبارک زندگیوں میں ہمیں تقوی وطہارت کے عظیم نمونے ملتے ہیں،عبادت وریاضت کے ساتھ ان کی زندگی کا طریقۂ کار کیا تھا' وہ اپنے معاملات کو کس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمدگی سے انجام دیتے تھے' معاش وتجارت کے سلسلہ میں وہ کس درجہ احتیاط کرتے اور خدائے تعالی سے کتنا خوف کیا کرتے تھے' یہ ہمیں جاننے کی ضرورت ہے تاکہ ایک واضح راستہ ہمارے سامنے ہو' اس سلسلہ میں حضرت شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کا قابل تقلید واقعہ ملاحظہ ہو:

حضرت شیخ الاسلام بانیء جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ اپنی شادی کے تین سال بعد محکمہ مال گزاری میں خلاصہ نویس کی حیثیت سے سرکاری ملازم ہوگئے تھے۔ ڈیڑھ سال بعد آپ کے پاس ایک ایسی فائل خلاصہ لکھنے کیلئے آئی ؛ جو سودی کاروبار پر مشتمل تھی ، آپ نے اُس تحریر کا خلاصہ لکھنے کے بجائے استعفیٰ لکھ کر پیش کردیا۔ افسر اعلی نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودی معاملات کرنے والے، اسکی گواہی دینے والے اور اسکی دستاویز لکھنے والے پر لعنت بھیجی ہے، لہٰذا یہ ملازمت کرنا میرے لیے جائز نہیں۔

افسر بالا نے حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کی دیانت داری کے پیش نظر کہا کہ آئندہ آپ کے پاس ایسی کوئی فائل نہیں بھیجی جائے گی، استعفیٰ واپس لے لیجئے ! لیکن آپ نے کمال دیانت داری وجذبۂ خشیت الٰہی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے اس پیش کش کو مسترد فرمادیا کہ ''آپ جب تک رہینگے ؛ یہ رعایت فرمائینگے، آپ کے بعد آنے والے افسر سے یہ توقع نہیں کہ مجھے یہ رعایت دے، بر حال اس طرح کہ شنیع معاملات کی ملازمت میرے لئے روا نہیں۔''

(مطلع الانوار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! ہمیں چاہئے کہ مذکورہ آیاتِ قرآنیہ' احادیث کریمہ اور احوال صالحین کو ذہن نشین رکھیں، ہمارے دل میں خدا کا خوف ہو، اس کی خشیت ہو، اللہ تعالیٰ کا خوف ہم اپنے دل میں جاگزیں کر کے زندگی گزاریں تو ہمارے اعمال شریعت کے مطابق رہیں گے، ہم عبادت کریں گے تو بحسن وخوبی کریں گے، تجارت کریں گے تو اُس کی مرضی کے مطابق کریں گے، ماں باپ کے حقوق' دیگر رشتہ داروں کے حقوق' پڑوسیوں کے حقوق اور تمام متعلقین کے حقوق صحیح طور پر ادا کریں گے اور ہر قدم اُٹھانے سے پہلے سوچیں گے کہ کیا اس سے اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہوگا' پھر اگر وہ عمل اس کی مرضی کے مطابق ہو تو پیش رفت کریں گے ورنہ اس کے بالمقابل مرضی خداوندی کو ترجیح دیں گے، اس طرح ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور اس کی نعمتوں کو حاصل کر پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے خوف اور خشیت سے معمور فرمائے، صحابۂ کرام، اہل بیت عظام اور بزرگان دین کی پیروی کرتے ہوئے نفس کا محاسبہ کرنے اور تصور آخرت ملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے!

آمِیْن بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار خطابت

حصۂ یازدہم برائے ذی القعدہ

الکٹرانک میڈیا اور اس کی تباہ کاریاں	1061
حضرت خواجہ بندہ نوازؒ، شخصیت وتعلیمات	1080
حج وعمرہ، فضائل وبرکات	1093
زیارت روضۂ اطہر، فضائل وآداب	1115

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الکٹرانک میڈیا اور اس کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ .صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ.

برادران اسلام !اللہ سبحانہ وتعالیٰ ساری کائنات کا خالق ومالک ہے اور تمام عوالم اسی کے تابع وفرمانبردار ہیں،رب العالمین نے اپنی تمام مخلوق میں انسانوں پر خصوصی سرفرازی فرمائی ، انہیں ساری خلقت میں مکرم بنایا اور اشرف المخلوقات کا اعزاز عطا فرمایا۔

بندگانِ خدا پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک کی ذات پر ایمان لائیں،اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کریں!اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ اور ہر سانس کو ان کی اطاعت کے لئے وقف کردیں،ان کے احکام پر عمل کریں اور منکرات وممنوعات سے اجتناب کریں، چونکہ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کو برائیوں سے بچنے کا حکم فرمایا ہے، جیسا کہ ابھی خطبہ میں تلاوت کی گئی' آیت مبارکہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارشاد ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اور بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی مت جاؤ! چاہے وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ۔

(سورۃ الانعام،آیت:151)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"ولا تقربو الفواحش" کبائر الذنوب والزنا "ماظهر منها" من افعال الجوارح علانية و"مابطن" يعنى افعال الجوارح سرا وافعال القلوب من النفاق وغيره ورذائل النفس

اور بے حیائی کے کاموں سے مراد کبیرہ گناہ اور زنا کاری ہے خواہ وہ ظاہری ہوں، جو علانیہ طور پر ظاہری اعضاء وجوارح سے صادر ہوتے ہیں؛ ان کے قریب مت جاؤ! اور نہ ان برائیوں کے جو پوشیدہ طور پر سرزد ہوتی ہیں یعنی وہ گناہ جو اعضاء سے مخفی طور پر اور دل سے سرزد ہوتے ہیں' جیسے نفاق وغیرہ دل کی برائیوں اور نفس کی بری خصلتوں کے قریب بھی مت جاؤ!

(التفسير المظهرى، سورۃ الانعامآیت:151،ج3ص304)

معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے ہمیں برائیوں کا ارتکاب تو درکنار' ان کے قریب بھی جانے سے منع فرمایا' اس حکم خداوندی کو بجالاتے ہوئے بندگانِ خدا پر لازم ہے کہ وہ ہر برائی سے پرہیز کریں اور اپنی علمی وفکری' قولی وفعلی اور ظاہری وباطنی تمام تر صلاحیتوں کو اپنے پروردگار کے حکم کا پابند اور فرمان کا تابع بنائے رکھیں، انہی صلاحیتوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ایک بڑی صلاحیت علم ہے، رب قدیر نے خاص طور پر انسان کو علم کی عظیم صلاحیت سے بہرہ اندوز فرمایا ہے، دینی علم ہو یا دنیوی علم' ہر مومن کو چاہئے کہ اس کی قدر کرے اور احکام شریعت کے مطابق اس سے استفادہ کرے۔

﴿سائنس اور ٹکنالوجی میں انسان کی ترقی﴾

گزشتہ چند دہائیوں میں انسان نے سائنس اور ٹکنالوجی میں غیر معمولی ترقی کی ہے، اس نے حیرت انگیز ایجادات اور دم بخود کردینے والے انکشافات کئے ہیں؛ جیسے ریڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر، موبائل فون، ویڈیو گیم اور انٹرنٹ وغیرہ۔

﴿جدید ایجادات اور فوائد﴾

اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان جدید ایجادات کی وجہ سے انسانی زندگی میں بہت سی سہولتیں فراہم ہوئیں، بطور خاص ابلاغ و ترسیل اور خبر رسانی کے ایک سے زائد آسان ترین اور سہولت بخش طریقے حاصل ہوئے، الکٹرانک میڈیا ٹی وی' انٹرنٹ وغیرہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے ذریعہ لمحہ بھر میں ایک شخص اپنا پیغام ساری دنیا کو سناتا ہے، ان وسائل کے ذریعہ اسلام کی اشاعت و تبلیغ بھی کی جارہی ہے، اسلامی تعلیمات کو عام کیا جارہا ہے۔

اس سہولت کی وجہ سے مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں رابطہ رکھنے کے لئے کوئی مسئلہ نہیں رہا، عصری ٹکنالوجی کے سبب تمام دوریاں ختم ہوگئیں، ملک علحدہ اور علاقہ دور ہونے کے باوجود ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آمنے سامنے معاملات ہورہے ہیں۔

اسی عالمی ارتباط کی وجہ سے تجارتی تعلقات بھی ایک علاقہ اور ایک ملک سے نکل کر عالمی حیثیت اختیار کرچکے ہیں، سرمایہ کاروں کے لئے دنیا کی تمام کمپنیوں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفصیلات، اسکیمس اور شرائط نظروں کے سامنے ہیں، عالمی طور پر یہ سہولت فراہم ہے کہ وہ جس تجارت میں چاہیں سرمایہ مشغول کریں‘ لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ معلوم کر لینا ضروری ہے کہ اس کے ذریعہ کئے جانے والے کونسے معاملات جائز ہیں اور کونسے ناجائز ہیں‘ انٹرنٹ کے ذریعہ یہ بھی فائدہ ہے کہ مال وزر کے تبادلہ کی صعوبتیں بھی باقی نہ رہیں، اس کے تبادلہ کے لئے نہ سفر کے اخراجات برداشت کرنے کی ضرورت ہے اور نہ دوران سفر مال کے ہلاک ہونے اور ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

﴿میڈیا کا استعمال‘ مقاصد پر موقوف﴾

حضرات! الکٹرانک میڈیا کے یہ فوائد ضرور ہیں، لیکن ان سے بڑھ کر اس کے نقصانات ہیں اور آئے دن اس کے تباہ کن نتائج ہمارے سامنے آرہے ہیں، ریڈیو، ٹی وی، موبائل فون اور انٹرنٹ کے ذریعہ ابلاغ و ترسیل کے امور تیز ترین ہو چکے ہیں، یہ ایسے ذرائع ہیں جن کا استعمال‘ مقاصد پر موقوف ہوتا ہے، اگر انہیں خیر کیلئے استعمال کیا جائے تو ضرور یہ خیر و بھلائی کے مفید ذرائع ثابت ہوتے ہیں اور انہیں شر کے لئے استعمال کیا جائے تو یہی شر و برائی کے وسائل قرار پاتے ہیں۔

﴿الکٹرانک میڈیا کا دوسرا رخ﴾

جس قدر تیزی کے ساتھ یہ ذرائع امور خیر میں استعمال کئے جاسکتے ہیں اور کئے جارہے ہیں، معاشرہ کی اصلاح کے لئے باعث استفادہ سمجھے جارہے ہیں اور اقدار انسانی کی حفاظت کے لئے کارآمد ثابت ہورہے ہیں، اسلامی معلومات دنیا کے کئی ممالک میں پہنچائی جارہی ہیں، اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن اسلام دشمن طاقتیں اور انسانیت سوز عناصر اس سے کئی گنا زیادہ اسے بداخلاقی و بدکرداری کی اشاعت کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استعمال کررہے ہیں، آج دنیا میں الکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اخلاق سوز لٹریچر عام کیا جارہاہے، فحاشی وبے حیائی کی ترویج کی جارہی ہے، عریانیت کا ننگا ناچ ہورہا ہے۔

برادران اسلام! الکٹرانک میڈیا کے آنے سے یہ غلغلہ مچا کہ دنیا سمٹ کرایک گاؤں کی طرح ہوگئی ہے۔ یقیناً یہ بات درست ہے، مگر انسانی معاشرہ نے اس سے کیا فوائد حاصل کئے؟ اس کے ذریعہ جس قدر دین کی اشاعت ہورہی ہے، اسلامی معلومات ہورہی ہیں، اس سے کئی درجے زیادہ ان ذرائع سے نہ صرف اسلام کو نقصان پہنچایا جارہا ہے بلکہ ایک مہذب ومتمدن معاشرہ کو تباہ کیا جارہاہے، اس کی وجہ سے تو مغربی تہذیب عام ہوئی، جن لوگوں کے پاس مغربی تہذیب کے جراثیم پہنچے نہیں تھے: ایسے لوگ بھی میڈیا کے سبب بآسانی مغربی ماحول سے متاثر ہورہے ہیں، الکٹرانک میڈیا کے بے ہنگم اور غیر معمولی پھیلاؤ کے سبب اس کے معدودے چند فوائد سے قطع نظر بہت سارے نقصانات ہورہے ہیں، صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ سارا انسانی معاشرہ تباہ ہورہا ہے، پاکیزہ تہذیب آلودہ ہورہی ہے، صالح معاشرہ متاثر ہورہاہے، عمدہ سوسائٹی کا اخلاقی معیار پستی سے دوچار ہورہا ہے اوراسی میڈیا کے سبب انسان کی فکری یکسوئی پراگندگی وانتشار میں تبدیل ہوتی جارہی ہے۔

حضرات! واضح رہے کہ الکٹرانک ذرائع ابلاغ میں سے ہر ذریعہ اپنے دائرہ میں فائدہ مند ثابت ہونے سے زیادہ نقصان دہ اورتباہ کن ثابت ہورہا ہے، گلوبلائزیشن کے اس دور میں ان الکٹرانک ذرائع کی تباہ کاریوں سے بچنا ایک صالح معاشرہ اور پاکیزہ سوسائٹی کے لئے ناگزیر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿ریڈیو کی تباہ کاری﴾

ریڈیو کا استعمال ٹی وی اور انٹرنٹ کے عام ہونے کے بعد ختم ہوتا نظر آرہا تھا لیکن آج کل اسے دوبارہ استعمال کیا جانے لگا ہے، ریڈیو کی مقبولیت تقریباً ممالک میں دکھائی دیتی ہے۔

حضرات! عموماً آدمی جب فرصت میں ہوتا ہے، جیسے بس یا ٹرین میں سفر کر رہا ہو یا طویل وقت کے لئے کہیں بیٹھا ہو، تو ایسے وقت ریڈیو کا استعمال کیا جاتا ہے آج کل موبائل فون میں بھی ریڈیو کی سہولت فراہم کی جارہی ہے، جس کے ذریعہ قرآن کریم کی قراءت، نعت پاک اور اسلامی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں لیکن مختلف مواقع پر نوجوان اپنے بے بہا اوقات کو "وقت گزاری" کے نام پر ریڈیو چیانلس میں صرف کررہے ہیں جس سے وقت کی بربادی کے ساتھ غیر شرعی چیزوں کے سننے کا گناہ الگ ہے، وقت وہ قیمتی شیء اور عظیم دولت ہے جس کی حفاظت کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بطور خاص توجہ دلائی، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان سے غفلت میں رہتے ہیں: (1) تندرستی اور (2) فرصت۔

(صحیح البخاری ، کتاب الرقاق، باب ما جاء فی الرقاق وان لا عیش إلا عیش الآخرة. حدیث نمبر6412۔ زجاجة المصابیح ، ج4، کتاب الرقاق ،ص148)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث پاک میں مذکور کلمہ "**مغبون**" کے دو معانی بتلائے گئے ہیں، ایک یہ کہ ان دو نعمتوں سے متعلق بہت سے لوگ نقصان وخسارہ میں ہیں کہ اُن نعمتوں سے جیسا استفادہ کرنا چاہئے نہیں کرتے، فرصت کے بیش قیمت لمحات کو ضائع کرتے ہوئے نقصان وزیاں سے دوچار ہوتے ہیں۔

حدیث پاک کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ بہت سے لوگ اُن نعمتوں سے غفلت کا شکار ہیں، اُنہیں اُن عظیم نعمتوں کے نعمت ہونے کا بھی احساس نہیں، تبھی تو وہ ان اوقات کو بے سود وبے فائدہ گانے بجانے کی چیزیں سننے میں صرف کرنے کے لئے تیار ہیں؛ حالانکہ گانا بجانا' اس کا سننا سنانا اور اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا شریعت میں ممنوع ہے، آج معاشرہ سے ان غفلت کے پردوں کو اٹھانا بے حد ضروری ہے۔

﴿ٹی وی چیانلس کی تباہ کاری﴾

حضرات! اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ٹی وی چیانلس کے ذریعہ لوگوں کو اسلامی معلومات ہورہی ہیں، بعض چیانلس مکمل اسلامی چیانلس ہیں اور بعض چیانلس کچھ اسلامی پروگرامس کرتے ہیں، جن کے ذریعہ مضمون واری معلومات، خصوصی مواقع پر پروگرامس بطور خاص سوال وجواب کے پروگرامس براہ راست نشر کئے جاتے ہیں جو یقیناً اہل اسلام کے لئے مفید وسودمند ہیں اور دیگر اقوام تک اسلامی پیغام پہنچانے کا بڑا ذریعہ ہیں، لیکن اس کا فیصد نہایت ہی کم ہے، ان اسلامی چیانلس اور عریانت والے چیانلس کے درمیان کوئی نسبت ہی نہیں اس لئے کہ ٹی وی چیانلس کا ایک طویل سلسلہ ہے، جس کی ہر کڑی عریانیت کے زنگ سے آلودہ ہے، فحاشی کی آلائش میں ملوث ہے، الکٹرانک میڈیا کی ہر فلم' ہر ڈرامہ اور ہر پروگرام اجنبی لڑکے اور لڑکی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت اوران کے درمیان تعلقات کے گرد گھومتا ہے، اس کی وجہ سے معاشرہ میں جنسی انتشار پھیل چکا ہے اور ٹی وی چیانلس کے سبب ہی ملت کے نوجوانوں کی کردار کشی ہورہی ہے، بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ ٹی وی کے ان پروگراموں میں جھوٹ، غیبت ،کینہ وحسد پر مبنی ڈرامے اور کردار پیش کئے جاتے ہیں، جو غیر محسوس انداز میں دیکھنے والوں کے دل ودماغ میں رچ بس جاتے ہیں۔

ان فلمی اور ڈرامائی پروگراموں میں اس سے بڑھ کر اور کیا خرابی و برائی ہو کہ رکیک انداز میں اسلامی عقائد پر حملہ کیا جاتا ہے، ان میں شرکیہ مضامین کو شامل کیا جاتا ہے، اقدار اسلامی کی اہمیتوں کو گھٹایا جاتا ہے، قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب کردہ شرعی مسائل پر کلام کیا جاتا ہے اور ٹی وی دیکھنے والے ان فلموں اور پروگراموں میں اس قدر محو اور منہمک رہتے ہیں کہ وہ اس بات کی بھی فکر نہیں کرتے کہ ان کے ایمان وعقیدہ کے ساتھ کس طرح کھلواڑ کیا جارہا ہے، نتیجۃً ہمارے بھائی بہن انہی فلمی اور ڈرامائی ماحول سے متاثر ہوتے دکھائی دے رہے ہیں، اپنے رہن سہن اور چال ڈھال میں اسی رنگ کو اپنا رہے ہیں اور ان میں پیش کئے جانے والے نظریات کے سبب اپنے عقیدہ وعمل ہر دو کو کمزور وکوتاہ کرتے نظر آرہے ہیں۔

یہ فلم بینی کی ہی خرابی ہے کہ ملت کے نوجوان اپنا چہرہ اپنا لباس اور اپنے بال فلمی ایکٹرس کی طرح رکھتے نظر آرہے ہیں، حالانکہ فکر تو یہ ہونی چاہئے تھی کہ ہمارا لباس ہو تو ایسا کہ جس میں پرہیزگاری کے آثار موجود ہوں، ہم داڑھی رکھیں، بال بنائیں اور مانگ جمائیں تو اس طرح کہ وہ سنت نبوی کے انوار سے روشن ہوں، چونکہ رب العالمین نے ہدایت اور کامیابی کا معیار ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو قرار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا ہے، آپ کی دلنواز اداؤں کو پسند فرمایا اور بندوں کو انہیں اپنانے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہورہا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت:21)

اللہ تعالی ہمارے عقیدہ وعمل اور اخلاق کی حفاظت فرمائے! آمین

﴿ کارٹون چیانلس، کمسن بچوں کے لئے تباہ کن ﴾

کارٹون چیانلس جو محض کمسن بچوں کے لئے لانچ کئے جاتے ہیں اور بچے ان چیانلس کو دلچسپی سے دیکھا کرتے ہیں۔ اُن میں بھی لڑکا لڑکی کے فاسد کردار دکھائے جاتے ہیں، کم عمری ہی میں جنسی فکر دینے والی نامناسب تصویریں بتلائی جاتی ہیں، جبکہ بچپن وہ سنہرا دور ہے کہ بچہ جو منظر دیکھتا ہے وہ اُس کے دل میں گھر کر جاتا ہے اور اس کے دماغ میں مرتسم ہوجاتا ہے، وہ جو الفاظ سنتا ہے اُنہیں دہرانے لگتا ہے، حالانکہ وہ اس بات کی تمیز نہیں کرسکتا کہ جس چیز کو وہ دہرا رہا ہے، اس میں ایسی باتیں اور افکار بھی ہوتے ہیں جو اسلامی عقائد کے سراسر خلاف ہیں اور ہمارے معاشرہ کو اتنی فرصت نہیں کہ اپنے نونہالوں کی طرف توجہ کرے اور ان کے دین اور آخرت کی فکر کرے!

جبکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمسن بچوں کے لئے احتیاطی تدابیر کا حکم فرمایا، لڑکپن ہی سے اُن کا بستر علٰحدہ کرنے کی تاکید فرمائی جیسا کہ اس سلسلہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث پاک وارد ہے:

مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

تم اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو! جبکہ ان کی عمر سات سال ہو اور اس میں کوتاہی پر انہیں سزا دو! جبکہ ان کی عمر دس سال ہو اور ان کے بستروں کو علحدہ کردو!۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ ص71، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ ، حدیث نمبر: 495)

حضرات! ہمیں اس حدیث پاک سے یہ روشنی مل رہی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی طرف بچپن ہی سے توجہ کریں، ان کے عقیدہ وایمان کی تربیت کریں اور حسن عمل واخلاق حسنہ کی تعلیم دیں اور اسلامی معاشرہ کے لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ بہترین اخلاق کی تربیت کے ساتھ بچوں کو مذموم اخلاق اور بری عادات سے دور رکھا جائے، انہیں جنسی بے راہ روی، بدنگاہی اور فلم بینی سے کلیۃً بچایا جائے، اگر بچے بدنگاہی بالخصوص فلم بینی میں مبتلا ہوجائیں تو ان کا دینی نقصان تو یقیناً ہوگا اور انکا باطن داغدار ہوجائے گا، لیکن اس کے ساتھ یہ بچے معاشرہ کی نظروں میں بھی بے وقعت ہوجائیں گے۔

کمسنی کے اس دور میں اگر ہمارے نونہال کارٹون پروگرامس کے ذریعہ جنسی فکر سے کسی قدر آشنا ہوجائیں یا نیم عریاں لباس سے بھی مانوس ہوجائیں تو یہ بعید نہیں کہ وہ بڑے ہونے اور سن بلوغ کو پہنچنے تک تباہی کے دہانے پر پہنچ چکے ہوں گے، گویا یہ کونپل کلیاں پھول بننے سے پہلے ہی مرجھا جائیں گی اور اپنی خوشبو سے محروم ہوجائیں گی۔

﴿ٹی وی چیانلس گھریلو خواتین کے لئے تباہ کن﴾

برادران اسلام! بعض چیانلس پر خواتین کے لئے خصوصی پروگرامس پیش کئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتے ہیں لیکن الیکٹرانک میڈیا میں گھریلو خواتین کے اخلاق کو بگاڑنے کے لئے بھی خصوصی سامان مہیا ہوتا ہے، مختلف چیانلس پر کئی ایک ایسے پروگرام چلتے ہیں جن میں گھریلو خواتین کا کردار پیش کیا جاتا ہے، گھر کے اندرونی حالات بتلائے جاتے ہیں، ان پروگراموں میں زن وشو کے درمیان تعلقات کی کشیدگی اور ساس، بہو کے درمیان تلخیاں پیش کی جاتی ہیں، ان میں اجنبی مَردوں کو دکھایا جاتا ہے اور بے پردگی کے ماحول کو پیش کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ ایسے کردار ہیں؛ جنہیں مذہب اسلام نے کبھی روا نہیں رکھا اور ڈرامہ اس وجہ سے بھی ممنوع ہے کہ وہ حقیقت نہیں محض نقل اور دکھاوا ہے۔

ان پروگراموں کی صرف یہی خرابی ہوتی تب بھی اسلامی معاشرہ کی تباہی کے لئے کافی تھی، لیکن اس سے زیادہ تباہ کن بات یہ ہے کہ گھر میں رہنے والی خاتون (House wife) اپنے آشیانہ میں بیٹھ کر ذہن وفکر بگاڑنے والے پروگرامس دیکھ رہی ہے، جو خاتون اپنے شوہر کی اطاعت اور ساس کا احترام کرنا ہی جانتی تھی، وہ شوہر کی نافرمانی اور ساس کی اہانت کرنے سے آشنا ہو چکی ہے، جو کسی کو ''اُف'' نہیں کہتی تھی، آج الیکٹرانک میڈیا سے نشر کردہ گھریلو پروگرامس کی بدولت بحث ومباحثہ کے لئے تیار اور جھگڑا و خصومت پر آمادہ ہے۔

جو خواتین گھر میں پردہ نشین رہنے کو ترجیح دیتی تھیں، اُنہیں الیکٹرانک میڈیا نے بے پردگی کی فکر دی اور مساوات وآزادئ نسواں کے نام پر حیا سے دور اور پردہ سے عاری کر دیا۔

ہمارے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ماؤں اور بہنوں کی فکری اور اخلاقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق برقرار رکھنے کے لئے بے حیائی والے ٹی وی چیانلس سے احتیاط کرنے کی تاکید کریں۔

﴿نوجوان لڑکوں اورلڑکیوں کے لئے ٹی وی چیانلس کی تباہ کاری﴾

برادران اسلام! کسی قوم کا اثاثہ اس کی نوجوان نسل ہوتی ہے، کیونکہ کمسن بچے مستقبل میں تو بہت کچھ کرسکتے ہیں، لیکن کمسنی میں طاقت وصلاحیت نہیں رکھتے، عمر رسیدہ حضرات تجربے ضرور رکھتے ہیں لیکن بتقاضۂ عمر کسی بڑے کام کی انجام دہی سے قاصر رہتے ہیں، قوم کے نوجوان ہی اس کی مکمل طاقت ہیں کہ کسی مہم کو سرانجام دیں، مشکل ترین نشانہ تک پہنچنا اُن کے لئے کوئی مشکل نہیں، موسم سرما کی ٹھنڈک وسردی یا موسم گرما کی حرارت وسوزِش اُن کی ہمت وحوصلہ کو کم نہیں کرتی، رات کی تاریکی یا ہواؤں کی سختی سے اُن کے پایۂ استقامت میں فرق نہیں آتا، لیکن یہی نوجوان نسل اگر اپنی ذمہ داریوں سے بے بہرہ ہوجائے تو پھر قوم کا کیا انجام ہوگا؟

ٹی وی چیانلس میں نوجوانوں کے لئے اخلاقی تباہ کاری کا مکمل سامان موجود رہتا ہے، عموماً ان میں نوجوانوں کی بے راہ روی اور آزادی پرمبنی ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں' جوان لڑکے اورلڑکیوں کے لئے ٹی وی کی سہولت فراہم کرنا، انہیں فلم بینی کا عادی بنانا گویا انہیں بے حیائی اور برائیوں کا عادی بنانا اور بے راہ روی کے طریقے سکھانے کے برابر ہے۔

﴿بدنظری وبے حیائی سے اجتناب' حکم خداوندی﴾

ڈرامے اور فلمیں ہوں یا اَیڈوَرٹائز اور نیوز، ان ٹی وی چیانلس پر اجنبی لڑکیاں بن سنور کر، عریاں یا نیم عریاں مناظر میں دکھائی جاتی ہیں' شاید کوئی لمحہ ٹی وی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسکرین اس بے حیائی سے خالی رہتا ہو۔ حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں بدنظری سے بچنے کا حکم فرمایا' ارشاد الٰہی ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ . — اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم !ایمان والے مردوں سے فرمادیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!۔

(سورۃ النور آیت: 30)

بطور خاص خواتین کو بدنظری سے بچنے اور اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کے لئے علٰحدہ ارشاد فرمایا :

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ . — اور اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم !ایمان والی عورتوں سے فرمادیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!۔

حضرات !بے حیائی اور بدکاری سے بچنے سے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ حکم فرمایا، مختلف انداز میں اس سے احتیاط واجتناب کی ہدایت دی، جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے :

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم - قَالَ لِكُلِّ بَنِی آدَمَ حَظٌّ مِنَ الزِّنَا فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْيَدَانِ — سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا میں انسان (کے ہر عضو) کا حصہ ہوتا ہے، آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا ''دیکھنا'' ہے، ہاتھ زنا کرتے ہیں اوران کا زنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ يَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْقُبَلُ وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ.

''پکڑنا اور گرفت کرنا'' ہے، پیر زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا ''چلنا'' ہے، منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا ''بوس وکنار'' ہے، دل خواہش کرتا اور تمنا وآرزو کرتا ہے، جبکہ شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی (ہوئی زنا میں مبتلا ہوتی) ہے یا اسے جھٹلاتی ہے (یعنی زنا سے باز رہتی ہے)

(مسند الامام احمد، حدیث نمبر:8752)

﴿نوجوانوں کو بے حیائی سے بچانا' ناگزیر﴾

ایک نوجوان فطری طور پر صنف نازک کی طرف مائل رہتا ہے، جب اُس کی نظر کے سامنے یہ منظر آتا ہے تو اس کی ذہنی کیفیت متاثر ہوجاتی ہے، ٹی وی چیانلس کے یہ فحش مناظر دن میں کئی مرتبہ اس کے ذہن ودماغ پر حملہ کرتے ہیں اور روز بروز ایسے حیاسوز حملوں سے اس کی حیا جیسی عظیم خصلت کالعدم ہوجاتی ہے اور انہی شرم وحیا سے عاری فحش مناظر کو وہ اپنے سکون کا سامان اور دل لگی کا ذریعہ سمجھ بیٹھتا ہے۔

دختران ملت کو زیور حیا سے آراستہ کرنا اور نواجونان امت کو صفت حیا سے مزین کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے، خاص طور پر ان کے عقیدہ کی اصلاح اور عمل کی تربیت کے لئے ہمیں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

﴿انٹرنٹ کے فوائد﴾

حضرات! انٹرنٹ ترقی یافتہ ذرائع ابلاغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے، دنیا کے کسی بھی علاقہ کے باشندگان سے رابطہ کرنا، میسیج دینا، انکی تعلیم وتربیت کرنا، بین الاقوامی سطح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر کاروبار و بزنس کرنا، انٹرنٹ کے ذریعہ انجام دیا جارہا ہے و نیز بنکوں اور تجارتی اداروں کا باہم عالمی پیمانہ پر ربط وضبط، انٹرنٹ کے ذریعہ قائم ہوتا ہے، علاوہ ازیں آدمی ایک مقام پر بیٹھ کر انٹرنٹ پر موجود دنیا کی تمام لائبریریوں کا مطالعہ کرتا ہے، اس طرح انٹرنٹ کے کئی انفرادی، اجتماعی، تعلیمی و معاشی فوائد ہیں بلکہ یہ ایک عالمی ضرورت بن چکا ہے۔

انٹرنٹ پر بہت ساری اسلامی ویب سائٹس ہیں جن کے ذریعہ اسلامی مضامین، دینی کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے، شرعی احکام و مسائل معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

مرکز علم وادب جامعہ نظامیہ کی ویب سائٹ www.Jamianizamia.org

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر کی ویب سائٹ www.ziaislamic.com اور دیگر اسلامی ویب سائٹس ہیں، ملت کے لئے استفادہ کا یہ زریں موقع ہے اور اس موقع سے یقیناً سینکڑوں ممالک کے کروڑوں افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

﴿انٹرنٹ کے نقصانات﴾

انٹرنٹ کے ان وسیع فوائد کے باوجود یہ بے حیائی وفحاشی کا ایک غیر معمولی اور بڑا ذریعہ بن چکا ہے، انٹرنٹ کے ذریعہ ایک لڑکی اجنبی لڑکے سے بے تکلف تعلق قائم کرتی ہے اور ایک لڑکا اجنبی لڑکی سے بآسانی ربط پیدا کرلیتا ہے، ای میل اور چیاٹنگ سے دونوں کے تعلقات بڑھتے جاتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ افراد خاندان بھی اس قدر تفصیل سے واقف نہیں ہوتے؛ جس قدر تفصیلات سے یہ دو اجنبی ایک دوسرے سے واقفیت حاصل کرتے ہیں، جبکہ اسلام نے اجنبی لڑکا لڑکی کی گفتگو کو ممنوع ٹھہرایا ہے، کلام سے پہلے سلام کا درجہ ہے، لیکن نوجوان لڑکی کو سلام کرنے سے فقہاء کرام نے منع کیا ہے، محض اس لئے کہ فتنہ کا دروازہ کھلنے نہ پائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یادرہے کہ عورت کواپنی آواز بھی پردہ میں رکھنی چاہیئے،لیکن وائس چیاٹنگ (voice chatting) کے ذریعہ اجنبی لڑکا لڑکی ایک دوسرے کی آواز بے تکلف سنتے ہیں اور باہم گفتگو کرنے میں اُن کے لئے حیا مانع نہیں ہوتی۔

یہی نہیں چیاٹنگ کے دوران ویب کیم (web cam) کے ذریعہ یہ دونوں ایک دوسرے کو بے محابا دیکھتے ہیں، حیا کی چادر تارتار ہوئی جاتی ہے، لیکن ان کی نگاہیں نیچی نہیں ہوتیں، ہائے افسوس اس استعمال پر!!، انٹرنٹ کے اس بدترین طریقۂ استعمال سے تو بادیہ نشینی بہتر ہے، اس طرح کے ترقی یافتہ افراد سے دیہات کے سادہ لوح افرادکئی درجہ بہتر ہیں۔

﴿موبائل کی تباہ کاری﴾

اسی طرح موبائل فون کے ذریعہ ویڈیو کالنگ کی مدد سے ایک دوسرے کو دیکھا جارہا ہے،اُس کے لئے نہ کمپیوٹر سسٹم ولیپ ٹاپ کی ضرورت ہے اور نہ کسی دیگر کنکشن کی، جبکہ بدنظری وبدنگاہی سے متعلق وعیدیں آئی ہیں،حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا آگاہ فرمایا۔

کنزالعمال وغیرہ میں حدیث شریف ہے:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لتغضن أبصاركم ولتحفظن فروجكم ولتقيمن وجوهكم أو ليكسفن وجوهكم : تم ضرور اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو !اورتم اپنے چہروں کو درست رکھو ورنہ اللہ تعالی تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

(المعجم الکبیرللطبرانی ، حدیث نمبر-7746۔جامع الاحادیث، حرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللام،حدیث نمبر:18309 ۔کنز العمال، حدیث نمبر:13082)

نیز بدنظری کی وعید کے سلسلہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

مَنْ نَظَرَ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَجْنَبِيَّةٍ عَنْ شَهْوَةٍ صُبَّ فِي عَيْنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جوکوئی شہوت کے ساتھ کسی اجنبی عورت کے مقاماتِ زینت کو دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

(الھدایۃ ،کتاب الکراھیۃ ،ج4،ص458)

مذکورہ احادیث شریفہ میں غیر مرد کے اجنبی عورت کو دیکھنے پر جو وعیدیں آئی ہیں وہ عورت کے حق میں بھی ہیں کیونکہ اگر وہ اجنبی مَردوں کے سامنے اپنے محاسن کو ظاہر کرتی ہے اوران کو دیکھنے کا موقع دیتی ہے تو وہ بھی وعیداور سزا کی مستحق ہے۔

برادران اسلام !انٹرنٹ چیاٹنگ اور وائس چیاٹنگ کے ذریعہ لڑکا لڑکی کے درمیان قائم ہونے والے یہ تعلقات اس قدر قوی اور مستحکم ہوجاتے ہیں کہ نوبت میل ملاپ سے لے کر جنسی تعلقات تک پہنچ جاتی ہے، جو معاملہ غیر شرعی طریقہ پر وقت گزاری اوردل لگی سے شروع ہوا تھا اس کی انتہاء سنگین طور پر شرعی حدود کی پامالی اوراسلامی قانون کی حددرجہ خلاف ورزی پر ہوتی ہے۔

اجنبی لڑکیوں اورلڑکوں کا آپس میں جنسی تعلقات رکھنا خواہ کسی نوعیت سے بھی ہوں سخت ناجائز وشدید حرام ہے،محبت کے نام پر شریعت کو پامال نہیں کیا جاسکتا آزادی کے نام پر بے راہ روی کو اختیار نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی قوانین اسلامیہ واحکام شرعیہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدود کو توڑا جاسکتا ہے، ارشاد رب العزت ہورہا ہے:

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ.

یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں، تم ان سے آگے نہ بڑھو! اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(سورۃ البقرۃ آیت:229)

حضرات! مغربی ممالک نے باہمی تعلقات میں جنسی بے راہ روی وعریانیت انتہائی عام کردی ہے۔ جس طرح تمام افراد خاندان خورد ونوش کے لیے ایک دسترخوان پر جمع ہوتے ہیں، اسی طرح دوسرے جنسی امور کی تکمیل کے لیے ان کی تہذیب میں ایک دوسرے کے سامنے ہونا کوئی عیب وعار نہیں سمجھا جاتا۔

حضرات! اگر ہم اپنی اولاد کو دل کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنانا چاہتے ہیں تو انہیں ان مغربی ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔

﴿الکٹرانک میڈیا اور والدین کی ذمہ داری﴾

والدین کی اہم ذمہ داری ہے کہ اخلاق کی اصلاح کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے نونہالوں کو ایسی چیزیں نہ دیں جن سے وہ بے حیائی سے آشنا ہوجائیں، ٹی وی کے عریاں ونیم عریاں مناظر سے ان کی آنکھوں کی حفاظت کریں، اگر مذہبی وتعلیمی پروگرام کی خاطر ٹی وی دیکھیں تو ٹی وی چیانلس سے ہونے والے شر اور نقصان کو دور کرنے کی تدبیر کریں، اس میں دکھائی دینے والے مناظر کا باقاعدہ سد باب کریں، بے حیائی والے چیانلس کی منصوبہ بند روک تھام کریں۔ اسی طرح انٹرنٹ کے تباہ کن استعمال سے بچوں کو محفوظ رکھیں، گھر میں بلاضرورت انٹرنٹ کنکشن اخلاق کے لئے انتہائی مضر اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نقصاندہ ہے، اگرانٹرنٹ کے استعمال کی ضرورت ہوتو پاسورڈ وغیرہ سے اس طرح محفوظ رکھیں کہ بچہ والدین کی مرضی کے بغیرانٹرنٹ استعمال نہ کرسکے۔

جب اسلامی اصول کے مطابق کڑی نگہداشت کی جائے تو بچے باشعور ہونے تک ایسے بااخلاق ہونگیں کہ تنہائی میں بھی کسی بے حیائی والے منظرکو دیکھنے سے گریز کریں گے۔اگرکسی طرح بے حیائی ان کی نگاہوں کے سامنے ہوجائے تو نگاہ جھک جائے گی ،دل ناپسندکرے گااورتمام اعضاء پرنفرت کے مارے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے۔

یقیناً اس بات سے انکارنہیں کیا جاسکتا کہ دورحاضر میں الیکٹرانک میڈیا کی افادیت کے پیش نظراس سے کلیۃً گریزناممکن ہے،لیکن اہل اسلام کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ریڈیو، ٹی وی چیانلس ،انٹرنٹ موبائیل فون وغیرہ تمام الکٹرانک ذرائع ابلاغ کو اسلامی قانون کے مطابق استعمال کریں،اپنے نونہالوں اور ماتحت افراد کے ہاتھوں میں یہ الکٹرانک ذرائع دے کراُنہیں بےلگام نہ چھوڑیں۔ انھیں پاکیزہ سائٹس کی ترغیب دلاتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلامی تعلیمات پرعمل کرنے اورسارے عالم میں اسلام کے پیام کوعام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ،ابلاغ وترسیل کے تمام ذرائع کو اسلامی اصول کی روشنی میں استعمال کرنے‘اس کےفوائد سے مستفیدہونے اوراس کے شر سے محفوظ رہنے کی ہدایت دے،اور ہمارے عقائدواخلاق میں استقامت اورعلم وعمل میں ترقی عطافرمائے۔

آمِین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ، شخصیت و تعلیمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : وَاتَّبِعْ سَبِیلَ مَنْ أَنَابَ إِلَیَّ ثُمَّ إِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَأُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

برادران اسلام! اللہ تعالی ہر زمانہ میں اپنے محبوب و مقرب بندگان خاص، اولیاء کرام و بزرگان دین کو پیدا فرماتا ہے، انہیں اپنے قرب کی راہوں سے آشنا کرتا ہے، جس کے سبب وہ مردانِ باخدا ہمیشہ راہِ حق پر گامزن رہتے ہیں، قرب مولی اور وصالِ حق کی لذتوں سے سرشار ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت کے انعامات سے مالا مال ہوتے چلے جاتے ہیں۔

﴿اتباع صالحین، حکم خداوندی﴾

رب العالمین نے اپنے کلام مجید میں ان مقدس ہستیوں کی پیروی کا حکم فرمایا، چنانچہ خطبہ میں جو آیت مبارکہ تلاوت کی گئی، اس میں ارشاد ہورہا ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِیلَ مَنْ أَنَابَ إِلَیَّ ثُمَّ جو شخص میری طرف رجوع ہوا اس کے راستہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إِلَـيَّ مَـرْجِـعُـكُـمْ فَـأُنَـبِّـئُـكُـمْ بِـمَا كُـنْـتُـمْ تَـعْـمَـلُـونَ.

کی پیروی کرو، پھر تمہیں میری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو تم کرتے تھے۔

(سورۃ لقمن آیت: 15)

﴿اتباع صالحین کی برکت﴾

حضرات! جو بندگانِ خدا صراطِ مستقیم کو اپنانا چاہتے ہیں، اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ورضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خوشنودی کے لئے اپنا ہر قدم راہِ حق کی طرف بڑھانا چاہتے ہیں؛ سورۂ لقمن میں وارد حق تعالی کا یہ ارشاد ان کی رہنمائی کر رہا ہے۔

اتباع صالحین کی برکت اور ان کی پیروی کی اہمیت کو بتاتے ہوئے حضرت ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے:

قوله: (وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ) يعني من لم يهتد الطريق إلى الحق عزَّ وجلَّ فليتبع آثار الصالحين لتوصله بركة متابعتهم إلى طريق الحق، ألا ترى كيف نفع اتباع الصالحين كلب أصحاب الكهف، حتى ذكره الله تعالى بالخير مراراً۔

(جو میری طرف رجوع ہوا؛ اس کے راستہ کی پیروی کرو) یعنی جو راہِ حق کی ہدایت نہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ صالحین کرام کے نقشِ قدم پر چلے! تاکہ ان کی پیروی کی برکت اُسے راہِ حق تک پہنچادے، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ صالحین کرام کی پیروی نے اصحابِ کہف کے کتے کو کس قدر نفع پہنچایا! یہاں تک کہ اللہ تعالی نے متعدد مرتبہ اس (کتے کا اپنے کلام میں) بھلائی کے ساتھ ذکر فرمایا۔

(تفسیرالتستری، سورۃ لقمٰن آیت:15)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکر الٰہی میں مصروف‘عبادت وبندگی میں مشغول ایسے ہی بندوں کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

ھم الجلساء لایشقی بھم جلیسھم . یہ وہ ہمنشین ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بدنصیب نہیں ہوتا۔

(صحیح البخاری،کتاب الدعوات ، باب فضل ذکراللہ عزوجل ، حدیث نمبر:6408۔ صحیح مسلم ، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ،باب فضل مجالس الذکر،حدیث نمبر:7015۔مسند احمد،مسندابی ہریرۃ،حدیث نمبر: 7629)

برادران اسلام ! یہ وہ مردانِ باخدا ہیں جو اپنے اخلاق وکردار‘عادات واطوار کے ذریعہ بھٹکی ہوئی انسانیت کوراہِ نجات دکھاتے ہیں،ضلالت وگمراہی اورظلم وبربریت کی گھٹاٹوپ تاریکیوں سے ہدایت واعتدال‘احسان وعدل کی راہ پر گامزن کرتے ہیں اوران کے نفوس کا تزکیہ اور قلوب کا تصفیہ کرتے ہیں ، باطن کی صفائی کے لئے اورادواذ کار کی تلقین کرتے ہیں،عقائدحقہ کی تعلیم دیتے ہیں اوراعمال صالحہ واخلاق حسنہ کی تربیت کرتے ہیں۔

قطب الاقطاب ، فردالافراد حضرت بندگی مخدوم سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ سرزمین دکن میں انہی مقربان بارگاہ کے سرداراورصالحین امت کے سرخیل کہلاتے ہیں۔

چونکہ اسی مبارک مہینہ ذی القعدہ کی سولہ(16) تاریخ کو حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا ہے؛اسی مناسبت سے آپ کی سوانح کے ساتھ ساتھ آپ کی پاکیزہ تعلیمات وقیمتی ارشادات ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے‘ کیونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلامی تاریخ کا مطالعہ اور بزرگوں کے کارناموں سے واقفیت عملی زندگی میں ایک عظیم انقلاب بپا کرتی ہے۔

﴿نام مبارک اور القابِ مبارکہ﴾

حضرت بندہ نواز علیہ الرحمۃ کا اسم گرامی ''سید محمد'' اور کنیت شریفہ ''ابوالفتح'' ہے ،القاب مبارکہ میں ''صدرالدین،الولی الاکبر الصادق، بندہ نواز،گیسو دراز، بلند پرواز اور شہباز'' سرفہرست ہیں۔

آپ کی ولادت باسعادت چار (4) رجب المرجب 721ھ سرزمین دہلی میں ہوئی، آپ امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں، آپ کا نسب مبارک بائیسویں پشت میں امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے، جب آپ کی عمر شریف چار (4) برس ہوئی تو اپنے بزرگ والدین کے ساتھ دہلی سے دولت آباد (اورنگ آباد، مہاراشٹرا) منتقل ہوئے۔

﴿تعلیم اور بیعت﴾

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بزرگ والدین اور نانا جان سے حاصل کی اور حفظ قرآن کریم تکمیل کیا، بعدازاں اکابر امت واساطین علم ومعرفت سے علوم ومعارف کے قیمتی جواہر حاصل کیے۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ اور بھائی کے ہمراہ دہلی تشریف لائے ،اس وقت آپ کی عمر مبارک پندرہ (15) سال تھی، جبکہ والد بزرگوار وصال فرما کر چار (4) سال ہو چکے تھے،16 رجب 736ھ میں پیر طریقت شیخ الاسلام حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعادت حاصل کی، اکتساب علوم شریعت، اسرار طریقت میں شب و روز ہمہ تن مصروف ہو گئے۔

ضروری حد تک علم ظاہر حاصل کر لینے کے بعد آپ نے مرشد گرامی سے عرض کیا کہ اگر حضرت اجازت مرحمت فرمائیں تو اسی حد تک علم ظاہر کی تعلیم پر اکتفاء کرلوں اور علم باطن کی تعلیم میں ہمہ تن مشغول ہو جاؤں، پیرومرشد نے ارشاد فرمایا "**خَیر ہِدایہ وبَزدَوِی ورِسالہ شَمسیہ وکَشّاف ومفتاح صحائف اِیں ہَمَہ رَا مرتب کن! مرا بتو کاریست**" یعنی ہدایہ، اصولِ بزدوی، رسالہ شمسیہ، تفسیرِ کشاف، مفتاح العلوم، ان سب کتابوں کو توجہ سے پڑھئے! کیونکہ ہمیں آپ سے ایک عظیم کام لینا ہے۔

چنانچہ مرشد گرامی کے حکم کی تعمیل میں آپ نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے ان تمام کتابوں کو مکمل کیا، بعد ازاں پوری یکسوئی کے ساتھ علوم باطن کی تحصیل میں منہمک اور سلوک و ریاضت میں مستغرق ہو گئے۔ (سیر محمدی فارسی، ص 16,17)

﴿نعمت خلافت سے سرفرازی﴾

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ ریاضت و مجاہدہ میں مصروف رہے اور آپ پر پیرومرشد کی خصوصی عنایت و توجہ تھی، جس کی وجہ آپ روحانی مدارج طے کرنے لگے اور عرفانی مقامات پر فائز ہونے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ قرب الٰہی کے اعلیٰ ترین مقام پر متمکن ہوئے، شیخ گرامی حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ نے بلا طلب، نعمت خلافت سے سرفراز فرمایا اور قبل وصال اپنا جانشین مقرر فرمایا، شب جمعہ اٹھارہ (18) رمضان 757ھ میں شیخ گرامی نے بعمر بیاسی (82) سال وصال فرمایا، جبکہ بندہ نواز کی عمر شریف چھتیس (36) برس تھی۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ سجادۂ ولایت پر مسند نشین ہو کر مرشد گرامی شیخ الاسلام حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین کی حیثیت سے بندگانِ خدا کو سلسلہ چشتیہ بہشتیہ میں داخل فرمانے لگے اور مریدین و متوسلین آپ کی ذات قدسی صفات کے ذریعہ عوارف و معارف، حقائق و دقائق کے فیضان سے بہرہ مند ہونے لگے۔

﴿خانوادۂ عالیہ﴾

چالیس سال کی عمر شریف میں حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سید احمد بن مولانا سید جمال الدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ بی بی رضا خاتون رحمۃ اللہ علیہا سے عقد نکاح فرمایا، ان کے بطن مبارک سے دو (2) صاحبزادے اور تین (3) صاحبزادیاں تولد ہوئیں، حضرت مولانا سید حسین المعروف سید محمد اکبر حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید یوسف المعروف سید محمد اصغر حسینی رحمۃ اللہ علیہ، دونوں صاحبزادے عالم ربانی و عارف باللہ ہوئے۔

حضرت مولانا قاضی عبد المقتدر، حضرت مولانا خواجگی نحوی اور حضرت مولانا نصیر الدین قاسم رحمۃ اللہ علیہم جیسے باکمال اساتذہ کرام سے علوم شریعت، معقولات و منقولات کی تعلیم حاصل کی، آپ اپنے بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا سید محمد اکبر حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل اور ریاضت و مجاہدہ سے بے پناہ خوش ہوتے تھے، آپ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خانوادۂ عالیہ کے جملہ نفوس قدسیہ علم شریعت ومعرفت کے آفتاب وماہتاب ہوئے ہیں۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ گرامی کے وصال مبارک کے بعد چوالیس (44) سال دہلی ہی میں تعلیم وتربیت' رشد وہدایت کا فریضہ انجام دیا، بعدازاں اسّی (80) سال کی عمر شریف میں دہلی سے رَختِ سفر باندھا، دوران سفر گوالیار، رادھیر ودیگر مقامات میں سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ کے فیوض وبرکات پھیلاتے ہوئے دولت آباد شریف تشریف لائے، والد بزگوار کی مزار مبارک کی زیارت فرمائی، بیاسی (82) برس کی عمر شریف میں سرزمین گلبرگہ شریف رونق افروز ہوئے اوراسی مقام کو ہمیشہ کے لئے مرکز فیض بنایا۔

﴿حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک' مسلکِ اہل سنت وجماعت﴾

برادران اسلام !اہل حق نے ہر دور میں بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک ومشرب سے متعلق حقائق کو واشگاف کیا اور روز روشن کی طرح اس بات کو واضح کردیا کہ حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی مسلک اہل سنت وجماعت کے مطابق گزاری اوراسی کی نشر واشاعت فرمائی، مذہب حنفی کی تشریح وتوضیح فرمائی، طریقہ صوفیہ کی ترویج وتبلیغ فرمائی اور سالکین کے تزکیہ وتصفیہ میں اپنے انفاس قدسیہ سے ہر ہر نَفَس کو وقف فرمادیا اور بندگانِ خدا کی تعلیم وتربیت میں اپنی حیات مقدسہ کے ایک ایک لمحہ کو صرف فرمادیا تھا، آپ کی گراں قدر تصنیفات وتالیفات، تحقیقات وتعلیقات اورآپ کے مواعظ وارشادات، مکتوبات وملفوظات عقائد مسلک حق کی عکاسی کرتے ہیں، چنانچہ آپ کے شہزادۂ اکبر جوامع الکلم میں صفحہ 67،68 پر حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''بہت سے لوگ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں، کوئی انہیں نبی اور خدا تک کہہ دیتا ہے اور اس طرح غلاتیہ، بیانیہ، نُصیر یہ، صالحیہ (الملل والنحل للشہر ستانی) بہت سے گروہ پیدا ہوگئے ہیں۔ ہر ایک کے بارے میں تفصیل بیان کرنا تو بہت طویل بات ہے، لیکن حق مذہب یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام میں افضل ہیں، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ، ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد تمام صحابہ اور اولیاء کرام۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ توہمات اور پراگندہ خیالی ہے وہ گمراہی ہے''۔ (جوامع الکلم، ص:67،68)

﴿خوف الٰہی، عبادت وطاعت' امتیاز اہل بیت﴾

حضرات! امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا حق تعالیٰ سے خوف وخشیت رکھنا، بارگاہ الٰہی سے تعلق اور بندگی کا اظہار کرنا ان کی امتیازی شان کو آشکار کرتا ہے،، بارگاہ رسالت سے رشتہ اور نسبت کے باوجود خوف خدا اور طاعت الٰہی ہمیشہ ان کا وصف خاص رہا، ان کی اس فضیلت کو بیان کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''اہل بیت میں دو چیزیں عام طور پر پائی جاتی ہیں اور ان سے کسی کو بھی خالی نہ دیکھو گے؛ ایک تو خوف خدا' دوسرے عبادت وطاعت الٰہی، اس میں کوتاہی ان میں سے کسی میں نہیں دیکھی جاتی''۔ (جوامع الکلم، ص89)

﴿اتباع سنت' راہ سلوک کی شرط اولین﴾

معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر گامزن رہنا، آپ کی دلنواز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اداؤں کو اپنانا، پاکیزہ سنتوں پر عمل کرنا ہی دارین میں سعادت اور کامیابی کی بنیاد ہے، اتباع سنت سے انحراف اور اسوۂ حسنہ کی خلاف ورزی اہل اللہ اور بندۂ مومن کا شیوہ نہیں، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی حق وصداقت کا معیار، اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حسنِ عقیدت کا اظہار ہے، اس روشن حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اگر کوئی نااہل اس راہ سلوک میں قدم رکھ دیتا ہے تو اسے بڑی فضیحت (رسوائی) ہوتی ہے اور وہ اس میں کامیاب نہیں ہوتا، کیونکہ اس راہ میں صادق (راست باز) ہی کامیاب ہوسکتا ہے، صوفیہ کے یہاں کچھ علامتیں مقرر ہیں جن سے وہ اہل اور نااہل کی تمیز کر لیتے ہیں، ابویزید رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک آدمی کو زہد وتقوی اور باطنی صفائی میں بہت شہرت حاصل تھی، ابویزید رحمۃ اللہ علیہ اس کو دیکھنے کے لئے گئے، اتفاق سے وہ آدمی اپنے گھر سے مسجد جارہا تھا، چلتے چلتے قبلہ کی طرف منہ کر کے اس نے تھوک دیا، ابویزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس کے اعضاء و جوارح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں اور آداب کے خوگر و عادی نہیں ہوئے ہیں؛ وہ اپنے دعویٰ بزرگی میں کیسے صادق ہوسکتا ہے؟ اور وہ اسی جگہ سے بغیر ملاقات کئے واپس چلے گئے۔

(جوامع الکلم، ص:90،89)

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ نورانیت سمجھاتے ہوئے اور عقائد حقہ کی حامل جماعت کو ثبات واستقامت کی تعلیم دیتے ہوئے اپنی کتاب جواہر العشاق میں بیان فرمایا (جسے آپ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مکشوفات والہامات پر مبنی رسالہ کی شرح کرتے ہوئے تصنیف فرمایا) چنانچہ غوث اعظم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہ کے ایک الہام کی شرح فرماتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

اللہ تعالی نے فرشتوں کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پیدا کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور سے، اللہ تعالی فرماتا ہے:...... بموجب حدیث قدسی:

كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ''میں پوشیدہ خزانہ تھا' پس چاہا کہ پہچانا جاؤں''

میں نے چاہا کہ جو میری شان ہے اور جو کچھ میرے جمال وکمال اور قدرت میں ہے اس کو ظاہر کروں۔(تو میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا) مزید آگے تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کافروں نے یہ بات نادانی سے کہی کہ'' اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا'' کیا بشر ہم کو راستہ بتاتے ہیں، پس حکم ہوا کہ کَفَرُوا" وہ لوگ کافر ہوگئے، اتنا نہ سمجھ سکے کہ كَانَ يَمْشِيُ وَلَاظِلَّ لَهٗ (آپ چلتے تھے اور آپ کا سایہ نہ تھا) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے ہیں نورِ خدا کا سایہ کیسے ہوسکتا ہے؟ انتہی ملخصاً۔

(جواھر العشاق ،ص:59)

﴿باطنی پاکیزگی کا مفہوم﴾

حضرات! قلب کی پاکیزگی اور باطن کا تزکیہ ہی دارین کی صلاح وفلاح اور کامیابی وکامرانی ہے اور سلوک کی بنیاد تخلیہ وتجلیہ پر ہے،اس کی توضیح کرتے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا: تخلیہ سے مراد ہے، اللہ جل شانہ کے سوا اور سب طرف سے دل کو ہٹالینا' اور تجلیہ سے مراد ہے، نفس کا تزکیہ اور جِلا، توجہِ تام کے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہونے اور نفس کو طرح طرح کی عبادتوں میں مشغول رکھنے سے جِلاءِ باطن حاصل ہوتی ہے، جس نے یہ دو نعمتیں پالیں اسے دونوں جہاں کی نعمتیں مل گئیں۔

خدائے عزوجل تک جو لوگ پہنچے ہیں، وہ نفسانی خواہشات کے خلاف عمل کرنے، اللہ کی یاد میں راتوں کو جاگنے، دن میں روزے رکھنے اور کھانے پینے میں کمی کرنے اور دائمی طور پر متوجہ رہنے سے اس مرتبہ پر پہنچے ہیں، اس نعمت کے حصول کے لئے ''پیر'' کی توجہ کی ضرورت ہے، ہم سے جو پیر نے فرمایا؛ ہم اس پر چلے اور ان کی اقتدا کی برکت سے فضل الٰہی ہمارے شامل حال ہوا اور تمام مرادیں مل گئیں۔

ایک کلیہ (قاعدہ) ہے جو میں کہہ رہا ہوں، جزئیات کو اسی پر تطبیق دے لو! جہاں ہَوائے نفس ہو؛ اسے ترک کردو! جہاں کوئی آرزو ہو، اسے نظر سے دور کردو!، دیکھو تو پھر کیا کیا نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ (مکتوبات بندہ نواز، ص 48/49)

﴿سونے سے پہلے دن بھر کے عمل کا جائزہ لینا چاہئے!﴾

برادران اسلام! بندۂ مومن جب دن گزارتا ہے تو ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کی کوشش کرتا ہے، اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں اپنی عبادات اور معاملات کی تکمیل کرتا ہے، بسا اوقات وہ غفلت کا شکار ہوجاتا ہے' اسی لئے بزرگان دین نے احادیث کریمہ کی روشنی میں اپنے اعمال کے محاسبہ کی فکر دی کہ آدمی سونے سے پہلے دن بھر کئے گئے امور کا محاسبہ کرے، نیکی و بھلائی پر شکر بجالائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور بدی و برائی پر استغفار کرے۔ سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ.	حضرت ابو یعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کا تابع وفرمانبردار بنادے اور موت کے بعد والی زندگی کیلئے عمل کرے اور نادان وہ ہے جو نفس کو اس کی خواہش کا تابع بنا دے پھر اللہ کے بھروسہ پر آرزوئیں اور امیدیں باندھے رکھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعدادلہ، حدیث نمبر 4401)

اس سلسلہ میں حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ملاحظہ ہو: ''روزانہ سونے کے وقت آدمی کو اپنے دن بھر کے عمل اور قول کا جائزہ لے کر سونا چاہئے، العیاذ باللہ! اگر اس سے دن میں کوئی غلط اور بے ہودہ حرکت ہوگئی ہے تو اس سے اس کو توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور کوشش کرنا چاہئے کہ آئندہ اس طرح کی حرکت اس سے نہ ہو اور اگر اس سے اچھا اور مستحسن کام ہوا ہو تو برابر اس پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ سے اس پر استقامت کی دعا مانگے اور اللہ کا شکر ادا کرے، جو آدمی اس پر عمل پیرا رہے گا وہ قیامت کے دن حساب وکتاب سے بے خوف رہے گا، فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَّسِيرًا۔''

(جوامع الکلم، 287، 288)

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا لمحہ لمحہ انہی پاکیزہ تعلیمات اور خلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا کی ہدایت ورہنمائی میں گزرا، آپ اپنی ذات میں ایک عابدوزاہد' پاکباز وروشن ضمیر بزرگ رہے اور دوسروں کے لئے رشدوہدایت کے علمبردار' اخلاق وکردار کا نمونہ' خیروبھلائی میں امت کے مقتداوپیشوار ہے۔

﴿وصال مبارک﴾

گلبرگہ شریف میں بائیس سال تک رشدوہدایت اورعلم ومعرفت کا سلسلہ جاری رکھنے کے بعد ایک سوچار (104) سال چار (4)ماہ بارہ (12)دن کی عمر مبارک میں وصال فرمایا، روزشنبہ 16/ذیقعدہ825ھ کواشراق وچاشت کے درمیان آپ کی روح مبارک رفیق اعلی سے جاملی۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی میں ہم سب کے لئے پیغام ہے کہ ہم خودغرضی ومادہ پرستی کواپنامقصدِ زندگی نہ بنائیں بلکہ خداترسی اورخلق خدا کی خدمت اختیارکریں، دنیا کی محبت دل سے نکال کرخالق کائنات ومالک حقیقی کی محبت دل میں بسائیں،نفس کی پیروی کرنے کی بجائےنفس کوشریعت اسلامیہ کاتابع بنائیں۔

آج بھی آپ کی تعلیمات وارشادات زخم خوردہ انسانیت کونسخہ کیمیاء دے رہے ہیں،خوف ودہشت کے ماروں کوامن وسلامتی' راحت وآشتی بخش رہے ہیں اور خلق خداکوفیوض وبرکات' انواروتجلیات سے منوّروُمجلّی کررہے ہیں۔

اللہ تعالٰی سے دعاہے کہ ہمیں اہل اللہ وصالحین کےنقش قدم پر چلنے کی توفیق عطافرمائےاوران کےعلمی وروحانی فیوض وبرکات سے مالامال فرمائے!

آمِيْن بِجَاهِ طٰهٰ وَيٰسٓ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○ حج وعمرہ، فضائل وبرکات ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰی آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! عازمین حج وزیارت کے قافلے سوئے حرمین شریفین رواں دواں ہیں، زندگی تمام جس کعبہ کی طرف رُخ کرکے نمازیں ادا کرتے رہے اب وہ خود اپنی آنکھوں سے کعبۃ اللہ شریف کا دیدار کریں گے، جس نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں اب ان کی بارگاہ عالی جاہ میں حاضر ہونے کا شرف پائیں گے۔

حضرات! انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ کسی بڑے دربار میں حاضر ہونا چاہتا ہے تو غسل کرکے مکمل پاک وصاف ہوتا ہے، عمدہ لباس زیب تن کرتا ہے اور پھر دربار شاہی میں حاضر ہوتا ہے، ایسے ہی حجاج کرامؓ بادشاہوں کے بادشاہ، رب العالمین کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور اس دربار عالی میں حاضر ہونے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے انہیں ماہ رمضان کے ذریعہ پاک وصاف کیا گیا، پہلے عشرہ میں بندہ کو رحمتوں سے بہرہ ور کیا گیا، دوسرے عشرہ میں مغفرت کے ذریعہ گناہوں سے پاک وصاف کیا گیا، تیسرے عشرہ میں جہنم سے رہائی کا پروانہ دیا گیا اور اسے شب قدر کی برکتوں سے مالا مال کیا گیا، بندۂ مومن نے قرآن کریم کی تلاوت وسماعت بھی کی' جس سے دل کا زنگ دور ہوگیا اور اس کا قلب روشن ومنور ہوگیا، روزہ کی برکت سے نفس مغلوب ہوگیا اور بندہ تربیت اسلامی کا مظہر اور تراویح ونوافل کی ادائی سے اخلاق حمیدہ کا پیکر بن گیا، اب تک وہ گناہوں کے میل سے آلودہ تھا' اسے ماہ رمضان میں آب رحمت اور مغفرت کے پانی سے پاک وصاف کردیا گیا، جب بندہ مکمل پاک وصاف ہوگیا تو اب اجازت ملتی ہے کہ رب العالمین کے دربار میں حاضر ہوجاؤ!۔

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ حج﴾

حضرات! جن افراد کو اللہ تعالی حج کی سعادت عطا فرمارہا ہے' وہ بارگاہ الہی کے منتخب اور چنندہ ہیں؛ کیونکہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی اور لوگوں میں حج کا اعلان کیا' قدرت الہی سے آپ کی آواز زمین وآسمان کے درمیان گونج اٹھی' جسے زمین وآسمان میں موجود ساری خلقت نے سنا، دنیا کے گوشہ گوشہ سے مخلوق خدا کا وہاں حاضر ہونا اس کی بین دلیل ہے،

جیسا کہ مستدرك على الصحيحين میں روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَمَّا فَرَغَ إِبْرَاهِيمُ مِنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانۂ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَالَ: رَبِّ قَدْ فَرَغْتُ. فَقَالَ : أَذِّنْ فِيْ النَّاسِ بِالْحَجِّ . قَالَ : رَبِّ وَمَا يَبْلُغُ صَوْتِيْ ؟ قَالَ : أَذِّنْ وَعَلَيَّ الْبَلاغُ. قَالَ : رَبِّ كَيْفَ أَقُوْلُ؟ قَالَ : قُلْ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ ، حَجُّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ فَسَمِعَهُ مَنْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .أَلا تَرَى أَنَّهُمْ يَجِيْئُوْنَ مِنْ أَقْصَى الْأَرْضِ يُلَبُّوْنَ ؟.

تعالی کے دربار میں معروضہ کیا: الٰہی! میں تعمیر سے فارغ ہو چکا ہوں، تو اللہ تعالی نے حکم فرمایا: ''لوگوں میں حج کا اعلان کرو!'' انہوں نے عرض کیا: الٰہی! میری آواز کیسے پہنچے گی؟ ارشاد فرمایا: آواز دینا تمہارا کام ہے اور پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: پروردگار! میں کن کلمات سے اعلان کروں؟ ارشاد فرمایا: اس طرح کہو! ''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا، معزز ومکرم گھر کعبۃ اللہ کا حج تم پر فرض کیا گیا'' تو زمین وآسمان کے درمیان جتنی مخلوق تھی سب نے آپ کی آواز سنی۔ یہی وجہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ حجاج زمین کے کونے کونے سے لبیک لبیک کہتے ہوئے حج کے لئے آتے ہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الحج، حدیث نمبر 3421)

﴿ندائے خلیل پر لبیک کہنے والے ہی حج کے سعادتمند﴾

برادران اسلام! حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز پر جن افراد نے لبیک کہا تھا وہی افراد آج حج کی سعادت سے مشرف ہو رہے ہیں، جیسا کہ تفسیر درمنثور میں ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ أَنْ يُّنَادِيَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ ، صَعِدَ أَبَا قُبَيْسٍ فَوَضَعَ أُصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ثُمَّ نَادَى : إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَأَجِيبُوا رَبَّكُمْ. فَأَجَابُوْهُ بِالتَّلْبِيَةِ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَأَرْحَامِ النِّسَاءِ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَجَابَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ. فَلَيْسَ حَاجٌّ يَحُجُّ مِنْ يَّوْمِئِذٍ إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ؛ إِلَّا مَنْ كَانَ أَجَابَ إِبْرَاهِيمَ يَوْمَئِذٍ.

امام ابن ابو حاتم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے،آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کریں تو آپ ابوقبیس نامی ایک پہاڑ پر چڑھے اور اپنی مبارک انگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھا اور ندا دی:"بیشک اللہ تعالی نے تم پر حج فرض کیا ہے تو تم اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہو!"تو آپ کی اس ندا پر لوگوں نے مردوں کی پشتوں اور عورتوں کے شکموں سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اس دعوت کو قبول کیا۔اور سب سے پہلے یمن والوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔اور اس دن سے قیامت تک جو کوئی حاجی حج کرتا ہے تو یہ وہی خوش نصیب ہے جس نے اس وقت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور،سورۃ الحج،27)

حضرات! جو بندگان خدا حج کا عظیم فریضہ ادا کر رہے ہیں وہ اللہ تعالی کے دربار سے منتخب اور چنندہ ہیں،اللہ تعالی جب اس شرف سے مشرف فرما رہا ہے تو انہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہیئے کہ وہ حج کے مناسک بہتر طور پر سیکھ لیں،توبہ واستغفار کی کثرت کریں،دل میں خوف وخشیت کی کیفیت میں مزید اضافہ کریں،جوحقوق واجب ہیں انہیں ادا کریں،اگر کسی کی دل آزاری کی ہوتو ان سے معافی چاہیں،حج میں بطور خاص صبر وتحمل،ایثار وقربانی،عفوودرگزر سے کام لیں،ارشادحق تعالی ہے:

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ	جو شخص حج کے مہینوں میں احرام باندھ کرحج کی نیت کرلےتو حج کے وقت نہ بے حیائی کا کوئی کام کرے اور نہ کوئی گناہ کرے اور نہ ہی کسی سے جھگڑے۔

(سورۃ البقرۃ،آیت:197)

برادران اسلام!حج دین اسلام کا ایک مہتم بالشان رکن ہے،جو،ہر صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا.	ترجمہ:اوراللہ تعالی کے لئے لوگوں پر کعبۃ اللہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے۔

(سورۃ آل عمران،آیت:97)

حج اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے کیا جائے،اس سے ریا کاری ودکھاوا مقصود نہ ہو،حج اس لئے نہ کیا جائے کہ لوگ ہمیں حاجی کہیں بلکہ اس نیت سے کیا جائے کہ اللہ تعالی اوراس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوجائیں؛کیونکہ عبادات کے اندر نیت کوروح کا درجہ دیا گیا ہے،جوخوش نصیب افراد خُلوصِ نیت کے ساتھ حج ادا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں ان کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عظیم بشارت عطا فرمائی جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

حَدَّثَنَا سَيارٌ اَبُو الْحَكَمِ	حضرت ابوالحکم سیار رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ	میں نے حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ	فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ	عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت نبی اکرم
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ	نے اللہ کی رضا کے لئے حج کیا اور اس نے نہ بے حیائی
مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ	کا کوئی کام کیا اور نہ فسق و فجور کا مرتکب ہوا؛ وہ اس
وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ	طرح گناہوں سے پاک ہوکر لوٹے گا گویا اس کو اس
وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.	کی ماں نے ابھی جنم دیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور۔ حدیث نمبر1521)

﴿حج کس پر فرض ہے؟﴾

جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ	سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى	انہوں نے فرمایا: ایک صاحب حضرت نبی اکرم
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر
رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ	ہوکر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْحَجَّ؟ قَالَ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

وسلم! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: توشۂ سفر اور سواری۔

(جامع الترمذی ' کتاب الحج' باب ما جاء فی إیجاب الحج بالزاد والراحلة' حدیث نمبر818)

فقہاء کرام نے اس کی یوں وضاحت کی ہے کہ جس شخص کے پاس بنیادی ضرورت سے زائد اس قدر مال ہو کہ وہ بیت اللہ شریف تک آنے جانے اور قیام کرنے کے اخراجات برداشت کرسکتا ہو اور سفر حج سے واپس آنے تک اہل وعیال کے نفقہ کا انتظام کرسکتا ہو تو وہ صاحب استطاعت ہے اور اس پر حج فرض ہے۔

زکوۃ واجب ہونے کے لئے دیگر شرائط کے ساتھ نصاب کا مالک ہونا' مال کا بڑھنے والا ہونا اور نصاب پر سال گزرنا' شرط ہے، حج واجب ہونے کے لئے مال کے بڑھنے یا اس پر سال گزرنے کی شرط نہیں اور نہ نصاب کی تکمیل لازمی ہے، محض بنیادی ضرورت اور اہل وعیال کے نفقہ سے زائد اتنی رقم ہو کہ بیت اللہ شریف جانے آنے کے اخراجات برداشت کرسکتا ہو تو حج فرض ہو جاتا ہے۔

رہائشی گھر کے علاوہ جائیداد ہو اور اس کو فروخت کرنے سے اتنی رقم حاصل ہوتی ہے کہ وہ واپسی تک اہل وعیال کے نفقہ کا بندوبست کرکے حج کے مکمل اخراجات برداشت کرسکتا ہو تو ایسے شخص پر حج فرض ہے۔

فتاوی عالمگیری، کتاب المناسک میں ہے: وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته ، وهو ما سوى مسكنه ولبسه وخدمه ، وأثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهبا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجائيا راكبا لا ماشيا وسوى ما يقضى به ديونه ويمسك لنفقة عيالـه ، ومرمة مسكنـه ونحوه إلى وقت انصرافه......وفى التـجـريد: إن كان له دار لا يسكنها وعبد لا يستخدمه فعليه أن يبيعه ويحج به .(فتاوى عالمگيرى ، كتاب المناسك)

﴿حج فرض ہونے کے باوجود تاخیر کرنا' موجب غضب﴾

بعض افراد حج فرض ہونے کے باوجود کسی شرعی عذر کے بغیر پس وپیش کرتے ہیں،اوراگر قضاء آجائے تو ایک فرض کے تارک اور عظیم فضیلت سے ہمیشہ کے لئے محروم رہ جاتے ہیں، جامع ترمذی میں روایت ہے:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَلَکَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلاَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِکَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً).

سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص زادراہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچائے اور پھر وہ حج نہ کرے تو اس پر اس بات کا فرق نہیں کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی مرے۔اسی سے متعلق اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے: اور اللہ تعالی کے لئے لوگوں پر کعبۃ اللہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے۔(سورۂ آل عمران، آیت:97)

(جامع الترمذی،ابواب الحج، باب ما جاء فی التغليظ فی ترك الحج،حديث نمبر:817)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہیں کرتے انہیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

حج میں کمال درجے کی خوشنودی الٰہی ہے چونکہ بطیبِ خاطر مال خرچ کرنا اور مصائب پر صبر کرنا مشکل کام تھا اس لئے حق تعالیٰ نے عمر بھر میں ایک ہی حج مقرر فرمایا؛ جس سے اہل ایمان کا امتحان مقصود ہے۔ بڑی افسوس کی بات ہوگی کہ ہم عمر بھر دعوائے عبودیت کرتے رہیں اور تمام عمر میں ایک امتحانِ عبودیت جو مقرر کیا گیا ہے اس سے بھی گریز کر جائیں!

اس سے تو یہ ثابت ہوگا کہ وہ دعویٰ زبانی ہی زبانی تھا۔اسی وجہ سے متعدد حدیثوں میں وارد ہے کہ جو حج نہیں کرے گا وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی' اللہ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

(مقاصد الاسلام،حصۂ چہارم،ص:56)

﴿حج' ظاہری وباطنی فوائد کا جامع﴾

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حج کے اس عظیم فریضہ کی بابت خصوصی فضائل، برکات ومنافع بیان فرمائے ہیں،بعض افراد حج فرض ہونے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ حج پر زیادہ مصارف آتے ہیں،مال کثیر خرچ کریں تو شاید ہم فقر وفاقہ سے دوچار ہوجائیں گے،ایسے افراد کو بھی حج کی ترغیب دلاتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی حج کی برکت سے فقر وتنگدستی کو دور فرمادیتا ہے اور گناہوں کو بھی معاف فرمادیتا ہے،فقر وتنگدستی کا دفع ہونا ظاہری فائدہ ہے اور گناہوں کا معاف کیا جانا باطنی فائدہ ہے،اس طرح حج ظاہری وباطنی ہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوفوائد کا جامع ہے، جیسا کہ جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ .

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پے درپے حج وعمرہ کیا کرو کیونکہ حج وعمرہ فقر اور گناہوں کو ایسے ہی دفع کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہا اور سونا چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔ اور مقبول حج کا ثواب تو جنت ہی ہے۔

(جامع الترمذی ، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، حدیث نمبر: 815۔ سنن النسائی ، فضل المتابعة بین الحج والعمرة، حدیث نمبر:2630 ۔سنن ابن ماجه، باب فضل الحج والعمرة، حدیث نمبر:2887)

﴿حج کے اقسام﴾

حضرات! حج کی تین قسمیں ہیں:

(1) حج قِران ۔ (2) حج تمتع (3) حج افراد۔

(1) **حج قِران:** اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج دونوں کی ایک ساتھ نیت کر کے احرام باندھا جاتا ہے۔

حج قران میں عمرہ کرنے کے بعد بال نہیں نکالے جاتے اور احرام نہیں کھولا جاتا بلکہ اسی طرح احرام کی حالت میں رہتے ہیں اور جب حج کے دن شروع ہوتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو اسی احرام سے حج کرتے ہیں، البتہ احرام کا لباس حسب ضرورت تبدیل کر سکتے ہیں۔

(2) **حج تمتع**: اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے حج کے مہینوں میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور مناسک عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھولدیا جاتا ہے، پھر جب حج کے دن شروع ہوتے ہیں اس وقت دوبارہ حج کا احرام باندھکر حج کیا جاتا ہے۔

اکثر افراد حج تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔

(3) **حج اِفراد**: اس حج کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور مناسک حج ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے۔

﴿اشہر حج (حج کے مہینے)﴾

حضرات! حج کا فریضہ' زمان ومکان کے ساتھ خاص ہے، یعنی اس فریضہ کو مخصوص مقام اور خاص وقت پر ادا کیا جاتا ہے، شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن حج کے مہینے کہلاتے ہیں۔

صحیح بخاری شریف میں روایت ہے:

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کے مہینے: شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔

(صحیح البخاری ، کتاب الحج ، بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ)

حج کے ایام: حج کے چھ (6) دن ہیں:

8/9/10/11/12 اور 13 ذی الحجہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿ حج کے فرائض ﴾

فرائض حج تین (3) ہیں:

(1) احرام۔(2) وقوف عرفات۔(3) طواف زیارت۔

(1) احرام: اس سے مراد دل سے حج کی نیت کرنا اور تلبیہ (لبیک) کہنا ہے۔ (عموماً بغیر سلے کپڑوں کو احرام کہا جاتا ہے)

(2) وقوف عرفات: 9! ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد سے 10! ذی الحجہ کی صبح صادق کے درمیان میدان عرفات میں کچھ دیر کے لئے کیوں نہ ہو ٹھہرنا یہ وقوف، حج کا عظیم ترین رکن ہے۔ زوال کے فوری بعد وقوف کا آغاز کرنا، مسنون ہے۔

(3) طواف زیارت: 10! ذی الحجہ کی صبح سے 12! ذی الحجہ کے دن، سورج غروب ہونے سے پہلے تک کسی بھی وقت بیت اللہ شریف کا طواف کرنا۔

حضرات! ان تینوں ارکان کو ترتیب وار ادا کرنا اور ہر رکن کو اس کے مخصوص مکان (جگہ) اور مقررہ وقت میں ادا کرنا بھی ضروری ہے ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے تو حج نہیں ہوگا اور اس کی تلافی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہو سکتی۔

﴿ واجبات حج ﴾

واجبات حج چھ (6) ہیں: (1) وقوف مزدلفہ: دس (10) ذی الحجہ کو صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں وقوف کرنا، اس کا انتہائی وقت طلوع آفتاب سے پہلے تک ہے۔ (2) صفا، مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (3) رمی جمار: جمرات کو کنکریاں مارنا۔ (4) حج قِران اور حج تمتع کرنے والوں کے لئے قربانی کرنا۔ (5) حلق: سر کے بال منڈانا یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقصیر: بال کتروانا۔(6) آفاقی (میقات سے باہر رہنے والے) کے حق میں مکہ مکرمہ سے واپسی کے موقع پر طواف وداع کرنا۔نوٹ: ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے خواہ قصداً یا سہواً ترک کیا ہو تو ایک دم یعنی ایک بکری کی قربانی کرنا واجب ہے۔

ادائی حج کے لئے عرفہ مزدلفہ و منیٰ مقرر کرنے کی حکمتیں

حضرات! حج کی ادائی کے لئے منی مزدلفہ اور عرفات وغیرہ مقامات مقرر کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

''امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ حج کے روز لوگ اس پہاڑ کے پاس (یعنی عرفات میں) کھڑے ہوتے ہیں جو حدِّ حرم سے باہر ہے اور حرم میں نہیں کھڑے ہوتے؟ فرمایا اس لئے کہ کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم باب اللہ جب بندے اپنے خدا کی بارگاہ میں وفد بن کر آتے ہیں تو وہ پہلے دروازے کے باہر کھڑے کئے جاتے ہیں تا کہ نہایت عاجزی اور تضرع کریں پھر اس نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مشعر حرام کے پاس بھی وقوف ہوتا ہے؟ فرمایا جب اندر آنے کی انہیں اجازت ہوئی تو وہ اندر تو آ گئے مگر پھر دوسرے پردے کے پاس یعنی مزدلفہ میں روکے جاتے ہیں تا کہ پھر وہاں تضرع اور عاجزی کریں اور اس کے بعد قربانی گزراننے کی اجازت ہوتی ہے جو باعث تقرب ہے اور وہاں تمام گناہوں اور میل کچیل سے پاک و صاف ہوکر اصلاح وغیرہ بنوا کر باطہارت و زینت زیارت کرنے کی اجازت ہوتی ہے (اسی وجہ سے اس طواف کا نام طواف الزیارۃ ہے) پھر اس نے پوچھا ایام تشریق میں روزے کیوں منع کئے گئے؟ فرمایا: اس لئے کہ اُن دنوں لوگ خدائے تعالیٰ کی مہمانی میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتے ہیں اور مہمان بغیر اجازتِ میزبان کے روزہ نہیں رکھ سکتا پھر اس نے پوچھا کہ کعبہ شریف کا پردہ پکڑنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص کسی کا قصور کرتا ہے اور جب اس سے ملاقات ہوتی ہے تو اس جرم کی معافی کے لئے اس کا دامن پکڑ کر معافی چاہتا ہے۔'' (مقاصد الاسلام، حصۂ چہارم، ص59/60)

عازمین حج کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

سیدی ومرشدی حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ عازمین حج کو نصیحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''یہاں میں ان امور کا تذکرہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جن کو حضرت والدی علیہ الرحمہ بالعموم ہر عازم حج اور زائر سے فرمایا کرتے تھے' تا کہ یہ حضرات ان باتوں کا لحاظ رکھ کر اپنے سفر کو کامیاب بنائیں۔

پہلی بات بڑے اہتمام سے یوں فرماتے: دیکھو میاں! یہ حج کا سفر بڑا صبر آزما اور مشقت طلب ہوتا ہے، اس میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ جب لوگ ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اپنی آسائش کو مقدم کرنے کے لئے آپس میں جھگڑنے اور اختلاف کرنے لگتے ہیں، خبردار! ایسے مواقع پر صبر وتحمل کو ہاتھ سے جانے نہ دینا، بات کتنی ہی تلخ اور ناگوار کیوں نہ ہو، درگزر سے کام لینا اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو کبھی نہ بھولنا:

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ. (سورۃ البقرۃ، آیت:197)

خبردار! حج کے درمیان لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ نہ ہونے پائے، اس صبر کا بڑا اجر ہے۔

دوسری بات یہ ارشاد فرماتے کہ دیکھو میاں! بعض عبادتیں مقامات کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاص ہوتی ہیں، جو دوسری جگہ نہیں ہوسکتیں، اس لئے کوشش کرو کہ جب تک تمہارا مکہ معظّمہ میں قیام رہے بیت اللہ شریف کا زیادہ سے زیادہ طواف ہوتا رہے کہ یہ نعمت دنیا میں کسی اور جگہ نصیب نہیں ہوسکتی، اسی طرح عمرہ بھی خصوصی عبادت ہے، جو مکہ معظّمہ ہی میں میسر آتی ہے، اس لئے جتنے ہوسکیں اپنے اور اپنے والدین اور عزیز واقارب کی طرف سے نفل عمرے ادا کرو، اور اس کو بھی خوب یاد رکھو کہ یہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے، لیکن ساتھ ہی اس کو بھی نہ بھولو کہ یہاں گناہوں پر بھی ویسی ہی سخت پکڑ ہے۔

تیسری بات زمزم شریف کے متعلق یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو ھم خرما وھم ثواب (وہ جس میں لذت بھی ہو اور کارِ خیر بھی) کے مصداق ہے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو جس نیت سے پیو وہ پوری ہوتی ہے، یہ امراض کے لئے شفا بھی ہے اور دعاء کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے اور بھوک کے لئے غذا بھی، اس لئے جب تک یہاں قیام رہے زمزم شریف خوب پیو اور اس کے وسیلہ سے دعاء کیا کرو!۔

یہاں کے اوراد کے تعلق سے حضرت قبلہ علیہ الرحمہ یہ ارشاد فرماتے کہ "حزب اعظم" دعاؤں کا ایسا مجموعہ ہے جس میں ساری مسنون دعائیں جمع ہیں، اس لئے کم ازکم اس کا ایک ختم یہاں ہوجائے تو بہت اچھا ہے۔"

(کتاب الحج والزیارۃ، پیش لفظ ، ص:4/3)

(زیارت روضہء اطہر کے آداب کے بارے میں حضرت علیہ الرحمۃ کی قیمتی نصیحتیں زیارت روضۂ اطہر کے ضمن میں بیان کی گئی ہیں۔)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿طوافِ خانۂ کعبہ' امت کے لئے خصوصی شرف﴾

حضرات! یوں تو ہر دور میں طواف کرنے والے خانۂ کعبہ کا طواف کرتے رہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو اللہ تعالی نے طواف کا خصوصی شرف عطا فرمایا' جیسا کہ امام طبرانی کی معجم اوسط میں روایت ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ ، إِنَّ لِلْكَعْبَةِ لِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ، وَلَقَدْ اِشْتَكَتْ إِلَى اللّٰهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَبِّ ، قَلَّ عُوَّادِىْ ، وَقَلَّ زُوَّارِىْ ، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا : إِنِّىْ خَالِقٌ بَشَرًا خُشَّعًا سُجَّدًا ، يَحِنُّوْنَ إِلَيْكَ كَمَا تَحِنُّ الْحَمَامَةُ إِلَى بَيْضَتِهَا .	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بیشک کعبہ کو زبان اور دو ہونٹ ہیں، اور اس نے اللہ تعالی کے دربار میں شکایت کی، اس نے عرض کیا: اے پروردگار! میرے پاس آنے والے اور زیارت کرنے والے کم ہو گئے، تو اللہ تعالی نے اس کی جانب وحی فرمائی، بیشک میں ایسے انسانوں کو وجود بخشنے والا ہوں جن کے دل خوف وخشیت سے معمور اور ان کی جبینیں بارگاہ الہی میں سجدہ ریز رہیں گی، وہ تیری طرف ایسے مشتاق رہیں گے جیسے کبوتر اپنے انڈے کی طرف مشتاق رہتا ہے۔

(المعجم الأوسط للطبرانی ، باب المیم من اسمه : محمد ،حدیث نمبر 6245)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی لئے ہر بندۂ مومن خواہ امیر ہو کہ غریب اس کی دلی تمنا یہ ہوتی ہے کہ اس حیات مستعار میں کم از کم ایک مرتبہ حج بیت اللہ وزیارت روضۂ مقدسہ کے شرف سے مشرف ہو، اسی لئے اقطاع عالم سے مسلمان مکہ مکرمہ ومدینۂ طیبہ حاضر ہوتے ہیں۔

﴿حجاج ومعتمرین' اللہ تعالی کے مہمان﴾

حجاج ومعتمرین کو یہ اعزاز بخشا جاتا ہے کہ وہ جو دعا کرتے ہیں اللہ تعالی اسے قبول فرماتا ہے، انہیں اللہ تعالی کے مہمان ہونے کا شرف ملتا ہے۔

سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللَّهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالی کے مہمان ہیں' اگر وہ اللہ تعالی سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر وہ مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کو بخش دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجه، باب فضل دعاء الحج، حديث نمبر:3004)

حضرات! جب حجاج کرام کے پیش نظر یہ بات رہے گی کہ ہم اللہ تعالی کے مہمان ہیں اور اس کے دربار میں حاضر ہیں تو ان کی زبان پر کبھی حرف شکایت نہیں آئے گا اور ظاہری طور پر کوئی مصیبت اور پریشانی بھی پیش آجائے تو صبر کریں گے اور دل میں یہ یقین رہے گا کہ جس پاک پروردگار کے دربار میں ہم آئے ہیں وہی ہماری حفاظت فرمائے گا اور ہر مصیبت کو راحت میں تبدیل فرمادے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿سفر حج میں ہر قدم پر نیکی اور گناہوں سے پاک ہونے کی بشارت﴾

سامعین کرام، کرم کا یہ معاملہ ہوتا ہے کہ حجاج کرام کو ہر قدم پر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں جیسا کہ شعب الایمان میں حدیث شریف ہے:

فإني سمعت أبا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول : من جاء يؤم البيت الحرام ، وركب بعيره فما يرفع البعير خفا ولا يضع خفا إلا كتب الله له بها حسنة ، وحط عنه بها خطيئة ورفع له بها درجة حتى إذا انتهى إلى البيت فطاف به وطاف بين الصفا والمروة ثم حلق أو قصر إلا خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بیت اللہ شریف کے ارادہ سے آئے اور اپنے اونٹ پر سوار ہو تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم کے بدلہ خطا معاف فرماتا ہے اور ہر قدم کے بدلہ درجہ بلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بیت اللہ شریف کو پہنچتا ہے اور طواف کے شرف سے مشرف ہوتا ہے اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرتا ہے پھر حلق یا قصر کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوکر نکلتا ہے جس دن کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(شعب الإيمان للبيهقي،الخامس والعشرون من شعب الإيمان وهو باب المناسك ، فضل الحج والعمرة ،حديث نمبر3959)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿مقبول حج کا بدلہ جنت!﴾

جب بندہ حج ادا کرکے واپس ہوتا ہے تو اس حال میں واپس ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا، مقبول حج کے بدلہ اسے جنت عطا کی جاتی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔

(صحیح البخاری ، باب وجوب العمرة وفضلها، حدیث نمبر: 1773۔صحیح مسلم، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، حدیث نمبر:3355)

حضرات! جب امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجاج کرام کے حق میں دعا فرمائی ہے تو اس دعاء مستجاب کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس سے صرف حجاج کرام ہی فیضیاب نہیں ہوتے بلکہ اب وہ جس کے حق میں سفارش کرتے ہیں اللہ تعالی اسے قبول فرماتا ہے

جیسا کہ مسند بزار، جامع الاحادیث، جامع کبیر، مجمع الزوائد اور کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَنْ أَبِی مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ ، رَفَعَهُ إِلَی رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم ، قَالَ : الْحَاجُّ يَشْفَعُ فِي أَرْبَعِ مِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ ، أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ .	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرنے والا اپنے چار سو(400)خاندان،(راوی کہتے ہیں :یاحضور نے فرمایا)خاندان کے چار سو(400)افراد کی شفاعت کرے گا۔

(مسند البزار، مسند حذيفة بن اليمان رضى الله عنهما ،حديث نمبر: 3196 ۔ الجامع الكبير للسيوطى ، حرف الحاء حديث نمبر:12137۔ جامع الاحاديث، حرف الحاء ، المحلى من الحاء ،حديث نمبر:11680 ۔مجمع الزوائد، كتاب الحج باب دعاء الحجاج والعمار حديث نمبر:5289 ۔كنز العمال، كتاب الحج والعمرة ، الباب الأول فى فضائل الحج ووجوبه وآدابه، الإكمال من الفصل الأول فى فضائل الحج ،حديث نمبر:11841)

﴿یوم عرفہ کی فضیلت﴾

شرح السنہ،مشکوۃ المصابیح اورزجاجۃ المصابیح میں حدیث پاک ہے:

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :" إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمْ	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:"جب عرفہ کا دن ہوتا ہےتو اللہ تعالی آسمان دنیا پرنزول اجلال فرماتا ہےاورفرشتوں کےسامنے میدانِ عرفات میں جمع ہونے والوں پرفخرفرماتا ہےاورارشادفرماتا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُنْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! فُلَانٌ كَانَ يَرْهَقُ، وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ، قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ ".	'اے فرشتو! تم میرے بندوں کو دیکھو کہ وہ میری بارگاہ میں پراگندہ بال گرد آلود چہروں میں دور دراز تنگ اور کشادہ راستوں سے چل کر یہاں حاضر ہیں (اور تسبیح وتہلیل ذکر وتلبیہ کرتے ہوئے مجھے پکار رہے ہیں،) اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے ان سب کو بخش دیا، یہ سن کر فرشتے عرض کرتے ہیں: پروردگار! ان میں فلاں مرد اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہگار اور متہم ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سن کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: 'سنو! میں نے (نیکوں کے ساتھ) ان کو بھی بخش دیا' یہ فرما کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی اور دن دوزخ سے اتنے بندوں کو رہائی نہیں ملتی جتنے بندوں کو عرفہ کے دن دوزخ سے رہائی ملتی ہے۔

(شرح السنہ، مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2601۔ زجاجۃ المصابیح، حدیث نمبر: 105)

حضرات! یہاں کتاب وسنت کی روشنی میں حج کی فرضیت واہمیت اور اس کے فضائل وبرکات بیان کئے گئے ہیں؛ تا کہ ہمارے دلوں میں حج کی ادائی کا جذبہ مزید پروان چڑھے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے ہمیں حج مقبول کی سعادت اور روضۂ اطہر کی زیارت کے شرف سے مشرف فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعت شریف

مژگاں ہیں عاشقوں کیلئے تیر ایک ایک
اور تار موئے زلف ہے زنجیر ایک ایک

ہاتھ آئے جس کو سلسلۂ زلفِ عنبریں
توڑے تعلقات کی زنجیر ایک ایک

عشاق کے دلوں کو پھنسانے کا دام ہے
ہر تار موئے زلفِ گرہ گیر ایک ایک

زردی رنگ و آہ و فغاں اشک و لاغری
ہے عشق جاں گداز کی تاثیر ایک ایک

کی صدقِ دل سے جس نے اطاعت رسول کی
عالم میں اُس کی کرتا ہے توقیر ایک ایک

کیا حال ہو جو حشر کے دربار عام میں
بھرِ سزا سنائیں گے تقصیر ایک ایک

کیا لطف سنگ وگلِ کی عمارت میں منعمو
اشکستہ دل ہیں قابل تعمیر ایک ایک

جوہم سے کام ہوتے ہیں غفلت کے خوابمیں
محشر میں پیش آئیگی تعبیر ایک ایک

لکھا تھا جو ازل میں وہ ہرگز ٹلا نہیں
ہر چند کی خلاف میں تدبیر ایک ایک

ہر چیز میں ہے صنعتِ خلاّق جلوہ گر
اس وجہ سے ہے قابل تصویر ایک ایک

عارف کو فہم آیۂ تخلیق کے لئے
اوراقِ گل ہیں نسخۂ تفسیر ایک ایک

طیبہ کی سرزمیں کی مہوّس کو قدر کیا
خاشاک وخاک واں کی ہے اکسیر ایک ایک

وعدوں پہ انورؔا کہیں اُسکے نہ بھولئے
میں جانتا ہوں نفس کی تزویر ایک ایک

از: شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

O

○ زیارت روضۂ اطہر، فضائل وآداب ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا.صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! یہ حج کا موسم ہے، حجاج وزائرین کو یہ شرف مل رہا ہے کہ وہ ایک ہی سفر میں حج بیت اللہ شریف وزیارت روضۂ اطہر کی سعادت سے مالا مال ہورہے ہیں، بعض حضرات براہ راست مدینۂ منورہ حاضر ہورہے ہیں اور بعض افراد حج کی ادائی کے بعد مدینۂ منورہ حاضر ہونے کا شرف حاصل کررہے ہیں، جولوگ پہلے مدینۂ طیبہ حاضر ہورہے ہیں انہیں یہ موقع مل رہا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے سہارے بخشش جاکر پاک صاف حالت میں بارگاہ الٰہی میں سرفرازی کے لئے مکہ مکرمہ جارہے ہیں، اور جو حضرات پہلے مکہ مکرمہ جارہے ہیں انہیں یہ موقع مل رہا ہے کہ وہ خانۂ خدا میں حاضر ہوتے ہیں اور گناہوں سے پاک وصاف ہوکر نبی طاہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں طہارت باطنی کے ساتھ باریابی کے لئے حاضر ہورہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار گہر بار میں حاضری بندۂ مومن کے حق میں نعمت عظمی، امید افزا طاعت اور درجات عالیہ کے حصول کا بڑا وسیلہ ہے، آپ کے دربار میں حاضر ہونا تقرب الہی کا قریب ترین ذریعہ ہے، آپ کی بارگاہ کی حاضری گناہوں کی بخشش اور حصول رحمت ومغفرت کا قوی آسرا ہے۔

﴿دربار اقدس میں حاضری حکم قرآنی﴾

حضرات! زائرین روضۂ اقدس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کا مژدۂ جاں فزا سنایا، در اقدس کی حاضری کو اللہ تعالی نے معصیت شعار افراد کے لئے گناہوں کی معافی کا ذریعہ، توبہ کی قبولیت اور نزول رحمت کا وسیلہ قرار دیا ہے، سورۂ نساء کی آیت نمبر:64، میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا	اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے
أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ	محبوب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اور اللہ سے
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ	مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ	وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش فرمادیں تو وہ ضرور
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا	بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم
رَحِيمًا.	فرمانے والا پائیں گے۔

(سورۃ النساء، آیت :64)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالی نے تین امور کا ذکر فرمایا: (1) جب گناہ کر بیٹھے تو آپ کے دربار میں حاضر ہونا۔ (2) استغفار کرنا۔ (3) حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ان کے حق میں سفارش فرمانا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب یہ تین کام ہوتے ہیں تو اللہ تعالی کی جانب سے اس بندہ کیلئے قبولیتِ توبہ کا مژدہ ملتا ہے اور بندہ بے پناہ رحمتوں کا حقدار بنتا ہے۔

تمام محدثین ومفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ تک ہی محدود نہیں بلکہ بعداز وصال بھی یہی حکم ہے۔

اس سلسلہ کے دو واقعات ہم ذکر کررہے ہیں جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں وآشکار ہوجاتی ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ کا حکم بعداز وصال باقی ہے۔

﴿وصالِ مبارک کے تین دن بعد اعرابی کی حاضری﴾

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک روایت تفسیر البحر المحیط اور سبل الہدی والرشاد میں منقول ہے:

وروی الحافظ ابن النعمان فی (مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الأنام) من طریق الحافظ ابن السمعانی بسنده عن علی رضی الله تعالی عنه قال: قدم علینا أعرابی بعدما دفنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاثة أيام فرمی نفسه علی القبر الشریف، وحثا من ترابه	محدث ابن نعمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب "مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام" میں محدث ابن سمعانی کی وساطت سے روایت ذکر کی ہے، جسے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے: حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے تین دن بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر گریہ وزاری کرنے لگے اور اس کی خاک مبارک کو اپنے سر پر ڈالنے لگے اور عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی رأسه وقال: یا رسول الله، قلت فسمعنا قولک، ووعیت عن الله تعالی ووعینا عنک وکان فیما أنزل علیک: (ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاؤوک فاستغفروا الله، واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما). وقد ظلمت نفسی، وجئتک تستغفر لی فنودی من القبر: إنه قد غفر لک	آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے آپ کے ارشادِ عالی کو سنا، آپ نے اللہ تعالی سے کلام سنا اور بحفاظت ہم تک پہنچایا اور ہم نے آپ سے اس کلام کو سیکھا اور یاد رکھا، آپ پر نازل کردہ کلام میں یہ آیت کریمہ بھی ہے ''اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش فرمائیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا' نہایت رحم فرمانے والا پائیں گے۔'' (سورۃ النساء :64) (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور آپ کے دربار اقدس میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ میرے حق میں سفارش فرمائیں! تو روضۂ اقدس سے آواز آئی: ''بلاشبہ تمہاری بخشش کردی گئی''۔

(تفسیر البحرالمحیط، سورۃ النساء۔ 64۔سبل الهدی والرشاد، جماع أبواب زیارته صلی الله علیه وسلم بعد موته وفضلها، ج12، ص380)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روضۂ اطہر کی زیارت، علامہ ابن کثیر کی وضاحت

مذکورہ آیت کریمہ کے تحت علامہ ابن کثیر نے بیان کیا ہے:

وقوله: (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا) يرشد تعالى العصاة والمذنبين إذا وقع منهم الخطأ والعصيان أن يأتوا إلى الرسول صلى الله عليه وسلم فيستغفروا الله عنده، ويسألوه أن يستغفر لهم، فإنهم إذا فعلوا ذلك تاب الله عليهم ورحمهم وغفر

اللہ تعالی کا ارشاد ہے ''اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے لئے سفارش فرمادیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائینگے''۔(اس آیت مبارکہ کے ذریعہ) اللہ تعالی گنہگاروں اور خطا کاروں کو رہنمائی فرمارہا ہے کہ جب ان سے کوئی غلطی اور گناہ سرزد ہوجائے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور وہاں حاضر ہوکر اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معروضہ کریں کہ آپ ان کے حق میں سفارش فرمائیں، جب وہ لوگ اس طرح کریں گے تو اللہ تعالی ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور ان پر خصوصی رحمت نازل فرمائے گا اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا، اسی وجہ سے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لھم، ولھذا قال :	''تو وہ ضرور بضرور اللہ کوخوب توبہ قبول کرنے والا
(لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا	نہایت رحم فرمانے والا پائینگے''۔اورعلماء ومفسرین کی
رَحِيمًا)وَقَدْ ذَكَرَ	ایک جماعت نے بیان کیا ہے،ان میں شیخ ابونصر بن
جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ:اَلشَّيْخُ أَبُوْ	صباغ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں' اُنہوں نے اپنی
نَصْرِ بْنُ الصَّبَّاغِ فِيْ	کتاب''الشامل''میں حضرت عُتْبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
كِتَابِهِ "اَلشَّامِلُ"	سے منقول مشہور حکایت ذکر کی،آپ نے فرمایا: میں
اَلْحِكَايَةَ الْمَشْهُوْرَةَ عَنِ	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ
الْعُتْبِيِّ، قَالَ كُنْتُ	اقدس کے قریب حاضر تھا،ایک اعرابی نے دراقدس
جالساً عند قَبْرِ النبيِّ	پر حاضر ہوکر صلوۃ وسلام پیش کیا اورعرض گزار ہوئے
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،	: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں نے اللہ تعالی
فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ :	کو(قرآن کریم میں)فرماتے ہوئے سنا:''وَلَوْ
السَّلَامُ عَلَيْكَ ، يَا	أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ......''اور
رَسُولَ اللَّهِ ، سَمِعْتاللَّهَ	اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پرظلم کربیٹھیں تو اےئ
تعالى يقُولُ : (وَلَوْ	محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں،اوراللہ سے
أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ	مغفرت طلب کریں اوراللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا	وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش فرمادیں تو وہ
اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ	ضرور بضرور اللہ کوخوب توبہ قبول کرنے والانہایت
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ	رحم فرمانے والا پائیں گے۔(سورۃالنساء،آیت
تَوَّاباً	:64)نیزاعرابی نے عرض کیا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رَّحِيماً)، وقَدْ جِئتُکَ مُسْتَغْفِرًا لِذَنْبِي مُسْتَشْفِعًا بِکَ إِلَى رَبِّي ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ

یقیناً میں اپنے گناہوں کی معافی کی خاطر آپ کی ذات ستودہ صفات کو اپنے پروردگار کے دربار میں وسیلہ بنا کر آپ کے دربار عالی شان میں حاضر ہوا ہوں، اس کے بعد انہوں نے یہ اشعار کہے:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ فِيهِ الْعَفَافُ ، وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

اے کائنات کی سب سے بہترین ذات! جن کے وجود مقدس کو زمین نے چوما ہے، آپ کے وجود مقدس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے پاکیزہ ومعطر ہو چکے ہیں ،میری جان قربان اس روضۂ اطہر پر جس میں آپ رونق افروز ہیں، جس میں پاکیزگی ہے، سخاوت اور کرم نوازی ہے۔

حضرت عُتبی فرماتے ہیں:

ثُمَّ انْصَرَفَ الْأَعْرَابِيُّ فَغَلَبَتْنِي عَيْنِي، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ : يَا عُتْبِيُّ ! اِلْحَقِ الْأَعْرَابِيَّ ، فَبَشِّرْهُ أَنَّ اللَّهَ تعالى قَدْ غَفَرَ لَهُ.

جب وہ اعرابی واپس ہو گئے تو مجھ پر نیند طاری ہو گئی، خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا، اور آپ نے ارشاد فرمایا: اے عُتبی! اس اعرابی سے ملاقات کرو! اور انہیں بشارت دو کہ یقیناً اللہ تعالی نے ان کی بخشش فرمادی ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، سورۃ النساء ، 64۔ج 2، ص384۔معجم ابن عساکر، حدیث نمبر738۔شعب الإیمان للبیھقی، فضل الحج والعمرۃ، حدیث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر4019۔ الجواھر الحسان فی تفسیر القر ان للثعالبی،سورۃ النساء ، 64۔ الدر المنثور فی التأویل بالمأثور،سورۃ البقرۃ،203۔ تفسیر البحر المحیط، سورۃ النساء ، 64۔الحاوی الکبیرللماوردی،مستوی کتاب الحج۔الشرح الکبیر لابن قدامۃ،ج3،ص494۔ الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،التَّوَسُّل بِالنَّبِیِّ بَعْدَ وَفَاتِہِ۔المواھب اللدنیۃ، مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف،ج 12،ص199۔سبل الھدی والرشاد، جماع أبواب زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ وفضلھا،ج 12،ص390۔مختصر تاریخ دمشق، باب من زار قبرہ بعد وفاتہ کمن زار حضرتہ قبل وفاتہ۔خلاصۃ الوفا بأخبار دار المصطفی،ج 1،ص57۔ الأذکار النوویۃ، کتاب أذکار الحج ،حدیث نمبر574)

حضرات!اللہ تعالی نے مذکورہ اشعار کو ایسی شان عطا کی ہے کہ جالی مبارک سے متصل ستونوں پر آج بھی نقش ہیں اور زائرین کے لئے نور بصارت وبصیرت کا سامان فراہم کررہے ہیں۔

﴿روضۂ اقدس کی حاضری عین سعادت﴾

شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے المواھب اللدنیہ میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے:

وعن الحسن البصری قال:وقف حاتم الاصم علی قبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال:	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا:حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس پرحاضرہوئے،اوردربارالٰہی میں معروضہ کیا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا رب!انا زرنا قبر نبیک فلا تردنا خائبین!فنودی :یا ھذا !ما اذنا لک فی زیارۃ قبر حبیبنا الا وقد قبلناک فارجع انت ومن معک من الزوار مغفورا لکم.

اے اللہ! ہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے ہیں،ہمیں محروم نہ لوٹا!ہاتف غیبی سے آواز آئی:اگر ہمیں تم کو قبول کرنا منظور نہ ہوتا تو تمہیں حاضری کا موقع مرحمت ہی نہ فرماتے! تم اس حال میں واپس لوٹو کہ ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھ تمام زائرین کو بخشش ومغفرت سے مالامال فرمادیا ہے۔

(المواھب اللدنیۃمع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف،ج12،ص200)

﴿زائرین روضۂ اقدس کے لئے شفاعت کی ضمانت﴾

برادران اسلام! کتب حدیث وفقہ میں جہاں حج کے مناسک اور اس کے آداب کا ذکر ہے وہیں روضۂ اطہر کی حاضری اور اس کے آداب کا بھی ذکر موجود ہے،اورزائرین روضۂ اقدس کے حق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت خاصہ کا وعدہ بھی فرمایا' چنانچہ سنن دارقطنی ،شعب الإیمان للبیھقی ،جامع الأحادیث،جمع الجوامع ،مجمع الزوائداورکنزالعمال وغیرہ میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ زَارَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ. — میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوچکی ہے۔

(سنن الدارقطنی، کتاب الحج، حدیث نمبر: 2727۔صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الحج او المناسک ،باب زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ، حدیث نمبر۔3095۔شعب الإیمان للبیہقی، الخامس و العشرین من شعب الإیمان و ھو باب فی المناسک ، فضل الحج و العمرۃ حدیث نمبر:4159۔جامع الأحادیث، حرف المیم، حدیث نمبر:22304 ۔جمع الجوامع، حرف المیم، حدیث نمبر: 5035۔ مجمع الزوائد ، ج 4،ص 6،حدیث نمبر:5841۔کنز العمال ، زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم،حدیث نمبر42583 ۔المواھب اللدنیۃمع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف،ج12،ص179)

﴿حدیث زیارت صحیح ومستند، محدثین کی صراحت﴾

اس حدیث شریف کوکئی ایک محدثین نے روایت کیا،اس کے قابل استدلال ہونے سے متعلق ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

رواہ الدارقطنی وغیرہ وصححہ جماعۃ من الائمۃ. — اس حدیث پاک کو امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور ائمہ ومحدثین کی ایک جماعت نے اُسے صحیح قرار دیا ہے۔

(شرح الشفا لعلی القاری بھامش نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ، ج3، ص511)

اورعلامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں تفصیل بیان کی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زيارة النبي صلى الله عليه وسلم من أفضل الطاعات وأعظم القربات لقوله صلى الله عليه وسلم من زار قبري وجبت له شفاعتي رواه الدارقطني وغيره وصححه عبد الحق ولقوله صلى الله عليه وسلم من جاء ني زائرا لا تحمله حاجة إلا زيارتي كان حقا على أن أكون له شفيعا يوم القيامة رواه الجماعة منهم الحافظ أبو علي بن السكن في كتابه المسمى بالسنن الصحاح فهذان إمامان	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مقدسہ افضل ترین اطاعت اور قربِ خداوندی کا عظیم ترین ذریعہ ہے، اس کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ہے: جس نے میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوچکی ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے اسے روایت کیا اور محدث عبدالحق نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور یہ حدیث پاک بھی دلیل ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میری زیارت کے لئے اس طرح آئے کہ بجز میری زیارت کے اس کا کوئی اور مقصد نہ ہوتو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمۂ کرم پر ہے۔ اس کی روایت محدثین کی ایک جماعت نے کی ہے، ان میں محدث ابوعلی بن سکن ہیں جنھوں نے اپنی کتاب ''سنن صحاح'' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا، یہ دونوں حضرات فن حدیث میں امامت کا درجہ رکھتے ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحـحـا هذين الحديثين	جنھوں نے ان روایتوں کوصحیح کہا ہے اوران کا کہنا
وقولهما أولى من قول من	اس شخص کے کہنے سے اولی وبہتر ہے جس نے
طعن في ذلك .	اس میں طعن کیا۔

(حاشية السندی علی سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل المدينة، حديث نمبر 3103)

علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفا میں اس کی مزید تفصیل بیان کی ہے:

رواه ابـن خـزيمـة	اس حدیث مبارک کو امام ابن خزیمہ، امام بزار،
والبـزار والـطـبـرانـي	امام طبرانی، علامہ ذہبی نے روایت کیا اور علامہ
والـذهبـي وحسنه ولـه	ذہبی نے اُسے حسن قرار دیا، اس روایت کی کئی
طـرق وشـواهـد تـعضده	سندیں اور متعدد شواہد ہیں جو اِس روایت کی
والـطعن في رواته مردود	تائید کررہی ہیں، اس حدیث پاک کے روایوں
كـمـا بينه السبكي واطال	پر طعن نا قابل قبول ہے جیسا کہ امام سبکی نے
فيه.	تفصیل کے ساتھ بیان کردیا ہے۔

(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ، ج3، ص511)

اس روایت کونقل کرنے کے بعد شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

ورواه عبـد الـحـق فـي	اس روایت کو امام عبد الحق نے اپنی
احكامه الوسطى وفي	کتاب "احکام وسطی" اور "احکام صغری" میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصغری وسکت عنه، وسکوته عن الحدیث فیهما دلیل علی صحته.
بیان کیا اوراس کی سند پر کچھ کلام نہ کیا، اوران دونوں کتابوں میں ان کا سند پر کلام نہ کرنا اس حدیث شریف کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

(المواهب اللدنیة مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارة قبره الشریف ومسجده المنیف، ج12، ص179)

بیان کردہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس روایت کو بعض محدثین نے سند حسن سے اور ایک جماعت نے صحیح سند سے بیان کیا ہے۔

﴿خالص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر حاضر ہونے پر شفاعت کی بشارت﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی حاضری ابدی سعادت کا ذریعہ ہے، اسی لئے احادیث شریفہ میں بطور خاص دربار اقدس میں حاضری کی ترغیب وتشویق دی گئی، زائرین روضۂ اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار گہربار میں حاضری کی نیت سے جائیں کیونکہ قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ حکم دیا گیا'' جَاءُ وْکَ '' وہ لوگ آپ کے پاس آئیں۔(سورۃ النساء، آیت:64)

قرآن کریم کے اس واضح حکم میں غلط تأویلات کرنا برکات سے محرومی ہے۔

بعض افراد یہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کی نیت سے مدینۂ منورہ جائیں اور زیارت کی نیت سے نہ جائیں، ایسے افراد کو سوچنا چاہئے کہ ہر مسجد اللہ کا گھر ہے' لیکن مسجد نبوی ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسبت سے معظم ومحترم ہے، آپ ہی کے سبب وہ مشرف ومکرم ہے، جب اس مسجد کی نیت سے سفر کیا جاسکتا ہے تو پھر جس ذات گرامی کی نسبت بابرکت سے مسجد' مزید شرف وعظمت والی بنی اس ذات عالی وقار کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دربار گہربار میں حاضری کی نیت سے سفر کیوں نہیں کیا جاسکتا؟ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زیارتِ مقدسہ کی نیت سے حاضر ہونے پر شفاعت خاصہ کی بشارت دی ہے اوراس خوش نصیب زائر کو دو مقبول حج کے ثواب کی خوشخبری سنائی ہے۔

چنانچہ معجم کبیر طبرانی، معجم اوسط طبرانی، مستدرک علی الصحیحین، مجمع الزوائد، جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِرًا لَاتَحْمِلُهُ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهُ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ.	جو میری زیارت کے لئے اس طرح آئے کہ بجز میری زیارت کے اس کا کوئی اور مقصد نہ ہو تو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمۂ کرم پر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر:12971۔المعجم الاوسط للطبرانی ،حدیث نمبر: 4704۔المستدرك علی الصحیحین:1747۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،حدیث نمبر:5842۔جامع الأحادیث للسیوطی،حدیث نمبر:21932۔الجامع الکبیر للسیوطی ،حدیث نمبر: 4663۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال ، حدیث نمبر:34928)

﴿زائرین روضۂ اقدس کو دو مقبول حج کا ثواب﴾

سنن دیلمی، جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں روایت ہے:

مَنْ حَجَّ اِلَی مَکَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَتْ لَهُ	جس نے حج کیا پھر میری زیارت کے قصد سے میری مسجد کو آیا تو اس کے لئے دو مقبول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانُ . حج لکھے جاتے ہیں۔

(سنن الدیلمی ۔جامع الأحادیث،حدیث نمبر: 21996۔الجامع الکبیر للسیوطی،حدیث نمبر:4727 ۔کنز العمال ،حدیث نمبر:12370)

حسنِ ایمان و عقیدت سے جو طیبہ دیکھا
دین و دنیا کی سعادت کا خزینہ دیکھا

(مؤلف)

دیکھا سب کچھ بیقیں جس نے مدینہ دیکھا
دین کا ملجا اور ایمان کا مأویٰ دیکھا

(شیخ الاسلام حضرت بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ)

﴿زیارت روضۂ اقدس کی نیت سے حاضر ہونے والوں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت سے حاضر ہونے والے خوش نصیبوں کے حق میں آپ نے صرف شفاعت کا وعدہ ہی نہیں فرمایا بلکہ ان کو یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ وہ حضرات قیامت کے دن آپ کی حمایت اور پناہ میں رہیں گے،جیسا کہ شعب الایمان،سنن صغری للبیھقی ،جامع الاحادیث،جامع کبیر اور کنز العمال میں حدیث شریف ہے:

مَــنْ زَارَنِـیْ مُتَـعَـمِّـدًا كَـانَ فِـیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃُ . جو شخص قصد وارادہ سے میری زیارت کو آئے تو قیامت کے دن وہ میرے پڑوس اور میری پناہ میں ہوگا۔

(شعب الإیمان للبیھقی ,حدیث نمبر:3994 ۔ السنن الصغری للبیھقی ,

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث نمبر:1818 ۔ جامع الأحادیث للسیوطی، حدیث نمبر:22308 ۔الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر5039 ۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث نمبر12373)

روضۂ مقدسہ مدینۂ منورہ میں ہونے کی حکمت

حضرات! مکہ مکرمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، آپ نے بحکم خدا وہاں سے ہجرت فرمائی اور مدینۂ منورہ تشریف لائے، بیت اللہ شریف بھی مکہ مکرمہ میں ہے، حج کے سارے مناسک مکہ مکرمہ، عرفات ومزدلفہ میں ادا کئے جاتے ہیں، اللہ تعالی اگر چاہتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضۂ اقدس بھی مکہ مکرمہ میں ہوتا، لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ آپ کا وصال مبارک مدینہ منورہ میں ہوا اور روضۂ اطہر مدینۂ منورہ میں رکھا تاکہ آپ کے دربار کی حاضری حج کی طفیلی نہ بن جائے بلکہ آپ کی بارگاہِ عالی جاہ میں حاضری کے لئے مستقل سفر کیا جائے، جیسا کہ حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ مشیت الہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر مکہ معظّمہ میں نہ ہو، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت، حج کی طفیلی نہ ہوجائے، حج کعبہ کے بعد علٰحدہ سے خاص کر مدینہ منورہ کا قصد کیا جائے، امام شافعی کے قول کے مطابق تو مکہ معظّمہ کی طرح مدینہ منورہ بھی حرم ہے لیکن تعظیم وتکریم کے واجب ہونے کے بارے میں تو سب ہی متفق ہیں"۔انتہی ملخصاً۔(جوامع الکلم، ص:361)

دربار اقدس میں حاضری سے گریز 'باعثِ محرومی

حضرات! قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا، ترغیب وتشویق دلائی گئی اور حاضری سے گریز کرنے کو منافقین کا شیوہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرار دیا گیا، ارشاد الٰہی ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُ وسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ .	اور جب ان (منافقین) سے کہا جاتا ہے کہ آ ؤ! اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے لئے مغفرت طلب فرمائینگے تو وہ انکار سے اپنے سروں کو گھماتے ہیں اور آپ انہیں دیکھو گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے حاضری سے رک رہے ہیں۔

(سورۃ المنافقون، آیت:5)

علاوہ ازیں استطاعت رکھنے کے باوجود زیارت مقدسہ سے گریز کرنے والے سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے مجھ پر ظلم وزیادتی کی ہے، جیسا کہ مواھب لدنیہ میں حدیث شریف ہے:

وَرُوِىَ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ وَّجَدَ سَعَةً وَلَمْ يَفِدْ اِلَيَّ فَقَدْ جَفَانِيْ. ذَكَرَهُ اِبْنُ فَرْحُوْن فِيْ مَنَاسِكِهِ،وَالْغَزَالِيُّ فِيْ الْاِحْيَاءِ...	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے: آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص استطاعت رکھنے کے باوجود میری بارگاہ میں حاضر نہ ہو تو اس نے مجھ پر زیادتی کی، اس روایت کو ابن فرحون نے اپنی "مناسک" میں اور امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں نقل کیا ہے۔

(المواھب اللدنیة مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارة قبره الشریف و مسجده المنیف، ج12، ص180)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں حدیث شریف ہے:

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ . — جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے جفا کی۔

(جامع الأحاديث للسيوطی: 21997۔الجامع الكبير للسيوطی: 4728۔كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال:12368)

﴿بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنے کے آداب﴾

آدمی جتنی بڑی شخصیت کے پاس جانے کا ارادہ کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اہتمام کرتا ہے، دنیا میں ہمیں بہت سی مثالیں ملتی ہیں، بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بارگاہ عالیجاہ ہے جہاں فرشتے باادب حاضر ہوتے ہیں، بڑے بڑے اولیاء واقطاب آہستہ قدم، خمیدہ سر، پست نگاہ، لرزیدہ بدن، پیکر ادب بن کر حاضر ہوتے، لہٰذا روضۂ اقدس کے زائرین کو قرینۂ ادب ملحوظ رکھنا چاہیے، اس سلسلہ میں امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب لدنیہ میں رقم فرمایا:

وينبغي ان يقف عند محاذاة اربعة اذرع ،ويلازم الادب والخشوع والتواضع،غاض البصر فی مقام الهيبة، كما كان يفعل بين يديه فی حياته،ويستحضر علمه بوقوفه بين يديه وسماعه

زائر کو چاہئیے کہ وہ مواجہہ شریف سے چار گز کی دوری پر ٹھہرے، پیکر ادب ہو کر خشوع وانکساری کو اپنے اوپر لازم کرلے، بارگاہ عالی جاہ میں اپنی نگاہ کو نیچی کئے ہوئے اس طرح حاضر ہو جیسے آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں آپ کے روبرو حاضر ہوا کرتا تھا، اور اس بات کو ملحوظ رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دربار میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لسلامه، كما هو الحال في حال حياته، اذ لا فرق بين موته وحياته في مشاهدته لامته ومعرفته احوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم، وذلك عنده جلي لا خفاء به۔	اس کے حاضر ہونے کو جانتے ہیں اور اس کے سلام کو سماعت فرماتے ہیں جیسا کہ آپ اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں سنا کرتے تھے، کیونکہ اپنی امت کا مشاہدہ فرمانے اور ان کے حالات نیتیں، ارادے اور دلی کیفیات کو جاننے کے سلسلہ میں آپ کی حیات طیبہ اور وصال مبارک میں کوئی فرق نہیں۔ اور یہ ساری چیزیں آپ پر بالکل عیاں ہیں جس میں کسی قسم کی پوشیدگی نہیں۔

(المواهب اللدنية مع شرح الزرقاني، الفصل الثاني في زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف، ج12، ص195)

﴿سلام پیش کرتے اور دعا کرتے وقت کدھر رخ کریں؟﴾

زائرین روضۂ اقدس اس یقین کے ساتھ دربار اقدس میں حاضر ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حیات ہیں، صلوۃ وسلام کو بلاواسطہ سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عنایت فرماتے ہیں، سنن ابن ماجہ میں حدیث مبارک ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.	بیشک اللہ نے زمین پر حرام کردیا کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے، اللہ کے نبی باحیات ہیں' رزق پاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجه، باب ذكر وفاته ودفنه، صلى الله عليه وسلم، حديث نمبر:1706)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! بارگاہ نبوی کے آداب کے سلسلہ میں محدثین کرام وفقہاء عظام نے بیان فرمایا کہ جب سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں تو اس طرح باادب ٹھہریں کہ چہرہ مواجہہ شریف کی جانب ہواور پیٹھ قبلہ کی جانب ہو، امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خلیفہ ابوجعفر منصور کو یہی فرمایا تھا کہ جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب ہی رخ کر کے دعا کریں، سبل الہدی والرشاد میں روایت ہے:

ولما ناظر أبو جعفر المنصور عبد الله بن محمد بن عباس ثاني خلفاء بني العباس مالكا في مسجده عليه الصلاة و السلام قال له مالک: يا أمير المؤمنين لا ترفع صوتک في هذا المسجد، فإن الله تعالى أدب قوما فقال: (لا ترفعوا أصواتكم فوق صوت النبي) وإن حرمته ميتا كحرمته حيا، فاستكان لها أبو جعفر، وقال لمالک: يا أبا عبيد الله أ أستقبل القبلة	اور جب بنی عباس کے دوسرے خلیفہ ابوجعفر منصور عبداللہ بن محمد بن عباس نے امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں مناظرہ کیا تو امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان سے فرمایا: اے امیر المؤمنین! اپنی آواز کو اس مسجد میں بلند نہ کرو! کیونکہ اللہ تعالی نے ایک بہتر قوم کو ادب سکھاتے ہوئے (قرآن کریم میں) فرمایا: "اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر بلند نہ کرو!" بیشک آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں جس طرح آپ کا ادب واحترام لازم تھا آپ کے وصال مبارک کے بعد بھی اسی طرح ادب واحترام ملحوظ رکھا جائے! تو خلیفہ ابوجعفر باادب ہو گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وادعوا أم استقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ فقال له: لم تصرف وجهك عنه وهو وسيلتك ووسيلة أبيك آدم إلى الله تعالى يوم القيامة بل استقبله واستشفع به فيشفعك الله، فإنه تقبل به شفاعتك لنفسك قال الله تعالى: (ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم)	اور امام مالک سے دریافت کرنے لگے: اے ابوعبید اللہ! بوقت حاضری، میں قبلہ کی جانب رخ کروں اور دعا کروں یا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب رخ کروں؟ تو آپ نے فرمایا: آپ اپنے چہرہ کو حضور کی بارگاہ سے کیسے پھیر سکتے ہو؟ جبکہ آپ کی ذات گرامی ہی قیامت کے دن اللہ تعالی کے دربار میں تمہارے لئے اور تمہارے والد حضرت آدم علیہ السلام کے لئے وسیلہ ہے۔ ہر حال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہی رخ کریں! اور آپ سے شفاعت طلب کریں! اللہ تعالی تمہارے حق میں سفارش قبول کرے گا، کیونکہ یہی وہ ذات بابرکت ہے جس کے طفیل تمہارے حق میں تمہارا معروضہ قبول کیا جائے گا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم.....)

(سبل الهدى والرشاد، جماع أبواب بعض ما يجب على الانام من حقوقه عليه الصلاة والسلام، ج11، ص423)

﴿علامہ ابن تیمیہ کی صراحت﴾

اس سلسلہ میں علامہ ابن تیمیہ نے بھی صراحت کی ہے کہ سلام پیش کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب چہرہ اور قبلہ کی جانب پشت ہو، حضرات صحابہؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل رہا:

وهكذا كان الصحابة يسلمون عليه، مستقبلي الحجرة مستدبري القبلة عند أكثر العلماء كمالك والشافعي وأحمد.	اور اسی طرح حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سلام پیش کیا کرتے، اس طور پر کہ مواجہہ شریف کی جانب رخ کرتے اور قبلہ کی جانب پیٹھ ہوا کرتی، علماء امت کی اکثریت کا یہی مسلک رہا ،جیسا کہ امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ۔

(مختصر منسك شيخ الإسلام ابن تيمية ،الفصل الرابع عشرفي زيارة مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم)

﴿بارگاہ اقدس میں اس طرح سلام پیش کریں﴾

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللهُ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللهُ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خِيرَةَ اللهُ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَفْوَةَ اللهُ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيّيْنُ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنُ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِکَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى اَزْوَاجِکَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنُ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى اَصْحَابِکَ اَجْمَعِيْنُ ! اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَسَائِرِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنُ! جَزَاکَ اللهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ مَا جَازٰى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَبِیًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ،وَصَلَّی اللہُ عَلَیْکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ،وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمِیْنُہٗ وَخِیَرَتُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ،وَاَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَ اَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ،وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ، وَجَاھَدْتَّ فِیْ اللہِ حَقَّ جِھَادِہٖ.

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ج12،ص197)

پھر سیدھی جانب ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ!اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَیَّدَ اللہُ بِہِ الدِّیْنُ ! جَزَاکَ اللہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا.اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْہُ ،وَارْضَ عَنَّا بِہٖ.

پھر سیدھی جانب مزید ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنِ!اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَیَّدَ اللہُ بِہِ الدِّیْنُ !جَزَاکَ اللہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا.اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْہُ ،وَارْضَ عَنَّا بِہٖ.

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ج12،ص201)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿زائرین روضۂ اقدس سے سلام پیش کرنے کی درخواست کرنا﴾

حضرات! ہر بندۂ مؤمن کی عین تمنا یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی جاہ میں باادب حاضر ہوکر صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے، زائرین روضۂ اقدس تو براہ راست صلوۃ وسلام پیش کرتے ہیں لیکن جو حضرات وہاں جانہ سکیں وہ حجاج وزائرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کی جانب سے بارگاہ اقدس میں سلام پیش کریں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اہتمام کے ساتھ ملک شام سے ایک قاصد کو روانہ فرماتے تھے تاکہ وہ ان کی جانب سے بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرے، جیسا کہ امام بیہقی کی شعب الایمان اور امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں روایت ہے:

وقد صح ان عمر بن عبد العزيز كان يبرد البريد للسلام على النبي صلى الله عليه و آله وسلم .	یہ روایت پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کے لئے (ملک شام) سے ایک قاصد کو روانہ کیا کرتے۔

(شعب الایمان للبیھقی ، حدیث نمبر: 4008/4007۔المواهب اللدنية مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف، ج12، ص184)

﴿مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

مسجد نبوی شریف وہ عظیم مسجد ہے جس کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے، جہاں آپ کے حجرات شریفہ ہیں یہیں آپ نے قیام فرمایا، یہیں آپ کا کاشانۂ اقدس رہا اور یہیں آپ کا روضۂ اطہر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : صَلاةٌ فِی مَسْجِدِی هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ،باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، حدیث نمبر:1190)

سنن ابن ماجہ کی ایک روایت کے مطابق مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دیگر مساجد میں پچاس ہزار نماز ادا کرنے کے برابر اجر وثواب رکھتا ہے۔

سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث پاک ہے:

وَصَلاةٌ فِی مَسْجِدِی بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلاةٍ .	میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا پچاس ہزار نماز ادا کرنے کے برابر اجر وثواب رکھتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ،باب ماجاء فی الصلاۃ فی المسجدالجامع،حدیث نمبر:1478)

﴿مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فضیلت﴾

جس مسجد کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت حاصل ہوٗ اس میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کرنا عظیم سعادت ہے۔مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کا جو خصوصی اہتمام کیا جاتا ہےاور ہر گروپ اور ہر قافلہ کے منتظمین بطور خاص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتظام کرتے ہیں، اس کا سبب وداعیہ یہ ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے والے کے لئے دوزخ سے آزادی و رہائی، نفاق سے حفاظت و براءت اور عذاب سے خلاصی ونجات کا اعلان فرمایا جیسا کہ مسند امام احمد اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک ہے :

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي اَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ .	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: جوشخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور اس سے کوئی نماز نہ چھوٹی ہوتو اس کے لئے دوزخ سے آزادی اور عذاب سے خلاصی لکھ دی جاتی ہے اور وہ نفاق سے محفوظ و بری قرار پاتا ہے۔

(مسندالامام احمد ،مسند انس بن مالك رضى الله عنه، حديث نمبر:12919۔ مجمع الزوائد ج 4، باب فيمن صلى بالمدينة اربعين صلوة، ص :8)

صاحب مجمع الزوائد امام علی بن ابوبکر بن سلیمان ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قلت روى الترمذى بعضه . رواه احمد والطبرانى فى الاوسط ورجاله ثقات .	میں کہتا ہوں امام ترمذی نے اس حدیث کے بعض حصہ کو روایت کیا، امام احمد نے (اپنی مسند میں) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اس کی روایت کی اور اس حدیث کو روایت کرنے والے حضرات معتبر وثقہ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ونیز امام طبرانی کی معجم اوسط میں الفاظ کے قدرے اختلاف کے ساتھ منقول ہے:

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی مسجدی اربعین صلوٰۃ لا یفوتہ صلوۃ کتب اللہ لہ براۃ من النار و نجاۃ من العذاب.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کیں اور اس سے کوئی نماز فوت نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے براءت اور عذاب سے نجات لکھ دیتا ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ محمد، حدیث نمبر: 5602)

﴿ریاض الجنۃ کی فضیلت﴾

ریاض الجنۃ کے معنٰی جنت کے باغ اور کیاری کے ہیں، یہ وہ مبارک حصہ ہے جو منبر نبوی شریف اور کاشانۂ اقدس کے درمیان ہے، اس سے متعلق ارشاد نبوی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ .

حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حجرے اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر ، حدیث نمبر: 1195)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زائرو آؤ کہ جنت بھی یہیں ملتی ہے
روضۂ شاہ سے ہی خلد کا رستہ دیکھا
(مؤلف)

﴿مسجد قباء میں دوگانہ عمرہ کے برابر﴾

تین مساجد مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قُبا تمام مساجد سے افضل ہے مدینۂ منورہ میں سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی میں نماز ادا فرمایا کرتے تھے، مسجد قبا میں ایک دوگانہ ادا کرنا ایک عمرہ کے برابر ہے، سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ قَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ اَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلَّى فِيهِ صَلاةً كَانَ لَهُ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ.

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی قیام گاہ سے باطہارت مسجد قباء آئے اور دو رکعت نماز ادا کرے اسے عمرہ کا ثواب ہے۔

(سنن ابن ماجه:1477- جامع الأحاديث:21785 ۔الجامع الكبير للسيوطي: 4516۔كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال:34963)

ونیز جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، معجم کبیر طبرانی، شعب الایمان اور مسند ابویعلی وغیرہ میں حدیث مبارک ہے:

قَالَ: اَلصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ .

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدِ قباء میں نماز ادا کرنا، عمرہ ادا کرنے کی طرح ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(جامع الترمذی:325 ۔سنن ابن ماجه:1476 ۔ المعجم الکبیر:569 ۔ شعب الإیمان للبیهقی: 4031 ۔ مسند أبی یعلی الموصلی:7015 ۔ السنن الصغری للبیهقی:1824 ۔ جامع الأحادیث:13639 ۔ الجامع الکبیر للسیوطی:119 ۔ السنن الکبری للبیهقی:10594 ۔کنز العمال فی سنن الأقوال و الأفعال:3496)

﴿زائرین روضۂ اقدس کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی قیمتی نصیحت﴾

زائرین روضۂ اطہر کو نصیحت کرتے ہوئے سیدی ومرشدی عارف باللہ ابوالبرکات حضرت سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

حضرت والدی محدث دکن علیہ الرحمہ پر اس وقت بہت زیادہ رقّت طاری ہوجایا کرتی تھی، جب آپ زائر روضۂ پاک کو وہاں کے خصوصی آداب کی تلقین فرماتے، تاکیداً فرمایا کرتے کہ دیکھومیاں! مدینہ منورہ کا دربار ایک زندہ شہنشاہ کا دربار ہے۔

یہ یقین رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے ہر قول وفعل کی فوراً خبر ہوجاتی ہے،حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزار اقدس میں ایسے ہی حیات سے ہیں جیسے اپنی دنیوی زندگی میں تھے۔

یہ سمجھاتے ہوئے اکثر اس واقعہ کو بھی بیان فرماتے تھے کہ ایک حاجی نے اپنے زمانۂ قیامِ مدینہ منورہ میں اپنے ایک ساتھی سے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی ہر چیز اچھی ہے مگر یہاں کے دہی میں ذرا بُو ہے،اسی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کے خواب میں تشریف لائے اور فرمائے: اگر تم کو ہمارے پاس کا دہی پسند نہیں تو تم یہاں کیوں رہتے ہو؟۔

اس واقعہ کو سنا کر زائر مدینہ کو خبردار فرماتے کہ وہاں دورانِ قیام اپنے قول اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فعل میں سخت احتیاط رکھیں۔

خبردار! وہاں کسی کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔

با خدا دیوانہ باش و

با محمد ھوشیار

(کتاب الحج و الزیارۃ،پیش لفظ ، ص:5)

برادران اسلام! حجاج وزائرین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اپنے قیام کو غنیمت جانیں،نمازوں کی پابندی کریں ،نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد،اشراق،چاشت اور اوابین وغیرہ کا اہتمام کریں،حالت احرام میں تلبیہ کی کثرت کریں،درود شریف کا ورد رکھیں،قرآن کریم کی تلاوت ذوق وشوق سے کریں۔

مدینۂ منورہ میں قیام کے دوران مسجد قباء اور مسجد قبلتین میں دوگانہ ادا کریں،جنت البقیع شریف جہاں تقریبا دس ہزار سے زائد صحابۂ عظام واہل بیت کرام،تابعین وائمہ حضرات کے مزارات ہیں' ان کی زیارت کریں ، احد شریف جس کے دامن میں سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کا مزار مبارک اور دیگر شہداء کرام کے مزارات ہیں ان کی بھی زیارت کریں۔

﴿مسجد نبوی شریف سے نکلتے وقت ایک اہم ادب﴾

کسی بھی کام کو اطمینان وآہستگی وقار وشائستگی کے ساتھ کرنا چاہئیے،عجلت و بے وقاری طبیعت سلیمہ کے لئے پسندیدہ نہیں،حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امور کو اطمینان و وقار کے ساتھ انجام دیتے چنانچہ صحیح مسلم شریف میں طویل روایت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک جز ملاحظہ ہو۔

فاخذ ردائہ رویدا	ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
وانتعل رویدا	ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستگی
وفتح الباب رویدا	سے اپنی چادر مبارک لی، اطمینان سے نعلین مبارک پہنی
فخرج ثم اجافہ	، آہستگی سے دروازہ کھول کر باہر تشریف لے گئے پھر
رویدا	آہستہ سے دروازہ بند کیا۔

(صحیح مسلم شریف، ج، 1، کتاب الجنائز، فصل فی التسلیم علی اهل القبور والدعاء والاستغفار لهم، ص 313، حدیث نمبر974)

حضرات! مسجد نبوی شریف اور مسجد حرام شریف سے نکلتے وقت بعض لوگ زور سے چپل یا جوتا پٹختے ہیں یہ حُسن ادب کے خلاف ہے، کسی بھی موقع پر چپل وغیرہ پٹخنا یا زمین پر اس طرح زور سے رکھنا کہ جس سے آواز آئے ناپسندیدہ ہے، اور مساجد سے نکلتے وقت یہ عمل حد درجہ ناپسندیدہ ہے، مسجد میں داخل ہوتے وقت، نکلتے وقت اور اندرون مسجد اس کے آداب کو ملحوظ رکھا جائے ایسی کوئی آواز نہ کی جائے جس سے نمازیوں اور ذکر وتلاوت کرنے والوں کو خلل ہو، لہذا چپل وغیرہ رکھتے وقت آہستگی ووقار کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

یہ عام مساجد کے احکام ہیں اور بالخصوص مسجد نبوی شریف علی صاحبہ الصلوۃ والسلام اور مسجد حرام شریف کے آداب تو دیگر مساجد کے بالمقابل زائد ہیں اس لئے حجاج کرام وزائرین حضرات کو چپل پہنتے اور رکھتے وقت ان مقامات مقدسہ کی قربت کا لحاظ کرتے ہوئے اس طرح کی غفلت ولاپرواہی سے مکمل طور پر احتیاط برتنی چاہیئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿مسجد نبوی شریف میں آواز بلند کرنے کی ممانعت﴾

مسجد نبوی شریف میں کسی کو دور سے بآواز بلند پکارنا خلاف ادب ہے یہ وہ مقدس مسجد شریف ہے جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے، پیکر ادب ہو کر حاضر ہونا چاہیئے، یہ وہ بارگاہ عالی جاہ ہے جہاں آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا اور آواز بلند کرنے کا وبال یہ ہے کہ تمام اعمال وعبادتیں ضائع وبرباد ہوجاتی ہیں اور آدمی کو اس کا شعور واحساس بھی نہیں رہتا جیسا کہ بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب کی تعلیم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ.

اے ایمان والوا ! تم اپنی آوازوں کو نبی (اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز پر بلند مت کرو اور آپ کی خدمت میں اس طرح چلا کر گفتگو مت کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے چلا کر گفتگو کرتے ہو ورنہ تمہارے اعمال ضائع واکارت ہوجائیں گے اور تمہیں اس کی خبر نہ ہوگی۔

(سورۃ الحجرات، آیت:2)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد بھی یہی حکم ہیکہ مسجد نبوی شریف میں آواز بلند نہ کی جائے چنانچہ صحیح بخاری شریف، ج1، کتاب الصلوۃ باب رفع الصوت فی المسجد میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں مسجد نبوی شریف میں کھڑا ہوا تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَحَصَبَنِی رَجُلٌ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِی بِهَذَیْنِ . فَجِئْتُهُ بِهِمَا . قَالَ مَنْ أَنْتُمَا - أَوْ مِنْ أَیْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ . قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا ، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ - صلی الله علیه وسلم-

تو ایک صاحب نے میری طرف کنکری پھینک کر متوجہ کیا، میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے اشارہ کیا کہ ان دوآدمیوں کو میرے پاس لے آؤ ! تو میں ان دونوں کو لے کر آپ کے پاس پہنچا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: تم کس قبیلہ کے ہو؟ یا فرمایا : تم کس علاقہ کے باشندے ہو؟ ان دونوں نے عرض کیا : ہم طائف کے باشندے ہیں آپ نے فرمایا: اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں ضرور تمہیں سزا دیتا تم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو؟

(صحیح بخاری شریف ،ج1،کتاب الصلوۃ باب رفع الصوت فی المسجد)

سیدی شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

''اس خبر سے ظاہر ہے کہ مسجد شریف میں کوئی آواز بلند نہیں کرسکتا تھا اور اگر کرتا تو مستحق تعزیر (سزا) سمجھا جاتا تھا باوجود یہ کہ سائب بن یزید چنداں دور نہ تھے، مگر اسی ادب سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا نہیں بلکہ کنکری پھینک کر اپنی طرف متوجہ کیا، یہ تمام آداب اسی وجہ سے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیات ابدی وہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف رکھتے ہیں کیونکہ اگر لحاظ صرف مسجد ہونے کا ہوتا تو " فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

دوسرا قرینہ یہ ہے کہ اس تعزیر کو اہل بلد کے لئے خاص فرمایا جن کو مسجد شریف کے آداب بخوبی معلوم تھے اگر صرف مسجد ہی کا لحاظ ہوتا تو اہل طائف بھی معذور نہ رکھے جاتے کیونکہ آخر وہاں بھی مسجدیں تھیں"۔

(انوار احمدی ، ص:265/264)

علامہ ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب بتفصیل بیان کرنے کے بعد "الباب الثالث فی تعظیم امرہ ووجوب توقیرہ وبرہ" ص251، پر رقمطراز ہیں:

واعلم ان حرمة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد موتہ وتوقیرہ وتعظیمہ لازم کماکان حال حیاتہ . . . قال ابو ابریھم التجیبی واجب علی کل مؤمن متی ذکرہ او ذکر عندہ ان یخضع ویخشع ویتوقر ویسکن من حرکتہ ویاخذ فی ھیبتہ واجلالہ بما کان یاخذ بہ نفسہ لو کان بین	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں باادب رہنا عظمت بجالانا جس طرح قبل وصال شریف لازم تھا وصال فرمانے کے بعد بھی لازم وضروری ہے۔۔ ۔ ہر ایمان والے پر واجب ہے کہ جب آپ کا ذکر مبارک کرے یا سنے تو حد درجہ خشوع وخضوع کا اظہار کرے، اپنے افعال وحرکات میں مؤدب رہے، آپ کی عظمت وبزرگی کو اسی طرح ملحوظ رکھے اور اللہ تعالی کے حکم اور تعلیم کے مطابق ادب بجالائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یـدیـه ویتادب بماادبنا الله به.	جس طرح وہ ظاہری طور پر آپ کی خدمت
قـال الـقاضی ابو الفضل وهذه	اقدس میں رہتا تو ادب وتوقیر کیا کرتا تھا،
کـانـت سیـرـة سلـفنا الصالح	علامہ ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ
وائـمتـنـا الـمـاضین رضی الله	فرماتے ہیں ہمارے سلف صالحین اور
عنهم .	بزرگ ائمہ کا یہی طریقہ ہے۔

مدینہ منورہ میں زائرین روضۂ اطہر کو ان آداب کا لحاظ رکھنا چاہیئے ، کسی کو مسجد نبوی شریف میں بلند آواز سے نہ پکاریں اور اپنے تمام حرکات وسکنات میں سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہونی چاہیئے جس میں بے ادبی کا ادنی شائبہ بھی ہو۔

اللہ تعالی کے دربار میں دعا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے ہم سب کو روضۂ منورہ باادب حاضر ہونے کی سعادت عطا فرمائے ، موت آئے تو آپ کے شہر مقدس میں آئے اور جنت البقیع شریف میں دفن ہونا میسّر ہو۔

آمِین بِجاهِ طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعت شریف

دیکھا سب کچھ بہ یقیں جس نے مدینہ دیکھا
دین کا ملجا اور ایمان کا ماوا دیکھا

انبیاء ملک و جن میں ہے ذکر نبوی
ہر طرف آپ کے اوصاف کا چرچا دیکھا

ہر طرف قدرت خالق کا جہاں میں ہے ظہور
جسے دیکھا اُسے محتاج خدا کا دیکھا

ایک حالت پہ کوئی چیز یہاں رہتی نہیں
سیکڑوں رنگ زمانہ کو بدلتا دیکھا

عمر کی طرح نہیں لوٹ کے پانی آتا
سر پل جا کے یہی تم نے تماشا دیکھا

انورؔا بخل کے انجام کو دیکھا تم نے
ابر آتا ہے نہیں پانی برستا دیکھا

از: شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ

نعت شریف

چوما جو نقشِ قدمؑ عرش معلیٰ دیکھا
دیکھا جو روئے نبی حق کا ہی جلوہ دیکھا

حسن ایمان وعقیدت سے جو طیبہ دیکھا
دین ودنیا کی سعادت کا خزینہ دیکھا

لوح وکرسی وقلم، جنت وسدرہ دیکھا
دیکھا سب کچھ بیقیں جس نے مدینہ دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈوبا سورج بھی پلٹ آیا جو منشا دیکھا
چاند شق ہوگیا جب ان کا اشارہ دیکھا

ان کی مرضی کا خدا رکھتا ہے کس درجہ لحاظ
قبلہ تبدیل کیا چہرہ جو اٹھتا دیکھا

چاند شرمائے جو دیکھے رخ زیبا کی ضیاء
یہی کہتے ہوئے اصحاب نے چہرہ دیکھا

علم میں فضل میں ہر وصف میں سب سے اعلیٰ
شاہ کونین کو ہر شان میں یکتا دیکھا

زائرو آؤ کہ جنت بھی یہیں ملتی ہے
روضۂ شاہ سے ہی خلد کا رستہ دیکھا

اُن کے منگتے جو ہیں شاہوں کو عطا کرتے ہیں
اُن کے ٹکڑوں ہی پہ ہر ایک کو پلتا دیکھا

عاصیو ~~متقیوں سب کے لئے~~ محشر میں
صرف آقا کی شفاعت کا سہارا دیکھا

اس لئے پلکیں بچھاتے ہیں یہاں پر شیدا
دست بستہ جو فرشتوں کا یاں پہرا دیکھا

ارض طیبہ میں ضیاء پورے ادب سے آنا
حسنِ تعظیم ہی میں قلب کا تقوی دیکھا

از: مؤلف عفی عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار خطابت

حصۂ دوازدہم برائے ذی الحجہ

﴿حج وعمرہ کے فضائل واحکام اور زیارت روضۂ اطہر کے فضائل وآداب

حصہ یازدہم (11) میں ملاحظہ فرمائیں﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام صبر واستقامت کے پیکر 1153

عشرۂ ذی الحجہ وقربانی، فضائل واحکام 1198

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فضائل وکمالات 1222

تقاریب کو منکرات سے کس طرح بچائیں 1258

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

○ حضرت ابراہیم علیہ السلام صبر واستقامت کے پیکر ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرَاهِيمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

اسلام کی تاریخ قربانیوں سے بھری پڑی ہے، ماہ ذی الحجہ کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد لازمی طور پر آتی ہے،مناسک حج ہوں یا قربانی کا موقع، مکہ مکرمہ کی وادی ہو یا منٰی وعرفات کی گھاٹیاں، صفا ومروہ کی چٹانیں ہوں یا چاہ زمزم کا آب شیریں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد اہل اسلام کو ایک نئے جوش وخروش سے ہمکنار کرتی ہے، آپ کے تذکرہ سے پژمردہ دلوں کو نئی زندگی ملتی ہے، مایوس دلوں کو حوصلہ ملتا ہے، آپ کے واقعات سننے سنانے سے عقیدہ میں پختگی اور عمل میں چستی پیدا ہو جاتی ہے۔ ؎

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسین، ابتدا ہے اسمٰعیل

اللہ تعالی نے انبیاء کرام کو معجزے عطا فرمائے، کوئی نبی بغیر معجزہ کے تشریف نہیں لائے ، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالی نے عظیم معجزات عطا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائے اور آپ کی مبارک زندگی کو انسانیت کے لئے نمونۂ عمل بنایا۔آپ نے زندگی کے ہر مرحلہ میں دین اسلام کی حیات و بقا کے لئے اپنا ہر لمحہ، ہر سانس قربان کردی؛ یہاں تک کہ اپنا مال، اپنی اولاد اور اپنی جان بھی حق تعالی کے لئے قربان کی۔

اللہ تعالی جب کسی بندے کو اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے تو اس کو کڑی آزمائش اور سخت امتحان کے مرحلہ سے گزارتا ہے، جب بندہ امتحان میں کامیاب ہوتا ہے تو اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے، مگر انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کو حق تعالی پہلے اپنا بناتا ہے، پھر انہیں منزل امتحان سے گزارتا ہے، انبیاء کرام کی آزمائش صرف اس لئے ہوتی ہے کہ کائنات کو ان حضرات کا عزم واستقلال اور ثابت قدمی بتائی جائے؛ تاکہ امت، امتحان وآزمائش کے وقت ان کی ثابت قدمی کو پیش نظر رکھے اور اُسے منزل فلاح سے ہمکنار ہونے میں آسانی ہو۔

خطبہ میں ذکر کردہ آیت کریمہ میں ارشاد الٰہی ہے:

وَإِذِ ابْتَلٰى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ	اور جب ابراہیم (علیہ السلام) کو اُن کے رب نے
بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ.	چند باتوں سے آزمایا تو اُنہوں نے اُسے پورا کیا۔

(سورۃ البقرۃ، آیت: 124)

آیت کریمہ میں مذکور "کَلِمَات" سے کیا مراد ہے، اس کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں، چوتھی صدی ہجری کے محدث ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے "کلمات" کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن ابن عباس قال الكلمات التي ابتلي بهن إبراهيم فأتمهن فراق قومه في الله حين أمر بفراقهم ، ومحاجته نمرود في الله حتى وقفه على ما وقفه عليه من خطر الأمر الذي فيه خلافهم ،وصبره على قذفه إياه في النار ليحرقوه في الله على هول ذلك من أمرهم ، والهجرة بعد ذلك من وطنه وبلاده في الله حين أمره بالخروج عنهم ، وما أمره به من الضيافة والصبر عليها ، وماله وما

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے ، اُنہوں نے فرمایا: وہ کلمات جن کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آزمایا گیا اور اُنہوں نے اُسے پورا کیا، اُس سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے قوم سے علٰحدگی اختیار کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے لئے اپنی قوم سے علٰحدہ ہوگئے، آپ نے اللہ تعالی کے بارے میں نمرود سے مناظرہ کیا یہاں تک کہ اُسے ایسے معاملہ میں لاجواب کردیا جس میں اُن لوگوں کو اختلاف تھا۔ جب لوگوں نے آپ کو آگ میں جلانا چاہا تو آپ نے آگ میں ڈالے جانے پر صبر کیا ۔ جب اللہ تعالی نے قوم کو خیرباد کہنے کا حکم فرمایا تو آپ نے اپنے وطن اور ملک سے اللہ کے لئے ہجرت فرمائی ۔ آپ نے ضیافت ومہمانی کا معمول قائم رکھا اور صبر کیا' جس کا اللہ نے آپ کو حکم فرمایا تھا۔ جب اللہ تعالی نے قربانی کا امر فرمایا تو آپ نے اپنے مال کو قربان کیا، اپنے فرزندِ دلبند کی قربانی کے ذریعہ آپ کا امتحان لیا گیا،۔ پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابتلی به من ذبح ولده	جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
حین أمره بذبحه،	امتحان وآزمائش کی ان تمام دشوارگذار گھاٹیوں کو
فلما مضی علی ذلک	عبور کرلیا اور آزمائش کی کسوٹی پر مکمل اُترے تو اللہ
من أمر الله کله	تعالیٰ نے آپ سے فرمایا: فرمانبرداری کیجئے!
وأخلصه البلاء قال	آپ نے عرض کیا : میں نے اللہ تعالیٰ کی
الله له أسلم ، قال	فرمانبرداری کی' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے،
أسلمت لرب العالمین	آپ کا یہ طریقہ کار، ایسے وقت رہا جبکہ لوگ آپ
علی ما کان من خلاف	کی مخالفت کرتے تھے اور آپ لوگوں سے علٰحدگی
الناس وفراقهم .	اختیار کر چکے تھے۔

(تفسیر ابن ابی حاتم،سورۃ البقرۃ،آیت: 124)

بندہ دنیا میں اسی لئے آیا ہے کہ رب کی معرفت حاصل کرے اور صبح وشام اس کی عبادت میں مصروف رہے، بندہ کو تین امور کی وجہ سے معرفت الٰہی میں درجۂ کمال حاصل ہوتا ہے :(1) ذات کی معرفت، جو خودی کی قربانی سے حاصل ہوتی ہے (2) صفات کی معرفت، جو اولاد کی قربانی سے ملتی ہے(3) افعال کی معرفت، جو مال کی قربانی سے نصیب ہوتی ہے۔

جب تک یہ تین قربانیاں نہ دی جائیں محبتِ خدا کما حقہٗ نہیں ملتی اور نہ ہی بندہ ان قربانیوں کے بغیر کمال پا سکتا ہے۔

(روح البیان ، ج: 7،ص:474، سورۃ الصافات،آیت: 105،104)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبت خداوندی میں ان تینوں امور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوسرانجام دیا آپ نے جان کی قربانی دی، مال بھی خرچ کیا اوراولادکوبھی قربان کیا۔

راہِ خدامیں مال کی قربانی

محبت کی علامت ونشانی یہ بتائی گئی کہ چاہنے والا جوعمل کرے اپنے محبوب کے لئے ہی کرے، سننا چاہے تو صرف محبوب کی بات سنے اور گفتگو کرے تو اسی کا ذکر کرے، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام محبت الٰہی میں اتنا سرشار رہے کہ بذاتِ خود ذکر خدا میں مستغرق رہتے، کسی اور سے اللہ تعالیٰ کا ذکر سنتے تو ذکر الٰہی سے لطف اندوز ہوتے، ذکر کی حلاوت وشیرینی کے اثر سے اس قدر متاثر ہوتے کہ ذکر کرنے والے شخص سے بار بار ذکر کرنے کی خواہش فرماتے اور ذکر الٰہی کی نسبت سے کوئی قربانی دینے کی نوبت آجاتی تو گریز نہ کرتے۔

حق تعالیٰ نے اپنے خلیل کو مال ودولت کی کثرت عطا فرمائی، جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے:

ورد فی الخبر انه کان له خمسة آلاف قطیع من الغنم فتعجب الاغنام علیها اطواق الذهب فطلع ملک فی صورة آدمی علی شرف الوادی فسبح قائلا سبوح قدوس رب الملائکة والروح فلما سمع الخلیل تسبیح حبیبه اعجبه وشوّقه نحو لقائه ...... وکانوا خمسة آلاف غلام فانصفت الملائکة وسلمت بخلته کما سلمت بخلافة آدم۔

آپ کے پاس بکریوں کے پانچ ہزارریوڑاور پانچ ہزارغلام تھے، بکریوں کی نگہداشت وحفاظت کے لئے جو کُتّے تھے ان کے گلوں میں سونے کے پٹے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہتے تھے،فرشتوں کواس بات سے تعجب ہوا کہ آپ کے پاس کثرت سے مال موجود ہے،اس کے ساتھ ساتھ آپ اللہ کے خلیل ہیں ، مقام خلت پر فائز ہیں،مال ودولت کی یہ فراوانی اور مقامِ خلت کا ایک ذات میں جمع ہونے سے فرشتے متعجب ہوئے۔

(روح البیان ، ج 7ص 474، الصافات ،آیت: 105،104)

تسبیح سننے کے عوض تمام مال قربان کردیا

چنانچہ آپ کے مرتبہ کے اظہار کی خاطر اللہ تعالی نے آزمائش کے لئے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں زمین پر بھیجا،جس راہ سے حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بکریاں لیکر جاتے تھے ، اسی راہ میں وہ فرشتہ انسان کی شکل میں اونچے ٹیلے پر بیٹھ گیااور ذکر الٰہی میں مصروف ہوکر بآواز بلند کہنے لگا:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ. میرا رب پاک اورعظمت والا ہے،فرشتوں اورحضرت جبریل کا پروردگا رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے محبوب کی تسبیح سنی تو اس کی لقاء کا اشتیاق موجزن ہوا،آپ نے ان سے فرمایا:

یا انسان کرر ذکر ربی فلک نصف مالي فسبح بالتسبيح المذكور فقال كرر تسبيح خالقي فلك جميع اموالی مما تری من

اے انسان ! میرے رب کا ذکر دوبارہ سناؤ میں تمہیں اپنا آدھا مال عطا کردونگا،اس نے دوبارہ تسبیح وتقدیس بیان کی ، آپ نے فرمایا: میرے خالق کا ذکر دوبارہ کرو؛ میرا ہرقسم کا مال ومنال ،جوبکریاں‘غلام اورجوکچھ تم دیکھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاغنام و الغلمان . رہے ہو وہ سارے کا سارا تمہارے لئے ہی ہے۔

(روح البیان ، ج 7ص 474، الصافات ،آیت: 105/104)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا مال ذکر الٰہی کے لئے خرچ کر کے بتا دیا کہ محبت الٰہی میں اس درجہ فنا ہو جاؤ کہ مال کی محبت تمہیں راہِ خدا میں خرچ کرنے سے نہ روکے، دنیا اور دنیا کی دولت رب نے عطا کی ہے تو اس دنیوی دولت کے عوض اللہ تعالٰی سے دولتِ عقبیٰ خریدنی چاہئے، اخروی درجات اور اعلیٰ مراتب کا سوال کرنا چاہئے۔اس کے برخلاف مال کی محبت میں منہمک ہوکر آخرت سے غفلت کرنا' دولت عقبیٰ سے محروم ہوجانا اور راہ خدا میں خرچ نہ کرنا، بندگی کا تقاضا نہیں۔

قوم کے لئے دعوت حق

حضرات ! سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم کو مسلسل حق کی دعوت دیتے رہے، بت پرستی کے عواقب ونتائج بیان فرماتے رہے اور خدائے واحد کی عبادت سے دنیا وآخرت میں کیا فوائد ہیں' یہ سمجھاتے رہے،دعوت دین کے میدان میں آپ نے جہدِ مسلسل وسعی پیہم کی'لیکن قوم نے کورِ باطن واندرونی خباثت کی وجہ سے دعوتِ حق کوقبول نہ کیا۔

آتش کدہ گلزار بن گیا

برادران اسلام! حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلسل ہدایت کی دعوت دیتے اور بت پرستی سے منع فرماتے رہے،لوگوں کے دل چونکہ مسخ ہو چکے تھے اسی لئے انہوں نے مضبوط دلائل کے باوجود نہ ہدایت پائی اور نہ اس کی اشاعت میں حصہ لیا، بلکہ راہ حق سے روکنے کی مذموم سعی کی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کواذیتیں پہنچانے لگے، جب لوگ آپ کے دلائل کے سامنے عاجز ہو گئے تو آپ کو آگ میں ڈالنے کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشورے کرنے لگے اور منصوبے بنانے لگے، لوگوں نے کہا ایک بڑی عمارت بنا کر اس میں آگ کو خوب دہکایا جائے اور آپ کو اس آگ میں ڈالا جائے۔ قرآن شریف میں ان کا قول اس طرح مذکور ہے:

قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ.	وہ کہنے لگے: اُن کے لئے ایک آتش خانہ بناؤ' پھر ان کو دہکتی آگ میں ڈال دو۔

(سورۃ الصافات، آیت: 97)

اور سورۃ الانبیاء میں مذکور ہے:

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنتُمْ فَاعِلِين.	لوگوں نے کہا (حضرت) ابراہیم کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تم کرنے والے ہو۔

(سورۃ الانبیاء، آیت: 68)

اس آیت کریمہ کے تحت علامہ قاضی ثناء اللہ نقشبندی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:

قال ابن اسحق كانوا يجمعون الحطب شهرا فلما جمعوا ما أرادوا واشعلوا في كل ناحية من الحطب فاشتعلت النار واشتدت حتى ان كان الطائر لتمربها فتحرق من شدة وهجها فاوقدوا عليها سبعة ايام، روى	حضرت ابن اسحاق نے فرمایا: وہ لوگ ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کرتے رہے اور انہوں نے اپنے ارادہ کے مطابق لکڑیاں جمع کر لیا تو تمام لکڑیوں میں آگ جلائی' پھر آگ بھڑک اٹھی اور اس کے شعلے اتنے بلند ہونے لگے کہ اگر کوئی پرندہ اس کے پاس سے بھی گزرتا تو اس کی گرمی کی شدت سے مر جاتا۔ انہوں نے سات روز ان لکڑیوں کو جلتے رہنے دیا۔ روایت بیان کی گئی کہ اب انہیں یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انهم لم يعلموا كيف يلقونه فيها فجاء إبليس فعلمهم علم المنجنيق فعلموا ثم عمدوا إلى ابراهيم فرفعوه إلى راس البنيان وقيدوه ثم وضعوه في المنجنيق مقيدا مغلولا فصاحت السموات والأرض ومن فيها من الملئكة وجميع الخلق...... فلما أرادوا القائه في النار أتاه خازن المياه فقال ان أردت أخمدت النار وأتاه خازن الرياح فقال ان شئت طيرت النار في الهواء فقال ابراهيم لا حاجة لي إليكم حسبي اللّٰه ونعم الوكيل.

معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ اس بھڑکتی آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیسے ڈالیں ؟ انسان کا ازلی دشمن شیطان آ گیا، اس نے انہیں منجنیق بنانے کی تعلیم دی اور اس کے ذریعہ پھینکنے کا مشورہ دیا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک بلند عمارت پر لے گئے، آپ کے ہاتھ پیر باندھ کر منجنیق میں ڈال دیا، اس منظر کو دیکھ کر آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والے تمام مخلوق کی چیخ نکل گئی۔...... جب انہوں نے آپ کو آگ میں ڈالنے کا ارادہ کیا تو پانی کا فرشتہ حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اے ابراہیم علیہ السلام! اگر آپ چاہیں تو میں اس آگ کو یکدم بجھا دوں ؟ ہوا کا فرشتہ آیا عرض کیا: ابراہیم علیہ السلام! اگر آپ چاہیں تو میں اس آگ کو ہوا سے اڑا دوں ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (کمالِ استغناء کا مظاہرہ کرتے ہوئے) فرمایا: مجھے تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں، میرا اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(التفسیر المظہری،سورۃ الانبیاء،آیت: 68)

وروی عن أبی بن کعب ان ابراهیم قال حین أوثقوه لیلقوه فی النار "لاالـه الا أنت سبحانک لک الحمد ولک الملک لا شریک لک" ثم رموا به فی المنجنیق إلیها واستقبله جبرئیل فقال یا ابراهیم ألک حاجة قال اما إلیک فلا قال جبرئیل قال ربک فقال ابراهیم حسبی من سوالی علمه بحالی.	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لئے جب انہوں نے باندھا تو آپ نے لا الہ الا انت سبحانک لک الحمد ولک الملک لا شریک لک پڑھا' پھر انہوں نے آپ کو جب منجنیق میں بٹھادیا اس وقت حضرت جبریل امین حاضر ہوئے ،عرض کی: اے ابراہیم علیہ السلام! میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حاضر ہوں ، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے جبریل! مجھے تمہاری اعانت کی کوئی ضرورت نہیں۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اپنے رب سے ہی التجا کریجئے۔فرمایا: وہ میرے حال سے خوب واقف ہے مجھے عرض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(تفسیر البغوی ،سورۃ الانبیاء۔68۔ التفسیر المظہری،سورۃ الانبیاء،آیت:68)

اس کے بعد ان ظالموں نے آپ کو منجنیق کے ذریعہ آگ میں پھینک دیا، جیسے ہی آپ آگ کے قریب ہوئے اللہ تعالی نے آگ کو ٹھنڈی ہونے کا حکم فرمایا' ارشاد الٰہی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيمَ.

ہم نے کہا :اے آگ!ابراہیم پر ٹھنڈی اورسلامتی والی بن جا۔

(سورۃ الانبیاء،آیت:69)

اس آیت کریمہ کے تحت صاحبِ تفسیر مظہری فرماتے ہیں:

ومن المعروف في الآثار أنه لم يبق يومئذ نار في الأرض إلا طفئت فلم ينتفع في ذلك اليوم بنار في العالم ولو لم يقل "وسلاما على إبراهيم" بقيت ذات برد أبدا

مشہور روایتوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آگ کوٹھنڈی ہونے کا حکم فرمایا تو اس دن روئے زمین پرکوئی آگ دہکتی نہ رہی سب بجھ گئیں اور دنیا میں کسی شخص نے اس دن آگ سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا، پھر اگر اللہ تعالیٰ آگ کو "ابراہیم پرسلامتی والی ہوجا" نہ فرماتا تو آگ ہمیشہ کے لئے ٹھنڈی ہوجاتی۔

حضرات! آگ پہلے کی طرح جلانے کی صفت سے متصف تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسے اذیت اور تکلیف سے خالی کردیا جیسا کہ "عَلٰى إِبْرَاهِيمَ" کے الفاظ دلالت کرتے ہیں

قال السدى : فأخذت الملائكة بضبعى إبراهيم فأقعدوه على الأرض فإذا عين ماء عذب وورد

علامہ سدی کہتے ہیں: فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلوؤں سے پکڑا اور بڑے آرام سے زمین پر بٹھادیا ، جب آپ اس آتشکدہ میں اترے تو وہاں میٹھے پانی کا چشمہ تھا اور سرخ رنگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أحمر ونرجس ، قال كعب :ما أحرقت النار في إبراهيم إلا وثاقه قالوا: وكان إبراهيم في ذلك الموضع سبعة قال المنهال بن عمرو :قال إبراهيم ما كنت أياما قط أنعم مني من الأيام التي كنت فيها في النار قال ابن يسار :وبعث الله عز و جل ملك الظل في صورة إبراهيم فقعد فيها إلى جنب إبراهيم يؤنسه قالوا وبعث الله جبريل بقميص من حرير الجنة وطنفسة فألبسه القميص وأقعده على الطنفسة وقعد معه يحدثه وقال جبريل : يا إبراهيم !

کے گلاب اور نرگس تھے، حضرت کعب فرماتے ہیں: آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بال بھی بیکا نہ کیا لیکن جن رسیوں سے آپ کو باندھا گیا تھا انہیں جلا دیا۔ علماء فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں سات دن رہے تھے۔ منہال بن عمرو فرماتے ہیں :حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جو دن میں نے آگ میں گزارے وہی دن میری زندگی کے عمدہ ترین دن تھے (اللہ تعالیٰ نے ان ایام میں خصوصی انعامات سے نوازا تھا) ابن یسار فرماتے ہیں سائے کے فرشتے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صورت میں بھیجا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھ کر انس ومحبت کی باتیں کرتا تھا، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو جنت سے ریشمی قمیص اور جائے نماز دے کر بھیجا، جبرئیل نے قمیص آپ کو پہنا دی اور جائے نماز پر بٹھا دیا اور پھر جبرئیل علیہ السلام ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے، جبرئیل نے کہا: اے ابراہیم!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إن ربک یـقـول :أمـا علـمـت أن الـنار لا تضر أحبـابـی ثـم نـظـر نمرود وأشـرف علی إبراهیم من صـرح لـه فرآه جالسا فی روضة والملک قاعد إلی جنبه وما حوله نار تحرق الحطب فناداه :یا إبراهیم کبیـر إلهک الذی بلغت قـدرتـه أن حـال بینک وبیـن مـا أری یـا إبراهیم هـل تستـطیـع أن تـخـرج منها ؟ قال :نعم قال :هل تـخشـی إن أقمت فیها أن تـضـرک ؟ قـال لا قـال: فـقـم فـاخـرج منـهـا فقام إبـراهیـم یمشی فیها حتی خـرج منها فلما خرج إلیه قال له :یا إبراهیم !

آپ کا رب فرماتا ہے: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آگ ہمارے محبوبوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی؟ پھر نمرود نے اپنے محل کی بالکونی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو عجب نظارہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک باغیچہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور فرشتہ آپ کے پہلو میں بیٹھ کر محو گفتگو ہے، جبکہ آپ کے ارد گرد آگ لکڑیوں کو جلا رہی ہے، نمرود نے اپنے محل کے اوپر سے آواز دی، اے ابراہیم! آپ کے خداوند عظیم کی قدرت کا یہ کرشمہ ہے کہ اس نے آپ کے درمیان اور آگ کے درمیان اپنی حفاظت سے جو روک لگا دی اُسے دیکھ رہا ہوں، اے ابراہیم! کیا آپ اس آگ سے نکل بھی سکتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، پھر نمرود نے پوچھا کیا آپ کو کوئی خدشہ ہے کہ اگر آپ اس میں ٹھہرے رہیں تو یہ آگ آپ کو جلا دے گی؟ فرمایا: نہیں، نمرود نے کہا پھر کھڑے ہو جائیے اور باہر نکل آیئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ کے شعلوں کے درمیان سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من الرجل الذی رأیته معک فی صورتک قاعدا إلی جنبک ؟ قال: ذلک ملک الظل أرسله إلی ربی لیؤنسنی فیها فقال نمرود: یا إبراهیم إنی مقرب إلی إلهک قربانا لما رأیت من قدرته وعزته فیما صنع بک حین أبیت إلا عبادته وتوحیده إنی ذابح له أربعة آلاف بقرة فقال له إبراهیم: إذا لا یقبل الله منک ما کنت علی دینک حتی تفارقه إلی دینی فقال: لا أستطیع ترک ملکی	چلتے ہوئے باہر تشریف لائے، جب آپ باہر آ چکے تو نمرود نے پوچھا: اے ابراہیم! آگ میں آپ کے ساتھ کون تھا جسے میں نے دیکھا؟ وہ تو بالکل آپ کی تصویر تھا اور آپ کے پہلو میں بیٹھا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا وہ سایہ کا فرشتہ تھا، میرے رب نے اسے میری پاس بھیجا تھا تاکہ میری تنہائی کی اکتاہٹ کو دور کرے تو نمرود نے کہا میں آپ کے خداوندعظیم کے لئے قربانی دینا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ نے سارے خداؤں کی عبادت سے منہ موڑ کر اس کی عبادت اور توحید کو اپنایا تو اس نے جو آپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں اپنی سطوت وقدرت کا کرشمہ دکھایا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں، میں اس کی رضا کے لئے چار ہزار گائے ذبح کروں گا، حضرت ابراہیم نے فرمایا جب تک تو مشرکانہ عقائد کا حامل اور اس غلط دین کا پیرو ہے اللہ تعالیٰ تیری قربانی قبول نہیں فرمائے گا، تو اپنا یہ باطل مذہب چھوڑے گا اور میرے دین کو قبول کرے گا تب تیری کوئی قربانی قبول ہوگی، نمرود نے کہا میں اپنی سلطنت تو چھوڑ نہیں سکتا، آپ کا دین اپنانے میں مجھے اپنی بادشاہی سے ہاتھ دھونے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولكن سوف أذبحها له فذبحها له نمرود ثم كف عن إبراهيم ومنعه الله منه. قال شعيب الجبائی :ألقی إبراهيم فی النار وهو ابن ست عشرة سنة .	پڑیں گے لیکن میں اس کے لئے گائیں ذبح کروں گا، تو نمرود نے گائیں ذبح کیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی زک پہنچانے سے باز آ گیا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے (اسے یہ منظر دکھا کر) حضرت ابراہیم کو اس کے (ضرر اور شر) سے بچالیا۔شعیب جبائی فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تو اس وقت آپ کی عمر سولہ سال تھی۔

(التفسیر المظھری ، سورۃ الانبیاء،آیت: 69)

حضرات! اللہ تعالی نے آگ کو ٹھنڈی ہونے کے ساتھ سلامتی والی بن جانے کا حکم فرمایا' کیونکہ کوئی چیز زیادہ ٹھنڈی ہو جائے تو نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے فرمایا: ایسی ٹھنڈی ہو کہ سردی بھی نہ ہونے پائے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ نے نہیں جلایا' آگ میں جلانے کی قوت وصلاحیت جس پروردگار نے رکھی ہے اُسی کا حکم ہوا کہ ٹھنڈی سلامتی والی ہو جا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تسلیم ورضا کے مقام پر تھے، آپ نے رضا بالقضاء کے پیکر بن کر آگ میں ڈالے جانے کو قبول کیا کہ اگر فیصلۂ خداوندی یہی ہے اور جان جاتی ہے تو جائے' میں ہر حال میں اپنے رب کے فیصلہ کو تسلیم کرنے والا اور اس کے منشأ کے مطابق ہی چلنے والا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے صحیح وسلامت باہر تشریف لائے، آگ آپ کو معمولی بھی نقصان نہ پہنچا سکی، اس عظیم معجزہ کو دیکھ کر بھی وہ لوگ مشرف بہ اسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہوئے تو آپ نے حکم الٰہی کے مطابق اپنا وطن ترک کیا اور وہاں سے ہجرت کر کے ملک شام کی طرف کوچ فرمایا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ إِنِّی ذَاهِبٌ إِلَی رَبِّی سَیَهْدِینُ	اور آپ نے کہا میں ایسی جگہ جانے والا ہوں جہاں کا رب نے حکم فرمایا، یقیناً وہ مجھے منزل تک پہنچائے گا۔

(سورۃ الصافات، آیت:99)

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَالَ ابراهیم حین خرج من النار سالما ولم یؤمنوا به إِنِّی ذاهِبٌ إِلَی رَبِّی یعنی اهجر دار الکفر واذهب إلی حیث اتجرد فیه بعبادة ربی سَیَهْدِینِ یعنی خرج من النار سالما وقال انّی ذاهب إلی ربّی سیهدین إلی ما فیه صلاح دینی أو إلی مقصد قصدته حیث أمرنی ربی وهو الشام وحینئذ فرّ ابراهیم	حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ سے صحیح وسلامت باہر تشریف لائے اور مشرکین اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے تو آپ نے فرمایا میں تمہارے دارالکفر کو چھوڑ کر جارہا ہوں اور میں ایسی جگہ جارہا ہوں جہاں میں سکون اور دلجمعی کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کروں گا، جب آپ آگ سے سلامتی کے ساتھ باہر تشریف لائے تو فرمایا میں اپنے رب کی طرف جارہا ہوں، وہ میری ایسی جگہ رہنمائی فرمائے گا جہاں میرے دین کی صلاح ہوگی یا یہ معنی کہ میں وہاں کا قصد کروں گا جہاں کا میرا رب مجھے حکم فرمائے گا تو آپ شام تشریف لے گئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هاربا مع سارة من ارض	نمرود کے خوف سے بابل کی زمین سے حضرت
بابل من خوف نمرود	سارہ کو لے کر نکل پڑے اور حضرت سارہ اپنے
وكانت سارة من أجمل	زمانہ کی تمام عورتوں سے زائد حسین وجمیل تھیں اور
نساء عصرها ومرّ بحدود	آپ مصر کی حدود سے گزرے، جبکہ مصر کا فرعون
مصر وفرعونها يومئذ	اس وقت صادف بن صادف تھا۔ (مصر کے
صادف بن صادف فغصب	باشاہ کا لقب فرعون ہوتا تھا) اس نے حضرت
سارة من ابراهيم فحمل	ابراہیم سے حضرت سارہ کو چھین لیا اور انہیں اپنے
صادف الجبار سارة إلى	محل میں لے گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم
قصره وجعل الله الجدر	کے لئے دیواروں اور پردوں کو انڈے کے پردے
والستور لابراهيم كقشر	کی طرح باریک بنادیا تاکہ آپ حضرت سارہ کو
البيضة ينظر إليها كيلا	دیکھتے رہیں اور آپ کا دل مطمئن رہے، آپ انتہائی
يقيد قلبه إليها وكان رجلا	غیرت مند شخصیت کے مالک تھے، جب اس ظالم
غيورا -فلمّا همّ بها زلزل	نے حضرت سارہ کا ارادہ کیا تو محل میں زلزلہ آگیا،
القصر فلم يدران ذلك	ظالم کو معلوم نہ ہوا کہ یہ زلزلہ حضرت سارہ کی وجہ سے
من أجلها فتحول إلى	ہے وہ دوسرے محل میں منتقل ہوگیا تو وہ بھی لرزنے
القصر الثاني فزلزل به	لگا، وہ تیسرے محل میں چلا گیا تو وہ بھی اسی طرح
فتحول إلى القصر الثالث	لرزنے لگا، حضرت سارہ نے کہا یہ سب کچھ ابراہیم
فزلزل به فقالت سارة هذا	کی وجہ سے لرز رہا ہے، فرعون نے حضرت ابراہیم
من إلى ابراهيم رد اليه امرأته	علیہ السلام کو آپ کی زوجہ مطہرہ واپس کردی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وفی روایة فلمّا مدّیده إلیها شلت یده فاستغاث صادف بسارة وطلب الدعاء فدعت سارة فعادت الید کما کانت فمدیده إلیها ثانیة فصارت مشلولة فطلب الدعاء منها ثانیا وعهد ان لا یفعل لهذا الفعل فدعت السارة فمد یده إلیها ثالثة فشلت یده ثالثا وحلف ان عوفی ان لا یفعل ابدا فدعت سارة فصحت یده . وروی أحمد فی مسنده والبخاری ومسلم عن أبی هریرة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بینا هو ذات یوم وسارة إذ اتی علی جبار من الجبابرة

ایک اور روایت میں ہے کہ جب فرعون نے حضرت سارہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ شل ہوگیا، اس نے حضرت سارہ سے فریاد کی اور دعا کی درخواست کی ، حضرت سارہ نے اس کی درستگی کے لئے دعا فرمائی، اس کا ہاتھ پہلے کی طرح بالکل ٹھیک ہوگیا، ظالم نے دوبارہ آپ کی طرف ہاتھ بڑھایا پھر وہ مفلوج ہوگیا ، اس نے دوبارہ آپ سے دعا کی درخواست کی اور وعدہ کیا کہ پھر ایسی حرکت نہیں کرے گا، حضرت سارہ نے دعافرمائی تو وہ ہاتھ ٹھیک ہوگیا ، اس بے غیرت نے تیسری مرتبہ پھر ہاتھ بڑھایا ، وہ ہاتھ پھر شل ہوگیا، اب اس نے قسم کھائی کہ اب اگر ہاتھ ٹھیک ہوگیا تو پھر ہرگز ایسی حرکت نہیں کروں گا، حضرت سارہ نے دعافرمائی اور ہاتھ ٹھیک ہوگیا۔امام احمد نے اپنی مسند میں اور امام بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ کی معیت میں ایک جابر بادشاہ کے پاس سے گزرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقيل له ان هاهنا رجل	جب کہ اس بادشاہ کو پہلے خبر دی گئی تھی کہ یہاں ایک
معـه امـراة من احسن	آدمی آیا ہے جس کے ساتھ ایک خوبصورت عورت ہے
الـنـاس فـارسـل إليـه	بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلایا اور حضرت
فسـالـه عـنـهـا فقال من	سارہ سے متعلق پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا رشتہ ہے؟
هـذه قـال أختـي فـاتي	آپ نے فرمایا: یہ میری بہن ہے، حضرت ابراہیم یہ
سـارـة فقـال يـا سارة	جواب دے کر جب حضرت سارہ کے پاس تشریف
ليس على وجه الأرض	لائے تو فرمایا اے سارہ روئے زمین پر میرے
مـؤمن غيري وغيرک	اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے، اس ظالم بادشاہ نے
وان هــذا ســالـنــي	تمہارے متعلق مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا وہ میری
فـاخبـرتـه انک أختي	بہن ہے تم میری تکذیب نہ کرنا، (کیونکہ اسلام او
فـلا تـكـذبـنـي فـارسل	رایمان کے رشتہ سے تم میری بہن ہو) بادشاہ نے
إليـهـا فلمّا دخلت عليه	حضرت سارہ کو بلایا، جب آپ بادشاہ کے دربار میں
ذهـب يـتـنـاولـهـا بيده	پہنچیں تو اس نے بدنیتی سے آپ کی طرف ہاتھ بڑھایا
فـاخـذ فقال ادعی اللّٰه	لیکن وہ شل ہوگیا، بادشاہ نے حضرت سارہ سے دعا کی
لی ولا اضرک فدعت	درخواست کی اور کہا میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا
الـلّـه فـاطلق ثم تناولها	حضرت سارہ نے دعا فرمائی اس کا ہاتھ ٹھیک ہوگیا، پھر
ثانيا فاخذ مثلها أو أشد	دوسری مرتبہ اس نے بدنیتی سے ہاتھ بڑھایا تو اس کا
فـقال ادعی اللّٰه لی ولا	ہاتھ پہلے کی طرح بلکہ اس سے زیادہ شل ہوگیا، اس نے
اضـرک فـدعـت اللّـه	حضرت سارہ سے دعا کی درخواست کی اور وعدہ کیا کہ
فـاطـلـق فـدعـا بعض	میں تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا، آپ نے دعاء کی،
حجبته	اس کا ہاتھ درست ہوگیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقال : انک لم تأتینی بانسان انما اتیتنی بشیطان فاخدما ھاجر ، فأتتہ وھو قائم یصلی فاومی بیدہ مھیم قالت رد اللّٰہ کید الفاجر فی نحرہ وأخدمنی ھاجر .	بادشاہ نے اپنے درباری کو بلایا اور کہا تو میرے پاس کسی انسان کو نہیں کسی جن کو لایا ہے، بادشاہ نے حضرت سارہ کو خدمت کے لئے ایک باندی ہاجرہ پیش کی ، جب حضرت سارہ ہاجرہ کو لے کر حضرت ابراہیم کے پاس پہنچیں تو آپ کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے،حضرت ابراہیم نے ہاتھ سے اشارہ سے فرمایا کیا ہوا؟ حضرت سارہ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے فاجر کے مکر اور سازش کو اس کے سینے میں لوٹا دیا اور اس نے مجھے خدمت کے لئے ہاجرہ دی ہے۔

(التفسیر المظھری،سورۃ الصافات، ج:8،ص:126)

حضرات! حضرت سارہ کے بطن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی اولاد نہیں ہوتی تھی انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ ہاجرہ ایک قابل رغبت عورت ہے انہیں اپنی خدمت میں قبول فرمالیں ہوسکتا ہے ان کے بطن سے آپ کو اولاد ہوجائے۔

فرزندِ دلبند کی خوشخبری

اب تک آپ کو اولاد نہ ہوئی تھی ، اس ہجرت کے بعد آپ نے رب کائنات سے التجا کی کہ اولاد کی نعمت بخشے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ. اے میرے رب! مجھے فرزندِ صالح عطا فرما۔

(سورۃ الصافات، آیت:100)

اللہ کے محبوب بندوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قبول ہوئی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرزند ہمت بلند سرفراز کرنے کی خوشخبری عطا فرمائی' چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ　　تو ہم نے اُنہیں ایک بردبار صاحبزادہ کی بشارت دی۔

(سورۃالصافات،آیت:101)

برادران اسلام! اِس آیتِ کریمہ میں کلمہ ''غلام'' کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت خلیل کولڑکا ہوگا اور وہ ایسی عمر پائینگے جس میں عقل کمال و بلندی تک پہنچتی ہے اور انسان کا شمار اربابِ عقل ودانش میں ہونے لگتا ہے۔(تفسیر خازن، سورۃالصافات ،آیت:101)

حضرت ابراہیم کا مثالی خاندان

حضرات! یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ایک اور امتحان لیا جاتا ہے،عمر شریف کے اس حصہ میں شہزادہ عطا کیا گیا، پھر حکم ہوتا ہے کہ اپنے شہزادہ اور اہلیہ کو ایک ایسے مقام پر چھوڑ آؤ جہاں نہ کوئی گھاس ہو نہ پانی،حکم الہی کی تعمیل میں آپ نے اپنے شیر خوار شہزادہ کو بے آب وگیاہ مقام پر چھوڑ دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے شہزادہ کو مکہ مکرمہ لے آئے،اورانہیں بیت اللہ شریف کے قریب ایک درخت کے نیچے بٹھا دیا،اس وقت مکہ مکرمہ میں نہ کوئی انسان تھا اور نہ ہی وہاں پانی موجود تھا۔آپ نے انہیں ایک چمڑے کا تھیلا دیا جس میں کھجور تھے اور پانی سے بھرا ہوا ایک چھوٹا مشکیزہ دیا۔

جب آپ واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام عرض کرنے لگیں: آپ ہمیں اس جنگل میں چھوڑ کر کہاں جارہے ہو؛ جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ کوئی اور چیز؟ وہ بارہا یہی کہتی رہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انھیں مڑکر بھی نہیں دیکھا،تب حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے عرض کیا: کیا اللہ تعالی نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا : ہاں! تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا: **اذا لا یضیعنا** پھر تو اللہ ہمیں ضائع نہیں فرمائے گا،یہ کہہ کر وہ اطمنان کے ساتھ واپس لوٹ آئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی وہاں سے تشریف لے گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب آپ پہاڑی پر پہنچے جہاں سے وہ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے' وہاں رک گئے اور کعبۃ اللہ شریف کی جانب رُخ کیا اور اپنے دستہائے اقدس اٹھا کر ان کلمات کے ساتھ دعا کی: اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو تیرے محترم گھر کے پاس اس بے آب وگیاہ مقام پر ٹھہرایا، اے ہمارے پروردگار! تاکہ یہ نمازیں پڑھیں، اور تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ ان کی طرف جھکے رہیں، اور ان کو میووں سے روزی عطا فرما، تاکہ وہ تیرا شکر بجالائیں۔ (سورۃ ابراھیم، آیت: 37)

صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ ، اتَّخَذَتْ مِنطَقًا لَتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ ، وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ ، فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ ،	حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: خواتین میں سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے کمر پٹا باندھا تاکہ وہ اپنے قدم کے نشان مٹادے اور حضرت سارہ ان کا پیچھا نہ کرسکے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو اور آپ کے شہزادہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو (مکہ مکرمہ) لے آئے، اور ہاجرہ علیہا السلام (اسوقت) حضرت اسماعیل علیہا السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور انھیں بیت اللہ کے قریب مسجد کی بلند جانب ایک درخت کے نیچے بٹھا دیا جو اس مقام پر ہے جہاں آب زمزم ہے، اس وقت مکہ مکرمہ میں کوئی آباد نہ تھا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ ، وَ وَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ انِيسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا ، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ آللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ. قَالَتْ إِذًا لَا يُضَيِّعُنَا. ثُمَّ رَجَعَتْ ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ، ثُمَّ دَعَا	اور نہ ہی وہاں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان حضرات کو وہاں بٹھایا اور چمڑے کا ایک تھیلا کھجوروں سے (بھرا ہوا) اور پانی سے بھرا ہوا ایک چھوٹا مشکیزہ دیا۔ پھر جب آپ واپس جانے لگے تو حضرت ام اسمعیل علیہا السلام ان کے پیچھے ہوئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کرنے لگیں! آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو کہ جہاں نہ کوئی مونس وغمگسار ہے اور نہ کوئی اور چیز؟ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے بار بار یہی الفاظ دہرائے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انھیں نہیں دیکھا تو ہاجرہ علیہا السلام نے کہا کہ کیا اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، انھوں نے جواب دیا کہ پھر تو اللہ تعالی ہمیں ضائع ہونے نہیں دیگا، یہ کہہ کر وہ واپس لوٹ آئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس جانے لگے یہاں تک کہ جب اس پہاڑی پر پہنچے جہاں سے آپ انہیں دکھائی نہ دے سکتے تھے تو آپ نے کعبۃ اللہ شریف کی طرف رخ کیا، پھر ان کلمات کے ساتھ دونوں ہاتھ بلند کر کے دعاء کی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ (رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ) حَتَّى بَلَغَ (يَشْكُرُونَ) . وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ ، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا ، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى . أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ . فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا ، فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا ، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا

”اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد تیرے محترم گھر کے پاس اس بے آب و گیاہ مقام پر ٹھہرایا، اے ہمارے پروردگار! تا کہ یہ نمازیں پڑھیں، اور تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ ان کی طرف جھکے رہیں، اور انہیں (ہر طرح کے) پھلوں کا رزق عطا فرما، تا کہ وہ تیرا شکر بجالائیں۔“ (سورۃ ابراہیم، 37) اور سیدہ ہاجرہ علیہا السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی اور خود مشکیزہ میں سے پانی پیتی پلاتی رہیں، یہاں تک کہ جب مشکیزہ میں پانی ختم ہو گیا، جس کے باعث آپ کو اور آپ کے لخت جگر کو پیاس محسوس ہوئی، جب آپ نے دیکھا کہ شہزادہ پیاس کی وجہ بے تاب ہو رہے ہیں یا فرمایا کہ ایڑیاں رگڑ رہے ہیں، تو وہ اس منظر کو دیکھ کر پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں، آپ کے سامنے صفا پہاڑ قریب ہی تھا آپ اس پر چڑھ گئیں پھر وادی میں دیکھا کہ شاید کوئی نظر آئے لیکن کوئی بھی نظر نہ آیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بَلَغَتِ الْوَادِیَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ، ثُمَّ سَعَتْ سَعْیَ الإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ ، حَتّٰی جَاوَزَتِ الْوَادِیَ ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ ، فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰی أَحَدًا ، فَلَمْ تَرَ أَحَدًا ، فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذٰلِکَ سَعْیُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا .. فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَی الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا ، فَقَالَتْ صَهٍ .تُرِيدَ نَفْسَهَا ، ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضًا ، فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ ، إِنْ كَانَ عِنْدَکَ غِوَاثٌ .فَإِذَا هِیَ بِالْمَلَکِ ، عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ ، فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ .	پھر آپ وہاں سے اتریں اور اپنا دامن سمیٹ کر نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ دوڑتا ہے یہاں تک کہ وادی کو پار کر کے مروہ پہاڑی پر پہنچیں اور اس پر چڑھ کر دیکھا کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے لیکن کوئی نظر نہ آیا ، پھر اسی طرح (صفا ومروہ کے درمیان)سات دفعہ چکر لگائے۔سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اسی لئے لوگوں کے لئے ان دونوں (صفاومروہ)کے درمیان سعی مقرر کی گئی ہے پھر جب حضرت ہاجرہ علیہا السلام (آخری چکر میں) مروہ پر چڑھیں تو انھوں نے ایک آواز سنی تو آپ کے دل میں خیال آیا کہ اس کو سننا چاہیئے ، پھر وہی آواز سنی تو کہنے لگیں کہ (اے اللہ کے بندے! تو جو کوئی بھی ہے) میں نے تیری آواز سن لی ، کیا تو ہماری کوئی مدد کرسکتا ہے؟ اسی دوران انہوں نے دیکھا کہ آب زمزم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ . حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا ، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا ، وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ . أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ . لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا .. قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا ، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ اللَّهِ ، يَبْنِي هَذَا الْغُلَامُ ، وَأَبُوهُ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ . وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ

(چشمہ والی جگہ) کے قریب ایک فرشتہ (حضرت جبریل) ہے جو زمین پر اپنی ایڑی مارا (یا یہ فرمایا کہ) اپنا پر مارا یہاں تک کہ اس جگہ سے پانی نکلنے لگا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اپنے ہاتھ سے (مٹی سے) اس کے گرد حوض سا بنانے لگیں اور پانی چلو سے بھر بھر کر اپنی مشکیزہ میں ڈالنے لگیں ، جوں جوں وہ پانی لیتیں وہ چشمہ اور جوش مارتا جاتا۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نبیء اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اسمعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم فرمائے ! اگر وہ زمزم کو اس کے حال پر چھوڑ دیتیں (حوض نہ بناتیں) یا (آپ نے یہ ارشاد فرمایا) اگر وہ چلو بھر کر (مشکیزہ بھرنے کے لیے) پانی نہ لیتیں تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا۔ (پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) ارشاد فرمایا: حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے خود بھی پانی پیا اور اپنے شہزادہ کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے ان سے کہا کہ تم اپنی جان کا خوف نہ کرو، بیشک یہاں اللہ کا گھر ہے، جسے یہ نونہال اوران کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كَالرَّابِيَةِ ، تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ ، حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ . أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ . مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ ، فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا . فَقَالُوا إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ ، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ ، فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ ، فَأَقْبَلُوا ، قَالَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ

والدمحترم تعمیر کریں گےاوراللہ اپنے بندوں کوضائع نہیں کیا کرتا۔ اوراس وقت بیت اللہ (کا مقام) ٹیلے کی طرح زمین سے اونچا تھا اور جب برسات کا پانی آتا تو وہ دائیں بائیں سے نکل جاتا۔سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے ایک مدت اسی طرح گزاری یہاں تک کہ جرہم قبیلے کے کچھ لوگ یا بنی جرہم کے کچھ افراد ان کے پاس سے گزرے جو کَدَاء کے راستے سے آ رہے تھے۔وہ مکہ کے نشیب میں اترے،انھوں نے پرندوں کو وہاں گھومتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی کے گرد گھوم رہے ہیں،مگر ہم اس وادی سے اچھی طرح واقف ہیں اور یہاں پانی کہیں بھی نہیں ہے۔پھر انھوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کیلئے بھیجا،انھوں نے دیکھا کہ پانی موجود ہے، وہ لوٹ کر گئے اور انھیں پانی کی خبر دی، پھر وہ تمام افراد وہاں آئے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کے پاس ہی ام اسماعیل علیہا السلام بیٹھی تھیں۔ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ہمیں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَقَالَتْ نَعَمْ ، وَلَكِنْ لاَ حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ ، وَهِيَ تُحِبُّ الإِنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ ، فَنَزَلُوا مَعَهُمْ.

آپ نے فرمایا کہ ہاں اجازت ہے، لیکن پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا، انھوں نے اسے قبول کرلیا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نبیء اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جرہم کے) لوگوں نے (وہاں رہنے کی)اس وقت اجازت مانگی جب خود اسماعیل کی والدہ یہ چاہتی تھی کہ یہاں بستی ہو۔ پس وہ لوگ وہیں آباد ہوگئے اور پیغام بھیج کر اپنے اہل وعیال کو بھی اسی جگہ بلا لیا اور وہ بھی وہیں ان کے پاس آ گئے۔

(صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، حدیث نمبر 3364)

اعتماد وتوکل کی اعلی مثال

حضرات! اس واقعہ کے ذریعہ خواتین امت کو صبر وتحمل، اعتماد وتوکل کی تعلیم دی گئی، شیر خوارگی کی عمر میں بچوں کو خصوصی نگہداشت میں رکھا جاتا ہے، ان کا بطور خاص خیال رکھا جاتا ہے کیونکہ اس عمر میں بچوں کے اعضاءِ جسم نازک ہوتے ہیں، مزاج میں نزاکت ولطافت ہوتی ہے۔

شیر خوار بچہ کو تنہا ماں کے ساتھ ریگزار ویران میں چھوڑنا، غیر معمولی واقعہ ہے، اس واقعہ میں مرد حضرات کی بھی تربیت ہے اور خواتین ومستورات کی بھی، حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے جواب میں دختران ملت کے لئے عظیم درس وپیغام ہے کہ جب آپ نے اتنا سنا کہ یہاں اللہ تعالی کے حکم کے مطابق لایا گیا ہے تو بغیر کسی تامل اور فکر کے مکمل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اطمینان کے ساتھ وہیں رک گئیں، چین وقرار پایا، ظاہری طور پر وہاں نہ کوئی مونس وغمخوار ہے اور نہ کوئی ہم دم وغمگسار، نہ گھاس ہے نہ پانی، نہ کوئی مراقب ونگہبان ہے، نہ کوئی محافظ وپاسبان۔ خدائے تعالی کی ذات پر اس طرح کامل یقین اور اس کی نصرت پر مکمل بھروسہ تھا کہ فرمایا: جب یہ سب اللہ تعالی کے حکم سے ہے تو ہمیں وہ ضائع نہیں کرے گا، آپ اطمینان سے واپس جائیں!۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا توکل اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی برکت سے اللہ تعالی نے وہاں زم زم کا کنواں جاری فرمادیا۔

انبیاء کا خواب' وحی ہوتا ہے

برادران اسلام! حضرتِ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آزمائشوں کا ایک سلسلہ رہا، جو محض آپ کی شان وعظمت کے اظہار کے لئے تھا، ابتلاء وآزمائش کی ایک اوراعلیٰ منزل یہ تھی کہ پروردِگار نے دعاؤں کے بعد جولختِ جگر عطا فرمایا اور انکے متعلق متعدد بشارتیں عطا فرمائیں، حسن وجمال' عقل وافر' فہم کامل اور کئی ایک جواہر کا مالک بنایا' جب وہ والدگرامی کے ساتھ نشست وبرخاست کرنے لگے' خلوت وجلوت میں ہم دم رہنے لگے اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے والدِ محترم کا قلب مسرتوں سے لبریز کرنے لگے، وہ فرزند دلبند جو باغِ خلیل کی رعنائی بنے، وہ فرزند دلبند جو چمن خلیل کی بہار ہوئے، حق تعالی نے انہی کو اپنی راہ میں قربان کرنے کا حکم فرمایا اور حکم بھی دیا تو حالتِ بیداری میں نہیں بلکہ خواب کے ذریعہ حکم دیا۔

انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کا خواب بھی وحی الہی ہوتا ہے، جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں ارشادِ نبوی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رؤیا الانبیاء فی المنام وحی . انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کا خواب وحی ہوتا ہے۔

(تفسیرابن کثیر،سورۃ الصافات،آیت : 103)

برادران اسلام! حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عزم واستقلال پر ہزار بارقربان جائیں تو کم ہے،ہمیں اس سے فیض حاصل کرتے ہوئے ان امور میں پُرعزم وصاحب استقلال بننا چاہیۓ؛جن پرعمل ہمارے لئے مشکل ہوتا ہے، جب حالات موافق نہیں رہتے،طبیعت آمادہ نہیں ہوتی یا کوئی اوررکاوٹ آجاتی ہے توہمارا حوصلہ پست ہوتا نظرآتا ہے،عزم ابراہیمی پرنظرڈالیں توہماری ہمت بندھ جائے گی ، ہمارا حوصلہ بلند ہوگا اور ہم استقلال واستقامت کے ساتھ شریعت پر کاربندہوجائیں گے۔

❁ صاحبزادہ کی قربانی کا حکم ❁

حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چلنے پھرنے کی عمرکو پہنچے تو حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوصاحبزادہ کی قربانی کا حکم دیا گیا،حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حکمِ خداوندی کی تکمیل کا پختہ ارادہ کیا' عزم مصمم کے ساتھ آپ نے چھری اوررسی لے کراپنے پارۂ جگر سے فرمایا: پیارے بیٹے! میرے ساتھ چلو' ہمیں اللہ کے لئے قربانی کرنی ہے،صاحبزادہ ساتھ ہوگئے' وادی منی میں پوچھا:ابّا جان! ہمیں کس چیز کی قربانی کرنی ہے؟ تو آپ نے اس وقت فرمایا،جیسا کہ ارشادالٰہی ہے:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ : يَا بُنَيَّ إِنِّى أَرٰى فِى الْمَنَامِ جب وہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دوڑنے کی عمرکو پہنچے تو اُنہوں نے فرمایا:اے پیارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَنِّی أَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَی. بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ بتاؤ! تمہاری کیا رائے ہے؟

(سورۃ الصافات،آیت:102)

برادرانِ اسلام! جس وقت قربانی کی جارہی تھی اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف تیرہ(13)سال تھی، اس کم سنی میں صاحبزادہ نے جاں نثاری کا جس متانت کے ساتھ جواب دیا؛ وہ بڑے سے بڑے حلیم الطبع وبردبار افراد کے لئے نمونہ ہے، بہادروں کے لئے ہمت وحوصلہ ہے،عرض کیا: اے والد بزرگوار! حکم کی تعمیل میں نہ میں پس وپیش کرونگا اور نہ ہی آپ پر محبتِ پسر غالب آئیگی، آپ نے تاجِ خلت پہن رکھا ہے اور جوش قرباں میرے رگ وپئے میں موج مارتا ہے۔

قرآن کریم بزبانِ ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ناطق ہے:

یَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِی إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِینَ اے میرے والد بزرگوار! آپ کو جو حکم دیا جارہا ہے اس کو پورا کر گزریئے، اگر اللہ نے چاہا تو یقیناً آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

(سورۃ الصافات،آیت:102)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاحبزادہ سے اس لئے مشورہ کیا کہ آپ ان کے صبر واستقلال اور آزمائش کے وقت ثابت قدمی کو دیکھنا چاہتے تھے، آپ نہ صرف ایک والد تھے بلکہ معلمِ قوم ومصلحِ امت بھی تھے، اگر صاحبزادہ سے جزع وفزع ظاہر ہوتو صبر کی تلقین کرنا بھی مقصود تھا لیکن ایسی کوئی صورت ظاہر نہ ہوئی اور کیونکر ہوسکتی ہے جبکہ حضرت ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام' پیکر استقلال نبی کے صاحبزادہ ہیں، آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے مثالی ثابت قدمی اور رضا بالقضاء کا مظاہرہ فرمایا۔

حضرت اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات پر مکمل اعتماد نہ کیا بلکہ یہ خیال فرمایا: میں ہمہ تن منشأ الٰہی ومشیت ایزدی کا تابع ہوں، بذاتِ خود خیر کا کام نہیں کرسکتا اور نہ برائی سے بچ سکتا ہوں، اسی لئے 'ان شاء اللہ' کہا۔

صاحبِ تفسیر خازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وأنه لا حول عن معصية الله تعالى إلا بعصمة الله تعالى ولا قوة على طاعة الله إلا بتوفيق الله.	اللہ تعالیٰ کے بچائے بغیر گناہ سے بچنا ممکن نہیں اور طاعت وفرمانبرداری پر قوت وغلبہ، ہمت وحوصلہ بھی اسی کی توفیق سے ہے، اسی لئے صبر کو مشیت الٰہی کے ساتھ ہی ذکر کیا۔

(تفسیر الخازن، ج4، ص24، سورۃ الصافات، آیت:102)

حضرت اسمعیل علیہ الصلوۃ والسلام نے والد بزرگوار سے یہ عرض نہیں کیا کہ جو آپ دیکھ رہے ہیں اسی طرح کر گزریں بلکہ عرض کیا: آپ کو جو حکم دیا جارہا ہے اس کی تعمیل کیجئے! کم سنی کے باوجود ذہن کی رسائی اور فراست ایمانی کا یہ حال ہے کہ والد گرامی کے خواب کو وحی کے مرتبہ میں جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔

شیطان کی جانب سے رخنہ ڈالنے کی ناکام کوشش

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب صاحبزادہ کو قربانی کی خاطر لے چلے تو شیطان بے چین وبے قرار ہوگیا، اس نے حکمِ الٰہی پر حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مستعدی دیکھی تو اس عملِ خیر کو روکنے کے لئے مکروفریب سے کام لیا اور کہا آلِ ابراہیم کو میں آج آزمائش میں ناکام نہ کروں تو انہیں پھر کبھی ناکام نہ کرسکوں گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیطان ایک آدمی کی صورت میں حضرت ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدۂ محترمہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ جانتی بھی ہیں کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے آپ کے بیٹے کو ساتھ کیوں لیا؟ آپ نے کہا ہاں! جنگل سے لکڑیاں چننے کے لئے۔

شیطان نے کہا: نہیں وہ تمہارے لختِ جگر کو ذبح کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گھر میں اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ والدہ نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا، میں جانتی ہوں حضرت ابراہیم اپنے بیٹے سے کتنی محبت رکھتے ہیں۔ شیطان نے کہا یہ تو صحیح ہے لیکن ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں ان کے شہزادہ کی قربانی کا حکم دیا، یہ سن کر حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ نے فرمایا: حضرت ابراہیم اگر یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اُنہیں اس بات کا حکم فرمایا ہے تو اُنہوں نے بہت اچھا کیا' جو اپنے رب کی اطاعت میں لگ گئے۔ شیطان یہاں سے مایوس ہوکر لوٹ گیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچا' آپ اپنے والد کی اتباع میں پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔

شیطان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے شہزادے! والد گرامی کہاں لے جارہے ہیں؛ کیا خبر بھی ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام ابھی صاحبزادہ کو بیان نہیں کئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! اس جنگل سے لکڑیاں جمع کرنے کے لئے لے جارہے ہیں۔

اس نے کہا: نہیں نہیں' والد گرامی آپ کو ذبح کرنا چاہتے ہیں، آپ نے پوچھا: وہ کیوں؟ اس نے کہا حق تعالی نے ان کو حکم دیا ہے، حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رب نے جو حکم دیا والد گرامی کو اس کی تعمیل کرنی چاہئے، شیطان یہاں سے بھی ناکام لوٹا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے فرمایا: اس وادی میں کچھ کام کی خاطر جارہا ہوں، شیطان نے کہا: مجھے پتہ ہے کہ شیطان نے آپ کو خواب میں صاجزادہ ذبح کرنے کی بات دل میں ڈالی۔ یہ سن کر حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے دشمنِ خدا! نکل جا، دور ہوجا، میں اپنے رب کا حکم بہرصورت بجالاؤنگا۔

اس طرح شیطان اپنی تمام کوششوں اوردجل وفریب کے باوجود مایوس وناکام' رسواونامرادہوگیا۔

(تفسیرالخازن ، ج 4، ص 24،سورۃ الصافات،آیت:102)

کنکریوں کے ذریعہ شیطان پرضرب نبوت

بعض روایات میں آیا ہے کہ شیطان' حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ میں تین باررکاوٹ ڈالنے کے لئے آیا، آپ نے ہر باراس پر کنکریاں ماریں، ضرب نبوت کی تاب نہ لاکروہ مزید خلل اندازی کی ہمت نہ کرسکا، جیسا کہ تفسیرِ خازن میں ہے:

وقال ابن عباس: لما أمر إبراهيم بذبح ابنه عرض له الشيطان عند جمرة العقبة فرماه بسبع حصيات حتى ذهب، ثم عرض له عند الجمرة الوسطى، فرماه بسبع حصيات حتى ذهب، ثم	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اپنے صاجزادہ کی قربانی کا حکم دیا گیا تو اچانک مشعرحرام میں شیطان آگیا آپ جمرۂ عقبہ کے پاس پہنچے تو شیطان وہاں آیا، آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں تو وہ چلا گیا، پھر جمرۂ وسطی کے پاس آیا، آپ نے وہاں بھی اُسے سات کنکریاں ماریں تو وہ بھاگ گیا، پھر جمرۂ صغریٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض له عند الجمرة	کے پاس آیا تو آپ نے سات کنکریاں ماریں'
الأخرى فرماه بسبع حصيات	یہاں تک کہ وہ چلا گیا ، اس کے بعد حضرت
حتى ذهب ثم مضى إبراهيم	ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم خداوندی
لأمر الله تعالى.	بجالایا۔

(تفسیرالقرطبی،سورۃ الصافات،تفسیرالخازن ، ج 4، ص24،سورۃ الصافات، صحیح ابن خزیمہ ، کتاب المناسك ، حدیث نمبر:2738_المستدرك علی الصحیحین ، کتاب المناسك ، حدیث نمبر: 1666)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذبح کرنے کے لئے اپنے لاڈلے کو زمین پر اوندھا لٹادیا' تاکہ چہرہ دکھائی نہ دے کہ کہیں محبت پدری حکم بجالانے میں خلل انداز نہ ہوجائے ، پسرِدلبر نے اس خیال سے کہ ذبح کے وقت جب میں مضطرب ہوجاؤں تو بارگاہِ الٰہی میں کہیں بے ادبی نہ ہو،عرض کیا ! والد بزرگوار ! میرے اعضاء باندھ دیجئے تاکہ مجھ سے اضطراب و بے چینی نہ ہونے پائے' پھر حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خیال پیدا ہوا کہ بارگاہِ یزدی میں قربان ہورہا ہوں اور رسّی سے بندھا ہوا رہوں گا تو ایسا معلوم ہوگا گویا قیدی کی طرح زبردستی اور طبیعت کی ناگواری کے ساتھ حاضر ہوا ہوں ، اس خیال کے ساتھ ہی والدِ بزرگوار سے عرض کیا کہ مجھے کھول دیجئے ، جیسا کہ نزہۃ المجالس میں ہے:

و أن إسماعيل قال لأبيه	حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد
حل وثاقي لئلا يقول	بزرگوار سے عرض کیا: میری رسی کھول دیجئے،لوگ یہ
الناس ذبحه قهرا و لا	نہ کہیں کہ والد نے انہیں زبردستی ذبح کرڈالا، اور وہ
يعلمون أني أبذل	نہیں جان سکیں گے کہ میں فرمانبرداری واختیار کے
روحي طائعا مختارا	ساتھ اپنی جان جان آفریں کے حوالہ کررہا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(نزهة المجالس ، باب فضل عرفة و العيدين و التكبير و الأضحية)

پھر یہ بھی عرض کیا کہ ''اپنا دامن سمیٹ رکھئے کہ میرے خون کے چھینٹیں آپ کے دامن پاک پر نہ آئیں اور میرا قمیص ہو سکے تو میری والدہ کو دیجئے تا کہ ان کو قمیص سے تسلی ہوتی رہے۔''

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

(علامہ اقبالؒ)

حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاحبزادہ کو بوسہ دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر چھری گلے پر چلائی لیکن چھری نے گلا کاٹا نہیں، آپ نے تین بار پتھر پر چھری کو تیز کیا مگر چھری کو کاٹنے کا حکم نہ تھا، یہ حالت دیکھ کر صاحبزادہ نے عرض کیا: ابا جان! مجھے منہ کے بل رکھئے کہ کہیں آپ کی نظر پڑ جائے تو شفقت غالب نہ آئے اور امرالٰہی کی بجا آوری میں تاخیر نہ ہو جائے، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی گردن پر بھی چھری چلا کر آزمالیا' لیکن چھری الٹی ہوگئی، قربانی کرنے کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور عمل باقی نہ تھا' جو جو مراحل ہونے تھے' ہو چکے، چھری تیز کی گئی، حلق پر اور گردن پر چلائی گئی لیکن چھری تیز اور دھاری دار ہونے کے باوجود کاٹتی نہ تھی' جاں نثاری کا یہ عمل جاری ہی تھا کہ قبولیت کی بشارت مل گئی اور آواز آئی، ارشاد الٰہی ہے:

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ	جب ان دونوں نے حکمِ الٰہی کو تسلیم کیا اور
لِلْجَبِينِ. وَنَادَيْنَاهُ أَنْ	والد نے صاحبزادہ کو پیشانی کے بل لٹا دیا اور
يَا إِبْرَاهِيمُ،	ذبح کرنے لگے تو ہم نے انہیں ندا دی کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِينَ .	اے ابراہیم ! واقعی آپ نے خواب سچا کردکھایا' بے شک ہم محسنوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

(سورۃ الصافات، آیت:104، تفسیر الخازن، ج4، ص24)

تفسیر درمنثور میں روایت منقول ہے:

عن عطاء بن يسار رضى الله عنه قال سألت خوات بن جبير رضى الله عنه عن ذبيح الله قال : إسماعيل عليه السلام لما بلغ سبع سنين رأى إبراهيم عليه السلام فى النوم فى منزله بالشام أن يذبحه فركب إليه على البراق حتى جاء ه فوجده عند أمه فأخذ بيديه ومضى به لما أمر به وجاء الشيطان فى صورة رجل يعرفه فذبح	حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا: میں نے خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے حضرت ذبیح اللہ علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: جب حضرت اسماعیل علیہ السلام سات (7) سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گھر میں جو ملک شام میں واقع تھا، خواب دیکھا کہ آپ انہیں (حضرت اسماعیل علیہ السلام کو) ذبح کررہے ہیں' تو سوار ہوکر اُن کے پاس گئے' حتی کہ ان کے پاس تشریف لائے ، آپ نے انہیں ان کی ماں کے ہاں پایا، ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور اس کام کے لئے لے چلے جس کا آپ کوحکم دیا گیا تھا ، شیطان ایسے آدمی کی صورت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرفی حلقه فإذا هو	میں آیا جسے آپ پہچانتے تھے' پھر اُن گلے کے
نحر فی نحاس.	کناروں پر چھری چلانے لگے، ایسا معلوم ہوتا تھا
فشحذ الشفرة مرتین	کہ تانبے پر چھری چلارہے ہیں ۔ تو حضرت
أو ثلاثا بالحجر ولا	ابراہیم علیہ السلام نے پتھر سے دو یا تین مرتبہ چھری
تحز قال إبراهیم :إن	تیز کی لیکن چھری نہیں کاٹتی تھی ، تب حضرت
هذا الأمر من الله فرفع	ابراھیم نے فرمایا: یہ سارا معاملہ اللہ تعالی کی طرف
رأسه فإذا هو بوعل	سے ہے، پھر آپ نے اپنا مبارک سر اٹھایا تو کیا
واقف بین یدیه فقال	دیکھتے ہیں کہ آپ کے سامنے ایک دنبہ کھڑا ہے،
إبراهیم:قم یا بنی قد	ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے پیارے بیٹے !
نزل فداؤک فذبحه	اٹھو تمہاری جان کا فدیہ آچکا ہے پھر آپ نے
هناک بمنی.	(جانور) ذبح کردیا، یہ واقعہ منیٰ میں رونما ہوا۔

(الدرالمنثور فی التفسیرالمأثور ، سورۃ الصافات،آیت:107)

حضرات ! حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے صبر ورضا کا عظیم نمونہ پیش کیا، حکم خداوندی پر اپنے شہزادہ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے ۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام خود پیکر استقامت بنے رہے اور اپنے شہزادہ کی بھی ایسی تربیت فرمائی شہزادہ بھی قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔

حضرات !اس کے بعد حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا وصال ہوا، بعد ازاں سیدنا اسمعیل علیہ السلام کا عقد ہوا، پھر جب اللہ تعالی کا حکم آیا تو سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور آپ کے شہزادہ سیدنا اسمعیل علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی، اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

متعلق صحیح بخاری شریف میں وارد حدیث پاک ملاحظہ ہو:

حَتَّــی إِذَا کَــانَ بِهَــا أَهْــلُ أَبْيَــاتٍ مِنْهُمْ ، وَشَبَّ الْغُلاَمُ وَتَــعَــلَّــمَ الْـعَـرَبِيَّةَ مِـنْـهُـمْ ، وَأَنْـفَسَهُـمْ وَأَعْـجَبَهُـمْ حِينَ شَــبَّ ، فَلَمَّا أَدْرَکَ زَوَّجُوهُ امْــرَأَةً مِـنْـهُـمْ ، وَمَـاتَـتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ ، بَـعْـدَ مَـا تَـزَوَّجَ إِسْمَـاعِيلُ يُطَـالِـعُ تَـرِکَتَـهُ ، فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ ، فَسَأَلَ امْـرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا . ثُـمَّ سَــأَلَهَــا عَـنْ عَيْشِهِـمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ ، نَــحْـنُ فِـي ضِيـقٍ وَشِـدَّةٍ . فَشَکَتْ إِلَيْهِ . قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُکِ فَــاقْــرَئِــي عَلَيْـهِ السَّلاَمَ ، وَقُـولِـي لَـهُ يُغَيِّـرْ عَتَبَةَ بَابِهِ . فَلَمَّا

یہاں تک کہ جب وہاں کئی گھر آباد ہو گئے اور اسماعیل علیہ السلام لڑکپن کی عمر کو پہنچے تو انھوں نے عربی ان (جرہم کے) لوگوں سے سیکھی اور حضرت اسمعیل علیہ السلام انہیں عادات وخصائل کے لحاظ سے بڑے نفیس اور دلکش نظر آئے تو انہوں نے اپنے خاندان کی ایک خاتون سے ان کی شادی کردی۔ اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد اپنے صاحبزادہ کی خبر لینے کے لئے تشریف لائے جنہیں وہ چھوڑ کر گئے تھے، لیکن حضرت اسماعیل علیہ السلام کو گھر پر نہیں پایا تو ابراہیم علیہ السلام نے ان کی اہلیہ سے ان کے بارے میں دریافت فرمایا، انہوں نے کہا کہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان کی گزراوقات اور معاشی حالت کے بارے میں دریافت فرمایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مفلوک الحالی میں ہیں، تنگدستی اور پریشانی میں زندگی بسر کررہے ہیں، اس طرح آپ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جَاءَ إِسْمَاعِيلُ ، كَأَنَّهُ	خوب شکایت کی۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:
آنَسَ شَيْئًا ، فَقَالَ هَلْ	جب تمہارے خاوند آئیں تو انھیں میری طرف سے
جَاءَ كُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ	سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل
نَعَمْ ، جَاءَ نَا شَيْخٌ كَذَا	دیں ۔ پھر جب اسماعیل علیہ السلام گھر میں آئے
وَكَذَا ، فَسَأَلَنَا عَنْكَ	اور(اپنے والد ماجد کی) کچھ خوشبو محسوس کی تو (اہلیہ
فَأَخْبَرْتُهُ ، وَسَأَلَنِي	سے) کہا کہ کیا ہمارے گھر کوئی تشریف لائے تھے؟
كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ	انہوں نے کہا: ہاں ، ایک عمر رسیدہ صاحب اس شکل
أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ .	وشباہت کے آئے تھے ۔ اور انہوں نے آپ کے
قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكِ	بارے میں پوچھا تو میں نے بتادیا کہ آپ روزی کی
بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ ،	تلاش میں گئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ
أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ	تمہاری گزر بسر کیسے ہوتی ہے؟ تو میں نے کہا کہ بڑی
السَّلَامَ ، وَيَقُولُ غَيِّرْ	تکلیف اور پریشانی میں وقت گزر رہا ہے۔حضرت
عَتَبَةَ بَابِكَ . قَالَ	اسماعیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ کیا انھوں نے
ذَاكِ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي	تمہیں کوئی وصیت کی تھی؟ جواب دیا "ہاں انھوں نے
أَنْ أُفَارِقَكِ الْحَقِي	مجھ سے کہا تھا کہ میں آپ کو سلام کہہ دوں اور یہ بھی کہا
بِأَهْلِكِ . فَطَلَّقَهَا ،	کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالیں
وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى ،	حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میرے والد
فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا	محترم تھے اور انھوں نے مجھے حکم فرمایا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں،تم
شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ	اپنے گھر والوں میں چلی جاؤ! پھر آپ نے انہیں طلاق دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَلَمْ يَجِدْهُ ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ ، فَسَأَلَهَا عَنْهُ . فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا . قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ ، وَهَيْئَتِهِمْ . فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ . فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ. قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ . فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ. قَالَ النَّبِيُّ . صلى الله عليه وسلم . وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ. قَالَ فَهُمَا لاَ يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ. قَالَ فَإِذَا	دی اور (جرہم قبیلہ میں سے) کسی دوسری خاتون سے شادی کرلی۔ پھر جب تک اللہ تعالی کو منظور تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ملک میں ٹھہرے رہے پھر اس کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی اپنے لخت جگر کو گھر پر نہ پایا، تو ان کی اہلیہ محترمہ کے پاس جا کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے لئے روزی کی تلاش میں گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟ اوران کی معیشت اور رہن سہن کے متعلق دریافت فرمایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے ہم بہت خیر وخوبی کے ساتھ بڑے آرام سے زندگی گزار رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم کیا کھاتے ہو؟ جواب دیا کہ گوشت، پھر دریافت کیا کہ تم کیا پیتے ہو؟ جواب دیا: پانی، آپ نے فرمایا: اے اللہ! ان کے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دنوں وہاں غلہ نہیں ہوتا تھا، اگر ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں بھی برکت کی دعا فرمادیتے۔ پھر فرمایا: ان دونوں چیزوں پر مکہ مکرمہ کے سوا اور کسی جگہ گزارا نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جَـــاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِی عَلَيْهِ السَّلَامَ ، وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَـابِهِ ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ . قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ .قَالَ ذَاكِ أَبِي ، وَأَنْتِ

کیا جاسکتا، کیونکہ یہ مزاج سے موافقت نہیں کریں گے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: جب تمہارے خاوند آئیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں میرا حکم بھی پہنچانا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو حفاظت سے رکھنا۔ پھر جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو اپنی اہلیہ محترمہ سے دریافت فرمایا کہ ہمارے گھر کوئی تشریف لائے تھے؟ جواب دیا: ہاں! ایک خوبصورت سے بزرگ آئے تھے، پھر ان کی بڑی تعریف کی ،اور کہا کہ اس بزرگ نے آپ سے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتا دیا۔ پھر ہماری گزر اوقات کے بارے میں سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ زندگی بہت اچھی گزر رہی ہے ۔حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی ہے؟ جواب دیا : ہاں ! انہوں نے آپ کو سلام کہا اور فرمایا کہ تم اپنے دروازے کی چوکھٹ کو حفاظت سے رکھنا۔حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میرے والد محترم تھے اور تم دروازے کی چوکھٹ ہو، آپ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہیں اپنی زوجیت میں رکھوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْـعَتَبَةُ ، أَمَـرَنِـى أَنْ	پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت ابراہیم علیہ
أُمْسِكَكِ . ثُـمَّ لَبِثَ	السلام (اپنے ملک میں) ٹھہرے رہے، اس کے
عَـنْهُـمْ مَـا شَاءَ اللَّهُ ،	بعد جب تشریف لائے تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
ثُـمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ،	اس وقت چاہ زمزم کے قریب ایک درخت کے نیچے
وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِى نَبْلاً	بیٹھے اپنے تیر درست فرما رہے تھے، جب انھوں
لَـهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا	نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو استقبال
مِنْ زَمْـزَمَ ، فَلَمَّا رَآهُ	کے لئے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے، اور والد محترم نے
قَامَ إِلَيْهِ ، فَصَنَعَا كَمَا	اپنے شہزادہ کے ساتھ شفقت کی، اور شہزادہ نے والد
يَـصْـنَـعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ	کے ساتھ ادب واحترام کے وہ تمام تقاضے پورے
وَالْـوَلَـدُ بِـالْوَالِدِ ، ثُمَّ	کئے جو ایسے والد اور ایسے شہزادہ کے شایان شان
قَـالَ يَا إِسْمَاعِيلُ ، إِنَّ	تھے۔ پھر فرمایا کہ اے اسماعیل! بے شک اللہ تعالیٰ
اللَّهَ أَمَرَنِى بِأَمْرٍ . قَالَ	نے مجھے ایک حکم دیا ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
فَـاصْـنَعْ مَـا أَمَـرَكَ	نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے وہ بجا
رَبُّكَ . قَـالَ وَتُعِينُنِى	لائیں، آپ نے فرمایا کہ کیا تم میری مدد کرو گے؟
قَـالَ وَأُعِينُكَ . قَالَ	انھوں نے عرض کیا: میں ضرور مدد کروں گا۔ آپ
فَـإِنَّ الـلَّـهَ أَمَرَنِى أَنْ	نے فرمایا: اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس جگہ
أَبْـنِـىَ هَـا هُـنَـا بَيْتًا .	پر ایک گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے اور اس کی
وَأَشَـارَ إِلَـى أَكَـمَةٍ	حدود کی جانب اشارہ فرمایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ
مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا	وآلہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَالَ فَعِنْدَ ذَلِکَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِیلُ یَأْتِی بِالْحِجَارَةِ ، وَإِبْرَاهِیمُ یَبْنِی حَتَّی إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ ، فَقَامَ عَلَیْهِ وَهُوَ یَبْنِی ، وَإِسْمَاعِیلُ یُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ ، وَهُمَا یَقُولاَنِ (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ) . قَالَ فَجَعَلاَ یَبْنِیَانِ حَتَّی یَدُورَا حَوْلَ الْبَیْتِ ، وَهُمَا یَقُولاَنِ (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ	نے ارشاد فرمایا :اس وقت دونوں حضرات نے بیت اللہ شریف کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں۔ ہوا یوں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے جاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر فرماتے ، جب دیواریں اونچی ہوگئیں تو اسماعیل علیہ السلام ایک پتھر لے آئے اور اس کو رکھ دیا پھر ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہوکر دیوار تعمیر کرتے اور اسماعیل علیہ السلام انھیں پتھر لا کر دیتے اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے:اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ دونوں حضرات کعبۃ اللہ شریف کی تعمیر کرتے رہے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کے گرد یہ کہتے ہوئے پھرتے رہے :اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔(سورۃ البقرۃ۔127)

(صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء ،حدیث نمبر: 3364)

حضرات حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو جب اولاد کے ذریعہ آزمایا گیا تو آپ نے اولاد کی قربانی پیش کی، جب جان کے ذریعہ آزمایا گیا تو جان قربان کرنے تیار ہوگئے۔اللہ تعالی نے آپ کی ہر قربانی قبول فرمائی،حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنت کا دنبہ ذبح کیا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو بحکمِ خدا آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔

برادرانِ اسلام! سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا مختلف طریقوں سے امتحان لیا گیا اور آپ ہر امتحان میں کامیاب ہوگئے ، ہر آزمائش پر صبر وتحمل کی چٹان اور استقامت کے پہاڑ بنے رہے، بڑے سے بڑا امتحان آپ کے پائے استقامت میں ذرہ برابر فرق نہ لا سکا، کٹھن سے کٹھن آزمائش آپ کی ثابت قدمی کو بدل نہ سکی۔

اللہ تعالی نے آپ کی یاد کو قیامت تک کے لئے باقی رکھا، آپ کی سیرت طیبہ سے ہمیں یہ پیام ملتا ہے کہ مصائب ومشکلات خواہ کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں ، بندہ کو چاہئے کہ ہمیشہ صبر وتحمل کو اختیار کرے استقلال واستقامت کا مظاہرہ کرے، اپنے عقیدہ وایمان پر قائم رہے اور ہر حال میں راضی بقضا رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے صبر واستقامت ،تسلیم ورضا کے تصدق اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں دین پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور ایمان پر ہمارا خاتمہ فرمائے!۔

آمِین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشرۂ ذی الحجہ وقربانی، فضائل واحکام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: قُلْ إِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

حضرات! آج کے اس خطاب میں عشرۂ ذی الحجہ کے بارے میں ضروری گفتگو کرتے ہوئے قربانی کے فضائل واحکام بیان کرنے کی سعادت کروں گا۔

اللہ تعالی نے ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں کی عظمت وشان ظاہر کرتے ہوئے سورۃ الفجر میں ان کی قسم یاد فرمائی ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ. قسم ہے صبح کی اور دس راتوں کی۔

(سورۃ الفجر، آیت: 1/2)

جامع ترمذی شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں کی جانے والی عبادت اللہ تعالی کی بارگاہ میں دوسرے دنوں میں کی جانے والی عبادت سے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہے،اس میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر اجر وثواب رکھتا ہے،اوراس کی ایک رات کا قیام سال بھر کی شب بیداری کے برابراجر رکھتا ہے۔

(جامع ترمذی ،ابواب الصوم ،باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر،حدیث نمبر: 763۔زجاجة المصابیح،باب فی الاضحیة،حدیث نمبر:3118)

الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت مذکور ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انَّهُ قَالَ :مَنْ اَحْيَا لَيْلَةً مِنْ لَيَالِيْ عَشْرِذِي الْحِجَّةِ فَكَانَّمَا عَبَدَ اللهَ عِبَادَةَ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ طُوْلَ سَنَتِهِ ، وَمَنْ صَامَ فِيْهَا يَوْمًا فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللهَ سَائِرَ سَنَتِهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشادفرمایا:جوعشرۂ ذی الحجہ کی کسی رات کوعبادت کے ذریعہ زندہ کرے گویا وہ اس سال حج اور سال بھرعمرہ کرنے والے کے برابرعبادت کرنے والا قرار پائیگا اورجوشخص اس عشرہ میں کسی دن روزہ رکھے توگویااس نےسال بھراللہ تعالی کی عبادت کی۔

(الغنیة لطالبی طریق الحق، ج2،ص25)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا دَخَلَ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ فَجِدُّوْا فِی الطَّاعَةِ،فَاِنَّهَا اَيَّامٌ فَضَّلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلَ حُرْمَةَ لَيْلِهَا كَحُرْمَةِ نَهَارِهَا.

جب عشرۂ ذی الحجہ شروع ہوجائے تو عبادت واطاعت میں مزید اہتمام کرو کیونکہ یہ وہ ایام ہیں جنہیں اللہ تعالی نے فضیلت وبرتری عطا فرمائی ہے اور اس کی رات کو بھی دن کی طرح عظمت و تقدس والی بنایا ہے۔

(الغنية لطالبی طریق الحق، ج2،ص25)

الترغیب والترہیب میں روایت ہے:

وعن انس بن مالک رضی اللہ عنه قال: کان یقال فی ایام العشر بکل یوم الف یوم ویوم عرفة عشرة آلاف یوم. رواہ البیهقی والاصبهانی.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا کہ عشرۂ ذی الحجہ سے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس عشرہ کا ہر دن،ثواب میں ایک ہزار دن کے برابر ہے اور عرفہ کا دن دس ہزار دنوں کے برابر شان وفضیلت رکھتا ہے۔امام بیہقی اور امام اصبہانی نے اس کی روایت کی ہے۔

(الترغیب والترهیب، ج2،ص200)

معمولات ذی الحجہ

حضرات!(1) ان مبارک دنوں میں چونکہ حج کے اعمال انجام دئے جاتے ہیں،حجاج کرام احرام کی حالت میں ہوتے ہیں،ان سے ایک قسم کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے بطور خاص قربانی کرنے والوں کے لئے مستحب ہے کہ یکم ذی الحجہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قربانی کا جانور ذبح کرنے تک ناخن تراشنے اور بال کتروانے سے اجتناب کریں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ایام میں ناخن تراشنے اور بال کتروانے سے منع فرمایا چنانچہ صحیح مسلم شریف ج 2،ص 160 میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلاَلُ ذِي الْحِجَّةِ فَلاَ يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلاَ مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ.	حضرت ابن اکیمہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے سنا ،فرماتے ہیں:میں نے حضرت ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنا: آپ نے فرمایا:حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جس شخص کے پاس ذبح کرنے کے لئے جانور ہواور جب ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھائی دے،تو وہ اپنے بال نہ نکالے اور نہ ناخن تراشے یہاں تک کہ قربانی کرلے۔

(صحيح مسلم،كتاب الاضاحى، باب نهى من دخل عليه عشر ذى الحجة وهو مريد التضحية أن يأخذ من شعره أو أظفاره شيئا۔ حديث نمبر 5236)

(2) نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد اہل اسلام خواتین وحضرات تکبیر تشریق کا اہتمام کریں۔

(3) ذی الحجہ کے ابتدائی دنوں میں روزہ کا اہتمام کریں،کم از کم نویں ذی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحجہ عرفہ کا روزہ رکھیں جو بڑی فضیلت کا حامل ہے۔

(4) صاحبان نصاب، قربانی کا لازمی طور پر اہتمام کریں۔

(5) جو قربانی نہ کر سکتے ہوں وہ بھی اگر عید کے دن ناخن تراشنے اور زائد بال کتروانے کا اہتمام کریں تو ان کے لئے مکمل قربانی کا اجر وثواب ہے۔

(سنن ابوداود، ابواب الضحایا، باب ما جاء فی إیجاب الأضاحی، حدیث نمبر: 2791۔ سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب من لم یجد الأضحیة۔ حدیث نمبر: 4382)

قربانی' تقرب الٰہی کا ذریعہ

اللہ تعالی خالق کائنات و مالک حقیقی ہے، سب اسی کے بندے ہیں، اس کی بندگی ہی بندوں کی شان ہے اس کی عبادت ہی بندوں کا شیوہ ہے، بندوں کا ہر عمل اپنے پروردگار کے لئے ہونا چاہئے، بندوں کی آمدورفت' نشست وبرخاست اسی معبود حقیقی کی مرضی کے مطابق ہو، اُن کی عبادت وریاضت' اُن کی ہرحرکت وسکون اسی خدائے ذوالجلال کے لئے ہو' اُن کا جینا اُسی کی خاطر ہو اور مرنا اُسی کی رضا کے لئے ہو' جیسا کہ خطبہ میں تلاوت کی گئی، آیت کریمہ میں مذکور ہے، اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت امت کو تعلیم دی:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

بے شک میری نماز' میری تمام عبادتیں' میرا جینا اور میرا مرنا' اللہ کے لئے ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔

(سورۃ الانعام، آیت: 162)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برادران اسلام! ہم بندے، پروردگار عالم کے لئے قربانی کر کے اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ہم اس کے احکام کے سامنے سرنگوں ہیں، شریعت میں مقررہ ایک جانور کا خون بہا کر اس فکر کی تجدید کرتے ہیں کہ ہماری نیاز مندیاں اُسی معبود حقیقی کے لئے ہے۔

ہم بندے اپنے اوقات ولمحات کو، اپنی تمام صلاحیتوں کو، اپنے مال واسباب کو، حتی کہ اپنی جان عزیز کو اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے قربان کردیں تب بھی ہم سے حق بندگی ادا نہیں ہوسکتا۔

قربانی، اللہ تعالی کے پاس پسندیدہ عمل

حضرات! اللہ تعالی کی بارگاہ میں قربانی کرنا' اُسے پسندیدہ ومحبوب ہے' اس کے بغیر بندہ صالحیت ونیکوکاری حاصل نہیں کرسکتا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. تم نیکی کو نہیں پاسکتے یہاں تک کہ اس چیز سے خرچ کرو جس سے تم محبت کرتے ہو۔

(سورۃ ال عمران، آیت:92)

اللہ تعالی نے سورۃ الکوثر میں قربانی کرنے کا حکم فرمایا، ارشاد فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ تو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

(سورۃ الکوثر، آیت:2)

قربانی کا مفہوم اور اس کا مقصود اطاعت وبندگی ہے، قربانی کے جانور کا گوشت پوست' خون وغیرہ بارگاہ یزدی میں نہیں پہنچتا' بلکہ اللہ تعالی بندہ کی پرہیزگاری اور اس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخلاص دیکھتا ہے، ارشادِ الٰہی ہے:

لَنْ یَنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ .	قربانی کا نہ گوشت اللہ تعالی کو پہنچتا ہے اور نہ خون لیکن تمہارا تقوی اس کی بارگاہ میں باریاب ہوتا ہے۔

(سورۃ الحج، آیت:37)

قربانی اللہ تعالی کی خوشنودی کا ذریعہ

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی سے رب تبارک وتعالی کی رضامندی وخوشنودی حاصل ہوتی ہے‘ چنانچہ شعب الایمان میں حدیث مبارک ہے:

عن أبی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال عجب ربكم من ذبحكم الضأن فی يوم عيدكم.	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری عید کے دن دنبہ ذبح کرنے کے تمہارے عمل سے تمہارا پروردگار خوش ہوتا ہے۔

(شعب الایمان، ج 5، باب فی القرابين والأمانة ص482، حديث نمبر:7085)

قربانی خوشدلی سے کی جائے

برادران اسلام! قربانی کے متعدد فضائل ہیں اور اسکے اجر وثواب کی بابت کئی ایک احادیث شریفہ وارد ہیں، عیدالاضحیٰ کے دن اللہ تعالی کے پاس محبوب ترین عمل قربانی کرنا ہے‘ جانور کا خون پہلے مقام قبولیت میں پہنچتا ہے‘ اُس کے بعد زمین پر گرتا ہے، لہذا قربانی کرنے میں کوتاہی یا پس وپیش نہیں کرنا چاہئے، پروردگار عالم کے پاس پسندیدہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمل بطیب خاطر اور نہایت خوشدلی کے ساتھ کرنا چاہئے۔

جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا.	سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی قربانی کے دن ایسا کوئی عمل نہیں کرتا جو اللہ تعالی کے پاس قربانی کا خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ ہو، یقیناً وہ قیامت کے دن اپنے سینگ، بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا۔ اور قربانی کا خون' زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالی کی بارگاہ میں قبولیت حاصل کرلیتا ہے' تو تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

(جامع الترمذی ج 1،ابواب الاضاحی ،باب ماجاء فی فضل الاضحیة ،ص 275 ، حدیث نمبر:1572)

حضرات! ہم کیا جانیں ہمارا کونسا عمل بارگاہ الہی میں قبول ہوا اور کونسا عمل رد کردیا گیا' قربان جایئے ،حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد پر آپ نے قربانی کی مقبولیت کی یہ بشارت سنائی کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل بارگاہ یزدی میں قبولیت حاصل کرتا ہے،ہم محض خون کے قطرات گرتے ہوئے دیکھتے ہیں، وہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درجۂ قبولیت کے حصول کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانور کے ہر بال کے بدلہ ایک عظیم نیکی

قربانی کرنے والوں کی نیکیوں میں اضافہ سے متعلق سنن ابن ماجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سراپا شاد منقول ہے:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الأَضَاحِىُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ. قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ. قَالُوا فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ.	سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے والد ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، صحابہء کرام نے عرض کیا: تو اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوٹے سے بال کے بدلہ ایک عظیم نیکی ہے، صحابہ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر اون کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اون کے چھوٹے سے بال کے بدلہ ایک عظیم نیکی ہے۔

(سنن ابن ماجه، ج 2،ابواب الاضاحی، باب ثواب الاضحية، ص 226،حديث نمبر: 3247)

جس مال کے ذریعہ قربانی کا جانور خریدتے ہیں' وہ اللہ تعالی ہی کی عطا ہے، وہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر کس قدر مہربان وکرم نواز ہے کہ وہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مال عطا فرماتا ہے، پھر قربانی کرنے پر جانور کے ہر بال کے بدلہ ایک عظیم نیکی عطا فرماتا ہے۔

بروز عید بہتر مال وہ ہے جو قربانی کے لئے خرچ کیا جائے

برادران اسلام! آدمی اپنی حوائج وضروریات کے لئے مال خرچ کرتا ہے، اپنی جائز خواہشات کی تکمیل کرتا ہے، مال سے صدقہ وخیرات بھی کرتا ہے، لیکن عید الاضحیٰ کے روز اس مال سے افضل وبہتر کوئی مال نہیں جو قربانی کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ شعب الایمان میں حدیث پاک ہے:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماأنفقت الورق فی شیٔ أفضل من بحیرۃ ینحرھا فی یوم عید۔

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دن سب سے بہترین درہم وہی ہے جو ذبح کئے جانے والے جانور میں خرچ کیا جائے۔

(شعب الایمان، ج 5، باب فی القرابین والامانۃ، ص482، حدیث نمبر:7084)

زیادہ قیمت والے جانور، باعث فضیلت

حضرات! قربانی کے جانوروں کی قیمتیں بہت بڑی ہوئی ہیں، گزشتہ چند سالوں سے ہر سال گرانی میں اضافہ ہی ہورہا ہے، غورطلب بات یہ ہیکہ کم قیمت والے جانور کی قربانی کافی ہے یا زیادہ قیمت والے جانور کی قربانی کرنی چاہئے؟ اس سلسلہ میں یہ امر ضروری ہے کہ قربانی کا جانور صحتمند وفربہ، عیب سے سالم اور توانا ہو، اگر تندرست وفربہ جانوروں کی مختلف قسمیں ہوں اور ان کی قیمتوں میں تفاوت ہو تو کم قیمت والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانور کی قربانی بھی درست ہوجاتی ہے' لیکن زائد قیمت والے جانور کی قربانی کرنے میں زائد اجروثواب اور فضیلت ہے۔ بشرطیکہ مہنگا جانور لینے میں تکبر وریاء مقصود نہ ہو، جیسا کہ کنزالعمال میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

إن أفضل الضحايا عند الله أغلاها و أنفسها.

بے شک اللہ تعالی کے پاس افضل قربانی وہ ہے جو سب سے زیادہ قیمتی اور سب سے زیادہ عمدہ ہو۔

(کنز العمال' کتاب الحج من قسم الأفعال' باب فی واجبات الحج ومندوباته' حدیث نمبر : 12693)

❁ قربانی نہ کرنے پر وعید ❁

برادران اسلام! اللہ تعالی نے گنجائش وفراخی رکھنے والوں کے ذمہ قربانی رکھی ہے' اور اس کے لئے اجروثواب کی بشارتیں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ آپ نے احادیث شریفہ سننے کی سعادت حاصل کی' اس کے برخلاف جو شخص گنجائش کے باوصف قربانی نہ کرے حقیقت میں اُس نے حکم الہی کی خلاف ورزی کی ،اس شخص کے لئے سخت وعید وارد ہے۔

جیسا کہ سنن ابن ماجہ اور شعب الایمان میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مُصَلاَّنَا .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے فراخی وکشادگی پائی اور قربانی نہ کی ،وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(سنن ابن ماجه ، باب الاضاحی ، حدیث نمبر: 3242۔ شعب الایمان ج 5،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب فی القرابین والامانۃ ص 481 / 482،حدیث نمبر: 7083)

قربانی کے دن اور وقت

تنویرالابصار مع الدرالمختار میں ہے:

(......ذبح حیوان مخصوص بنیۃ القربۃ فی وقت مخصوص......)

(تنویرالابصار مع الدرالمختار،ج5،ص219)

کن دنوں میں قربانی کرنی چاہیئے اور کس دن قربانی کرنا زیادہ باعث ثواب ہے؟

اس سے متعلق کنزالعمال میں حدیث پاک ہے:

عن علی انہ کا ن یقول ایام النحر ثلاثۃ وافضلھن اولھن. ابن ابی الدنیا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ فرماتے ہیں: قربانی کے دن تین ہیں اور ان میں افضل پہلا دن ہے۔

(کنزالعمال ،کتاب الحج،باب فی واجبات الحج ومندوباتہ، حدیث نمبر: 12676)

مذکورہ حدیث پاک کی بنا پر فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں:10، 11، 12 ذی الحجہ،قربانی کا وقت 10 ذی الحجہ نماز عیدالاضحیٰ کے بعد سے 12 ذی الحجہ کی غروب آفتاب تک ہے،اس کے بعد قربانی نہیں کی جاسکتی اور رات میں قربانی کرنا ازروئے شریعت مکروہ ہے۔

صاحب قربانی اور چند ضروری مسائل

جو مسلمان عاقل وبالغ ہو' نصاب کا مالک ہو اور مسافر یا قرض دار نہ ہو اس پر قربانی واجب ہے' قربانی واجب ہونے کے لئے مال بڑھنے والا ہونا یا اس پر سال گزرنا شرط نہیں ہے البتہ زکوۃ واجب ہونے کے لئے مال کا بڑھنے والا ہونا اور اس پر سال گزرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضروری ہے۔

قربانی واجب ہونے کے لئے مالی استطاعت کا ذکر حدیث پاک میں وارد ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا.	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس گنجائش ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(سنن ابن ماجه، ابواب الأضاحی، باب الأضاحی واجبة هی أم لا، ص 226،
حدیث نمبر:3242)

❁ قربانی کا نصاب کیا ہے؟ ❁

قربانی کے سلسلہ میں نصاب کے مالک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی بنیادی ضرورتوں کے علاوہ 60 گرام 755 ملی گرام سونے یا 425 گرام 285 ملی گرام چاندی کا مالک ہو یا اس کے معادل نقد رقم یا اتنی قیمت والی چیزیں اس کی ملکیت میں ہوں۔ رہائشی مکان، سواری، لباس اور گھر کا ضروری ساز وسامان بنیادی ضرورت میں داخل ہیں۔

فقہاء کرام نے لباس کے بارے میں یہ تفصیل بیان کی کہ ایک شخص کیلئے تین عدد کپڑے بنیادی ضرورت میں شامل ہیں' ایک گھر میں پہننے کے لئے، ایک کام کاج کے وقت پہننے کے لئے اور ایک جمعہ، عیدین اور دیگر مواقع پر پہننے کے لئے، اس کے علاوہ آدمی کے پاس جتنے کپڑے ہیں' سب بنیادی ضرورت سے زائد ہیں' رہائشی مکان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلہ میں یہ صراحت کی گئی کہ ہر شخص کے لئے دو مکان؛ ایک موسم گرما اور ایک موسم سرما کی مناسبت سے ہوں' و نیز باورچی خانہ' حمام و بیت الخلاء بنیادی ضرورت میں داخل ہیں۔

جیسا کہ ردالمحتار ج5 کتاب الاضحیۃ ص219 میں ہے:

(قولہ الیسار الخ) بان ملک مائتی درھم اوعرضا یساویھا غیر مسکنہ وثیاب اللبس اومتاع یحتاجہ الی ان یذبح الاضحیۃ ......وصاحب الثیاب الاربعۃ لوساوی الرابع نصابا غنی وثلاثۃ فلا لان احدھا للبذلۃ والآخر للمھنۃ والثالث للجمع والوفد والاعیاد. حضرات! فقہاء کرام کی اس وضاحت کے تحت دیکھا جائے کہ رہائشی مکان اور ضرورت کی اشیاء کے علاوہ اور کیا کیا چیزیں آدمی کے پاس ہیں، اگر انکی قیمت 60 گرام 755 ملی گرام سونے یا 425 گرام 285 ملی گرام چاندی کے مماثل ہے تو قربانی واجب قرار پائے گی، جیسے ضرورت کی سواری کے علاوہ کوئی اور سواری، تین جوڑوں کے علاوہ کپڑوں کے مزید جوڑے اور ضرورت سے زائد دیگر چیزیں' ان سب کی قیمت اگر سونے یا چاندی کے مذکورہ نصاب تک پہنچتی ہو تو قربانی واجب ہے، خواہ اس پر سال گزرے یا نہ گزرے، وہ تجارت کی غرض سے خریدی گئی ہوں یا نہیں۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گھر کے ذمہ دار پر قربانی واجب ہے، دوسروں کے لئے ضروری نہیں، اس کے بارے میں یہ ذہن نشین رہے کہ قربانی نماز، روزہ، زکوۃ کی طرح ایک مستقل عبادت ہے جو مذکورہ نصاب کے مطابق استطاعت رکھنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر بالغ فرد پر واجب ہوتی ہے، خواہ وہ گھر کا ذمہ دار ہو یا نہ ہو، مرد ہو یا عورت ہو، اگر ایک گھر میں مثلاً دس افراد صاحب استطاعت ہوں تو ہر ایک کے ذمہ علحدہ قربانی واجب ہوتی ہے۔

کیا قرض دار پر قربانی واجب ہے؟

بہت سے حضرات ایسے ہوتے ہیں کہ اُن پر قرض ہوتا ہے، مختلف ضرورتوں کے پیش نظر وہ دوسروں کے مقروض ہوتے ہیں اُن پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں، اس کے لئے ایک قاعدہ بیان کیا جاتا ہے اُسے ذہن نشین کرلینا چاہئے! اگر کسی شخص کے پاس مذکورہ نصاب کے بقدر مال ہے اور وہ مقروض بھی ہے، ایسی صورت میں یہ دیکھا جائے کہ اس کے مال سے اگر قرض ادا کیا جائے تو اس کے پاس بنیادی ضرورت کے علاوہ نصاب کے بقدر مال یا سامان باقی رہتا ہے یا نہیں، اگر اسکے مال سے قرض کی منہائی کے بعد وہ نصاب کا مالک رہتا ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

بعض حضرات ضرورت سے زائد اس قدر ساز و سامان رکھتے ہیں کہ اُن پر قربانی واجب ہوتی ہے، لیکن وہ اس لئے قربانی نہیں کرتے کہ اُن کے پاس نقد رقم موجود نہیں اور وہ اپنے آپ کو معذور و مجبور سمجھتے ہیں، حالانکہ اُن کے پاس شرعی عذر نہیں۔ جس پر قربانی واجب ہے، اگر اس شخص کے پاس فی الحال نقد رقم نہ ہو تب بھی اُسے قرضۂ حسنہ لے کر یا پھر ضرورت سے زائد جو سامان ہے اُسے فروخت کرکے قربانی کرنی ہوگی، اگر کوئی قرض کی ادائیگی کے بعد صاحب نصاب نہیں رہتا تو ایسے شخص پر قربانی واجب نہیں۔

فتاوی عالمگیری، ج5، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول فی بیان من تجب علیہ ومن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لاتجب، ص292 میں ہے: ولو کان علیه دین بحیث لو صرف فیه نقص نصابه لاتجب.

تاجرین پر قربانی کا حکم

بعض کاروباری لوگ اس امید پر قرض لیتے ہیں کہ کاروبار میں نفع ہو جائے تو اس کی رقم سے قرض ادا ہو جائے گا، جب مقررہ مدت ختم ہو جاتی ہے، قرض کی ادائی کا موقع آتا ہے اور فضل الٰہی سے نفع حاصل ہو جاتا ہے تو قرض ادا کر دیتے ہیں، ورنہ دوسرے شخص سے قرض حاصل کر کے سابقہ قرض ادا کرتے ہیں۔ اس طرح قرض لینے اور دینے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس کے باوجود ان کے پاس ضرورت کی چیزیں مہیا ہوتی ہیں' گاڑی استعمال کرتے ہیں' اہل وعیال کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں اور تمام حوائج وضروریات کی تکمیل کرتے ہوئے بھی وہ مقروض ہی رہتے ہیں۔ ایسے کاروباری افراد کو قربانی کے سلسلہ میں مذکورہ وضاحت کے مطابق غور کرنا چاہئے کہ ان پر قربانی واجب ہے یا نہیں؛

اگر اُن کے پاس مذکورہ نصاب کے بقدر مال ہے اور ان کے ذمہ قرض اس قدر ہے کہ ان کے مال سے قرض ادا کیا جائے تو بنیادی ضرورت کے علاوہ نصاب کے بقدر مال یا سامان باقی نہیں رہتا تو اُن پر قربانی واجب نہیں، اگر ان کے مال سے قرض کی منہائی کے بعد وہ نصاب کے مالک رہتے ہیں تو ان پر قربانی واجب ہوگی۔

قربانی کا جانور کیسا ہو؟

قربانی کیلئے یہ جانور مخصوص ہیں: بکرا' بکری' مینڈھا' بھیڑ' بیل' گائے' کھلگا' بھینس' اونٹ' اونٹنی ان کے علاوہ دوسرے جانوروں کی قربانی صحیح نہیں۔

قربانی کیلئے بکرے کی کم ازکم عمر ایک سال، گائے کی دوسال اور اونٹ کی پانچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سال ہے،اس سے کم عمر والے جانور کی قربانی درست نہیں، چھ ماہ کا دنبہ اگر اتنا موٹا اور فربہ ہو کہ ایک سال کے بکرے کے برابر دکھائی دیتا ہو تو اس کی قربانی درست ہے،ان جانوروں کی عمر مذکورہ عمر سے زیادہ ہو تو بدرجہ اولی جائز بلکہ افضل ہے،بکرا ایک سال سے کم، گائے دو سال سے کم اور اونٹ پانچ سال سے کم عمر ہو تو ان جانوروں کی قربانی درست نہیں۔

گائے اور اونٹ کی قربانی سات افراد کی جانب سے کرنا درست ہے،بکرا،بکری،مینڈھا،بھیڑ میں سے ایک جانور ایک شخص کی جانب سے ہونا چاہئے اور بیل،گائے،کُھلگا،بھینس،اونٹ،اونٹنی میں سے ایک جانور سات اشخاص کی طرف سے دیا جاسکتا ہے یعنی سات آدمی شریک ہو کر ایک بیل یا گائے یا اونٹ وغیرہ کی قربانی کریں تو درست ہے۔

جن عیوب کی وجہ قربانی درست نہیں

قربانی کے ذریعہ بندہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں قرب حاصل کرتا ہے لہذا قربانی کے لئے ایسے جانور کا انتخاب کرنا چاہئے جو فربہ،صحیح وسالم ہو اور اندھا،لنگڑا،بیمار،کمزور نہ ہو۔

مندرجہ ذیل عیب والے جانوروں کی قربانی درست نہیں:اندھا،کانا،لنگڑا، بہت دبلا جو قربان گاہ تک نہ چل سکے،تہائی سے زیادہ کان یا دم یا سرین کٹا ہوا،تہائی سے زیادہ جس کی بینائی جاتی رہی ہو،بے دانت،اور وہ جانور جس کی سینگیں جڑ سے ٹوٹ گئی ہوں،البتہ ماں پیٹ سے (پیدائشی) جس کی سینگ نہ ہو اس کی قربانی درست ہے۔

جانور کے عیوب سے متعلق مسند امام احمد بن حنبل میں حدیث مبارک ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فقال اربع، وقال البراء ویدی اقصر من ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العرجاء البین ظلعھا والعوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لاتنقی .	سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کن جانوروں کی قربانی نہیں کرنی چاہئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چار'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میرا ہاتھ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے چھوٹا وکمتر ہے (1) ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا ہونا ظاہر ہو، (2) کانا، جس کا کانا ہونا واضح ہو، (3) بیمار، جس کا مرض ظاہر ہو (4) ایسا کمزور ولاغر جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(مسند الامام احمد بن حنبل، مسند البراء بن عازب ،حدیث نمبر : 19185)۔

نیز یہ روایت سنن کبری للبیھقی، کتاب الاضحیۃ، باب ماورد النھی عن التضحیۃ (حدیث نمبر: 19567) میں بھی مذکور ہے اور دست مبارک کے بجائے انگلیوں اور پوروں کا ذکر ہے۔

دیگر روایتوں میں ''چار'' کے لفظ کے ساتھ اشارہ کا لفظ وارد ہے، ارشادات مبارکہ وفرمودات عالیہ کے ساتھ صحابہ ء کرام علیھم الرضوان نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرکات وسکنات کو بھی جابجا بیان فرمایا ہے، مذکورہ حدیث پاک میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ارشاد مبارک بیان فرمادیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دست مبارک سے جو''چار'' کا اشارہ فرمایا، اُس کو الفاظ میں ذکر فرمایا، اُن کے ادب نے اجازت نہیں دی کہ اپنے ہاتھ سے ''چار'' کا اشارہ بھی کردیں، عادت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ادا بیان کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں لیکن اشارۂ مبارک کو نقل کرنے کے لئے ادب واحترام رکاوٹ بن رہا ہے، آخر کار عذر پیش کردیا کہ میرا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے چھوٹا وکمتر ہے، میری انگلیاں، آپ کی باعظمت انگلیوں سے کوتاہ ہیں، میرے پور آپ کے بابرکت پوروں کے سامنے ہیچ ہیں۔ اس طرح صحابہ کرام نے امت کو شریعت مطہرہ کے مسائل بتلائے اور بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب بھی سکھایا، جیسا کہ حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ نے انوار احمدی میں تحریر فرمایا ہے:

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے جب اس واقعہ کو بیان کیا۔ ادب نے اجازت نہ دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی حکایت اپنے ہاتھ سے کریں آخر عذر ظاہر کیا کہ میری انگلیاں چھوٹی ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے ساتھ کچھ نسبت نہیں۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ چار کا اشارہ ہاتھ سے کرنے میں مقصود صرف تعیین عدد ہے ظاہراً نہ اس میں کوئی مساوات کا شائبہ ہے نہ سوئے ادب باوجود اس کے، ادبِ صحابیت نے دست مبارک کی حکایت کو بھی گوارا نہ کیا جس سے تشبیہ لازم آجاتی تھی، اب دوسرے آداب کو اسی پر قیاس کر لینا چاہئے۔''

(انوار احمدی، ص:249)

❁ ذبح کا طریقہ ❁

ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جانور کو پانی پلا کر بائیں پہلو پر اس طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لٹائے کہ جانور کا سر جنوب کی طرف اور منہ قبلہ کی جانب رہے پھر دائیں ہاتھ میں تیز چھری لےاور" بسم اللہ و اللہ اکبر" کہہ کرقوت وتیزی کےساتھ گلے پر گانٹھی سے نیچے چھری چلائے، اس انداز پر کہ چاروں رگیں کٹ جائیں لیکن سر جدا نہ ہو، کاٹنا ختم ہوتے ہی جانور کو چھوڑ دے۔

ذبح میں ان چار رگوں کو کاٹنا ضروری ہے (1) نرخرا، جس سے سانس آتی جاتی ہے۔ (2) مری، جس سے کھانا پانی پیٹ میں جاتا ہے۔ (3/4) دونوں شہ رگیں، جن میں خون پھرتا ہےاور جو نرخرےاور مری کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔

ردالمحتار ج،5،ص 207 میں ہے:

اذاقطع الحلقوم والمرئ والاکثر من کل ودجین یؤ کل وما لا فلا .

صاحب قربانی کا ذبح کرنا' مستحب

قربانی کے جانور کو خود صاحب قربانی کا ذبح کرنا مستحب ہے، اگر خود اچھی طرح ذبح نہ کرسکتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرائے ایسی صورت میں صاحب قربانی کے لئے بہتر ہے کہ ذبح کے وقت سامنے رہے۔ جیسا کہ کنزالعمال میں حدیث پاک ہے:

عن علی أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمة :قومی یا فاطمة فاشھدی أضحیتک،	سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ اٹھواور اپنی قربانی کے جانور کے پاس موجود رہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أما ان لك بأول قطرة	سنو! اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی صاحب
تقطر من دمها مغفرة	قربانی کی تمام خطائیں جواس نے کی ہیں معاف
كل ذنب أصبته، أما إنه	کردی جاتی ہیں، سنو! بروز قیامت قربانی کا جانور
يجاء بها يوم القيامة	اپنے گوشت اور خون کے ستر (70) درجہ اضافہ
بلحومها ودمائها سبعين	کے ساتھ لایا جائے گا، پھر تمہارے میزان میں
ضعفا، ثم توضع في	رکھا جائے گا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی
ميزانك، قال أبو سعيد	عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم!
الخدرى :أى رسول	کیا یہ شرف وفضیلت اہل بیت کرام کے لئے
الله؛أهذه لآل محمد	خاص ہے؟ وہ حضرات تو ہر اس خیر وبھلائی کے
خاصة فهم أهل لما	حقدار ہیں جو ان کے ساتھ خاص کردی جائے، یا
خصوا به من خير أم لآل	یہ فضیلت اہل بیت کرام اور سارے لوگوں کے
محمد وللناس عامة؟	لئے عام ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ آل
قال بل هي لآل محمد	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص اور تمام
وللناس عامة.	لوگوں کے لئے عام ہے۔

(کنز العمال' كتاب الحج من قسم الأفعال' باب في واجبات الحج ومندوباته' حدیث نمبر:12671)

قربانی کی ماثور دعائیں

بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ کہہ کر جانور ذبح کرے اور کوئی بھی ماثور دعا پڑھے۔

دعا سے متعلق امام طبرانی کی معجم کبیر میں حدیث پاک ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یضحی بکبشین أملحین یضع رجله علی صفاحهما إذا أراد أن یذبح، ویقول :بسم الله منک ولک اللهم تقبل من محمد.	سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید وسیاہ رنگ والے دو دنبے ذبح فرماتے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرنے کا ارادہ فرماتے تو اپنا قدم مبارک جانور کے پہلو پر رکھتے اور یہ دعا فرماتے "بسم اللہ منک ولک اللھم تقبل من محمد" اللہ کے نام سے' اے اللہ! یہ تیری ہی عطا ہے اور تیری بارگاہ میں قربانی ہے، اے اللہ! یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے ہے اسے قبول فرما۔

(المعجم الکبیر للطبرانی' حدیث نمبر:11166)

مذکورہ بالا دعا کے آخر میں "مِنْ مُحَمَّدٍ" کے بجائے "مِنِّيْ" کہے۔

سنن ابوداود میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے:

إِنِّـيْ وَجَّهْـتُ وَجْهِـيَ لِلَّـذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَـلٰـى مِـلَّةِ إِبْـرَاهِيْـمَ حَـنِيْـفًا وَمَا أَنَا مِـنَ الْـمُشْـرِكِيْـنَ إِنَّ صَلاتِيْ وَنُسُكِيْ	بیشک میں نے ملت ابراہیم علیہ السلام پر قائم رہ کر تمام ادیان سے منہ موڑ کر اپنا رُخ یکسوئی سے اس ذات کی طرف پھیر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بے مثال پیدا فرمایا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں' بیشک میری نماز' میری تمام عبادتیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهٖ بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ تیری ہی عطا ہے اور تیری بارگاہ میں قربانی ہے' اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے اور آپ کی امت کی جانب سے قبول فرما' اللہ کے نام سے' اللہ بہت بڑا ہے۔

(سنن ابی داود ' کتاب الضحایا' باب ما یستحب من الضحایا' حدیث نمبر2797)

ذکر کردہ دعا کے آخر میں ''عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ'' کے بجائے ''عَنِّيْ'' کہے۔

اگر دوسروں کی جانب سے ذبح کرنا ہو تو پہلی دعا میں ''مِنْ'' کے بعد اور دوسری دعا میں ''عَنْ '' کے بعد صاحبِ قربانی کا نام ذکر کرے۔

(قربانی کے فضائل ومسائل سے متعلق تفصیلی معلومات اور فقہی جزئیات کے لئے احقر کی کتاب ''مسائل قربانی دورحاضر کے تناظر میں'' بزبان اردو اور انگلش شائع ہو چکی ہے، اسے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔)

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اخلاص کے ساتھ قربانی کرنے اور قربانی کے مفہوم کے مطابق اپنی زندگی کو گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمِيْن بِجَاهِ طٰهٰ وَيٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

......قربانی کی دعاء......

إِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِیفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِینَ إِنَّ صَلاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لاَ شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِینَ. اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی هٰذِهِ الْاُضْحِیَّةَ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیلِکَ سَیِّدِنَااِبْرَاهِیمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَحَبِیبِکَ وَ نَبِیکَ سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ، پھر بِسْمِ اللّٰـہ وَ اللّٰہ اَکْبَرْ کہہ کر ذبح کردیں، اگر کسی دوسرے شخص کی جانب سے ذبح کررہے ہوں تو تَقَبَّلْ مِنِّی کے بجائے تَقَبَّلْ مِنْ .... کہہ کر صاحب قربانی کا نام لیں۔

○○○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ،فضائل وکمالات ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنُ، وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنُ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنُ.

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الآخِرَةَ وَيَرْجُوْ رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِينَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لا يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ.صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام! خلیفۂ سوم،صاحب جودواحسان،جامع قرآن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ تعالی نے خصوصی عظمت وفضیلت سے نوازا،متعدد خصائص وامتیازات سے بہرہ مند فرمایا اور آپ کو خصائل حمیدہ وصفات عالیہ سے متصف فرما کر مقامات عالیہ ودرجات سَنِیہ پر فائز فرمایا۔

18 ذی الحجہ کو چونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمیٰ ہوئی ہے، اسی مناسبت سے آج کتاب وسنت کی روشنی میں آپ کے فضائل وکمالات بیان کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے،قرآن کریم میں اللہ تعالی نے ان پاکباز بندوں کی مدح فرمائی جنھوں نے اپنی راتوں کو شب بیداری سے مزین کیا،جن کی جبینیں بارگاہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خداوندی میں خم رہتی ہیں، جن کے دل خوف الٰہی سے معمور رہتے ہیں، وہ اپنے پروردگار کی رحمت کے امیدوار بنے رہتے ہیں، ارشاد الٰہی ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ.	بھلا وہ شخص جورات کی گھڑیاں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عبادت میں بسر کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (وہ اور مشرک برابر ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔) آپ فرمادیجئے! کیا کبھی علم والے اور جاہل برابر ہوسکتے ہیں؟ اس کے سوا نہیں کہ صرف عقلمند ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

(سورۃ الزمر، آیت:9)

برادران اسلام! امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لکھا کہ مذکورہ آیت کریمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے، جیسا کہ تفسیر درمنثور میں روایت ہے:

أخرج ابن المنذر وابن أبي حاتم وابن مردويه وأبو نعيم في الحلية وابن عساكر عن ابن عمر رضى الله عنهما ، أنه تلا هذه الآية (أمن هو قانت آناء	امام ابن منذر، امام ابن ابو حاتم، امام ابن مردویہ، امام ابونعیم اور امام ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے یہ آیت کریمہ "أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا...." تلاوت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللیل ساجداً وقائماً یحذر الآخرۃ ویرجو رحمۃ ربہ) قال: ذاک عثمان بن عفان وفی لفظ نزلت فی عثمان بن عفان.	فرمائی اور کہا کہ وہ ہستی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہیں،اور ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا: یہ آیت کریمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

(الدر المنثور فی التأویل بالمأثور)

نزہۃ المجالس میں روایت ہے:

کان عثمان بن عفان یصوم الدھر ویقوم اللیل إلا ھجعۃ من أولہ قالت إمرأۃ کان یحیی اللیل کلہ فی رکعۃ یجمع فیھا القرآن.	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ دن میں روزہ رکھتے اور رات میں قیام فرماتے، رات کے ابتدائی حصہ میں تھوڑی دیر آرام فرماتے،آپ کی زوجۂ محترمہ نے فرمایا: آپ رات تمام قیام فرماتے اور ایک رکعت میں مکمل قرآن کریم تلاوت فرماتے۔

(نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس)

اہل سنت وجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کی جس طرح ترتیب ہے ان کے درجات وکمالات بھی اسی ترتیب سے ہیں۔

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت منقول ہے:

قال علی رضی اللہ عنہ علی المنبر ألا	سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے منبر پر تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أخبركم بخير هذه	وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے بہتر شخص کے
الآمة بعد نبيها قالوا	بارے میں نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں
بلى قال أبو بكر	نہیں؛ ضرور بیان فرمائیں! آپ نے فرمایا: وہ حضرت ابو
الصديق ثم قال ألا	بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، پھر فرمایا: کیا میں تمہیں
أخبركم بالثاني	نہ بتاؤں کہ آپ کے بعد کس کا درجہ ہے؟ انہوں نے
قالوا بلى قال عمر	عرض کیا: ہاں؛ ضرور بیان فرمائیں! آپ نے فرمایا: وہ
ثم قال ألا أخبركم	حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر فرمایا: کیا میں تمہیں تیسری
بالثالث قالوا بلى	ہستی کون ہیں نہ بتاؤں؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ
فنزل على وهو	یہ فرماتے ہوئے منبر سے اتر گئے کہ وہ حضرت عثمان رضی
يقول عثمان.	اللہ تعالی عنہ ہیں۔

(نزهة المجالس و منتخب النفائس)

نسب مبارک

آپ کا نام مبارک ''عثمان'' اور کنیت شریفہ ''ابوعبداللہ'' ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کا نسب مبارک حضرت عبد مناف کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب پاک سے جا ملتا ہے۔

ولادت شریفہ

عام الفیل کے چھٹے سال سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت شریفہ ہوئی، جیسا کہ تاریخ الخلفاء میں ہے: ولد فى السنة السادسة من الفيل.

(تاریخ الخلفاء، ج 1، ص 60)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی والدہ محترمہ کا نام ''اروی'' ہے جو حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ کی نواسی ہیں، جیسا کہ معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم میں ہے:

عثمان بن عفان ..یکنی أبا عبد الله ...أمه أروی بنت كريز بن حبيب بن عبد شمس بن عبد مناف.	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کنیت ابوعبداللہ ہے والدۂ ماجدہ کا اسم گرامی اروی ہے جو کریز بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف کی صاحبزادی ہیں۔

(معرفة الصحابة لابی نعیم، ج14، ص62)

ایمان میں سبقت

آپ سابقین اولین اور سابقین مہاجرین سے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی دعوت وترغیب پر آپ نے اسلام قبول کیا، سب سے پہلے ایمان لانے والے خوش نصیبوں میں آپ چوتھے فرد ہیں، جیسا کہ اسد الغابہ میں روایت ہے:

أسلم فی أول الإسلام، دعاه أبو بكر إلى الإسلام فأسلم، وكان يقول: إنی لرابع أربعة فی الإسلام.	ابتداء اسلام میں آپ مشرف باسلام ہوئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو آپ نے اسلام قبول کیا، اور آپ فرمایا کرتے: بیشک اسلام قبول کرنے والوں میں، میں چوتھا شخص ہوں۔

(أسد الغابة لابن الاثير، باب العين، عثمان بن عفان)

'نور الابصار' میں ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

قال ابن اسحاق: ھو اول الناس اسلاما بعد ابی بکر وعلی وزید بن حارثة.	علامہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد اسلام قبول کیا۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختارصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص79)

اہل خانہ کے ساتھ ہجرت کا خصوصی اعزاز

آپ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ آپ نے دو ہجرتیں فرمائیں:

(1) ایک ملک حبشہ کی جانب اور (2) مدینہ منورہ کی جانب۔

معجم کبیر طبرانی میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تعَالَى عَنْهُ، قَالَ:......فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللَّهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوطٍ.	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً لوط علیہ السلام کے بعد عثمان رضی اللہ تعالی عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی زوجہ کے ساتھ اللہ تعالی کی خاطر ہجرت کی ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ج1، ص61، حدیث نمبر 141)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقدِ نکاح

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ امتیازی شرف حاصل ہے کہ آپ کا عقد یکے بعد دیگرے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو شہزادیوں سے ہوا، اسی لئے آپ کو ذوالنورین یعنی دو نور والے کہا جاتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وصال کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اور آپ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیده لو أن عندی مائة بنت تموت واحدة بعد واحدة زوجتک أخری حتی لا یبقی من المائة شیء هذا جبریل أخبرنی أن الله أمرنی أن أزوجک أختها.

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر میری سو لڑکیاں ہوتیں اور یکے بعد دیگرے سب کا انتقال ہوتا جاتا تو میں ایک کے بعد ایک تمہارے نکاح میں دیتا جاتا، یہاں تک کہ سو (100) مکمل ہوجاتیں، یہ جبریل امین علیہ السلام ہیں، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں (حضرت رقیہ) کی بہن (ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا) کو تمہارے نکاح میں دوں۔

(جامع الأحادیث، حدیث نمبر 16107۔ الجامع الکبیر للسیوطی، حرف الام۔ کنز العمال، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 36206۔ نزهة المجالس و منتخب النفائس باب مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه)

لقب ”ذوالنورین“ کی وجہ تسمیہ

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے تاریخ الخلفاء میں آپ کے لقب مبارک ”ذوالنورین“ سے متعلق روایت نقل فرمائی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وأخرج البيهقي في سننه عن عبد الله بن عمر بن أبان الجعفي قال: قال لي خالي حسين الجعفي: تدري لم سمي عثمان ذا النورين قلت لا قال: لم يجمع بين بنتي نبي منذ خلق الله آدم إلى أن تقوم الساعة غير عثمان فلذلك سمي ذا النورين.	امام بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر بن ابان جعفی سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا کہ میرے ماموں حسین جعفی نے مجھ سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں! انہوں نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک کسی کو یہ شرف حاصل ہوا ہے نہ ہوگا کہ کسی نبی کی دو صاحبزادیاں ان کے نکاح میں ہوں (یہ عظیم سعادت حضرت عثمان کے حصہ میں آئی) اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔

(تاریخ الخلفاء، ج1،ص60)

ملاءاعلیٰ میں آپ کا تذکرہ

حضرات! جس بابرکت ہستی کا تذکرہ ہم زمین پر کررہے ہیں وہ ایسی باعظمت ہستی ہے کہ ان کا تذکرہ ملاءاعلیٰ میں بھی ہورہا ہے، آسمانی مخلوق بھی آپ کو ذوالنورین کے مبارک لقب سے یاد کرتی ہے، جیسا کہ کنزالعمال میں روایت ہے:

عن النزال بن سبرة قال: سألنا عليا عن عثمان قال: ذاك امرؤ يدعى في الملأ الأعلى ذا النورين.	حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ ہستی ہے جنہیں ملاء اعلی میں "ذو النورین" کے مبارک لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(کنز العمال، کتاب الفضائل، حدیث نمبر36181۔نزھۃ المجالس و منتخب النفائس)

کمال درجہ صفت حیاء سے متصف

برادران اسلام! حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کمال درجہ کی صفت حیاء سے متصف تھے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے مزاج وطبیعت کا خصوصی لحاظ فرمایا کرتے، صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ

حضرت عطا بن یسار، حضرت سلیمان بن یسار اور حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں استراحت فرما تھے، اور آپ کے زانوئے اقدس یا اپنی پنڈلی مبارک سے زائد کپڑا اہٹا ہوا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اسی حالت میں اجازت عطا فرمائی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اسی حالت میں اجازت عطا فرمائی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اجازت طلب کی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور اپنے کپڑے درست فرمالئے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَدَخلَ فَتَحدَّثَ فَلَمَّا خرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ : أَلاَ أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلائِكَةُ .

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کی خدمت میں معروضہ کیا، جب وہ چلے گئے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان کے لیے نہ تو حرکت کی اور نہ ان کے لئے اہتمام کیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان کے لئے نہ تو حرکت کی اور نہ ان کے لئے اہتمام کیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوئے تو آپ تشریف فرما ہوئے اور اپنے کپڑے درست کیئے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص سے حیاء کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضى الله عنه ،حديث نمبر، 6362)

صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں ہے:

إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لاَ يَبْلُغَ إِلَيَّ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان (رضی اللہ تعالی عنہ) حیادار ہیں، مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اُنہیں اسی حالت میں اجازت دے دی تو وہ حیا کے باعث میرے پاس اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فِي حَاجَتِهِ. ضرورت کو پیش نہ کر سکیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی الله عنه. حديث نمبر، 6363)

آپ کی صفت حیاء کے پیش نظر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے حق میں خصوصی دعاء فرمائی، جیسا کہ کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

سألت ربي عز وجل ألا يوقفه الحساب فشفعني فيه. أبو الحسن الجوهري في أماليه وابن عساكر.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ سے معروضہ کیا کہ قیامت کے دن عثمان رضی اللہ عنہ کو حساب کے لئے کھڑا نہ کرے، تو اللہ تعالی نے ان کے حق میں میری سفارش قبول فرمالی۔

(کنز العمال، حدیث نمبر: 33095)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس مقبول دعا کا بارگاہ الہی میں اس قدر لحاظ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں بارگاہ خداوندی سے خصوصی اعلان ہوگا کہ آپ بڑی عزوشان کے ساتھ جنت میں داخل ہوں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ . ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً . فَادْخُلِي فِي عِبَادِي . وَادْخُلِي جَنَّتِي .

اے مطمئن جان! اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آ؛ اس حال میں کہ تو رب سے راضی اور رب تجھ سے راضی ہے، اور میرے بندوں میں شامل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

(سورة الفجر، آیت: 27/30)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر نے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے، جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں ہے:

فروی الضحاک، عن ابن عباس: نزلت فی عثمان بن عفان.	امام ضحاک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، سورۃ الفجر، آیت:24)

آپ کی شان سخاوت

برادران اسلام! سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں بے شمار احادیث کریمہ وارد ہیں، جن سے آپ کی رفعت شان آشکار ہوتی ہے، آپ کی عظمت وفضیلت اور شانِ سخاوت سے متعلق یہاں بطور نمونہ چند احادیث شریفہ ذکر کی جارہی ہیں جنہیں سیدی شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایۂ ناز کتاب "مقاصد الاسلام" حصۂ ششم میں درج فرمایا ہے۔

کنز العمال میں روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

أن المیرۃ انقطعت عن المدینۃ حتی جاع الناس فخرجت إلی بقیع الغرقد فوجدت خمسۃ عشر راحلۃ علیها طعام	ایک مرتبہ کئی روز مدینہ منورہ میں باہر سے غلہ نہیں آیا اور یہاں تک کہ لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی، تو میں بقیع غرقد کی جانب نکلا تو دیکھا کہ پندرہ اونٹ غلہ سے لدے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاشتريتها وحبست منها ثلاثة	ہیں تو میں نے انہیں خریدا اور تین اونٹ
وأتيت النبي صلى الله عليه	روکے رکھا اور ان میں سے بارہ اونٹ حضور
وسلم باثنتي عشرة راحلة،	اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں
فدعا لي النبي صلى الله عليه	پیش کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
وسلم.	نے میرے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 36335)

امام ابن عساکر اور امام علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہما نے روایت نقل کی ہے:

عن أبي مسعود	حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،
قال..... فرأيت	آپ نے فرمایا: میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ
النبي صلى الله عليه	علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نہایت خوشی سے
وسلم قد رفع يديه	دونوں ہاتھ اس قدر اونچے فرمائے کہ آپ کے
حتى رئي بياض	مبارک بغلوں سے نور ظاہر ہونے لگا، آپ نے
إبطيه يدعو لعثمان	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جو دعائیں
دعاء ما سمعته دعا	فرمائیں میں نے حضرت عثمان سے پہلے اور آپ
لأحد قبله ولا بعده	کے بعد کسی کے لئے حضور کو اس قدر دعا کرتے
"اللهم! أعط عثمان،	ہوئے نہیں سنا۔ آپ دعا فرماتے: اے اللہ! عثمان کو
اللهم! افعل	یہ یہ عطا فرما! اے اللہ؛ عثمان کو ان چیزوں سے
بعثمان".	مالا مال فرما!۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 36196)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز ابن عساکر اور کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

عن كثير بن مرة قال: سئل علي عن عثمان قال: نعم يسمى في السماء الرابعة ذا النورين، وزوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدة بعد أخرى، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من يشترى بيتا يزيده في المسجد غفر الله له، فاشتراه عثمان فزاده في المسجد، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من يبتاع مربد بني فلان فيجعله صدقة للمسلمين غفر الله له! فاشتراه عثمان فجعله	حضرت کثیر بن مرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ کیا خوب شان والے ہیں! انہیں چوتھے آسمان پر ''ذوالنورین'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یکے بعد دیگرا اپنی دوشہزادیوں کا ان سے نکاح کروایا، مزید یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (مسجد سے متصل) گھر خرید کر مسجد نبوی میں شامل کرے اس کو خدائے تعالیٰ بخش دے گا، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ گھر خرید کر مسجد میں شریک کردیا، پھر ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فلاں قبیلہ کا مربد یعنی کھجوریں اور غلہ سکھانے کی جگہ خرید کر مسلمانوں پر صدقہ کردے اس کو خدائے تعالیٰ بخش دے گا، تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدقة علی المسلمین، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من یجهز هذا الجیش . یعنی جیش العسرة . غفر الله له! فجهزهم عثمان حتی لم یفقدوا عقالا. "کر".	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید کر مسلمانوں پر صدقہ کر دیا، پھر ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جیش عسرت کا سامان مہیّا کر دے خدائے تعالیٰ اس کو بخش دے گا، عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام لشکر کا مکمل سامان فراہم کر دیا یہاں تک کہ اس میں ایک عقال بھی کم نہ تھی۔(ابن عساکر)

(کنز العمال، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 36249)

امام طبرانی، امام ابن عساکر اور امام علی متقی ہندی رحمہم اللہ نے روایت نقل کی ہے:

عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بِشْرِ بن بَشِیرٍ الْأَسْلَمِیِّ، عَنْ أَبِیهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِینَةَ اسْتَنْکَرُوا الْمَاءَ، وَکَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بنی غِفَارٍ عَیْنٌ یُقَالُ لَهَا رُومَةٌ، وَکَانَ یَبِیعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:	حضرت ابو سلمہ بشر بن بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو پانی کو ناموافق پایا، اور قبیلہء بنو غفار کے ایک شخص کے پاس ایک کنواں تھا جسے "رومہ" کہا جاتا تھا، وہ شخص اس کنویں سے ایک مشک پانی ایک مُد کے بدلہ فروخت کرتا تھا، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کنویں کو مجھے جنت کے ایک چشمہ کے عوض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِعُنِيهَا بِعَيُنٍ فِي الْجَنَّةِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيُسَ لِي ، وَلا لِعِيَالِي غَيْرُهَا ، لا أَسْتَطِيعُ ذَلِكَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ لَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قَدِ اشْتَرَيْتُهَا ، وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ.

بیچ دو! تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے اور میرے گھر والوں کے لئے اس کے سوا (کمائی کا) کوئی اور ذریعہ نہیں ہے لہذا میں اسے بیچنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ جب یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو آپ نے اسے پینتیس ہزار درہم کے عوض خرید لیا، پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں اس کنویں کو خرید لوں تو کیا آپ جنت کا چشمہ میرے لئے مقرر کردیں گے جس طرح آپ نے اس شخص کے لئے جنت کا چشمہ مقرر کیا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: یقیناً میں نے اس کو خرید لیا اور مسلمانوں کے لئے وقف کردیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 1212۔ کنز العمال، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 36183)

حضرات! اللہ تعالی نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سخاوت وفیاضی کی صفت سے متصف فرمایا، جود وسخا کی صفت آپ میں بدرجہ اتم موجود تھی، جب بھی اعلاء کلمۃ الحق کے لئے مال کی ضرورت پیش آتی تو آپ بے دریغ اپنا مال خرچ کرتے، کنز العمال میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث شریف ہے:

عن عمران بن حصين أنه شهد عثمان بن عفان أيام غزوة تبوك في جيش العسرة فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصدقة والقوة والتأسي وكانت نصارى العرب كتبوا إلى هرقل: إن هذا الرجل الذي خرج ينتحل النبوة قد هلك وأصابتهم سنون فهلكت أموالهم فإن كنت تريد أن تلحق دينك فالآن، فبعث رجلا من عظمائهم يقال له الصنار وجهز معه أربعين ألفا فلما بلغ ذلك نبي الله صلى الله عليه وسلم كتب في العرب وكان يجلس كل يوم على المنبر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ غزوۂ تبوک کے موقع پر جیش عسرت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کرنے، طاقتور بننے اور پیروی کرنے کا حکم فرمایا، عرب کے نصاریٰ نے ہرقل کو لکھا کہ یہ صاحب جو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کی قوم اِن دنوں تباہی میں ہے وہ قحط سالی سے دوچار ہیں؛ کیونکہ ان کے مال ہلاک ہوگئے، اگر تم کو اپنے دین کی پاسداری ہے اور مدد کرنا چاہتے ہو تو یہی موقع ہے، اس نے ایک گورنر کو روانہ کیا جسے "صنار" کہا جاتا تھا، اور اس کے ساتھ چالیس ہزار کا لشکر تیار کرکے مقابلہ کے لئے بھیجا، جب یہ خبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے اطراف واکناف عرب کے علاقہ میں مبارک خطوط روانہ فرمائے، ہر روز آپ منبر پر تشریف فرما ہوتے اور دعا میں کہتے کہ الٰہی! اگر یہ چند مسلمان ہلاک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیدعو اللہ ویقول: اللھم إنک إن تھلک ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الأرض، فلم یکن للناس قوۃ، وکان عثمان بن عفان قد جھز عیرہ إلی الشام یرید أن یمتار علیھا فقال: یا رسول اللہ! ھذہ مائتا بعیر بأقتابھا وأحلاسھا ومائتا أوقیۃ فحمد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر وکبر الناس، ثم قام مقاما آخر فأمر بالصدقۃ، فقام عثمان فقال: یا نبی اللہ! وھاتان مائتان ومائتا أوقیۃ فکبر وکبر الناس.

ہوجائیں تو زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا، اس وقت مسلمانوں کی مالی حالت ابتر تھی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے ملک شام سے غلہ لانے کے لئے تجارتی قافلہ تیار کیا تھا، اسلامی ضرورت کو دیکھ کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں دوسو (200) اونٹ مع پالان دیگر سامان اور دوسو (200) اوقیے پیش کرتا ہوں، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "الحمد للہ" کہہ کر تکبیر کہی اور سب مسلمان اتنے خوش ہوئے کہ ہر طرف سے تکبیر کے نعرے بلند ہوئے، پھر دوسرے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ کرنے کی رغبت دی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دو سو (200) اونٹ اور دو سو (200) اوقیے پیش کرتا ہوں، اس پر آپ نے تکبیر کہی، اور ہر طرف سے تکبیر کے نعرے بلند ہوئے۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 36188)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح متفرق مجلسوں میں نوسو پچاس (950) اونٹیاں اور بعض روایتوں میں نوسوستر (970) اونٹنیاں اور تیس گھوڑے اور سات سو (700) اوقیئے سونا اور دس ہزار (10,000) دینار نقد پیش کیئے۔

فبعث إليه عثمان بعشرة آلاف دينار فصبت بين يديه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها بين يديه ظهرا لبطن ويدعو له يقول: غفر الله لک يا عثمان! ما أسررت وما أعلنت وما أخفيت وما هو كائن إلى أن تقوم الساعة ما يبالي عثمان ما عمل بعد هذا. "عد، قط" وأبو نعيم في فضائل الصحابة. "كر".

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب دس ہزار (10,000) دینار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبروپیش کیئے گئے تو آپ ان دینار کو نہایت خوشی سے نیچے اوپر کرتے اور یہ فرماتے جاتے: اے عثمان! اللہ تعالی نے تمہارے ہر قسم کے گناہ خواہ چھپے ہوں یا ظاہر، آئندہ قیامت تک ہونے والے سب کی مغفرت کردی، پھر ارشاد فرمایا: اس کے بعد عثمان رضی اللہ تعالی عنہ جو چاہیں کریں؛ کچھ پرواہ نہیں، کوئی امر ان کو ضرر نہ دے گا۔ (ابن عدی، دارقطنی، ابونعیم، ابن عساکر)

(کنز العمال، كتاب الفضائل، حديث نمبر 36189)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دفاع، صحابہ کی سنت

برادران اسلام! اللہ تعالی نے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے ایمان کوامت کے لئے ہدایت کا معیار قرار دیا، جب بھی حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی شان کے خلاف کوئی بات کہی جائے تو ایمانی تقاضہ یہ ہے کہ ان کا دفاع کر کے اپنی محبت و وابستگی کا ثبوت دیں، صحیح بخاری شریف میں حدیث شریف ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ .	حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ	ہے انہوں نے فرمایا: ایک مصری شخص حج بیت اللہ کے
مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى	ارادہ سے آیا، تو اس مصری شخص نے چند بیٹھے ہوئے
قَوْمًا جُلُوسًا ، فَقَالَ مَنْ	افراد کو دیکھا اور پوچھا کہ یہ کس قبیلہ کے ہیں؟ لوگوں
هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ هٰؤُلَاءِ	نے کہا: یہ اکابر قریش ہیں، پھر اس شخص نے پوچھا: ان
قُرَيْشٌ. قَالَ فَمَنِ	کے سردار کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی
الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ	اللہ عنہما، اس نے کہا: اے ابن عمر رضی اللہ تعالی
اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. قَالَ يَا ابْنَ	عنہما! میں آپ سے چند چیزوں کے بارے میں پوچھنا
عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ	چاہتا ہوں، آپ مجھے بیان کریں! کیا آپ جانتے
شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ	ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ غزوۂ احد کے دن
أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ	موجود نہیں تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اس نے سوال
قَالَ نَعَمْ. قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ	کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں موجود
تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ	نہیں تھے اور اس میں شرکت نہیں کی؟ آپ نے
يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ. قَالَ	فرمایا: ہاں، پھر اس نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں
تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ	کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان کے موقع
الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا	پر موجود نہیں تھے اور اس میں شرکت نہیں کی؟ آپ
قَالَ نَعَمْ. قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ.	نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا: اللہ اکبر! حضرت عبداللہ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ	بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: آؤ، میں تمہیں
لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ	حقیقت بیان کرتا ہوں: اب رہا آپ کا غزوۂ احد کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ	دن موجود نہ ہونا تو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں
وَغَفَرَ لَهُ ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ	کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے انہیں درگزر فرما دیا اور ان کی
بَدْرٍ ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ	مغفرت فرما دی۔اب رہا آپ کا غزوۂ بدر میں
بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى	موجود نہ رہنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے عقد میں
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی تھیں، اور
مَرِيضَةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ	وہ بیمار تھیں،تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	وسلم نے آپ کو حکم فرمایا کہ بیشک تمہیں وہی ثواب
وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ	اور حصہ ہے جو بدر میں شریک ہونے والے آدمی
رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا	کے لئے ہے۔اب رہا آپ کا بیعت رضوان کے
وَسَهْمَهُ . وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ	وقت موجود نہ رہنا،تو اگر کوئی وادئ مکہ میں حضرت
بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ	عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے زیادہ عزت وغلبہ والا ہوتا
أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ	تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کو
عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ	(اسلام کا سفیر بنا کر) روانہ فرماتے،حضور اکرم صلی
فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى	اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ	ہی کو روانہ فرمایا تھا،اور بیعت رضوان تو حضرت
وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرُّضْوَانِ	عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکہ مکرمہ روانہ ہونے
بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى	کے بعد ہوئی،اس موقع پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ
مَكَّةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ	علیہ والہ وسلم نے اپنے داہنے دست مبارک کی
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِيَدِهِ الْيُمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ ، فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ . فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الآنَ مَعَكَ .

یہ عثمان (رضی اللہ تعالی عنہ) کا ہاتھ ہے،اور اسے اپنے بائیں دست مبارک پر رکھ کرفرمایا: یہ(بیعت) عثمان (رضی اللہ تعالی عنہ) کی جانب سے ہے۔پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اس سوال کرنے والے شخص سے فرمایا: اب ان حقائق کو اپنے ساتھ (بحفاظت) لے جاؤ!۔

(صحيح البخارى ،كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عثمان بن عفان أبى عمرو القرشي رضي الله عنه .حديث نمبر:3698)

بغیر محبوب کے طواف کعبہ بھی نہیں

صلح حدیبیہ کے وقت جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بطور سفیر' مکہ مکرمہ روانہ فرمایا،اہل مکہ نے آپ سے کہا کہ آپ طواف کرلیں اور عمرہ ادا کرلیں ،حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ہرگز کعبۃ اللہ کا طواف نہیں کروں گا ،تب انہوں نے آپ کو روک لیا اور مسلمانوں میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ کفار نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے جاں نثاری کی بیعت لی پھر اپنے داہنے دست مبارک کو بائیں دست مبارک پر رکھ کر فرمایا اے اللہ! یہ ہاتھ عثمان کی جانب سے ہے اور یہ ان کی طرف سے بیعت ہے کیونکہ وہ تیرے اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک شبہ کا ازالہ

حضرات! یہاں یہ شبہ کیا جاتا ہے کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہوتا تو آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی جھوٹی خبر پہنچنے کے بعد صحابہ کرام سے بیعت نہ لیتے۔

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہ ہوتا تو آپ حضرت عثمان کی جانب سے بیعت نہ لیتے کیونکہ جن کی شہادت ہو چکی اُن سے بیعت نہیں لی جاتی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب سے بیعت لی، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بابت حقیقی صورت حال سے بخوبی واقف و باخبر ہیں۔

حضرت عثمان کی دیانت پر حضور کو کامل اعتماد

حضرات! سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صداقت و دیانت اور بارگاہ نبوی میں آپ کی قدر و منزلت کا اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اسلام کا سفیر مقرر کر کے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اسلامی سفیر منتخب کر کے گویا یہ پیام دیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صداقت پر آپ کو مکمل اعتماد ہے اور آپ کی دیانت پر کامل وثوق ہے، آپ کی صداقت و دیانت ہر شبہ سے بالاتر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیبیہ میں آپ کو اسلامی سفیر مقرر کرنے کی حکمت

حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنے نمائندہ کی حیثیت سے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ اہل مکہ میں بھی معزز و مکرم تھے، وہ لوگ آپ کی عزت و تکریم کیا کرتے تھے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت دیکھ رہی تھی کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ شخصیت پر انگلیاں اٹھائی جائیں گی، آپ کے بے داغ کردار پر چہ میگوئیاں کی جائیں گی، آپ کی صداقت و دیانت پر مختلف اعتراضات کئے جائیں گے، اسی لئے آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کو اپنا نمائندہ بنانا یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کمال دیانت پر دلالت کرتا ہے اور دست اقدس کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دینا یہ آپ کی کمال قربت پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے بغض کا نتیجہ

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بابرکت میں رہنے والے خوش نصیب حضرات سے قلبی محبت اور گہری وابستگی رکھنا ایمان کا تقاضا ہے، اور ان سے بغض رکھنا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا موجب ہے، جامع ترمذی شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ	حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ.	خدمت اقدس میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو آپ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی، صحابہء کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک فرماتے ہوئے نہیں دیکھا، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالی نے اس کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔

(جامع الترمذی،ابواب المناقب،حدیث نمبر:3709)

آپ کا تواضع اور سادگی

حضرات! سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ مراتب عالیہ پر فائز ہونے کے باوجود مکمل تواضع اور سادگی کے ساتھ زندگی بسر کیا کرتے، نزہۃ المجالس میں ہے:

وكان يطعم الناس طعام الإمارة ويأكل الخل والزيت.	آپ لوگوں کو بادشاہوں کی طرح کھلایا کرتے اور خود سرکہ اور زیتون استعمال کرتے۔

(نزهة المجالس و منتخب النفائس)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو شہادت کی بشارت

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعطاء الہی قیامت تک رونما ہونے والے واقعات اور امتیوں کے احوال سے باخبر ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پہلے ہی بشارت دی کہ وہ شہید کئے جانے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَـالِكٍ رضی الله عنه قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْـرٍ وَعُـمَـرُ وَعُثْمَـانُ فَـرَجَفَ بِهِـمْ ، فَضَـرَبَـهُ بِرِجْلِهِ ، قَالَ : اثْبُتْ أُحُدُ فَمَـا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ .	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ احد پہاڑ پر تشریف فرما ہوئے تو وہ (اپنے مقدر پر ناز کرتے ہوئے فرط مسرت سے) جھومنے لگا، حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک مار کر اس سے فرمایا اے احد! تھم جا تجھ پر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(صحیح البخاری، حدیث نمبر: 3686)

نیز امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے ابن عساکر کے حوالہ سے روایت نقل فرمائی:

وأخرج ابن عساكر عن زيد بن ثابت قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: مر بي عثمان وعندي ملك من الملائكة فقال: شهيد	سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عثمان میرے پاس سے گزرے اس وقت میرے پاس ایک فرشتہ حاضر تھا، اس نے عرض کیا: حضرت عثمان شہید ہیں، آپ کو آپ کی قوم شہید کرے گی، ہم سارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یقتله قومه إنا نستحی منه. فرشتے حضرت عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔

(تاریخ الخلفاء، ج 1، ص62)

خلافت اور جنت کی بشارت

حضرات! یوں تو اللہ تعالی نے عمومی طور پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى . اور اللہ تعالی نے تمام (صحابۂ کرام) سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

(سورۃ الحدید، آیت:10)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ جنت کی اس عمومی بشارت کے باوصف خصوصی بشارت سے بھی سرفراز فرمائے گئے، جیسا کہ کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

عن أنس قال: جاء النبی صلی الله علیه وسلم فدخل إلی بستان فأتی آت فدق الباب، فقال: یا أنس! قم فافتح له الباب وبشره بالجنة والخلافة من بعدی، قلت: یا رسول الله! سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور ایک باغ میں تشریف لے گئے، ایک صاحب حاضر ہوئے اور دروازہ پر دستک دی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انس! اٹھو، اوران کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت سنادو! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أعلمه؟ فقال: أعلمه،	کیا میں انہیں یہ بات بتادوں؟ آپ نے ارشاد
فخرجت فإذا أبو بكر،	فرمایا: ہاں انہیں بتلا دو! جب میں باہر نکلا تو کیا
قلت له: أبشر بالجنة	دیکھتا ہوں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف
وأبشر بالخلافة من	فرما ہیں، میں نے ان سے کہا: آپ کے لئے
رسول الله صلى الله عليه	جنت کی خوشخبری ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم، ثم جاء آت فدق	وسلم کی خلافت کی خوشخبری ہے۔ پھر ایک
الباب، فقال: يا أنس! قم	صاحب حاضر ہوئے اور دروازہ پر دستک
فافتح له الباب وبشره	دی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
بالجنة وبالخلافة من بعد	فرمایا: اے انس! اٹھو، اور ان کے لئے دروازہ
أبي بكر قلت: يا رسول	کھول دو اور انہیں جنت کی اور ابو بکر کے بعد
الله! أعلمه؟ فقال:	خلافت کی بشارت سنادو! میں نے عرض کیا:
أعلمه، فخرجت فإذا	یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں انہیں
عمر، فقلت: أبشر	یہ بات بتادوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں
بالجنة وأبشر بالخلافة	انہیں بتلا دو! جب میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں
من بعد أبي بكر، ثم جاء	کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، میں
آت فدق الباب، فقال: يا	نے کہا: آپ کے لئے جنت کی خوشخبری
أنس! قم فافتح له الباب	ہے، اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد
وبشره بالجنة وبالخلافة	خلافت کی خوشخبری ہے۔ پھر ایک صاحب حاضر
من بعد عمر	ہوئے اور دروازہ پر دستک دی، حضور اکرم صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وأنه مقتول، فخرجت فإذا عثمان، قلت: أبشر بالجنة وبالخلافة من بعد عمر وأنك مقتول، فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! والله ما تغنيت ولا تمنيت ولا مسست ذكري بيميني منذ بايعتك بها، قال: هو ذاك يا عثمان."كر" ، ورواه "ع، كر"من طريق عبد الله بن إدريس عن المختار بن فلفل عن أنس.

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انس! اٹھو، اور ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی اور عمر بعد خلافت کی بشارت سنا دو! اور یہ بھی بشارت سنا دو کہ وہ شہید ہونے والے ہیں، جب میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، میں نے کہا: آپ کے لئے جنت کی خوشخبری ہے اور حضرت عمر کے بعد خلافت کی بشارت ہے اور یہ بھی بشارت ہے کہ آپ شہید کئے جائیں گے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کی قسم! میں نے کبھی گانا نہیں گایا اور نہ کبھی بے حیائی کا کام کیا اور جس وقت سے میں نے اپنے سیدھے ہاتھ سے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے کبھی اس سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! یہی وجہ ہے کہ تمہیں یہ درجات ملے ہیں۔

(كنز العمال، فضائل ذی النورين عثمان بن عفان رضی الله عنه، حديث نمبر:36267)

❁ آپ نے دومرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت خرید لی ❁

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عشرۂ مبشرہ سے ہیں، و نیز آپ نے حضور اکرم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت خریدی ہے، جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں روایت ہے:

عن أبي هريرة قال :اشترى عثمان بن عفان رضي الله عنه الجنة من النبي صلى الله عليه وسلم مرتين : بيع الحق حيث حفر بئر معونة ، وحيث جهز جيش العسرة. صحيح الإسناد .	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو مرتبہ قطعی طور پر جنت خرید لی۔ جس وقت بئر معونہ کو کھودا اور جبکہ جیش عسرت (غزوۂ تبوک) کا سامان فراہم کیا۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(مستدرك على الصحيحين، حديث نمبر:4564)

جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت

برادران اسلام! اللہ تعالی نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ خصوصی شرف عطا فرمایا کہ آپ کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی گئی اور جنت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصوصی رفیق ہونے کا اعزاز بھی عطا کیا گیا، جیسا کہ جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَرَفِيقِي . يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ . نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

(جامع الترمذی،ابواب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ، حدیث نمبر:4063)

اولاد امجاد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک فرزند حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے تولد ہوئے جن کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ ہے۔

دور خلافت

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ،حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی تدفین مبارک کے تیسرے دن مسند خلافت پر جلوہ گر ہوئے۔

(تاریخ الخلفاء)

آپ کا دور خلافت کچھ کم بارہ سال رہا۔

شہادت عظمی

18 ذی الحجہ 35ھ بروز جمعہ بعد نماز عصر آپ نے جام شہادت نوش فرمایا آپ کا مزار مبارک جنت البقیع شریف میں ہے،اسد الغابہ میں ہے:

عن أبي معشر قال: وقتل عثمان يوم الجمعة، لثمان عشرة مضت من ذى الحجة،

حضرت ابو معشر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ جمعہ کے دن،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنة خمس وثلاثين، وكانت خلافته اثنتي عشرة سنة إلا اثني عشر يوماً .	اٹھارہ(18)ذی الحجہ،سنہ 35ہجری میں شہید کئے گئے،اورآپ کا دورِخلافت بارہ دن کم،بارہ(12)سال رہا۔

(اسد الغابہ لابن الاثیر)

بلوائیوں نے انچاس(49) دن تک آپ کا محاصرہ کیا،شہادت سے قبل حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے اورارشادفرمایا:اگر چاہوتو ہمارے پاس افطارکرلواورچاہوتوتمہاری مددکی جائے گی توآپ نے حضورصلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ افطارکرنے کواختیارکیا،جیساکہ نورالابصارمیں روایت ہے:

فقال الليلة رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقد مثل لي في هذه الخوخة واشار عثمان بيده الى خوخة في اعلى داره. فقال:ياعثمان! حصروك؟قلت:نعم،قال عطشوك؟ قلت:نعم،قال:فدلى دلوا شربت منه،فها انا اجد	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:آج رات میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا،یقیناً آپ اس کھڑکی میں جلوہ گرہوئے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مکان کے اوپر کی جانب جوکھڑکی ہے اشارہ کیا۔حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:اے عثمان!انہوں نے تمہارا محاصرہ کیاہے؟میں نے عرض کیا:ہاں۔آپ نے فرمایا؛انہوں نے تمہیں پیاسا رکھا؟میں نے عرض کیا:ہاں۔حضرت عثمان نے کہا:پھرآپ نے ایک ڈول عنایت فرمایا' میں نے اسے نوش کیا،میں ابتک اپنے سینہ اورشانوں کے درمیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بـرودـة ذلک الدلو بین ثـدیـی وبیـن کتفی ،فقال :ان شـئـت افطرت عندنا وان شـئــت نـصــرت عــلیهــم،فــاختــرت الفطر .نقله الاسحاقی.	اس ڈول کی ٹھنڈک کو پا رہا ہوں۔پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو اور اگر چاہو تو ان لوگوں پر تمہاری مدد کی جائے گی' تو میں نے آپ کے ساتھ افطار کی سعادت کو چن لیا۔علامہ اسحاقی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،ص85)

بروزحشر'شان عثمان کا ظہور

حضرات! بروز حشر سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ تعالی ایسے اعزاز واکرام سے نوازے گا کہ مشرق ومغرب کے تمام لوگ رشک کریں گے،جیسا کہ مستدرک علی الصحیحین میں ہے:

عـن ابن عباس رضی الله عـنهما قال : کنت قاعدا عند النبی صلی الله علیه وسـلم إذ أقبل عثمان بن عـفـان رضـی الـلـه عنـه ، فـلـما دنا مـنـه ، قال :یا عثمان ، تقتل وأنت تقرأ سـورـة الـبـقـرـة ، فتقع	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا،اچانک حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوئے،جب آپ قریب آئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! تمہیں اس حال میں شہید کیا جائے گا کہ تم سورۂ بقرہ کی تلاوت کررہے ہوں گے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من دمک علی: (فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم)، وتبعث یوم القیامۃ أمیرا علی کل مخذول، یغبطک أھل المشرق والمغرب، وتشفع فی عدد ربیعۃ ومضر.

تمہارا خون آیت کریمہ " فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم " پر گرے گا، قیامت کے دن تمہیں اس شان سے اٹھایا جائے گا کہ تم ہر آزمائش میں مبتلا شخص کے سردار ہوں گے، تمہارے مقام کو دیکھ کر مشرق ومغرب کے تمام لوگ رشک کریں گے اور تم قبیلۂ ربیعہ اور مضر کے افراد کی تعداد میں لوگوں کی شفاعت کروگے۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم، ذكر مقتل أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه، حديث نمبر: 4531)

نماز جنازہ میں فرشتوں کی شرکت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بشارت دی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں آسمانی فرشتے شریک ہوں گے، جیسا کہ الریاض النضرۃ میں حدیث شریف ہے:

عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: یوم یموت عثمان تصلی علیہ ملائکۃ السماء قلت یا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: جس دن عثمان (رضی اللہ تعالی عنہ) شہید ہوں گے آسمانی فرشتے ان کی نماز ادا کریں گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول الله عثمان	لئے خاص ہے یا عام لوگوں کے لئے بھی یہ اعزاز
خاصة أم الناس عامة	ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ عثمان (رضی اللہ تعالی عنہ)
قال: عثمان خاصة.	کے لئے خاص ہے۔

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ۔ نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس۔ مختصر تاریخ دمشق)

ارشادات وفرمودات

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے جو اخیر خطبہ ارشاد فرمایا اسے علامہ مؤمن بن حسن شبلنجی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نورالابصار میں نقل کیا ہے:

عن يزيد بن عثمان ،قال	حضرت یزید بن عثمان سے روایت ہے،انہوں نے
آخر خطبة خطبها	کہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے اخیر
عثمان: ايها الناس!ان	خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالی نے
الله انما اعطاكم الدنيا	تمہیں دنیا اس لئے دی ہے کہ تم اس کے ذریعہ
لتطلبوا بها الآخرة فلم	آخرت طلب کرو! دنیا تمہیں اس لئے نہیں دی گئی
يعطكموها لتركنوا اليها	کہ تم اس کی جانب مائل ہوجاؤ۔ یاد رکھو! دنیا فنا
،ان الدنيا تفنى والآخرة	ہونے والی ہے،اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔فنا
تبقى لاتبطرنكم الفانية	ہونے والی چیز ہرگز تمہیں ناشکرگزار نہ بنائے اور
ولا تشغلنكم عن الباقية	باقی رہنے والی چیز سے غافل نہ کردے،فنا ہونے
آثروا ما يبقى على ما	والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دیا
يفنى فان الدنيا مقطعة	کرو؛ کیونکہ دنیا سفر کی جگہ ہے اور حقیقت میں سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وان المصير الى	کو اللہ تعالی کی طرف لوٹنا ہے۔اللہ تعالی سے ڈرتے
الله،اتقوا الله فان تقواه	رہو؛ کیونکہ اللہ کا خوف اس کے عذاب سے بچنے کا
جنة من باسه ووسيلة	ذریعہ اوراس کے تقرب کا وسیلہ ہے۔اور اللہ تعالی
عنده،واحذروا من الله	کی صفت غیرت سے بچو! اور اپنی جماعت پر
الغيرة،الزموا جماعتكم	مضبوطی سے قائم رہو!(بزرگوں کے ساتھ
لاتصيروا اخدانا،إِذْ	دوست نہ ہوجاؤاور تم اللہ تعالی کی نعمت کو یاد
كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ	کرو؛ جو(محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں)اس نے
قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ	تم پر فرمائی ہے !جبکہ تم دشمن تھے،تو اس نے
إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا	تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی اورتم اس کی اس
حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ	نعمت کی برکت سے آپس میں بھائی بھائی ہوگئے
مِنهَا . وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ	اورتم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے،تو اس
عَلَيْكُمْ	نے تمہیں وہاں سے نکالا۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، ص80)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ اور آپ کی سیرت مبارکہ،آپ کے ارشادات وفرمودات انسانی زندگی میں ایک حسین انقلاب کا موجب ہے۔اللہ تعالی ہمیں آپ کی ذات گرامی سے بے پناہ محبت کرنے اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِین بِجاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقاریب کو منکرات سے کس طرح بچائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ.

برادران اسلام! اسلام طہارت وپاکیزگی کا دین ہے، اس کی پاکیزگی محض لباس وپوشاک تک ہی محدود نہیں، اس کی طہارت اعضاء جسم تک ہی محدود نہیں، اس کی صفائی رہائش ومکان تک ہی محدود نہیں، یہ ظاہری پاکیزگی ہے، اسلام ظاہری پاکیزگی سے زیادہ باطنی پاکیزگی کی تاکید کرتا ہے، اخلاق وکردار کی طہارت کی تعلیم دیتا ہے، افکار ونظریات کی صفائی کا درس دیتا ہے، بداخلاقی وبدکرداری کی گندگی سے منع کرتا ہے، فاسد افکار وناپاک خیالات سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے، بے حیائی وبے پردگی سے گریز کرنے کا حکم دیتا ہے، الغرض ظاہری وباطنی، پوشیدہ وعیاں ہر قسم کی بے حیائی وبدکرداری سے روکتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ فرمادیجئے کہ یقیناً میرے پروردگار نے بے حیائی کے کاموں کوحرام قرار دیا جوظاہر ہوں اور پوشیدہ ہوں۔

(سورۃ الاعراف،آیت: 33)

بدنظری سے پرہیز اورعبادت کی شیرینی

برادران اسلام ! اگرکسی شخص کی نظرکہیں غیرمحرم پر پڑ جائے اوروہ اُسی لمحہ نظرپھیر لے تو بارگاہ خداوندی سے اُسے عبادت میں حلاوت وشیرینی نوازی جاتی ہے،جیسا کہ ارشادنبوی ہے:

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَهُ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً یَجِدُ حَلاوَتَهَا.

سیدناابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں ، آپ نے فرمایا: جومسلمان پہلی بارکسی عورت کے محاسن کو دیکھے پھراپنی نگاہ نیچی کرلے تو اللہ تعالی اُسے ایسی عبادت کی توفیق دے گاجس کی حلاوت وہ محسوس کرے گا۔

(مسند احمد ، مسند ابی امامۃالباھلی،حدیث نمبر:22938)

مسلمانوں کونظریں نیچی رکھنے کاحکم اس لئے دیا گیا کہ کسی اجنبی عورت پرنظر ہی نہ پڑے،جب کسی شخص کی نظر بے پردہ عورت پر پڑجائے تو ایسے وقت اُسے اپنےنفس کو قابورکھنا مشکل ہوجاتا ہے،اسی لئے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فسادوبگاڑ کی جڑ کا ہی خاتمہ کرنے کاحکم فرمایااوراس کی تدبیر بیان فرمائی کہ وہ جائزطور پرخواہش کی تکمیل کرے جیسا کہ ارشادفرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَاكَ يَرُدُّ مِمَّا فِي نَفْسِهِ.	یقیناً عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اُسے بھلی لگے تو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے کیونکہ یہ عمل ان خیالات کو دور کر دے گا جو اس کے دل و دماغ میں ہیں۔

(مسند احمد ، مسند جابر ،حدیث :14911)

بے حیائی پیدا کرنے والی جو اہم چیز اور بڑا سبب ہے وہ بدنظری ہے ،حکمت والے پروردگار نے بے حیائی پیدا کرنے والے اس سبب پر روک لگائی۔

بدنظری پر روک کے ذریعہ بے حیائی کا خاتمہ

برادران اسلام! بے حیائی پیدا کرنے والے اس اہم سبب ''بدنظری'' پر اگر عملی طور پر روک لگا دی جائے جس طرح مذکورہ آیات مبارکہ واحادیث کریمہ میں حکم فرمایا گیا ہے تو یہ بعید نہیں کہ معاشرہ سے بے حیائی کا خاتمہ کرنے میں ہم کامیاب ہوجائیں، کیونکہ سب سے پہلے مرحلہ میں نظر ہی کام کرتی ہے' پھر اجنبی لڑکا لڑکی باہم گفتگو کرتے ہیں، ایک دوسرے کی بات سنتے ہیں اور ان کے تعلقات ناجائز طور پر بڑھتے رہتے ہیں' اگر اس کے پہلے سبب کا سد باب کیا جاتا تو باہم گفتگو کا موقع نہ ہوتا اور نہ حالات مزید بگڑتے ، اسی وجہ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجنبی عورت کو دیکھنے والے سے متعلق سخت وعید بیان فرمائی ہے،حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ نَظَرَ إِلٰى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَجْنَبِيَّةٍ عَنْ شَهْوَةٍ صُبَّ فِي عَيْنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو کوئی شہوت کے ساتھ کسی اجنبی عورت کے مقامات زینت کو دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگلا کر ڈالا جائے گا۔

(ھدایہ، کتاب الکراھیة، ج4، ص458)

ہماری آنکھ میں چھوٹا سا تنکا چلا جائے تو ہم بے چین ومضطرب ہوجاتے ہیں، اگر کوئی کیڑا یا چیونٹی آنکھ کے اندر چلی جائے تو اس کی تکلیف اور سخت ہوجاتی ہے، کیا ایسا کمزور انسان پگلے ہوئے سیسہ کو اپنی آنکھوں میں برداشت کرسکے گا' ہرگز نہیں۔

مومن کی شان یہ ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھے اور اپنی نظروں کو محرمات و ناجائز مناظر سے آلودہ نہ کرے، اس لئے کہ اگر وہ بدنظری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے خیالات وافکار کا توازن برقرار نہیں رہتا، فکر میں انتشار اور تصور میں پراگندگی کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ ؎

بڑھ جاتا ہے جب ذوق نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر

(علامہ اقبالؒ)

❁ منگیتر سے میل ملاپ ❁

حضرات! لڑکا اور لڑکی کے درمیان نسبت طے پا جائے، منگنی کی رسم ہوجائے تو ہمارے معاشرہ میں ہوتا یہ ہے کہ لڑکا' لڑکی ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلف بات کرنے لگ جاتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ گھومنے پھرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔

کسی لڑکی سے اگر شادی کی نسبت طے ہوجائے تو شرعی لحاظ سے یہ دراصل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکاح کے وعدہ کی حیثیت رکھتی ہے، منگنی ہوتے ہی وہ دونوں شوہر اور بیوی نہیں ہوتے' کیونکہ محض منگنی کی وجہ سے شرعاً نکاح منعقد نہیں ہوتا جب تک کہ گواہوں کے روبرو قاعدۂ شرعی کی روشنی میں ایجاب وقبول نہ کرلیا جائے، صرف نسبت طے ہوجانے سے لڑکا' لڑکی کا شوہر نہیں قرار پاتا اور نہ لڑکی' لڑکے کی بیوی ہوتی ہے بلکہ دونوں ایک دوسرے کے لئے اس وقت تک اجنبی ہی رہتے ہیں جب تک دونوں کا عقد نکاح نہ ہوجائے چنانچہ نکاح سے قبل لڑکا لڑکی کا آپس میں ملنا جلنا' گھومنا پھرنا' باہم بات چیت کرنا اور بے تکلف گفتگو کرنا' جائز نہیں۔

درمختار ج5، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ص260، میں ہے:

ولا يكلم الاجنبية إلا عجوزا عطست أو سلمت فيشمتها و يرد السلام عليها، وإلا لا انتهى .وبه بان أن لفظة لا في نقل القهستاني:ويكلمها بما لا يحتاج إليه زائدة، فتنبه.

❁ سانچق میں دولہے کی انگلی پکڑنا' مذموم رواج ❁

برادران اسلام! سانچق کی رسم میں یہ رواج ہے کہ ہونے والی سالی دولہے کی انگلی کو پکڑتی ہے اور مہندی لگاتی ہے جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوتے ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ خوشی کے موقع پر اس طرح کی حرکت بُری نہیں، اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ شادی ہو یا دیگر خوشی ومسرت کے مواقع حدود شریعت میں رہتے ہوئے تقریب منعقد کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن بے پردگی کے ساتھ غیر محرم کا سامنا کرنا' اس کے سامنے بے محابہ پیش ہوجانا، سالی یا کسی غیر محرم سے انگلی پکڑوانا، یہ سب امور ناجائز وحرام ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیر محرم کو چھونا اور مس کرنا سخت ممنوع ہے، اس سے متعلق احادیث شریفہ میں وعیدیں آئی ہیں چنانچہ ہدایہ میں حدیث پاک ہے:

مَنْ مَسَّ كَفَّ امْرَأَةٍ لَيْسَ مِنْهَا بِسَبِيلٍ وُضِعَ عَلَى كَفِّهِ جَمْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو شخص کسی غیر محرم عورت کے ہاتھ کو چھوئے تو بروز قیامت اسکے ہاتھ پر انگارہ رکھا جائے گا۔

(ھدایہ، کتاب الکراھیۃ، ج4، ص459)

ہاتھ پر انگارہ اس لئے رکھا جائے گا کہ چھونے کا گناہ ہاتھ ہی کے ذریعہ ہوا تھا، ہلکی سی چنگاری درد والم سے بے قرار کردیتی ہے، جہنم کا انگارہ اگر ہاتھ پر رکھ دیا جائے تو ہاتھ کی تکلیف کا کیا عالم ہوگا، اس عالم شہادت میں اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا' پھر مرد کے لئے مہندی لگانے کی ممانعت ہے، جس مقصد کے لئے ہونے والی سالی دولہے کا ہاتھ پکڑتی ہے' نہ وہ مقصد صحیح ہے اور نہ ہی دونوں کو باہم چھونے کی اجازت ہے۔

لہذا سانچق وغیرہ کے موقع پر جو غیر شرعی رسومات انجام دی جاتی ہیں وہ سب قابل ترک ہیں۔

عورتوں کی خوبصورتی بیان کرنے کی ممانعت

برادران اسلام! غیر محرم کو دیکھنے سے اس لئے منع کیا گیا کہ اس کی وجہ سے مرد کا دل اجنبی عورت کی طرف مائل ہوتا ہے، اس میں فتنہ کا قوی اندیشہ ہے۔

تقاریب میں خواتین جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں، تو خاتون اپنے شوہر کے سامنے اجنبی خواتین اور غیر محارم کا ذکر کرتی ہیں، ان کے لباس کی خوبصورتی بیان کرتی ہیں، ان کے حسن و جمال کا ذکر کرتی ہیں، اگر کوئی عورت اپنے شوہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے سامنے کسی اجنبی عورت کے حسن و جمال کا ذکر کرے اور اس کی خوبصورتی بیان کرنے لگے تو مرد چشمِ تصور سے اسے دیکھنے لگتا ہے، یہاں بھی فتنہ کا امکان رہتا ہے جس طرح براہ راست آنکھ سے دیکھنے میں ہوا کرتا ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقاریب کے موقع پر اور ملاقات کے وقت ہونے والی اس برائی سے روکا اور شوہر کے سامنے کسی عورت کے حسن و جمال کا ذکر کرنے والی عورت کو دوسری عورت سے ملنے کی ہی ممانعت فرمادی۔

جیسا کہ جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ لِتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا.

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت سے اس غرض سے ملاقات نہ کرے کہ وہ اپنے شوہر کے سامنے اس کے محاسن کا یوں ذکر کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہو۔

(جامع ترمذی، فی کراھیۃ مباشرۃ الرجال الرجال، حدیث نمبر:2716)

گانا بجانا' غیر اسلامی طریقہ

حضرات! آج مسلمان ناچ گانے کو تقریب کا بنیادی حصہ سمجھ رہے ہیں، بطور خاص نکاح کی تقریب میں گانا بجانا، معمول بن چکا ہے، مسلمانوں کی غیرت ایمانی وحمیت اسلامی اس قدر ناپید ہو چکی ہے کہ فرائض اسلامیہ: زکوۃ و حج کی ادائی کے سلسلہ میں پس و پیش کیا جارہا ہے اور تقاریب میں اسراف اور حرام کاموں کے لئے بے دریغ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مال لٹایا جارہا ہے،کیا شادی بیاہ کے موقع پر ناچنا،گانا،بجانا ، رقص وسرود کی محفلیں سجانا اسلامی عمل ہے؟ کیا آر کے اسٹرا(RK Stra) کو بلاکر حیا کی چادر کوتار تار کرنا دینی کام ہے؟ کیا مئے نوشی،آتش بازی کے ذریعہ دوسروں کے چین وسکون میں خلل ڈالنا مسلمان کا شیوہ ہے؟۔

یہ اہل اسلام کا شیوہ نہیں ہوسکتا' یہ اہل ایمان کا شعار نہیں ہوسکتا،اسلام سے وابستگی اور ایمان کی تابندگی کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان تقاریب میں ان منکرات سے پرہیز کریں،خوشی وغم کے موقع پر ان گناہوں سے اجتناب کریں زندگی کے ہر نشیب وفراز میں ان مذموم حرکتوں سے باز رہیں۔

گانے بجانے کی حرمت سے متعلق امام بیہقی کی شعب الایمان میں حدیث پاک منقول ہے:

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنـه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الغناء ينبت النفاق فی القلب كما ينبت الماء الزرع.	سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، آپ نے فرمایا:حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا بجانا دل میں نفاق کو اُگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔

(شعب الایمان ، حدیث نمبر:5100)

گانے کی ممانعت کے باوجود آدمی اس کا ارتکاب کرتا ہے، یہ عمل ہی اس کے نفاق میں مبتلا ہونے کی علامت ہے، اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عبادت میں لذت نہیں آتی اور ذکر میں حلاوت نہیں رہتی،گانے بجانے والے کے کندھوں پر شیاطین رقص کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں جیسا کہ تفسیرات احمدیہ ص400 میں حدیث پاک ہے:

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یرفع صوتہ بالغناء الا بعث اللہ علیہ شیطانین احدھما علی ھذا المنکب والاخر علی ھذا المنکب ولا یزالان یضربان بارجلھما حتی یکون ھو الذی یسکت.	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص گانے کے ذریعہ اپنی آواز کو بلند کرے اللہ تعالی اس پر دو شیطانوں کو مسلط فرمادیتا ہے، ان میں سے ایک اس کاندھے پر اور دوسرا اس کاندھے پر ہوتا ہے اور دونوں مسلسل اپنے پیروں سے مارتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ یہ شخص ہی خاموش ہوجائے۔ (تفسیرات احمدیہ ، ص:400)

جبکہ ناچنے والے مسلمان شخص کو نہ صرف اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے بلکہ وہ اس معبود حقیقی پر ایمان رکھتا ہے، شیطان جس کا کھلا دشمن ہے، اس دین کا ماننے والا ہے، شیطان جس سے روکتا ہے، اہل ایمان کے لئے رحمت کا وعدہ ہے اور شیطان کے لئے ابدی لعنت کی وعید اور ہمیشہ کی پھٹکار ہے، کیا یہ دانشمندی کا قرینہ ہے کہ مسلمان شخص گانے بجانے کا ارتکاب کرے اور دو شیطان اس کے کندھوں پر اپنے پیروں سے مارتے رہیں؟

درمختار، ج5، کتاب الحظر والإباحۃ، ص542، میں ہے:

ان الملاھی کلھا حرام.	تمام قسم کے لہوولعب حرام ہیں۔

گانا بجانا' سرپرستوں کی سرپرستی پر سوالیہ نشان

برادران اسلام! جب اولاد غلطی کرتی ہے تو سرپرست ان کی اصلاح کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں لیکن آج یہ المیہ ہے کہ نوجوان ناچ گانے میں مصروف ہیں تو والدین اور سرپرست انہیں منع کرنے کے بجائے خوش ہوکر نوٹ لٹا رہے ہیں۔ سماج سے اس بدترین خصلت مٹانا ضروری ہے۔

نکاح کو تقدس حاصل ہے، وہ ایک جہت سے عبادت بھی ہے، اسی لئے اس میں خطبہ مقرر کیا گیا، نکاح کے موقع پر خطبہ کا مقرر کیا جانا اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کا احترام کیا جائے، اس کی وجہ سے دل میں خوف وخشیت پیدا ہو اور نکاح کے بعد والی زندگی تقوی و پرہیزگاری کے ساتھ گزرے، اہل اسلام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ نکاح کے موقع پر اور دیگر تقاریب میں گانے بجانے اور تمام خرافات وباطل رسومات سے احتراز کریں۔

اسلام ایک شائستہ مذہب ہے، جو ہر مسلمان کو باوقار اور باحیاء رہنے کی تعلیم دیتا ہے، لہذا ہماری ہر تقریب گناہ سے پاک اور سنت کے موافق ہونی چاہیئے۔

اسکول اور کالج کے فنکشن میں گانا بجانا

حضرات! اسکول اور کالج جہاں نئی نسل تربیت پاتی ہے وہاں کے انتظامیہ کی جانب سے سالانہ فنکشن ہوتا ہے، 15/ اگسٹ یوم آزادئ ہند کے موقع پر یا 26 جنوری یوم جمہوریہ ہند کے موقع پر فنکشن ہوتا ہے تو ٹیچرس بچوں کو ناچ گانے کے لئے پراکٹس کرواتے ہیں، آلات لہو بجانے کی تربیت کرتے ہیں، جہاں سے اخلاق عالیہ کی ترتیب ہونی چاہیئے، بچوں کو وہیں گناہ کا کام سکھایا جائے تو اخلاق کی تربیت کے لئے کونسا مقام ہوگا؟

اسکول وکالج میں طلبہ کو اس بات کی چھوٹ دی جاتی ہے کہ وہ مختلف دنوں میں تقاریب کا اہتمام کریں، جیسے: یوم اساتذہ (Teachers' day) یوم طلبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(Students'day) استقبالیہ تقریب (freshers' day) وداعی تقریب (farewell day) وغیرہ۔

اس کے بارے میں ضرور غور کیا جانا چاہیے ! سادہ ذہن طلبہ وطالبات اپنی چھپی ہوئی صلاحیتوں کے ساتھ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پر اس طرح ظلم نہ کیا جائے۔

اسکول وکالج کے انتظامیہ کو اپنے فنکشن میں ناچ گانے سے خالی اور منکرات سے پاک ومبرا پروگرام رکھنا چاہیے ، اگر کہیں ناچ گانے والے پروگرام ہوں تو مدعو حضرات‘ والدین وسر پرست کو شرکت نہیں کرنی چاہیے۔

اس کی وجہ سے منتظمین کی بھی اصلاح ہوگی ، ہاں ایسے پروگرامس جن میں ناچ گانا شامل نہ ہو اور تعلیمی مظاہرے پیش کئے جائیں تو ان میں شرکت کی جاسکتی ہے۔ شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں ، بلکہ سرپرست حضرات واولیاء طلبہ تعلیمی مظاہرے کے وقت موجود ہوں تو طلبہ کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہونے کے ساتھ ساتھ انکی مزید ہمت افزائی ہوتی ہے۔

کالج میں اجنبی لڑکے سے تعلق رکھنا؟

برادران اسلام ! لڑکیاں کالج جاتی ہیں ، کالج جا کر واپس گھر لوٹنے تک کئی ایک مرتبہ لڑکیاں اجنبی لڑکوں کا سامنا کرتی ہیں ، بار بار ملاقات کی وجہ ایک دوسرے سے مانوس ہونے لگتی ہیں ، یہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن گھر والوں کو پتہ نہیں چلتا۔ جبکہ مسلمان خاتون کے لئے اجنبی مرد کو دیکھنا شرعًا جائز نہیں ، اس سے متعلق احادیث شریفہ میں وعیدیں وارد ہیں ، اجنبی مرد وعورت جب اکیلے وتنہا ملاقات کریں تو وہاں تیسرا شیطان رہتا ہے جوان دونوں کو برائی پر ابھارتا ہے اور برائی کو بہترین شکل وصورت میں لاتا ہے ،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام طبرانی کی معجم کبیر میں حدیث پاک ہے :

عَنْ أَبِی أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْخَلْوَةَ بِالنِّسَاءِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا خَلا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلا دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا.	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی آدمی کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر ان دونوں کے درمیان شیطان آجاتا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر:7736)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان لڑکی کا اجنبی لڑکے سے تعلق رکھنا اللہ تعالی کے غضب کا سبب بنتا ہے اور اس کے قہر کا موجب ہوجاتا ہے، والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی لڑکیوں کو ایسے کالج میں تعلیم دلوائیں، جہاں پردہ کا اہتمام کیا جاتا ہے، لڑکا اور لڑکی کا میل ملاپ نہ ہوتا ہو، اس کے ساتھ ساتھ شخصی طور پر ان کی نگرانی کریں، اُن پر نظر رکھیں، اگر تربیت میں کوتاہی کی جائے گی اور اولاد میں بگاڑ پیدا ہوگا تو والدین بھی اللہ تعالی کے پاس قابل گرفت ہوتے ہیں، بطورِ خاص ان لڑکیوں اور لڑکوں کو یہ تصور رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالی دیکھ رہا ہے، وہ ہماری ہر حرکت سے باخبر ہے اور غلطی پر گرفت کرے گا اور سخت ترین عذاب دے گا۔

لَو میرج کا حکم

برادرانِ اسلام! کالج کے ماحول میں اور ملازمت کے موقع پر اجنبی لڑکا، لڑکی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے تعلقات ہو رہے ہیں، وہ ایک دوسرے سے میل ملاپ کرتے ہیں۔

اجنبی لڑکا لڑکی کے ناجائز تعلقات کا یہ معاملہ محض گفتگو کی حد تک نہیں رہتا بلکہ یہ لڑکا' لڑکی ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں، ایک دوسرے کو چھوتے اور مس کرتے ہیں؛ جبکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اعضاء کا زنا قرار دیا، جیسا کہ امام طبرانی کی معجم کبیر اور کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

حَدَّثَنَا شَدَّادُ بن سَعِيدٍ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بن الشِّخِّيرِ، يَقُولُ :سَمِعْتُ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لا تَحِلُّ لَهُ.	سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی چبھودی جائے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ہاتھ لگائے۔

(معجم کبیر طبرانی ،حدیث نمبر: 16880۔ کنز العمال، کتاب الحدود، الفصل الثانی :فی التسامح والاغضاء فی الحدود، حدیث نمبر13065)

اجنبی لڑکی کو چھونا اس قدر بڑا گناہ ہے کہ کسی شخص کے سر میں لوہے کی سوئی چبھودی جائے تو جس قدر تکلیف ہوتی ہے، اجنبی لڑکی کو چھونے سے اس سے زیادہ تکلیف دہ عذاب دیا جائے گا، جب اُس شخص کو عذاب دیا جائے تو وہ سر میں لوہے کی سوئی چبھودیئے جانے کی تکلیف کو بھی ہلکی اور اس کے لئے بہتر سمجھے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوستی (Friendship) کے نام پر جنسی تعلق

حضرات !اجنبی لڑکے اور لڑکیاں دوستی کے بہانہ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں'اوراس کی انتہاءنعوذ باللہ من ذلک ناجائز جنسی تعلقات پر ہوتی ہے، نوجوان لڑکے اورلڑکیوں کا آپس میں جنسی تعلقات رکھنا ،سخت ناجائز وشدید حرام ہے، دوستی کے نام پر قوانین اسلامیہ واحکام شرعیہ کے حدود کو نہیں توڑا جا سکتا،جیسا کہ سورۂ طٰہٰ میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا.	اور یقیناً وہ شخص نامراد ہوا جس نے تھوڑا بھی ظلم کیا ہو۔

(سورۂ طٰہٰ ،آیت:111)

ناجائز طور پر جنسی تعلقات بدکاری وزنا ہے اور ایمان والا زنا کیسے کرسکتا ہے، اگر کوئی شخص اس برائی کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر معلق رہ جاتا ہے، صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حدیث پاک ہے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا :جب کوئی زانی زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ اس وقت کامل مومن نہیں ہوتا۔جب کوئی شراب پیتا ہے تو وہ اس وقت کامل مومن نہیں ہوتا اور جب کوئی چوری کرتا ہے تو وہ اس وقت کامل مومن نہیں ہوتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(صحیح البخاری ، کتاب الجمعة ،باب من انتظر حتی تدفن ، حدیث نمبر: 2475 ۔
صحیح مسلم ، کتاب الایمان ،باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی ،حدیث نمبر:211)

زنا کاری کے مفاسداور اس کی قباحت وشناعت کوظاہر کرتے ہوئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا کو شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا، ارشاد فرمایا:

ما من ذنب بعد الشرک أعظم عند الله من نطفة وضعها رجل فی رحم لا یحل له.	شرک کے بعد کوئی گناہ اللہ کے پاس اس نطفہ سے بڑھ کر نہیں جس کو کوئی شخص کسی ایسے رحم میں رکھے جو شرعاً اس کے لئے حلال نہ تھا۔

(جامع الاحادیث للسیوطی ، حرف المیم،حدیث نمبر:20456)

❁ نکاح سے قبل باہمی تعلق، مغربی دنیا اور اسلامی قانون ❁

حضرات ! نکاح سے قبل آپسی رضامندی کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی تائید میں مغربی دنیا کہتی ہے کہ شادی سے قبل تعلقات رکھے جائیں، ربط وضبط بڑھایا جائے کیونکہ کثرت ملاقات کی وجہ سے ایک دوسرے کی طبیعت اور عادات واطوار سے واقفیت ہوتی ہے، ایک دوسرے کی معرفت اور مزاج شناسی کا موقع ملتا ہے، یہ محض دھوکہ ہے۔ ؎

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور!
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

(علامہ اقبالؔ)

دنیا جانتی ہے کہ مغربی دنیا کے اس حیاسوز دعوے کے کیسے سنگین نتائج برآمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو رہے ہیں، آپسی ناجائز تعلقات کی وجہ سے کئی عورتیں حاملہ ہوتی ہیں پھر سماج اور سرپرستوں کے خوف سے وہ اسقاط حمل کرواتی ہیں۔

آج معاشرہ میں بے حیائی اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ناجائز تعلقات کو آزادی کے نام پر جائز قرار دیا جا رہا ہے۔

ماہرین جنسیات کا کہنا ہے کہ آج پورے معاشرہ میں تمام جنسی طریقوں کے تئیں تساہل سے کام لیا جاتا ہے اس کے باوجود زنا' لواطت یا کسی بھی ناجائز جنسی تعلق کے سلسلہ میں ندامت و شرمندگی کا احساس نہیں، یہ بات معاشرہ کے ہر فرد کے لئے باعث فکر ہے، معاشرہ اس وقت بدل سکتا ہے جب معاشرہ کے افراد میں انقلاب پیدا ہو۔

ہم جنس پرستی بے حیائی کی انتہاء

برادران اسلام! فطری طور پر مرد عورت کے درمیان جائز طور پر تعلق قائم کرنے کیلئے انسانیت میں جو طریقہ ہے وہ طریقۂ نکاح ہی ہے، اس کے لئے نکاح کی تقریب ہوا کرتی ہے لیکن اس وقت اور اس مقام پر انسانیت سسکنے لگی، جب مرد، مرد ہی سے جنسی تعلق قائم کرنے کے لئے تقریب کرنے لگا، عورت، عورت ہی سے جنسی خواہش پوری کرنے کی غرض سے خوشی منانے لگی، ہم جنسی تعلق کی یہ وحشیانہ حرکت انسانی کردار پر کاری ضرب ہے۔

سماجی خرابیوں اور اخلاقی برائیوں میں ہم جنس پرستی سے بڑھ کر کوئی خرابی اور برائی نہیں، معاشرہ کو پاکیزہ اقدار عطا کرنے والے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نوع انسان کو اس اخلاق سوز خصلت سے بچانے کے لئے اس پر سخت ترین وعید بیان فرمائی ہے، مسند امام احمد میں حدیث شریف ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ...... وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ.	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:......اوراللہ تعالی اس شخص پر لعنت فرمائے جوقوم لوط والاعمل کرتا ہے،اللہ تعالی اس شخص پرلعنت فرمائے جوقوم لوط والاعمل کرتا ہے،اللہ تعالی اس شخص پرلعنت فرمائے جوقوم لوط والاعمل کرتا ہے۔(آپ نے اس کوتین مرتبہ فرمایا۔)

(مسند الامام احمد،حدیث نمبر:2677)

ہم جنس پرستی جیسی ملعون ومذموم حرکت بلاشبہ انسانیت کو بربادی کی طرف لے جارہی ہے' ایسے وقت جبکہ دنیا ایڈز جیسے مہلک مرض سے دوچار ہے جو خطاکاروں کے ساتھ دوسروں کو بھی نگل رہا ہے' ہم جنس پرستی کو جواز کے دائرہ میں لانا' ایڈز اوراس جیسے جان لیوا امراض کو بڑھاوادینا ہے۔

صرف اس تصور سے انسانیت دم بخود ہوجاتی ہے کہ آزادی کے نام پر جب مرد' مرداورعورت' عورت کی شادی ہوتی ہے،تو نئی نسل کیسے باقی رہے گی؟ جبکہ قوم وملک کا مستقبل انہی سے وابستہ ہے۔

اگرفطرت کے ساتھ کی گئی اس بغاوت اورسنگین جرم کو بڑھاوادیا جائے تو سماج میں نت نئے مسائل پیدا ہوں گے وہ معاشرہ کی بنیادوں کو ہلاکر برباد کردیں گے۔مختلف علاقوں میں اس شیطانی فعل کی حمایت کی جارہی ہے اوراُسے آزادخیالی وتہذیب کا نام دیا جارہا ہے اورترقی پسندانہ اقدام قراردیا جارہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صد افسوس کہ جو عمل حیوانیت میں شمار کیا جاتا ہے' جو تہذیب پر بدنما داغ ہے اس کو تہذیب اور ترقی کہا جائے تو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اخلاقی پستی و زوال کا کیا مفہوم ہوگا؟ صالح معاشرہ کی تعمیر و تشکیل اور نسل انسانی کی افزائش و بقا کے لئے اس بدترین جرم کی بیخ کنی کرنا فطرت سلیمہ رکھنے والے کی ذمہ داری ہے۔

حیاء' ایمان کی ایک عظیم شاخ

یہ ایک حقیقت ہے کہ ''حیاء'' انسانیت اور حیوانیت کے درمیان حد فاصل ہے انسان اپنے مقام و مرتبہ کو سمجھے اور درجۂ انسانیت سے نیچے والی صفات اختیار نہ کرے۔

ارشاد نبوی ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ .

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پچھلی نبوت کے کلام کا حصہ جو لوگوں کو ملا اس سے یہ ہے کہ جب تم حیا نہیں کرتے تو جو چاہو کرلو۔

(صحیح البخاری، باب اذا لم تستحی فاصنع ماشئت، حدیث نمبر:6120)

تمام لوگوں کی بحیثیت انسان اور تمام اہل اسلام کی بحیثیت مسلمان یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ بدنظری و بدنگاہی سے اجتناب کریں، شادی سے پہلے میل ملاپ و تعلقات سے پرہیز کریں، سانچق اور دیگر تقاریب کے خلاف شریعت رواج سے اپنے آپ کو بچائیں، خواتین شوہر کے سامنے اجنبی خواتین کی خوبصورتی بیان نہ کریں، تقریب نکاح اور دیگر تقاریب میں ناچ، گانا جیسی حرکتوں سے گریز کریں، اسکول و کالج کے فنکشنس میں اخلاقی اقدار کو ملحوظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھیں، بے حیائی والی ہر حرکت اور کردار کو داغدار کرنے والے ہر عمل سے بچتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو اخلاق عظیمہ کا پیکر بنایا اور تعلیمات کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور وقت آخیر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ بروز محشر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمِین بِجاہِ طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کلامِ شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ

وصلِ یار کی کس کو آرزو نہیں آتی
ہیں طلب میں ہم لیکن جستجو نہیں آتی

جنگ جو ہے بُرّاں ہے دستِ یار میں شمشیر
پر یہ عیب ہے چلکر تا گلو نہیں آتی

غیرت کا پردہ ہے پھر گلے ملیں کیونکر
تیغ بھی تو قاتل کی تاگلو نہیں آتی

رنگ تیرا ہی ظاہر گلشن جہاں میں ہے
کونسا ہے گل جسمیں تیری بو نہیں آتی

خوش بیانیاں ساری غائبانہ آتی ہیں
ایک بات بھی لب تک روبرو نہیں آتی

یوں تو ہے زباں انور بات ہی کے کہنے کو
پر زبان پر دل کی گفتگو نہیں آتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوٹ : خطبۂ اولیٰ کیلئے ہر جمعہ کی مناسبت سے سابقہ بیانات میں درج کردہ احادیث شریفہ منتخب فرمالیں، سہولت کی خاطر ان پر بھی اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

......خطبۂ ثانیہ برائے جمعہ وعیدین......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَمَا اَمَرْ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اِرْغَامًا لِمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَکَفَرْ، وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ الْخَلَائِقِ وَالْبَشَرْ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مَصَابِیْحِ الْغُرَرْ.

اَمَّا بَعْدُ!

فَیَاعِبَادَ اللّٰہُ! اِتَّقُوْا اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ سَمَاعِ اللَّغْوِ وَفُضُوْلِ الْخَبَرْ، وَانْتَھُوْا عَمَّا نَھَاکُمْ عَنْہُ وَزَجَرْ، حَافِظُوْا عَلَی الطَّاعَۃ، وَحُضُوْرِ الْجُمَعِ وَالْجَمَاعَۃ.وَاعْلَمُوْا! اَنَّ اللّٰہَ اَمَرَکُمْ بِأَمْرٍ بَدَأَ فِیْہِ بِنَفْسِہٖ، وَثَنّٰی بِمَلَائِکَتِہٖ الْمُسَبِّحَۃِ لِقُدْسِہٖ، وَثَلَّثَ بِکُمْ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ بَرِیَّۃِ جِنِّہٖ وَاِنْسِہٖ، فَقَالَ تَعَالٰی فِیْ شَأْنِ نَبِیِّنَا مُخْبِرًا وَّاٰمِرًا؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمُ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيمًا؛اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْقَلْبِ وَقُرَّةِ الْعَيْنُ وَعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٗ. فَيَا اَيُّهَا الرَّاجُوْنَ مِنْهُ شَفَاعَةً صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا؛اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْحَرَمَيْنِ وَصَاحِبِ الْهِجْرَتَيْنُ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٗ.فَيَااَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ اِلٰى رُؤْيَا جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ، لَا سِيَّمَا صَاحِبِ الْغَارِ وَالرَّفِيْقُ، اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيْقُ، اَلسَّابِقِ إِلَى الْاِيْمَانِ وَ التَّصْدِيْقُ، اَلْمُؤَيَّدِ مِنَ اللّٰهِ بِالتَّوْفِيْقُ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.وَعَلَى الزَّاهِدِ الْاَوَّابُ، اَلنَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابُ، مُزَيِّنِ الْمَسْجِدِ وَالْمِنبَرِ وَالْمِحْرَابُ، اَلْمُوَافِقِ رَاْيُهٗ لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابُ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِىْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ، كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ، ذِى النُّوْرَيْنِ وَالْبُرْهَانِ، مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمٰنِ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ، مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ، اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ، اَلسِّبْطَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ، اَلطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ، اَلْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ؛ سَيِّدَيْنَا اَبِىْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا.

وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا. وَعَلَى جَمِيْعِ الْاَزْوَاجِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْبَنَاتِ الطَّيِّبَاتِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ اَجْمَعِيْنَ. وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُعَظَّمَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ، اَلْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَرْجَاسِ، سَيِّدَيْنَا اَبِىْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَاَبِى الْفَضْلِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا. وَعَلَی السِّتَّةِ الْبَاقِیَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ، وَالَّذِیْنَ بَایَعُوْهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابٰی وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاَعْلِ کَلِمَةَ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ، اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاخْذُلِ الْکَفَرَةَ وَالْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِکِیْنَ، اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَ اَعْدَاءِ الدِّیْنِ، وَمَزِّقْ جَمْعَهُمْ یَا مُبِیْدَ الظَّالِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِیَارَهُمْ، وَزَلْزِلِ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِ اَقْدَامِهِمْ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. اَللّٰهُمَّ کُنْ لَّنَا وَلَا تَکُنْ عَلَیْنَا، وَانْصُرْنَا وَلَاتَنْصُرْ عَلَیْنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیْنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا، وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَاغَایَةَ رَغْبَتِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا یَخَافُکَ فِیْنَا وَلَا یَرْحَمُنَا، یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ. وَاکْتُبِ اللّٰهُمَّ السِّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ عَلَیْنَا وَعَلٰی عَبِیْدِکَ الْحُجَّاجِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُقِیْمِیْنَ وَالْمُسَافِرِیْنَ، فِیْ بَرِّکَ وَبَحْرِکَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَجَوِّکَ مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ حَرِّرِ الْمَسْجِدَ الْبَابَرِیّ وَالْمُقَدَّسَاتِ الْإِسْلَامِيَّةَ مِنْ اَيْدِی الظَّالِمِيْنَ الْمُعْتَدِيْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِمَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا بِالدُّعَاءِ، وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ، رَبَّنَا اِنَّکَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ، بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ، يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ.

اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ، وَادْعُوْهُ عَلٰى نِعَمِهٖ يَسْتَجِبْ لَكُمْ، وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَ اَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطبۂ نکاح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُہٗ وَ نَسۡتَغۡفِرُہٗ وَ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَ مِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ اَرۡسَلَہٗ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا بَیۡنَ یَدَیِ السَّاعَةِ . مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ رَشَدَ وَ مَنۡ یَّعۡصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفۡسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیۡئًا .

اَمَّابَعۡدُ!

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یٰۤاَیُّھَاالنَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا وَ بَثَّ مِنۡھُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ط وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا وَقَالَ تَعَالٰی فِیۡ مَقَامٍ آخَرُ: یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تُـقٰـتِـهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ . وَقَالَ تعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَـرُ : یٰۤـاَیُّهَاالَّـذِیْـنَ اٰمَـنُـوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّـصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا .

قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : ’’ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ ‘‘ وَ قَـالَ عَـلَیْهِ الصَلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ’’ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَـلَیْسَ مِنِّی ‘‘ وَ قَالَ عَلَیْهِ الصَلٰوۃُ وَالسَّلَام : ’’ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْـوَلُـوْدَ ‘فَـاِنِّـیْ اُبَـاهِـیْ بِـکُـمُ الْاُمَـمَ ‘‘ . وَ قَـالَ عَلَیْـهِ الصَلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ’’ اَلـدُّنْیَـا کُـلُّهَـا مَتَـاعٌ وَ خَیْـرُ مَتَـاعِ الدُّنْیَـا اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ ‘‘ .

وَ نَسْـأَلُ الـلّٰـهَ تَـعَـالٰـی اَنْ یَّـجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُه‘ وَ یُطِیْعُ رَسُـوْلَه‘ وَ یَتَّبِعُ رِضْوَانَه‘ وَ یَجْتَنِبُ سَخَطَه‘ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَ لَهٗ . وَصَـلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلـٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَـلٰـی اٰلِـهٖ وَ اَصْـحَـابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْراً کَثِیْرًا .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دُعاءِ نکاح

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمٰتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ. جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَکُمَا وَاَسْعَدَ جَدَّکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَاَخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًا طَیِّبًا .

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا اٰدَمَ وَسَیِّدَتِنَا حَوَّاءَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ.

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَسَیِّدَتِنَا سَارَۃَ وَسَیِّدَتِنَا ھَاجَرَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ.

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا یُوْسُفَ وَسَیِّدَتِنَا زُلَیْخَا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ.

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُوْسٰی وَسَیِّدَتِنَا صَفُوْرَآءَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا سُلَیْمَانَ وَسَیِّدَتِنَا بِلْقِیْسَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ.

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیِّدَتِنَا خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی وَسَیِّدَتِنَا عَائِشَۃَ الصِّدِّیْقَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا. وَسَائِرِ الْاَزْوَاجِ الْمُطَھَّرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ اَجْمَعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِلْحَاضِرِیْنَ وَلِاَھْلِ ھٰذَا الْمَجْلِسِ کُلِّھِمْ اَجْمَعِیْنَ . آمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ.

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطبۂ عید الفطر

نوٹ: عید کے دونوں خطبوں کا آغاز ''تکبیر'' -اَللّٰہُ اَکْبَرُ - سے کرنا مسنون ہے۔ خطبہ اولی کے پہلے نو ﴿9﴾ مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہا جائے اور خطبہ ثانیہ کے پہلے سات ﴿7﴾ مرتبہ۔ نیز خطبہ ثانیہ ختم کر کے منبر سے اترنے سے پہلے بھی چودہ ﴿14﴾ مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنا سنت ہے۔

''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْجَلِیْلِ الْاَکْبَرُ، اَلَّذِیْ لَا رَآدَّ لِمَا قَدَرُ، وَلَا دَافِعَ لِمَا اَرَادَ مِنْ نَفْعٍ اَوْضَرَرُ، خَالِقِ الْجِنِّ وَالْبَشَرُ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا ضِدَّ لَہٗ وَلَا مَلْجَأً مِنْ دُوْنِہٖ وَلَا مَفَرّ، وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَصَفِیُّہٗ وَخَلِیْلُہٗ، لُبُّ الْخَوَاصِّ وَسَیِّدُ الْبَشَرُ، بَعَثَہُ اللّٰہُ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا، وَاصْطَفَاہُ حَبِیْبًا طَاھِرًا عَرَبِیًّا، صَاحِبُ الْمَجْدِ الْاَظْھَرُ، وَالْجَدِّ الْاَطْھَرُ، وَالْجَبِیْنِ الْاَزْھَرُ، وَخُصَّ بِالشَّفَاعَۃِ الْعُظْمٰی یَوْمَ الْمَحْشَرُ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَمَّا بَعْدُ !

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! اِعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ، وَ عِيْدٌ مُبَارَكٌ كَرِيْمٌ ، يَوْمُ الْعِيْدِ وَيَوْمُ الْوَعِيْدِ ، عِيْدٌ لِّلَابْرَارِ وَ وَعِيْدٌ لِلْفُجَّارُ .

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ شَرِبَ وَاَكَلَ؛ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ الْعَمَلُ، لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدُ ؛ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ خَافَ يَوْمَ الْوَعِيْدُ ، لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَبَخَّرَ بِالْعُوْدُ ؛ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَابَ وَلَا يَعُوْدُ، لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ نَصَبَ الْقُدُوْرُ؛ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ سَعِدَ بِالْمَقْدُوْرُ، لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا ؛ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا.

فَتَنَبَّهُوْا عِبَادَ اللّٰهُ ! وَتَذَكَّرُوْا الْمَوْتَ .

وَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ مُوَقَّرٌ، وَ عِيْدٌ كَرِيْمٌ مُنَوَّرٌ، جَزَى اللّٰهُ فِيْهِ الْاَجْرَ لِلصَّائِمِيْنَ وَاَكْثَرُ، وَافْتَتَحَ بِهٖ شَهْرَ الْحَجِّ اِلٰى الْبَيْتِ الْمُطَهَّرُ ، فَاحْمَدُوْا رَبَّكُمْ عَلٰى اِسْتِكْمَالِ صَوْمِكُمْ وَكَبِّرُوْهُ كَمَا اَمَرُ، وَانْفِقُوْا مِنْ خَالِصِ الْاَمْوَالُ ، وَاَطْيَبِ الْكَسْبِ الْحَلَالُ ، فَاللّٰهُ فِيْهِ اَمَرَ الْفِطْرَةَ عَنْ جَمِيْعِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْعِيَالِ وَالْاَطْفَالُ، وَالْبَالِغِيْنَ وَالْاَرِقَّاءِ وَالْاِنَاثِ وَالذُّكُوْرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْعَدَدِ، صَاعٌ بِصَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَمْسُ اَرْطَالٍ وَثُلُثُ رَطْلٍ مِنْ غَالِبِ مَا يَكْتَالُوْنَ فِى الْبَلَدِ وَيُدَّخَرُ، اِقْتِدَاءً بِسَيِّدِ الْبَشَرُ.

وَاِخْرَاجُهَا قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ اَزْكٰى وَاَطْهَرُ، وَمَنْ لَّمْ يُخْرِجْهَا فَلْيُخْرِجْهَا فِىْ بَقِيَّةِ هٰذَا الْيَوْمِ وَلَا تُؤَخَّرُ، تَقْرِيْبًا اِلٰى رَبِّكُمْ وَتَمْحِيْصًا لِذُنُوْبِكُمْ .

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ ذَاكِرٌ لِمَنْ ذَكَرُ ، وَشَاكِرٌ لِمَنْ شَكَرُ.

وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: لَمْ يَزَلْ صَوْمُكُمْ مُعَلَّقًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلٰى اَنَّ اَحَدَكُمْ يُؤَدِّىْ زَكٰوةَ صَوْمِهٖ، كَمَا جَاءَ فِى الْخَبَرُ. وَعَلَيْكُمْ بِصِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالُ ، مُتَوَالِيَةً وَغَيْرَ مُتَوَالِيَةٍ .

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَهٗ بِسِتَّةٍ مِّنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ.

وَزَيِّنُوْا بَوَاطِنَكُمْ بِالتَّوْبَةِ كَمَا زَيَّنْتُمْ ظَوَاهِرَكُمْ بِالْمَلَابِسُ . وَتَذَكَّرُوْا بِاِجْتِمَاعِكُمْ هٰذَا يَوْمَ الْمَحْشَرُ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنُ .

بَارَكَ اللّٰهُ ، بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْآنِ الْعَظِيْمُ ، وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمُ ، اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ حَلِيْمُ.

خطبہ ثانیہ 1277 پر ملاحظہ فرمائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطبہ عید الاضحیٰ

نوٹ: عید کے دونوں خطبوں کا آغاز ''تکبیر'' -اَللّٰہُ اَکْبَرُ - سے کرنا مسنون ہے۔ خطبہ اولی کے پہلے نو﴿9﴾مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ '' کہا جائے اور خطبہ ثانیہ کے پہلے سات ﴿7﴾مرتبہ ۔نیز خطبہ ثانیہ ختم کرکے منبر سے اترنے سے پہلے بھی چودہ﴿14﴾مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ '' کہنا سنت ہے۔

''اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْجَلِیْلِ الْاَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. فَرَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا عَظَّمَ اللّٰہَ وَکَبَّرُ ، اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ؛ اَلَّذِیْ جَعَلَ لِکُلِّ شَیْئٍ وَقْتًا وَّاَجَلًا قَدَّرُ ، وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ، اَفْضَلُ مَنْ شَیَّدَ اَرْکَانَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ بِالْحَجِّ وَعَمَّرُ ، وَاَحَلَّ مَنْ عَیَّدَ وَنَحَرَ وَکَبَّرُ.

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ : اِنَّآ اَعْطَيْنٰکَ الْکَوْثَرَ . فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ . اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! وَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ شَرِيْفٌ ، وَعِيْدٌ مُّبَارَکٌ مُّنِيْفٌ ، شَرَّفَهُ اللّٰهُ وَعَظَّمَهُ وَ فَضَّلَهُ وَاحْتَرَمَهُ . فَسُبْحَانَ مَنْ اَوْضَحَ لَنَا السَّبِيْلُ ، وَخَصَّ اُمَّةَ حَبِيْبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيْلُ ، وَامْتَحَنَ نَبِيَّهٗ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِيْلُ . اَمَرَهٗ بِذَالِکَ فِی الْمَنَامِ رُؤْيَا حَقٍّ لَا اَضْغَاثُ اَحْلَامُ ، فَقَالَ مُصَرِّحًا وَّمُخْبِرًا يَا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ، قَالَ : يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ، سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ .

”مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ ، إِنَّهَا لَتَأْتِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا ، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ ، فَطِيْبُوا بِهَا نَفْسًا.“ كَمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَسَلَّمَ اَخْبَرَ بِذَالِکَ وَاَمَرَ.

وَرَوَی الشَّیْخَانِ فِیْ صَحِیْحَیْہِمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ، ذَبَحَھُمَا بِیَدِہِ الشَّرِیْفَۃِ وَاضِعًا عَلٰی صِفَاحِہِمَا قَدَمَہُ الشَّرِیْفَہُ ، فَلَمَّا ذَبَحَ الْاَوَّلَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ وَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنْکَ وَلَکَ ، اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ ، ثُمَّ ذَبَحَ الثَّانِیَ وَقَالَ : بِسْمِ اللّٰہِ وَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَمَّنْ شَہِدَنِیْ بِالْبَلَاغِ وَشَہِدَتِ الْمَلَائِکَۃُ لَہٗ بِالتَّصْدِیْقِ وَلَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا .

وَرَوَی الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ :مَنْ وَجَدَ سَعَۃً فَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا.

فَتَقَرَّبُوْا عِبَادَ اللّٰہُ فِی ھٰذَا الْیَوْمِ بِضَحَایَاکُمْ ، وَاجْعَلُوْھَا مِنْ اَطْیَبِ ذَخَائِرِکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ ؛ فَاِنَّھَا بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ مَطَایَاکُمْ .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَدُّوا الْفَرَائِضَ وَالْحُقُوْقَ ! وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ ذَاكِرٌ لِمَنْ ذَكَرَ ، وَشَاكِرٌ لِمَنْ شَكَرَ. اَعَادَ اللّٰهُ عَلَيْنَا بَرَكَةَ هٰذَا الْعِيْدِ ، وَاٰمَنَنَا مِنْ سُوْءِ يَوْمِ الْوَعِيْدِ. وَجَعَلَنَا مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ . بِرَحْمَتِهٖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ . وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

بَارَكَ اللّٰهُ ، بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ ، وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ، اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ.

خطبۂ ثانیہ 1277 پر ملاحظہ فرمائیں

a

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari